قلنا لا تخف انک انت الاعلیٰ والق ما فی یمینک تلقف ما صنعوا انما صنعوا کید سحر ولا یفلح السحر حیث اتی فالقی السحرة سجدا قالوا امنا برب هرون وموسیٰ

بموجب امر بنا بر جواب

تخرج بیضاء من غیر سوء

آیۃ اخریٰ

حصہ دوم

اشرف ارفع عالیجناب معلی القاب فیض بخش فیاض زمان مرجع الانام جناب راجہ محمد اعظم علیخان بہادر دام اقبالہ تعلقدار بوگانون ضلع فیض آباد لکھنؤ فراشخانہ

مطبع اثنا عشری محسن باہتمام کمترین خادم مومنین سید عابد علی رضوی دہلی میں طبع شد

قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ

مَا فِیْ یَمِیْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَیْدُ سٰحِرٍ وَلَا

یُفْلِحُ السّٰحِرُ حَیْثُ اَتٰى فَاُلْقِیَ السَّحَرَةُ سُجَّدًا قَالُوْا اٰمَنَّا بِرَبِّ هٰرُوْنَ

وَمُوْسٰى وَاضْمُمْ یَدَكَ اِلٰى جَنَاحِكَ تَخْرُجْ بَیْضَاۤءَ مِنْ غَیْرِ سُوْۤءٍ

آیۃ اخریٰ

بنا بر جوابدہی حصۂ دوم **آیات بیّنات** و تقویت مومنین شیعہ و پیروان طریقۂ جعفریہ حسب ایماء

جناب فیض مآب دوار المناقب و المفاخر منبع انہار المکارم و المآثر امیر عالیشان

رفیع المکان راجہ محمد اعظم علیخان صاحب تعلقہ دار دیوگانون ضلع فیض آباد بمقام

لکھنؤ محلہ فراش خانہ وزیر گنج بتاریخ بست و سوم ماہ ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۰ ہجری

در مطبع اثنا عشری بحسن اہتمام کمترین خاکپائی مومنین سید عابد علی رضوی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي بعث الرسل، ونصب هداة خير السبل، تترى، ضعيفة
الحالات قوية في عزائم النيات لا يخافون في الله لومة لائم فجرى
عليهم في سبيله ما جرى، والصلوة على خاتم أنبيائه محمد خير الورى
وسيد أوصيائه وخليفته بلا فصل علي بن أبي طالب، كاسر الأصنام
وملقيها على الثرى وآله الأطائب، الذين أرانا الله بهم آياته الكبرى
واشتهر صيت هداياتهم، وفضائلهم في سكان البلدان والقرى
واستيقنتها أنفسهم وإن جحدها الجاحدون بألسنتهم وقد خاب
من افترى والثناء التام على شيعتهم الكرام الذابين عن دين الله
الإسلام مكائد اللئام فهم قوم أتى بهم الله لكسر سورة صنمي قريش
وتابعيهما الذين ارتدوا عن دينه فضموا أيديهم على قوائم سيوفهم
وصوارم أقلامهم فخرجت بيضاء من غير سوء آية أخرى، فجاهدوا
الجحدة وجعلوا نسجهم هباء منثورا كأنه لم يكن شيئا مذكورا فوقع
الحق وبطل ما كانوا يعملون، وفي الآخرة يحزنون، وهذا

جَزَآءُ مَنِ اجْتَرٰی + وَمَا دَرٰی ترجمہ جمیع ثنا ثابت ہے اوس پروردگار کے لئے جسنے
بہیجا پیغمبرون کو اور قائم کیا دکہلانیوالون کو بہترین راہون کے پے درپے یکے
بادیگرے درحالیکہ حالتین اونکی ظاہر مین ضعیف تہین اور نیتون اور ارادون مین
اپنے قوی تہے کسی ملامت کرنیوالے کی ملامت کا راہ خدا مین خوف نکرتے تہے پس گذرین
اونپر مصیبتین جو گذرین اور درود اور صلوات ہو اوپر خاتم النبیین محمد مصطفے صلے اللہ
علیہ وآلہ کے جو افضل خلق تہے اور سردار اولیا و خلیفہ بلا فصل اوس جناب کے علی ابن
ابی طالب علیہ السلام کہ توڑنے والے ہین بتونکے اور پہینکنے والے ہین اونکے روئے زمین پر
اور صلوات ہو اوس جناب کی آل پاک پر کہ اونکے سبب سے حقتعالی نے ہمکو آیات عظمہ اپنی
دکہائین اور پہیلا آوازہ ہدایت اور فضائل کا اون حضرات کے ساکنان ہر شہر و قریہ مین
اور یقین کیا اون فضائل اونکے نفسون نے اگرچہ منکرین نے اپنے زبان سے اونکا انکار کیا
اور بالتحقیق کہ تہیدست اور نا امید ہوا وہ شخص جسنے افترا پردازی کی اور ثنا اور صفت
مخصوص ہے اوس جناب کے شیعون کے لئے کہ بزرگ ہین اور دفع کرتے ہین دین اسلام
سے کید ونکو اونکی جو بد اور مکار ہین پس شیعہ ایسے گروہ ہین کہ لایا ہے اونکو اور پیدا کیا ہے واسطے
توڑنے شدت ناانصافی اور تعصب دونون بتون قریش کے اور اونکے تابعین کے جو پہر گئے
دین خدا سے پس ملایا اونہون نے جا تہو نکو اپنی قبضہ پر سیف اور تیغ قلم کے پس نکلی دو
درحالیکہ روشن اور صاف تہے کہ کسیطرح برائی کا شائبہ نہ تہا اور پہر آیت اخری یعنی
دوسری تہی پس جہاد کیا اونہون نے منکرین سے اور منکرین کی تار و پود کو مثل غبار کرکہ ہوا
مین برباد جاوے نیست و نابود کر دیا گویا کہ اونکا وجود ہی نہ تہا پس امر حق ظاہر ہوا اور عمل اونکا
باطل ہوا اور آخرت مین ذلت و خواری اونکے واسطے ہوگی اور یہی جزا ہے اوسکی جو جرارت کرے
خدا اور رسول پر اور در یافت نکرے حقیقت حال کو **اما بعد** یہ ایک رسالہ مختصر اور مجموعہ ہے
جسمین تصریح دینداروںکے لئے مناظرہ آیات بینات اور آیت اخری کا لکہا جاتا ہے مومنین کو

یاد ہوگا کہ جناب نواب نامدار عالی وقار محسن الملک حیدرآباد سید محمد مہدی علیخانصاحب بہادر
منیر نواز جنگ نے مذہب امامیہ اثنا عشریہ کی سرکار مین استعفا داخل کرکے صرف مذہب چاریار کا
ہی اختیار نہین فرمایا بلکہ دلدادگان اہلبیت اطہار سے سخت بیزار ہوکر ایک کتاب موسومہ آیات
بیّنات ارقام فرمائی ہی اور گو اوسمین کوئی نئی بات اپنے حدّت ذہن اور شدّت ذکا سے پیدا نہین
کی اور صرف اپنے اسلاف کی کہی ہوئی باتونکو ایسے ڈھنگ سے اُردو مین لکھاہے کہ کنجڑے کبڑیئے
قصائی دُھنیئے اچھی طرح سمجھ لین اور اونکے خیالات اسپر جمین کہ مُدّعیان دوستی اہلبیت اطہار
رسول مختار کا مذہب عجیب اور ملّت غریب ہے کہ تمامی صحابہ کبار سے چاہے وہ مہاجر ہون
یا انصار بغض لِلّٰہ رکھتے ہین اور اونکے سعی وکوشش جو ترویج دین مین ہوئی سبکو ضایع وبرباد
کرکے اونکے حُسن کردار سے بیزار ہین اور صرف دوچار صحابہ کو اچھا شمار کرتے ہین اور اوپر دُھن
مین جابجا مومنین کو مخاطب کرکے جناب غفران مآب کی کتاب ذوالفقار کے فقرات کی نقل
کرکے باور کرانا چاہاہے کہ جناب ممدوح نے قاضی نوراللہ شوستری ومحقّق طوسی کے خلاف
جو مخالفان جناب امیرالمومنین یعسوب الدین علی ابن ابی طالبؑ کے مخالفونکو فاسق جانتے
تھے غلط صف کفّار مین داخل کیاہے اور اونکا یہ اصرار کہ خلفاے نامدار اہلبیت اطہار کے
خلاف تھے غلط و نارواہے اور زیادہ غیظ وغضب سے خیال محال گیرودار کا کرکے جابجا
تحریر فرمایاہے کہ یا توشیعہ اپنے علماکے جھوٹے ہونیکا اقرار کرین ورنہ سرکار تشیع مین فلغنطی
داخل کرکے سُنّی بن جاوین گو جو کچھہ مصنّف نے بطور خود سمجھا ہو وہ بیکار ہے اور شبہہ نہین
کہ کھوٹا بہ کھرا ہر بازار مین پہچانا جاتاہے اور رچا ہوتا نہے پر کیسا ہی ملمّع کیا جائے طلا نہین
بن سکتا پس جھوٹ جھوٹ ہے اور سچ سچ ہے لہذا بے اصل کی بے اصل ثابت کرنے مین
سعی کرنا تحصیل حاصل ہے مگر ہان اس خیال سے کہ شاید ضعفاء شیعہ کا تقریر رنگ برنگ
تردد نہ بڑھجاے اور جہلا دھوکے مین آجائین خلاف اپنے مذاق کے مؤمنین کے ہوشیار
کرنا و لکھنے کی زحمت اوٹھاتا ہون اور مؤمنین کو دکھلاتا ہون کہ جو کچھ آیات بیّنات کی دوسرے

حصہ نے غل و پکار مچائی ہے اوسکی کیا حقیقت ہے مگر میری مراد تحریر سے یہ نہین ہے کہ مین اوسکا فائدہ دو ستداران آیات بینات پر ترتب کرون اسواسطے کہ حق تعالی نے فرمایا ہے کُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَیْهِمْ فَرِحُوْنَ پس جب ہر ایک اپنے افعال اور کردار کو اچھا سمجھتا ہے اور تلقین و تعلیم انبیا و اولیا نے کفار پر اثر نکیا تو مین اور دوسرا اپنے مخالف کے قلوب پر تصرف کرنے سے قاصر ہین بہر کیف مین نہایت ہی ادب سے لکھنا شروع کرتا ہون اگر مومنین کو پسند آوے تو زہے عز و شرف۔

آیات بینات از الفاظ جو کہ ہم بحث نکاح کو **صفحہ ۳ سطر اول** تا الفاظ اگر چکے **صفحہ و سطر** مذکور۔ **آیت اخرمی** بجا ہے حضور نے نہایت دقت اوٹھائی مگر اوسمین انوکھی بات ہے کیا کی جناب صاحب تحفہ نے کیا چھوڑا تہا جو آپکے زحمت فرمانیکی حاجت ہوتی اور ہمارے طرف والون کے سوا آپکے واسطہ دارون نے بھی تو اوس خوشی کو نہین مانا ہے پھر آپ کو تحریر کرنیکی کیا حاجت تھی مگر جو کچھ زحمت اوٹھائی اوسکو جہانتک سمجھا جاتا ہے اوسکا نتیجہ گمان مبارک مین یا تو فضیلت حضرت عمر کی ثابت کرنی ہے یا اونکے اور حضرت علی کے درمیان مین محبت اور مودت ہے یا دونون پس اگر میرا قیاس صحیح ہے تو مین بابت غرض اول بکمال ادب یہ پوچھا چاہتا ہون کہ حضرت کلثوم کی کچھ عزت کچھ وقعت آپ کے مذہب کی رو سے ہے مین جہانتک جانتا ہون کچھ بھی نہین ہے نہ تو اونکو آپ معصوم مانتے نہ محفوظ سمجھنے پھر دور از قیاس اگر حضرت کلثوم بنت حضرت فاطمہ معاذ اللہ زوجہ حضرت عمر ہوئین تو حضرت عمر کو کیا بزرگی ہوئی آپ تو جناب سیدہ صلواۃ اللہ علیہا کو بجز اسکے کہ بنت رسول ہین اور کچھ نہین سمجھتے اور چونکہ وہ خارج از بیت رسالت جو کہ حضرت علی کے اہلبیت مین شامل تھین تو خوا اونکی خاطر یا اونکے اصرار سے آیہ تطہیر مین جو صرف بحق ازواج جناب رسول خدا تھے بقول بند ملان نہ مان مین تیرا احسان رسول خدا نے اونکو اہلبیت مین سمیٹ لیا تو بھی تمہ کوئی بری بات نہین ہوئی ازواج پر تو فوق ہو ہی نہین سکتا تہا اور بعد رسول خدا کے جو اونکی گت حضرت

عمر نے خود کی وہ تو ظاہر ہی ہے چنانچہ صاحب تحفہ کے باب دہم مطاعن حضرت عمر کی عبارت آپکے ذہن اقدس مین ہوگی اور خدانخواستہ یاد نہو تو مین یاد دہی کرتا ہون کہ طعن دوم مین صاحب تحفہ اثنا عشریہ فرماتے ہین آنکہ عمر رضی اللہ عنہ خانہ حضرت سیدۃ النساء را بسوخت و بر پہلوی مبارک آن معصومہ بشمشیر خود صدمہ رسانیدہ کہ موجب اسقاط حمل گردید این قصہ سراسر واہی و بہتان و افترا است ہیچ اصلے ندارد و لہذا اکثر امامیہ قائل این قصہ نیستند و گویند کہ قصد سوختن آن خانہ مبارک کردہ بود لکن بعمل نیاورد قصد امور قبیلہ است کہ بر آن غیر از خدا تعالی دیگر مطلع نمیتوانند شد۔ سبحان اللہ جناب شاہ صاحب نے یہہ تو فرمایا کہ یہہ قصہ واہی ہے اور شیعہ بہی اسکے قائل نہین ہین مگر نہ کسی راوی شیعہ کا نام لیا نہ کسی کتاب کا حوالہ دیا مگر باین ہمہ انکار آخر کار چار و ناچار چونکہ آفتاب پر خاک نہین پہہ سکتی ہے کا لشمس نصف النہار تاریخین تک پکار پکار کہتی تہین تو یون فرمایا، و اگر مراد ایشان از قصد تخویف و تہدید زبانیست و گفتن اینکہ من خواہم سوختن و جہش آنست الخ عبارت چونکہ ہمکو صاحب تحفہ کی وجوہات سے سروکار نہین ہے لہذا اونکو نقل کرنا اسوجہہ سے بیکار جانتے ہین کہ ہمکو تو صرف اس امر کے ثابت کرنیکی اسمقام مین غرض ہے کہ حضرت عمر کے نزدیک حضرت فاطمہ زہراء کی ایسی وقعت تہی کہ حضرت عمر نے اونکے گہر کے جلانیکے واسطے دہمکی تو دی تہی اور صاحب تحفہ کی یہہ دیانت و دانشمندی ہی کہ جب قصد کا اظہار زبان سے ہوگیا تو بہی بجز حقتعالی کے دنیا مین اوس اظہار کا کوئی بشر کچہہ مطلب نہین نکال سکتا ہے اور دہمکی کا کسیکے دلپر کچہہ بہی اثر نہین ہوتا اور چونکہ صاحب تحفہ کی ایسی سنجیدہ اور پاکیزہ رائے ہے تو اونکے خیال مبارک مین گالی جو صرف زبان دیجاتی ہے وہ بہی کسیکے دل پر موثر نہوتی ہوگی اور کسی قسم کا نتیجہ سخت کلامی اور درشت گوئی اس سے پیدا نہوتا ہوگا جسنے یہہ کہا غلط کہا ہے ع زبان بسیار سر بر باد داد است ✤ زبان سرا عدوے خانہ زاد است۔ ہرچند ہم بہت کچہہ اس نامناسب رائی پر عقلاً و نقلاً لکہتے مگر چونکہ ہمارا مقصود دور ہے لہذا صرف یہہ کہتے ہین کہ جو وجوہات حضرت عمر کی تہدید فرمائی کی شاہ صاحب نے لکہے ہین اونکو بہی جو

پڑہیگا وہ دیکہہ لیگا کہ حضرت عمر کے خیال مبارک مین حضرت فاطمہ زہراء کا دولتخانہ
ایسا تہا کہ اوسمین اجماع فتنہ پردازون کا ہوتا تہا پس حضرت عمر جب حضرت فاطمہؑ کی ایسی وقعت
سمجہے ہوے تہے کہ باوجود نہونے خلیفہ کی بہی گہر جلانیکی دہمکی دیچکے تہے تو وہ اونکی صاحبزادی حضرت
کلثوم کی کیا عزت سمجہتے رہے ہونگے جسکے ساتہہ نکاح کرنیسے فضیلت پاتے ان امور کو سوچکر
مین سمجہتا ہون کہ میرا خیال صحیح نہین ہوسکتا کہ آپ ایسے زبردست اور اولی العزم خلیفہ کا
جور وکیوجہ سے رتبہ بلند کرکے ارجمند ٹہرایا چاہتے ہین البتہ اگر یہہ منظور نظر خدام ہو کہ حضرت عمر کو
ہم پلہ جناب امیر علیہ السلام کا ٹہرائین یعنی جسطرح حضرت علیؑ رسول اللہ کی داماد تہے اوسیطرح حضرت
عمر ولی اللہ کے تو یہہ بہی میرا خیال ہونا محال ہے اسواسطے کہ رسول اور ولی مین اول تو زمین و
آسمان کا فرق ہے سوا اسکے آپکے اعتقاد مبارک کے بموجب چارون خلیفہ کا رتبہ کانٹے مین تلا ہوا
برابر تہا اور حضرت علیؑ کو مطلق دوسرو حضرات شیخین و ذوالنورین پر افضلیت نتہی
پس ظاہر ہے کہ چاہو حضرت فاطمہؑ کا نکاح حضرت علی سے بہشت مین ہوا ہو یا حقتعالی نکاح کا
گواہ بنا ہو حضرت علیؑ کو مطلق اوس رتبہ خداداد پر جو حضرت عمر کو حاصل تہا کچہہ فوق نکاح
حضرت سیدہ سے نہین ہوا اور کیونکر آپ حضرت علیؑ کو بوجہ نکاح حضرت سیدہ کے فضیلت
دیسکتے جبکہ حضرت عثمان رسولخدا کی دو صاحبزادیون کے شوہر تہے اور حضرت علی صرف
ایک صاحبزادی کے اور یہہ بہی ظاہر ہی ہے کہ حضرت فاطمہؑ جناب والا کے زعم مبارک
مین نہ معصومہ تہین نہ ازواج حضرت عثمان سے افضل اور نہ مرتبہ حضرت عائشہ اور حفصہ پر فوقیت
رکہتی تہین اور جبکہ صورت حال یہہ ہے تو حضرت علیؑکو حضرت فاطمہؑ سے نکاح کرنیسے بجز ذلت اور
دقت کے عزت ہی کیا ہوی جیسا صاحب تحفہ نے فرمایا ہی عقب حضرت زہرا بر حضرت امیر در مقدمات
خانگی بارہا بوقوع آمدہ ازانجملہ وقتیکہ خطبہ بنت ابی جہل برای خود نمودند حضرت زہرا گریان
پیش پدر خود رفت وہمین تقریب آنجناب این خطبہ فرمود آگاہ باش بدرستی فاطمہ گوشت پارہ است
از من ایذا میرساند مرا چیزیکہ ایذا میدہد و متردد میکند مرا چیزیکہ متردد کند او را پس کسیکہ بغضب آورد او را

بغضب آورد مرا اور حق سبحانہ تعالیٰ نے صریحاً سورۂ احزاب پارہ ۲۲ کے چوتھے
رکوع مین یہ ارشاد کیا ہے کہ بیشک جو لوگ رنج دیتے ہین اللہ کو اور رنج دیتے ہین اوسکے
رسول کو دور کرتا ہے اللہ تعالیٰ اون موذیونکو اپنی رحمت سے دنیا اور آخرت مین اور تیار کیا ہے
اونکے واسطے آخرت مین عذاب ذلیل کرنیوالا کھلا کھلا ظاہر ہے کہ موافق آپ کے مذہب کے حضرت
فاطمہ سے نکاح کرنا حضرت علی کیواسطے نرا شکنجۂ ظلم تہا اسلئے اوّل تو جس نعمت مکرر تزویج کو حقتعالیٰ
نے روا رکہا تہا اس سے اپنے کو محروم کرنا دوسرے غضب حضرت فاطمہ سے ہر وقت ڈرنا اسواسطے
کہ جا ہوا ارادہ حضرت فاطمہ کے دُکھ دینے کا نہو مگر ادہر اونکا دل دکہا اور اونکو ایذا پہونچی اودہر
دین و دنیا گئی اور موافق آپ کے اعتقاد کے ظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی کو پہلے
سے معلوم نہ تہا کہ حضرت فاطمہ سے نکاح کرنے مین ایسی قباحت پیدا ہوگی اسلئے کہ وہ مصیبت
تو اوسوقت ظاہر ہوئی جب حضرت علی نے خطبہ بنت ابی جہل سے کیا مگر حضرت عمر تو بڑے عاقل
تھے اور تجربہ بھی کر چکے تھے وہ حضرت فاطمہ کی صاحبزادی کی خواستگاری کے پہلے اسکا خیال
کرتے کہ اگر ہمنے نکاح بھی کیا اور شاید کوئی ایسا امر واقع ہوا کہ حضرت کلثوم اپنی مان سے شاکی قیامت
ہے کو ہوئین اور عرصۂ قیامت مین اونکا دل دکہا تو اوسی حدیث کے لپیٹ مین آجائینگے جو حضرت
علی کے ڈرانیکو رسول خدا نے فرمائی تھی تو مین سمجھتا ہون کہ حضرت عمر نے ضرور خیال فرمایا ہوگا
مگر ہان شاید جو حضرت عمر ہی سے مراد حدیث و غضب فاطمہ کی صاحب تحفہ نے اخذ کی ہین تو البتہ
حضرت عمر نے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ اگر ہم عمداً غضب مین لانیکا قصد کرینگے تو داخل حدیث ہونگے
ورنہ حضرت فاطمہ لاکھ دفعہ غضب مین آیا کرین جسطرح حضرت ابوبکر نہین ڈرے ہمکو کیا ڈر ہے
تو ممکن ہے اب رہی یہ بات کہ جناب رسول خدا نے فرمایا تہا کہ قیامت کے روز کسیکی قرابت باقی
نرہیگی مگر میری قرابت تو فضل الٰہی سے وہ مرتبہ تو اونکو حاصل ہی تہا کہ وہ ام المومنین حضرت
حفصہ کے باوا تھے اور جناب رسول خدا صلعم سے قرابت سسر کی رکھتے تھے ایسی صورت
مین حضرت کلثوم کے ساتھ نکاح کرنیکی حاجت ہی کیا رہی تھی اگر وہ حضرت کلثوم سے نکاح کرتے

صفحہ (۳۴۲) تحفہ اثنا عشریہ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ

تو حضرت علیؑ یا فاطمہؑ کے داماد ہوئے نہ کہ حضرت رسول خداؐ کے اور اگر ناتا تک رشتہ
کا اثر آپ کے خیال محال مین آسکتا ہے تو پھر کیا کہنا ہے حضرت عمر کے مان باپ سے
بھی حضرت رسول اللہ کا ناتہ ہوگیا اور قیامت تک باقی رہیگا اور باوجود کفر اور
سجدۂ بت وہ دونون بھی بہشتی ہوجائینگے مبارک باد اگر مزاج اقدس مکدر نہو تو
یہہ بھی مین عرض کرون کہ ہر گاہ حضرت فاطمہؑ صلواۃ اللہ علیہا کو آپ حضرت حفصہ سے
نسبت مرتبہ یا ہم مرتبہ سمجھتے ہون تو پھر حضرت اُمّ کلثومؓ کو تو بدرجہ اولا وہ مرتبہ نہین
ہوسکتا تھا اسلیئے کہ حضرت فاطمہؑ سے آپ کی زُعم مبارک مین وہ ایک زینہ گھٹ
کر تھین تو وہ بزرگی جو کھینچ کہانچ کے آپ فاطمہؑ کو دیتے تھے کہان باقی تھی جو حضرت عمر کو اونکے
ساتھ نکاح کرنیمین راغب کرتی ہان آپ کے تطویل کلام اور بُرا بین نے حساب
سے یہہ نتیجہ دور از صواب نکلتا ہے کہ درمیان حضرت علی و حضرت عمر کے ایسا اتحاد
تھا کہ حضرت علی نے اپنی صاحبزادی کا بلا تکلف حضرت عمر سے نکاح کردیا تو اوسپر بھی
جسکو ذرہ برابر عقل ہے اوسکو سراسر استعجاب ہوگا خصوصاً جنہون نے ہندوستان
کی تاریخ پڑھی ہے وہ تو آپ کے ایسے نتیجہ نکالنے سے حیران ہوجائینگے کیونکہ وہ تجربہ سے
جانتے ہین کہ ہمارے بادشاہون نے بڑے چوٹی کے چھتریون سے لڑکیان لین اور اونسے
نکاح کیا اور راؤ نہین چھتری کماریون سے ہمارے اور بادشاہ پیدا ہوئی تو بھی جن راجاؤن
سے لڑکیان لی گئین وہ اپنی ذلت و رسوائی اپنی قوم مین سمجھا کیئے اور ہرگز اپنے داماد
اور نواسون سے متحد نہین ہوئے اور برابر لڑکیون کے لینے والون کو جابر اور ظالم
اور خود اپنے اور اپنے بیٹیون کو مظلوم سمجھا کئے اور ہرگز ہرگز اون راجاؤن اور
بادشاہون مین وہ اتحاد نہین ہوا جو رشتہ دارون مین ہوتا ہے اور اگر یہہ گمان آپ
کے درپئے خلجان ہو کہ درمیان کافر و مومنین کے نکاح جائز نہین ہے یا بر سبیل تنزل
شیعہ اسکو جائز نہین رکھتے کہ شیعہ کی دختر اہل سنت سے منکوح ہو تو پہلے مین ثابت کرونگا

إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَلَحْمَ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ اور تب عرض کرونگا کہ ایسے زمانہ مین کہ حضرت عمر بادشاہ وقت اور حاکم عصر تھے اور جناب امیر علیہ السلام ادنیٰ رعیت اور جسطرح وہ ترک خلافت پر مجبور ہو چکے تھے تزویج حضرت کلثوم پر بھی مضطر ہوسے تو گناہ کیا ہوا یہہ اور بات ہے کہ آپ کے نزدیک مضطر نہوسے ہون یا اپنی بات بنانیکو اس موقع پر یہہ کہنے لگین کہ رعیت چہ معنی وارد حضرت علی حضرت عمر کے دوست یک مغز بے پوست تھے مگر جاہو کچھ بھی ہو بجز دو درجون کے تیسرا ہو نہین سکتا بادشاہ کا یا رعیت کا پس بادشاہ کسی اپنے رعیت کو اپنا دوست بناے تو بھی رتبہ رعیت کا ساقط نہین ہو سکتا اور قہر و غضب سلطانی پر دوستی بالی نہین پڑا ل سکتی پس آپ جو چاہین فرماین مگر ہمارے نزدیک تو حضرت علی علیہ السلام کا وہی حال تھا ؎ بدست عمر بود یک ریسمان ٭ دگر در کف خالد پہلوان ٭ فگندند در گردن شیر نر ٭ کشیدند اورا بر بوبکر ٭ پس اگر جناب امیر علیہ السلام حضرت ام کلثوم کو جیسا آپ کا خیال ہے منکوحہ بھی کرتے تو بوجہ اضطرار خدا اور رسول کے نزدیک مورد الزام نہوتے اور نہ اوس نکاح سے نکاح آیندہ کے لئے جائز ہوتا ہمارا کسی ہندو سے تو پوچھیے کہ بادشاہون اسلام کے ساتھ جو جو تون کی دختر ون کا بیاہ ہو گیا تو اب ہندو عورتون کا مسلمانون سے بیاہ کرنا جائز ہے غرضکہ کسی پہلو سے اگر بقول آپ کے حضرت عمر کا نکاح حضرت فاطمہ کی صاحبزادی ام کلثوم صلواۃ اللہ علیہا سے ہوا بھی ہوتا تو حضرت عمر کی ہمارے نزدیک نفضیلت ثابت نہ اتحاد جناب مولای مومنین سے ثابت ہوتا اور حقیقت حال تو وہ ہے جو ابن ماجہ اور ابن داؤد نے لکھا ہے کہ کلثوم دو تھین ایک دختر راہب دوسری دختر ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ پس نکاح ہوا دختر علی کا ہمراہ محمد پسر جعفر طیار اور دختر راہب کا ہمراہ

حضرت عمر بن خطاب او ریون تو جو سہ کا را پنے ذہن مبارک مین سمجھہ لین ہمارا کیا مقدور کہ آپ کے دل سے دور کرین اور آپ کے دماغ کو ایسی خیال محال سے پاک کرین جبکہ مومن کفار سے عاجز اکر کھہ پڑتے ہین سہ دولت بابت پرستی خو گرفت است مسلمان بودنت امکان نباشد ÷ تو ہم آپ کے مسلّمہ کو غیر مسلّمہ کیونکر ٹھہرا سکتے ہین —

آیات بینات از الفاظ اب ہم بھر فضایل صفحہ ۲ سطر اول تا لفظ شروع کرتے ہین صفحہ مذکور سطر ۲ —

آیت اخرىٰ بہت اچھا بہت بہتر بہت خوب مین بھی بدل اون فضایل سننی کا بہت مشتاق ہون مگر بمنت عرض کرتا ہون کہ ان فضایل کو ایسی صورت مین نہ ڈالئے جسطرح لکھنو کے عجائب خانہ مین ہندوستان کی مختلف صورتون کے رہنے والے کھڑے کئے گئے ہین اور اونسے جو حقیقت حال کو نہین جانتے لباس لگے ہتیار پہنے تلوار برچھی لئے یا زیور سے آراستہ و پیراستہ دیکھکر دہوکہا کہا جاتے ہین اور ان تصاویر کو زندہ باور کرتے ہین اور سمجھتے ہین کہ بولا چاہتے ہین مگر جو ہین غریب نزدیک جاکر دیکھتی یا نزری حماقت سے تصاویر کو ڈرتے ڈرتے ٹٹولتی ہین تو معلوم کرتے ہین کہ نہ ان مین حس ہے نہ حرکت اگر کہین آپ نے بھی ایسی ہی صنعت کی تو ہم یا کوئی عقلمند تو نہ مانیگا گو نا سمجھہ اور بے عقل سودہ مانین ہم کو اون کی ذہن پر تصرف نہین ہے —

ایات بینات از الفاظ لیکن جسقدر فضایل صفحہ ۲ سطر ۲ تا الفاظ فضیلت کو ثابت کرتا ہے صفحہ ۳ سطر ۴ و ۵ —

آیت اخرىٰ لیکن کی تو ابھی ہوئی اور اس دعوی کا تو کچھہ ٹھکانا ہی نہین کہ فضایل اون اون صحابہ کے جنکے شیعہ قایل نہین ہین حضرت نے ابتک لکھے ہون مگر ان صحابہ کے فضایل جنکے شیعہ قایل ہین آپ نے اپنے جودت ذہن اور حدت ذکا سے ایسے صحابہ کی سر جنکی بزرگی پیر ہماری بازار راستی مین بٹہ لگا ہے میند ہے

سو آپ کو اختیار ہے کہ خوش ہولین اور ہم بھی کہتے ہین کہ آپ بہت خوش ہون
ہم آپ کی طرح اینچا تانی نہین کر سکتے اور ایسا دعوی کرنا جناب عالی ہی پر موقوف
نہین ہے صاحب تحفہ نے بھی تبکرار یون ہی ادعا کیا تھا چنانچہ میری گذارش پر
بارھوان باب تحفہ اثنا عشریہ کا جو تولا و تبرا مین ہے گواہ ہے اور حضور کے
تحریر دلپذیر نے جو قدرت خدا کی آپ کو دکھلائی ہوگی وہ اس نظر سے کہ سرکار
روشن ضمیر ہین دیدہ دوربین سے آپنے دیکھی ہوگی ہم کو تو پہلے ہی سے خدا کے
قدرت نظر آرہی ہے ہان اگر قدرت الہی ہم کو نہ سوجھتی ہولی تو ہم بھی حضور ہی
کیطرح ہوتے اور آپ کی لطافت تحریر اور بلاغت تقریر کی اوسی طرح منتظر
رہتے جیسے آپ کے سرآمد صحابہ اور خلفا ز نامدار جو با این ہمہ کہ شجر و حجر سے صدا
السلام علیکم یا رسول اللہ بلند بھی مگر برسون بندۂ بت رہے اور قائل رسالت ہوئے
البتہ اگر آپ نے اونکے زمانہ مین دعوی قدرت نمائی کیا ہوتا تو وہ قدرت الہی
دیکھتی اگر آپ کی سرکار مین انصاف کا کچھ بھی اعتبار ہوتا تو ہرگز یہ زبان پر نہ آتا
کہ دشمن کے فضائل دشمن اپنے کتابون مین لکھے گا اور دشمن کے دوست کو
موقع ڈھونڈھ دینے کا دیویگا افسوس تو اسپر زیادہ ہے کہ آپ ہمپر تو الزام
دیتے ہین اور اپنا حال کچھ بھی نہین دیکھتے جناب من جبکہ ہم واقعی اون صحابہ سے
جنکے فضائل کے بانی پر آپ ہمکو مجبور کرتے ہین فہرست صحابیت سے خارج کرتے
ہین یا بقول آپکے اونسے حد سے زیادہ دشمنی رکھتے ہین تو آپ کے صرف
فرمانے سے اونکے فضائل کے کیونکر قایل ہو جائین غور تو فرمائیے کہ جنسے آپکو محبت
ہے اونکے معائب اور مطاعن مین جو ہم عرض کرین آپ مانیگے اور اگر اون
کے ثبوت مین آپ کی کتابون کا حوالہ دین تو سچ جانین گے یا آخر کو ہم کتاب
بھی کھول کر دکھلا دین تو باور ہوگا نازم برین کلمۂ حق اسے جناب ہم لوگ کتاب

مین دیکھکر مقر بھی ہوتے ہین اور اپنے عالم کے قول کو بقول آپ کے مان لیتے
ہین مگر سرکار اپنے دربار کا حال دیکھین کہ ہر بات سے بکار بکار انکار ہے صاحب
تحفہ فرماتے ہین ہرگز نہ مانو ہرگز نہ مانو شیعون نے سنی بنکر کتابین لکھ ڈالین
ہین یا سنیون کی کتابون مین مضامین گھٹا بڑھا دئے ہین لیس نہ تواریخ کا اعتبار
کرو نہ کسی عالم کی کتاب پر بھروسہ کرو مگر جو کچھ بڑے جید متعصب نے لکھا ہو اوسکو
مانو ایسی صورت مین ہم پر ملامت کرنا دور از انصاف ہے ۵ جانم فدائے
نرگس تو باد بھر آن خون میکند ہزار پشیمان نمی شود ﴿ افسوس کہ آپ کو یہہ بھی
یاد نرہا کہ سلطان العلما کا خطاب جناب غفران مآب مولوی سید دلدار علی طاب ثراہ کی فرزند
ارجمند کا ہی اوصوارم کتاب جناب غفران مآب کی ہی جب بوجہ غیض وغضب اتنا بھی دھیان مین رکھتے
تو اونکی کتاب صوارم کی فقرات جو آپنے اپنی تصدیق مضامین مین نقل فرمائے اونکے سمجھنے کی غصہ نے مہلت
نہ دی یا اوسنے شاید آپ خیال شریف مین آپ کے قول کی تصدیق ہوئے ہو تو
ہوئی ہو ہم تو آپ بھی خدا کو حاضر وناظر جانکر کھتے ہین کہ جن صحابہ کا آپ ہمین حد سے
زیادہ دشمن جانتے ہین اون کے فضایل مین جا ہو جتنے آپ نے کھینچ کھانچ
کی ہو اون سے جناب غفران مآب کی قول کی تردید نہین ہوی اور نہ انشاء
اللہ ہو گی یہہ اور امر ہے کہ آپ کے مذہب والے راویون سے کوئی حدیث
ہماری کتابون مین نقل کی گئی ہو اور غرض اوس سے ہمارے عالم کی یہہ رہی
ہو کہ جواب الزامی دیا جائے اور اوسکو آپ اپنی مطلب کی ٹھہرالین اور
کسی پیرایہ مین چاہین ڈھالین ہم کو فضل الٰہی سے صرف گنا ہی نہین آتا ہم تو کسو
کی کسر بھی نکال سکتے ہین مگر نہایت عجز سے عرض کرتے ہین ایں از تو آید ومانا کہ
ترامید انند قلم ملازمان والا کے ہاتھ مین ہے جو چاہین ارقام فرمائین اور
ایک کو دس یا دس صفر بڑہا کے سو ارشاد کرین مگر واقع تو یہہ ہے کہ پہلے

حصّہ کا جیسا جناب غفران مآب نے فرمایا تھا ویسا ہی ہو بجو نقشہ ہے حضور نے جن
روایتوں کو سو سے زیادہ گنا ہے اونمین حضرت صدیق کی شان مبارک مین صرف آیت
غار ہے کہ جس مین سرکار نے بڑے بڑے گوہر مطالب اپنے بحر کمال سے لوگون کو دکہلائے
ہین یا قول جناب امیر علیہ السلام للّٰہ بلاء کو زبردستی مفید حضرت صدیق ٹھہرایا ہے یا
قول حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے جو دربارہ حلیہ تلوار ہے فضیلت صدیق
اکبر کی گرمی ہے یا حضرات خلیفہ اوّل و ثانی کو جناب رسول خدا کا سمع و بصر سنوانا چاہا
ہے یا روایات امامان عادلان سے بحث فرمائی ہے یا حضرت عمر کی برائی نکاح حضرت
کلثوم صلواۃ اللّٰہ علیہا سے نکالنی چاہی ہے سو جو کچھہ اومین راویون کے کلام نقل ہین
ہین اونسے جاہو جو اثبات آپ پیدا کرتے ہون وہ بے اصل ہین مگر شمار مین وہ ضرت
مین دو دلی جہنہ ہین لیکن اگر اون کے نسبت آپ مدعی ہون کہ وہ نتائج افکار سرکار
ہین تو خطا معاف وہ تو مولوی رحمت اللّٰہ صاحب کا اولش ہے اگر جناب والا کو عدول
ہو تو صفحہ ۱۴۱ سے ۲۶۴ تک اعجاز عیسوی مطبوعہ ۱۲۸۱ حاضر ہے جو کچھہ اونہون نے
۲ صفحہ مین مختصر کیا تھا اوسکو حضور نے ۱۴۶ مین مطوّل فرمایا ہے اگر گران نہ گذری
تو ارباب انصاف ترازو مین آپ کی تقریر اور ہمارے اس گذارش کو تولین تو
البتہ دیکہہ لین گے کہ کس کا پلہ بہاری ہے اس مقام پر انصافاً میری اس گذارش کو
سنئے کہ باوصف اس کے کہ آپ کو جناب امیر علیہ السلام سے ادعائے محبت ہے خلیفہ
چہارم بھی آپ اون کو مانتے ہین مگر با این ہمہ جب ہم اونہین جناب امیر علیہ السلام
کے فضائل کی حدیث پیش کرتے ہین تو صرف اس خیال سے کہ کہین یہہ نتیجہ نہ نکل پڑے
کہ جانشینی رسول خدا کے لئے صرف حضرت علی مستحق تھے کیسا کیسا آپ گھبراتے ہین
اور اس دور اندیشی سے کہ اوس حدیث یا روایت سے کوئی ایسی فضیلت حضرت
علی مین پیدا نہو جائے جو فضائل اصحاب ثلاثہ سے بڑھ جائے ہماری پیش کی ہوئی

حدیث مین کس قدر آپ تحریف لفظی اور معنوی کر کے نکمی کرتے ہین اگر نہین مانتے تو
ایسی صورت مین جب ہم کو دشمن سرکار خلفائے نامدار بھی آپ کہتے ہین تو اون کے
محامد کا اقرار ہمسے کس راہ سے چاہتے ہین اور ہم کو اگر کوئی ضعیف قول کسی کا ہو
اوسکی تاویل کرنے مین گنہگار ٹھہراتے ہین ؎ ای بست نازجرعہ خود را بر روی خاک
مفگن کہ پاے لغز بزرگان دین بود۔
آیات بینات از الفاظ چنانچہ ہم نے اپنے صفحہ ۳ سطر ۹ مین تا الفاظ لفض کو
لکتنا دخل دیا ہے صفحہ ۳ سطر ۹۔
آیت اخر ملی آپنے بہت اچھا التزام کیا ہے مگر ہنوز یہ سمجھنا باقی ہے کہ
مراد صحابہ سے آپ نے کیا رکھی ہے آیا آپ نے اون سب کو صحابہ مین سمیٹ
رکھا ہے جنھون نے جناب رسول خداؐ کی زیارت کی اور صحبت مین رہے اور چاہو
اون مین سے آخر کو موافق رہے یا منافق تو البتہ ہم کو منافقین اور معاندین اور
فاسقین کے فضایل مین بحکم محکم حق تعالے کلام ہوگا بہتر ہوتا کہ آپ تشریح فرما دیتے
مگر چونکہ آپ نے تعریف صحابہ کو کسی ایسے مصلحت سے جو آپ کی سمجھ مین آپ کے
مضامین آفرینی کے لیئے مفید تھی پردۂ اخفا مین رکھا ہے یا اس نظر سے کہ عوام کو
یہ یقین ہو جاوے کہ ہم سوائے اہل بیت اطہار رسول مختارؐ کے کسی ایک کے
بھی صحابۂ رسول سے چاہو وہ مہاجرین سے ہون یا انصار سے فضایل کو قبول
نہین کرتے لہذا ہم کو لازم آیا کہ ہم ہی عرض کر دین شنئے وہ تمامی صحابہ جو جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شرف حضوری سے ممتاز ہو کر اپنے
خلوص ایمان پر قایم رہے اور اون مین سے وہ سب جو جناب رسول خداؐ کی رفاقت
اور محبت مین شہید ہوئے یا جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف لے گئے
اور اون مین سے جو بعد وقوع قیامت انتقال جناب رسول خدا وندمتعال

صدق ویقین و اعانت و رفاقت جناب امیر المومنین علی علیہ السلام و عہد خم غدیر
پر بلا مکر و تردید قایم رہے اون سب کے فضایل ہمارے نزدیک مسلم ہین اور ہم
اون سب پر بعد نماز یہہ کہکر السلام علیکم یا انصار رسول اللہ تسلیمات بجا لاتے
ہین مگر لا ریب لا شک اوس گروہ صحابہ کے جو سقیفہ بنی ساعدہ مین واسطے
قایم کرنے خلافت حضرت ابوبکر صدیق کے جمع ہوئے تھے اور جنہون نے اصول
امامت سے انکار کیا اور خلاف شریعت اطاعت خلفاء ثلثہ کی کی اور مسایل شرعی
مخترعہ خلفاء ثلاثہ پر عمل کرتے رہے اور جن صحابہ نے حضرت عثمان کو قتل کیا
اور جنہون نے حضرت علی کو بعد حضرت عثمان کے خود ہی خلیفہ قرار دیکر بیعت
کی اور پھر نقض بیعت کر کے حضرت عایشہ کو ترغیب دی اور جنگ جمل مین حضرت
علی سے لڑنے کو لائے اور اونکی پیروی مین حضرت علی سے لڑے اور پھر معاویہ کے
طرفدار بنے اور پھی اونکو جو حضرت امام حسن علیہ السلام کا ساتھ چھوڑ گئے اور حضرت
امام حسین علیہ السلام کے شہید کرنے مین شریک ہوئے ضرور ہمارے فضایل سے
جو جمہور صحابہ کی شان مین ہین محروم اور مایوس سمجھتے ہین اور کچھہ شک نہین ہے
کہ ہم اون صحابہ سے بیزاری کرتے ہین اور اپنے خدا سے پناہ مانگتے ہین کہ اون
کی ولا ہمارے دل مین نہ آئے اور ہم اسکا بہ کمال خوشی اقرار کرتے ہین کہ جن صحابہ
نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے انتقال فرماتے ہی نہ شدہ بدہ
کی لی اور نہ مشکل کی لی نکل عہد سے رہ سقیفہ کی لی نہ تو وہ جناب رسول خدا کی
رحلت پر ملول ہوئے نہ تجہیز و تکفین رسالت مآب مین شریک و مشغول ہوئے
مگر اس پر تل بیٹھے کہ رسول خدا نے جو بہ کمال اہتمام جناب امیر علیہ السلام کو امام اور
اپنا قایم مقام قرار دیا تھا اوسکو میٹ دین اور اپنون مین سے کسی کو بادشاہ
بنا دین اور اسکی پرواہ نہ کی کہ دین اسلام چاہے رہے چاہے جائے اور پھر برابر

ایسی فکر مین قایم رہے یہانتک کہ بعد خلفاء ثلاثہ کے بھی اونکو گوارا نہوا کہ حضرت
علی کی خلافت ظاہری قایم رہے حرم محترم جناب رسول خدا کو بہکایا جہوٹی
قسم کہا کے اون محبوبہ رسول اللہ کو عدول حکم ٹھہرا کے مرتکب اسکا کیا کہ
وہ گھر سے نکلین اور اونٹ پر چڑہا کے میدان قتال مین کھڑا کر دیا اور حضرت
فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کو دربدر پہروایا اٹھہ اٹھہ آنسو رُلایا حضرت محسن کا حمل
ساقط کیا اور حقوق اہلبیت ضبط کرکے حضرت امام حسن کو زہر دلوایا
جنازے پر تیر چلائے روضہ رسول اللہ مین دفن نہونے دیا جناب امام حسین
علیہ السلام کو شہید کروایا اور نواسیون رسول خدا کو بے پردہ و مقنعہ لیے پہرے
ہم تو انسے سخت بیزار ہین اور تبکرار کہتے ہین کہ اگر ایسی اشخاص سے محبت رکھنے کا
نام بقول آپ کے اسلام ہے تو ہمارا اوس اسلام کو جنمین محبت ایسے لوگونکی ضرور ہے
دور سے سلام ہے ہم اوس دین اسلام کے قایل ہین جنمین خدا وحدہ لاشریک
اور عادل مانا گیا ہے اور انبیا کی عظمت قبول کی گئی ہو اور خاتم الرسول حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہین اور ایمہ اثنا عشر منجانب حقتعالی امام
اور ہادی صراط المستقیم ہین اور قیامت برحق ہے اور یہہ تو آپکا نرا دعوی ہے
دعوی ہے کہ جن صحابہ نے ہمکو نفور اور جنکی صحبت سے ہم دور ہین اونکی فضایل آیات
بینات اپنے اوراق مین ہم گویا اپنے تابعین اور معترفین کو ہماری کتابون سے
دکہلادی مجھے کچہہ بھی شبہ نہین ہے کہ جو کوئی ایسے دعوی کو سنیگا وہ ضرور ہنسیگا
اگر اور کچہہ نہین تو اتنا تو کہیگا کہ عبد اللہ ابن زیاد جسنے فوج حضرت امام حسین
علیہ السلام کے مقابلہ کو بہجوائے اور عمر ابن سعد جو معرکہ کربلا مین سپہ سالار فوج
یزید کا تہا اور شمر جسنے جگر گوشہ رسول خدا کو اپنے ہاتھہ سے شہید کیا یہہ وہ داخل گروہ
صحابہ ہون تو کیون فضایل سے جو حق صحابہ مین ہین بمصداق وہ قہو [illegible] آیات مرقومہ

بالا محروم ہونگے جب یہانتک مین نے بیان کیا کہ ہم کس قسم کے اشخاص کو فضایل
جمہور صحابہ سے خارج جانتے ہین تو پہلی آپ کی مسلمہ حدیث کو جو حصہ اوّل مین آپ
نے پیش کی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے اصحاب
مثل ستارون کے ہین اور اونمین سے جس کسی کی پیروی میری امت مین سے
کوئی کریگا نجات پائیگا یاد دلاتا ہون اور بعد اوس کے بصد ادب پوچھتا ہون
کہ اگر مین کہون کہ عبد اللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد اور شمر اصحاب رسول اللہ
تھے اور اونکے فضایل کی اتنی سندین مین آپ کی کتابون سے لاؤنگا کہ آپ
سنتے سنتے اور دیکھتے دیکھتے تھک جاوین اور اونکی انتہا آپ کو ضرور ہے تو آپ
مجھے کیا سمجھینگے ظاہر ہے کہ آپ میرے دعوی کو لغو جانینگے مگر کیون اسواسطے
کہ ہر طرح اور ہر طریق سے آپ مطمئن ہین کہ عبد اللہ ابن زیاد اور عمر ابن سعد
اور شمر نے کیا سلوک جناب سید الشہدا امام حسین علیہ السلام سے کئے ہین لیکن
جب مین اصرار کرکے یہہ عرض کرون کہ خیر عبد اللہ ابن زیاد اور شمر کے بابت
پھر گفتگو کرونگا مگر عمر ابن سعد کی بابت تو لگی ہاتہہ سنئے کہ حضرت رسول خدا نے
عمر ابن سعد کو دعاے برکت دی ہے تو آپ مانئیے گا اور چاہو جسطرح مین معتبر
یا در فرمائیگا مین تو سمجھتا ہون کہ آپ مجھے جھٹلائینگے لیکن اگر مین صفحہ ۲۷
منہاج النبوة ترجمہ مدارج النبوة مطبوعہ مطبع نول کشور کو کھولکے یہہ لکھا
ہوا دکھلادون کہ حضرت نے ایک روز عمر بن سعد کی سر پر اپنا دست مبارک
پھیرا اور برکت کیواسطے دعا کی اوسکو پڑھ کر بھی آپ مان جائینگے اور قایل
ہوجائینگے مین تو سمجھتا ہون کہ اوسوقت بھی آپ نہ مانینگے اور اس فکر مین
غلطان و پیچان ہونگے کہ جس عمر سعد کا مذکور ہے کوئی اور ہوگا اور جب مین یہہ کہونگا
کہ کوئی اگر دوسرا ہے تو اوسکا آپ نشان دیجئے اور آپ کو نشان نہ ملیگا تو پھر آپ

تاویل کرین گے یا بلا کھسر قبول کرین گے کہ واقعی عمر ابن سعد محارب جناب سیدالشہداؑ کے حق مین حدیث مذکور ہے پہر اگر مان لیجیگا تو آپ کو چارہ نہوگا اوسکے نام کو رضی اللہ عنہ کے ساتھہ لیجئے اور محاربت جناب سیدالشہداؑ سے بچا لینکی فکر فرمائیے ۔ عمر بن سعد و عبداللہ بن زیاد اور شمر تینو نکو چھوڑ کے مین سوال کرون کہ یا حضرت مالک بن نویرہ کی آپ تقلید کرین تو ہدایت آپ پاوین گے تو آپ فوراً ابھی کہین گے کہ استغفر اللہ اوسنے تو بعد انتقال جناب رسول خداؐ کے خوشی منائی تھی اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اوسکو قتل کر ڈالا وہ منافق تھا الا مین عرض کرون کہ نہین جناب وہ منافق نہ تھا حضور غلطی کرتے ہین ذرا تامل فرمایئے اور باب مطاعن صحابہ مین صدیق اکبر کے دوسرے طعن کے جواب مین جو تحفہ مین مرقوم ہے ملاحظہ فرمایئے صریح یہہ لکھا ہے

مالک بن نویرہ را کہ بامر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ریاست بطاح و خدمت اخذ صدقات مکان آن نواح بوی تعلق داشت

پس کیا منافق کو جناب رسول خداؐ نے عامل مقرر فرمایا تھا اور اگر منافق نہین کافر کو جناب رسول خداؐ عامل مقرر فرمانیکا معمول رکھتے تھے تو پہر جب وہ منافق ہے تھا تو حضرت عمر و ابو قتادہ انصاری برآشفتہ ہوی چنانچہ صاحب تحفہ نے خود اسکا اقرار کیا ہے کہ جب مالک بن نویرہ کی قتل کی خبر آئی تو ابو قتادہ

انصاری برآشفتہ نیز عبار الخلافت آمد و خالد را تخطیہ نمود و عمر ابن الخطاب در اول وہلہ ہمین را دانست کہ این قتل بیجا واقع ہست

تو معلوم نہین کہ آپ کسقدر تاویلونکا طومار باندہین گے اور خواہ مخواہ اسکو ایسی اوسکو صحابہ مین شمار کرنے پر مجبور ہون تو سوا اسکے کہ اوسکے ارتداد رسول خداؐ کی وفات پر آپکو کرنی پڑیگی خالد اور حضرت صدیق کی بابت مخمصہ مین پڑ جائین گے منافق یا مرتد ٹھہرانے پر مجبور ہون گے اور جب آپ کے واسطے تاویلونکا میدان اوسقدر وسیع ہے جیسا طعن دوم مذکورہ بالا کو تاویلات بعیدہ سے صاحب تحفہ نے اوٹھانا چاہا تو ہمکو

آپ کیون الزام دیتے ہین کہ جسکو ہم برا سمجھتے ہین اونکی مدح ہین اگر بالفرض محال
کوئی ضعیف روایت ہو بھی تو ہم اوسکا قلع وقمع نکرین ماننے نہ ماننے کا تو آپکو اختیار
ہے اور لا نسلم کا علاج نہین مگر یہہ ہم نے اچھی طرح ثابت کر دیا کہ جس امر کو آپ
تسلیم کر چکے ہین اوسکے خلاف جب کوئی امر بیان کیا جائے اور آپ کی کتابون
سے ثابت کیا جائے تو آپ نہ مانینگی پہلے اپنی ہی کتاب کو بے اعتبار کہین گے
جب اوسکے اعتبار کرنے پر نا چار ہون سگے تو روایت کو
ضعیف کہین گے اور اگر قوت ثابت ہو گئی تو پہر اوسکی ایسی تاویل
کرین گے جیسے عرض کرتا ہون صاحب تحفہ فرماتے ہین ÷ اہل سنت
قاطبتاً اجماع دارند بر آنکہ معاویہ بن ابی سفیان از ابتداے
امامت حضرت امیر بغایت تفویض حضرت امام حسن باو از بغاۃ
بود اور چند سطر کے بعد تحریر کرتے ہین ÷ آمدیم بر اینکہ چون ابوراباعی و متغلب
میدانند پس چرا لعن او نمی کنند جوابش آنکہ نزد اہل سنت تحیج اہل کبیرہ را لعن
جایز نیست بالخصوص آن شخص باغی ہم مرتکب کبیرہ ہست او را چرا لعن کنند ÷
پس اسمین کچہہ شبہہ نہین رہا کہ صاحب تحفہ نے معاویہ کو ابتدای خلافت جناب امیر سے
اوسوقت تک کہ جناب امام حسن علیہ السلام نے ترک خلافت کی باغی قرار دیا ہے اب معلوم
نہین کہ اگر کوئی حدیث اصحابی کالنجوم پر عمل کرکے اوس زمانہ مین معاویہ سے اقتدا کرتا
تو وہ ہدایت پاتا یا نہین اور اگر حضور اوس زمانہ مین خلعت مذہب سنت وجماعت
سے مخلع ہوتے تو معاویہ کے حق مین کیا ارشاد کرتے مگر چونکہ وہ زمانہ تو گیا گذرا ہوا
ورنہ واللہ اعلم صاحب تحفہ کی زبان سے معاویہ کے نسبت لفظ باغی کا نکلتا یا نہین
اور اوس کی سطوت اور دبدبہ کے آگے مجال دم زدن رہتی یا نہین چونکہ بارہ سو برس
اوسکی مرنے پر ہو چکے تھے اسلئے باغی کا لفظ اونہون نے لکھتے تو لکھہ دیا مگر پہر لعنت کی صرصر ہیہ لکھگیا

نزد اہل سنت ہیچ مرتکب کبیرہ را لعن جائز نیست بالخصوص آن شخص
باغی ہم مرتکب کبیرہ است او را چرا لعن کنند متمسک ایشان درین باب
ہم کتاب اللہ و عترت است ؛ اما الکتاب فقولہ تعالے
واستغفر لذنبک وللمومنین والمومنات مگر حیف آگے
اور نہ بناتو بن پڑا تو پھر یہ کہتے ہی بنا ؛ آری لعن بالوصف نیز در حق اہل کبائر
آمدہ ست ؛ مثل الا لعنۃ اللہ علی الضالین و فنجعل لعنۃ اللہ
علی الکاذبین تو بھی یہ کہکر پھر بچایا کہ این لعن در حقیقت لعن آن صفت
ست نہ لعن صاحب صفت اور صاحب تحفہ کی اوس قدر بیان کی تصدیق کہ
معاویہ اہل بغاوت سے تہا ہدایہ سے بھی ہوتی ہے جیساکہ صفحہ ۹ تاریخ الخلفا مولوی
محمد مسیح الدین خان کاکوروی نے تحریر کیا ہے کہ صاحب ہدایہ نے لکہا ہے
کہ حق علی کے جانب تھا اور راوٗن سکے اسی عہد خلافت مین تو صاحب ہدایہ
نے بہ نسبت تسلط اور غلبہ ناحق کے معاویہ کو سلاطین ظلمہ مین داخل کیا ہے
مراد اوس سے وہی بغاوت ہے اور مولوی جامی نے لکہا ہے ؎ آن
خلافی کہ داشت با حیدر ؛ در خلافت صحابئی دیگر ؛ حق در آن جا بدست حیدر بود
جنگ با او خطا و منکر بود ؛ ان خلاف از مخالفان بپسند ؛ لیک از لعن و طعن
لب ببند ؛ گر کسے را خدای لعنت کرد ؛ ہست لعن من و تو اش درخورد ؛
ور بفضل خدای شد ممتاز ؛ لعن با خر بجانہ گردد باز ؛ بالجملہ صاحب تحفہ و ہدایہ
مولوی جامی نے بی تکلف بغاوت کو معاویہ صاحب کے قبول کیا تھا مگر آفرین صد آفرین
عمدۃ العلما زبدۃ الفضلا اسلم دین مبین شیخ نصیر الدین کو ہے جنہون نے اپنی کتاب فتاوی کی
برہنہ میں جس کے نسبت دعوی کیا ہے کہ حضور فیض معمور جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ آلہ وسلم مین پیش ہو کر سندی ہو گئی ہے کہ سب دہبے بغاوت کو یون دہویا۔ کہ معاویہ

نہ ظالم بود نہ فاسق و بقول او باغی بود کہ پیغمبر علیہ السلام عمار را فرمود تقتلک الفئۃ الباغیۃ اما جواب دادہ اند کہ باغی نام خاطی در اجتہاد نیست و اینجا بمعنی طلب ست یعنی القوم الطالبۃ لدم عثمان رضی اللّٰہ عنہ وفی الحدیث انہ قال المعاویۃ اللھم اجعلہ ھادیا مھدیا واھد بہ اللھم علم المعاویۃ علی الکتاب والحساب وقہ العذاب یعنی گفت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم برای معاویہ ای بار خدایا بگردان او را ہدایت یابندہ و ہدایت کنندہ و ہدایت بکن بسبب او دیگران را ای بار خدایا علم بدہ برای معاویہ علم کتاب و حساب و نگہ دار او را از عذاب اب خاص ذباج قاتل سید الشہداء علیہ السلام کی بابت بھی جو انکی یہان کے کتاب استیعاب مین بذیل ذکر ذی الجوشن جو لکھا ہے سنئے وقیل ان ابا اسحاق لم یسمع حدیثہ من ابن شمر بن ذی الجوشن عن ابیہ الی آخرہ حدیث یہہ سنا بلکہ جو کچھہ روایت کیا ہے وہ شمر بن ذی الجوشن بیٹے ہے اور اوسنے باپ سے بس ماشاء اللہ شمر بھی راویان حدیث سے قبول کیا گیا ہے ملاحظہ ہو کہ کس خوبصورتی سے اور کیسی چست تاویل معاویہ صاحب کی حق مین فرمائی گیئی ہین اور بغاوت اور ظلم کے دھبے کیسی عمدہ صابون سے چھوڑا دئے گئے ہین اور کیسی صحیح اور بامعنی حدیث بھی بہم پہونچائی گئی ہے جس سے زبان ہی بند کر دی گئی اور عمر ابن سعد کے حق مین جو اوپر مین حدیث لکھہ آیا ہون اوس کی سچائی پر بھی یقین دلایا میری اس قدر سامعہ خراشی سے تو ظاہر ہو گیا ہو گا کہ ہم ان تمام اشخاص کو جو بہ وہ دربار جناب رسول مختار مین حاضر باش رہے ہون اور اونہون نے مثل مالک بن نویرہ خدمت اخذ صدقات پر امتیاز پایا ہو یا کسی اور خدمت سے اعزاز حاصل کیا ہو اور چاہو مثل معاویہ اور عمر ابن سعد کے اون

حق مین کوئی حدیث پائی گئی ہو صحابہ مین شمار نہ کرین گے اور جن اشخاص کے نسبت
ہمارے پاس کہلا ہوا ثبوت انکار امامت ایمۂ اثنا عشر اور اتلاف حقوق اہلبیت
علیہم السلام کا ہے اون کے بابت جو کچھ ثبوت جان نثاری اور وفاداری کا پیش
کیا جاویگا اوسپر نہایت احتیاط سے ہم نظر کرین گے اور اگر ہماری کسی کتاب مسلمہ
مین کوئی شہادت دکھلائی جایگی تو بڑی احتیاط سے ہم اوسکو دیکہین گے اور
اگر خدا نخواستہ ہم اوس کے انکار پر قادر نہو سکین گے تو اوس کی پہر تاویل کرینگے
جیسے کہ ہم اوپر معاویہ کے متعلق آپ کے علما کی تاویل بیان کر چکے ہین پہر جب
حال یہہ ہے تو آپ کا یہہ دعوی غلط ہے کہ آپ ہماری کتابون سے ایسے صحابہ
کی فضایل نکال دین جو ہم پلہ معاویہ ہون اگر آپ تاویلات مین ہمارے مزاحمت
کرنیکا قصد فرمائین تو ہم آپ سے پوچہین گے کہ اگر ایک عیسائی سورہ عنکبوت
سے یہہ آیت وَلَا تُجَادِلُوا أَهْلَ الْكِتَابِ إِلَّا بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ إِلَّا
الَّذِينَ ظَلَمُوا مِنْهُمْ وَقُولُوا آمَنَّا بِالَّذِي أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَأُنْزِلَ
إِلَيْكُمْ وَإِلَٰهُنَا وَإِلَٰهُكُمْ وَاحِدٌ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ سورہ توبہ سے وَقَالَتِ الْيَهُودُ
عُزَيْرٌ ابْنُ اللَّهِ وَقَالَتِ النَّصَارَى الْمَسِيحُ ابْنُ اللَّهِ پڑہ کر مدعی ہو کہ
با این ہمہ کہ حق تعالے نے یہہ تم کو سمجہا دیا کہ ہم حضرت مسیح کو ابن اللہ کہتے ہین اور
ہم کو اہل کتاب کہا اور ہمارے خدا کو تمہارا خدا کہا تو ہم کو تم مشرک نہین کہہ سکتے
تو ظاہر ہے کہ آپ ہون یا ہم ظاہری معنی سے قطع نظر کرین گے اور احادیث
سے تاویل خدا اسکے کلام کی کرکے زمرہ مشرکین سے اوس مدعی کو نہ نکلنے دین گے
اور صاف صاف یہہ بہی آپ کو دکہلائین گے کہ شیخ نصیر الدین نے فتاوی برہنہ
مین یہہ بہی لکہا ہے انچہ درمیان شان (صحابہ) از حرب ونزاع افتاد محامل
تاویلات دارد پس یہہ کیسا تماشہ ہے کہ آپ اپنے مسلمات کے موافق کہلی

نفسوی حرب و نزاع کی تاویلین کرکے مخفی کرین یا اونسے چشم پوشی کرین اور اگر ہمارے یہان کے کسی کتاب مین کوئی فقرہ کسی شخص نے پایا یا کسی مجتہد نے بلا حوالہ کسی حدیث یا قول معصوم کے کسی ضرورت مذہبی یا خطاء اجتہادی یا نقص عقلی سے لکھدیا ہو اوسکو ہمارے گلے کا ہار کردین اور اپنے عالمون کی رکاکت ذہن کا تو مطلق وہان نکرین اور ان مین جو اختلاف ہو اوسپر نظر نہ ڈالین اور ہمارے علما کے فاضلانہ تحریر اور تقریر کو مضحکہ مین ڈالین اور صاحب تحفہ کی اس رائی کو کہ خدا نے جو لعنت کا ذہین ظالمین پر کی وہ اون کے صفت ظلم و کذب پر ہے نہ اونکی ذات پر یا وقعت خیال کرین اور اسپر مطلق توجہ نکرین کہ جھوٹھ بولتا ہے اور وہ جھوٹھا کہلاتا ہے اور جھوٹھ بولنے کی سزا اوس کے ذات پر ہوتی ہے اور جو چوری کی صفت کا مرتکب ہوتا ہے اوسکا ہاتھ کاٹا جاتا ہے پھر لعنت سے اوسکی ذات کیونکر محفوظ رہ سکتی ہے تو ہمارا کیا اجارہ لیکن اگر یون ہی لعنت صفت ظلم اور کذب پر حق تعالی نے فرمائی ہے تو الفاظ فضائل جو حق تعالے نے صحابہ کیواسطے فرمائی اونکو بھی متعلق اوس صفت سے فرمائی جسکی وجہ سے حق تعالے خوش ہوا ان آمین ہمکو عذر نہین ہے کہ برنباے اس حدیث کے لا تسبّوا صحابی فوالذی نفسی بیدہ لو ان احدکم انفق مثل احدٍ ذھبًا ما بلغ مد احدھم ولا نصیفہ اللہ اللہ فی اصحابی اللہ اللہ فی اصحابی لا تتخذوھم غرضا من بعدی فمن احبّھم فبحبی احبّھم ومن ابغضھم ومن اذاھم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ ومن اذی اللہ فیوشک ان یاخذہ — یعنے میرے یارون کو گالیان نہ دو قسم ہے اوس ذات کی کہ جس کے دست قدرت مین میری جان ہے اگر تم مین سے کوئی مانند کوہ

اوسکے نفقہ کرسے تو بھی وہ ایک مد کے برابر بھی نہوگا بلکہ ادہا مد بھی نہوگا بارگاہ
الٰہی مین بمقابلہ میرے یاروں کے اور اونکو بعد میرے نشانہ نبائو جو کوئی اونکو
دوست رکھتے ہین اوسکو دوست رکھتو اور جو اونپر غضب کرے اور ایذا پہونچائے
قسم ہے خدا کی تو اوسنے ایذا دی مجھکو اور جسنے مجھے ایذا دی اوسنے خدا کو ایذا
دی اور نزدیک ہے کہ حق تعالٰے اوسکو غضب کرے تمام اون لوگون کو جو ائمہ
اثنا عشر علیہم السلام کی باوجود ایمان لانیکے منکر ہوگئے ہون جو خلیفہ و امام نبی
ہون اور حقوق اہلبیت علیہ السلام ضبط کئے ہون بلا امتیاز نوعی اور لحاظ
اون کے افعال کے سب کو آپ اچھا سمجھکر شوق سے رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ
کہین مگر ہم جو اس حدیث کو صحیح قبول نہین کرتے اور اوس کے الفاظ ہی سے
اوسکو غلط یقین کرتے ہین کیونکہ ڈر جائین کہ ایسا شخص تک بھی جسنے بقول شاہ
عبد العزیز صاحب کے رسول خدا کی انتقال پر حنا بندی کی اور خوشی منائی ہو
داخل حدیث مرقومہ بالا ہے اور اوس کے حق مین بھی رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم نے جو ملکان مایکون کہتے تھے حدیث لاتلبستو فرمائی ہے مگر چونکہ بار بار
قلم سرکار سے یہ دل آزار صدا پیدا ہوتی ہے کہ شیعہ دلی عداوت صحابہ سے رکھتے
ہین اس سے معلوم نہین ہوتا کہ مجھے کتنی جگہ برات کرنی پڑیگی لہذا مین اس موقع
پر بھی تکرار عرض کرتا ہون کہ جمہور صحابہ سے خدا نہ کرے کہ شیعہ عداوت رکھین
اور ہرگز ہرگز شیعہ اثنا عشری اور بیرو حقہ طریقہ جعفریہ تمام صحابہ سے
عداوت نہین رکھتے بلکہ اونہین سے خفا ہم اوپر ذکر کر آئے عداوت رکھنے پر
بحکم محکم حق تعالٰے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ (سورہ نساء)
أَوْلِيَاءَ وَيَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا الْكَافِرِينَ
أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سورہ نساء یعنی اے ایمان والو نہ بناؤ کافرون

کو دوست مسلمانون کو چھوڑ کر عداوت رکھنے پر ماموریں اور نیز بہ تعمیل
اوس حدیث کے جو مسلمہ اہل سنت ہے جسکا حوالہ صفحہ ۲۰ پر کتاب امداد الاحتساب
مین مولوی امداد علی صاحب سی ایس آئی نے دیکہلا لکہا ہے کہ معجم اوسط مین حضرت
جابر رضہ سے یہہ روایت کیا ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
کُلُّ نَفْسٍ تُحْشَرُ عَلٰی هَوَاهَا فَمَنْ هَوِيَ الْكُفْرَ فَهُوَ مَعَ الْكَفَرَةِ وَلَا
يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ شَيْئًا یعنے کہا حضرت جابر نے کہ فرمایا رسول خدا نے
کہ ہر نفس حشر کیا جائیگا اپنی دوستی پر اور جو شخص دوست رکھتا ہے کافرونکو
پس وہ ساتھہ کافرونکے ہے اور نفع نہ دیگا اوسکو علم اوسکا کچھہ اور نیز
دیلمی نے فردوس مین عبد اللہ بن جعفر سے روایت کیا ہے کہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ قَوْمًا اَحَبُّوْا قَوْمًا حَتّٰی هَلَكُوْا فِيْ مَحَبَّتِهِمْ فَلَا
تَكُوْنُوْا مِثْلَهُمْ یعنی تحقیق ایک قوم نے دوست رکھا ایک قوم کو یہانتک
کہ ہلاک ہوگئے اونکی دوستی مین پس نہو تم مانند اون کے تو اگر بموجب انہین
حدیثون کے ہم اونسے برات اور بیزاری کرین جو ہماری تحقیق و تدقیق مین فہرست
صحابیت سے نکل گئے ہین تو ہم پر کیا الزام ہے اور کس طرح ہم اون کی فضیلت
کا اقرار کرکے اون کی دوستی مین محشور ہون اور سورہ ممتحنہ کی آیہ یَا اَیُّهَا
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰہُ عَلَيْهِمْ سے سرتابی
کرین یہہ تو ممکن نہین کہ سرکار کو یاد نہو کہ ہم تمام شیعہ اہلبیت اطہار بموجب حکم
محکم حق تعالے یَا اَیُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِيْنَ
یعنے اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور رہو ساتھہ سچے لوگون کے صرف اونہین
کے ساتھی ہین جو سچے ہین پس اب جہان جہان سرکار نے ذکر صحابہ کا کیا ہے
ہم یہہ فرض کرین گے کہ سرکار کی مراد اونہین صحابہ سے ہے جن کے فضایل

کی ہم سنکر اور جنسے ہم برات و بیزاری کرتے ہین اور ڈرتے ہین کہ کہین ہم اون
اقرار فضایل سے اونہین کے ساتھ محشور ہو جائین اور اسی خیال سے اپنے جواب
کو مقید اور محدود رکہین گے ورنہ ہمکو بڑی دقت پڑیگی کہ جہان صحابہ کا نام آوے
ہمکو بار بار یہ کہنا پڑے کہ ہم جمیع صحابہ سے عداوت نہین رکہتے اور جنسے ہم عداوت
رکہنے پر مامور ہین اونکی شرح کرتے چلے جاوین مگر ہم نہایت خوشی سے آپ
کی اوس وقت آفرینی کو پڑہینگے جس سے ظاہر ہوگا کہ اون صحابہ کے فضایل
اور مناقب جن سے ہم برات اور بیزاری کرتے ہین ہماری زبانون اور ہماری
کتابون اور ہمارے ایمہ سے آپ ڈہونڈہ کے اپنے اوراق مین جمع کر لینا
اور چونکہ ہم ہٹ دہرم اور ضدی نہین ہین اور نہ احمق اور سری جوش لیا آوے
گرد ہوگئے نہ ہم کو کسیطرح کی روک ہے کہ سوا کلام معصوم کے جن سے
صدور خطا ناممکن ہے دوسرے کی لکہی ہوئی کی تحقیق اور تدقیق نہ کرین نہ ہم آپ
بند ہین کہ اگر ہمارے عالم یا جواب دہ سے خطا ہوئی ہو تو ہم اوس قول کو اوسیطرح
مان لین جیسے آپ اقوال اپنے مجتہدین مثل ابو حنیفہ وغیرہ کو بلا سند مانکے لبیک
پوت کرتے ہین اسکو آپ یقین کرین کہ ہم مجتہد کے ایسے قول کے جو ائمہ علیہم السلام
سے ماخوذ نہو ہرگز پابند نہین ہین مگر صرف مسایل اختلافی مین تو مجتہد ہی سے
فتوے کو مانتے ہین—

آیات بینات از الفاظ خصوصاً پچہلے مجتہدین **صفحہ ۳ سطر ۹** تا الفاظ
کالیان دی ہین صفحہ مذکور سطر ۱۲—
آیت آخری یہہ تو حضور کا حسن ظن ہے تیغے جناب کلو خرانہ
تنگ ست ہ شیعون کے عالم تو ویسے کچے نہین ہین کہ کوئی نرمی سے
اوسکو وہ بہوک دو ڑین مگر ہان اگر بتعریف غصہ اور خفگی اور بدزبانی اپنے

کی آپ کو سُنی ہو تو آپ ہی کے شاعر کے زبان سے جو اشعار نکلے ہین وہ سُننے زبا
حال سے جانے یون فرماتے ہین اشعار کوئی مسئلہ پوچھنے اولینے جلے
تو گردن پہ بار گران لیکے آئے ؛ اگر بدنصیبی سے شک اسمین لائے ؛ تو قطعی خطا
اہل دوزخ کا پائے ؛ اگر اعتراض اوس کے نکلا زبان سے ؛ تو آنا سا مستحق ہے
دشوار وہان سے ؛ کبھی وہ گلے کی رگین ہین پھولاتے ؛ کبھی جھاگ بہ جھاگ ہین
منھ مین لاتے ؛ کبھی خوک اور سگ ہین اوسکو بناتے ؛ کبھی مارنیکو عصا ہین
اوٹھاتے ؛ ستون چشم بد دور ہین آپ دین کے ؛ نمونہ ہین خلق رسول آئین کے
ہمارے علما او رجواب وہ جو امور واقعی لکھتے ہین وہ اگر شیعے والے کو ناگوار ہوتے
ہین تو اوس کی مثال اوس مجروح کی سے جس کے زخم کو کوئی رحم دل دھنکی ہوئی
روئی یا ایر مردہ کے نرم ٹکرے سے دھوئے اور اوسکو ناگوار معلوم ہو اور
چلائے ظاہر ہے کہ وہ زخمی روئی کو نمک سمجھتا ہے تو اوسکا کچھ علاج نہین مثل
اوسکو جانتی ہے کہ اگر کسی ایسے کانیکو جس کا دیدہ آنکھ سے باہر نکلا ہو یا بالکل ہی
بھر گیا ہو کوئی کانا کہے تو منھ کانا بگڑ اوٹھتا ہے چنانچہ ایک صاحب جنکی نام کا عین
کلمہ لام ہتا اون کے مرنے کی تاریخ مین اون کے دوست نے جو یہ شعر لکھا
عین لفظ اولین از نام آن عالیجناب ؛ چون نمای کم شود تاریخ سال رحلتش
تو ورثا سے متوفی بگڑ اوٹھے کہ یہ شعر صاف کانا ثابت کرنیکو عمداً کہا ہے ۔ اسکے
سوا جناب غفران مآب کی نسبت جو آپ نے فرمایا اوسکے ارشاد کے پہلے اپنے
علما کے اقوال او رعبارت پر نظر فرمائی ہوتی جو گروہ شیعہ کو کیسے کیسے کلام
ناشایستہ سے یاد فرما گئے ہین اور کس حقارت سے اوس گروہ کا ذکر کر گئی
ہین تو سرکار جناب غفران مآب کی شان مین لکھتے ہوئے احتیاط فرماتے مگر
افسوس ہے کہ آپنے بھی اپنے اسلاف کی پیروی نہ چھوڑی —

آیات بینات از الفاظ مگر حقیقت مین صفحہ ۳ سطر ۲ تا الفاظ اُدخنین بر رجعت کی صفحہ مذکور سطر ۱۳ —

آیت اخری آن یہہ کیا ہوا ابہی ابہی آپ نے لیا فرمایا تہا کہ گالیان دینا صرف شیعون کا شعار ہے پہر آپ کی زبان پر لعنت کیون آگئی سچ ہے انسان اپنی آنکہ کا شہتیر نہین دیکہتا مگر دوسری کی آنکہ کے تنکا پر نظر دوڑاتا ہے اپنی بات کا کچہہ تو دہیان کیا ہوتا کہ لعنت کرنا اگر خلاف تہذیب ہے تو یہہ آپ کا اعتراض خدا اور رسول تک پہونچتا ہے مگر ہمکو اس سے کیا غرض آپ جانین اور خدا اور رسول جانین —

آیات بینات از الفاظ مین نے بہت سی صفحہ ۳ سطر ۱۴ تا الفاظ وہ کسی مین نہ دیکہی صفحہ مذکور سطر ۱۶ —

آیت اخری شعر عالم از جام لب خراب مکن یہہ تہمت اندر دشت آتو مکن

آیات بینات از الفاظ حضرت کی داب تالیف صفحہ مذکور سطر ۶ تا الفاظ کچہہ بہی تعلق نہین ہے صفحہ مذکور سطر ۲۱ —

آیت اخری مجہے تو نہایت ہی افسوس اس تحریر پر آتا ہے خود ہی خارج از محل گفتگو پر معترض ہونا اور پہر اوسی الزام کو اپنے سر لینا کہان دعوی تحریر فضایل ان صحابہ کا جن کے شیعہ منکر ہین کہان عالم کی ہجو مین اپنے کو پہنسانا اور پہر دون اس سے کہ کسی گالی کا نشان اور پتہ دیا جاسے دشنام دہی کا قصور وار ٹہرانا اگر کسی گالی کو لکہدیا ہوتا تو اوسکے ابت یہی عرض کیا جاتا اور یون توجہ دلاتے کہ گذر نے گا اختیار ہے شاید حضور نے رزم کے میدان مین بزرگان دین کا آنا اور اپنے رجز خوانی سے دشمن کے دل کو چہیدنا نہین پڑہا ورنہ جناب غفران مآب کے جہاد قلم کے رجز پر منہہ نہ آتے افسوس ہے کہ خود آپ اپنے تبحر اور بالغ

نظر ہونیکا جو دعوی کرین وہ تو بجا ہو اور دو مرے نے جو اوعا صحیح کیا ہو اوسپر خفا ہون یہہ آپ ہی کا حصہ ہے۔

آیات بینات از الفاظ صوفیون کی برائیان صفحہ ۳ سطر ۱۲ تا الفاظ کیا نتیجہ نکلتا ہے صفحہ ۴ سطر ۲۔

آیت اخریٰ معلوم نہین کہ آپ کی ایسے پوچ باتون کے لکھنے سے بجز اسکے کہ اپنے ریخ اکو ہوتا و نفرت خواہ مخواہ مردی آدمی بنائین کیا حاصل ہے آیا کسی صحابی کے فضیلت اس سے پیدا ہوتی ہے اگر نہین تو مین کیا عرض کرون ہان یہہ بات البتہ عرض کرنیکی ہے کہ جناب غفران مآب کو صوفیون کی حقیقت بیان کرنیکی اوسی راہ سے ضرور پڑی تھی جیسا آپ نے خود شیعونکے حق مین لکھا ہے کہ وہ کسی معتزلی وغیرہ کے اقوال معارضے مین پیش کر دیتے ہین یا کوئی اہل سنت سے کسی صوفی اور مدعی تشیع کے کلام کا حوالہ دے جناب غفران مآب نے صوفیونکا مذکور کیا اور جو اعتراض اقوال شعرا کے بابتہ سرکار سے ہوا ہم آیندہ چلکر دیکھینگے آپ نے حملہ حیدری کے اشعار نقل کرکے توڑ کر الزام کا خود اپنے سر بار اہے اور اپنے اس بیانکو جو اسکے کلام کو علما ہ مناظرہ سند نہین لاسکتے مردود کر دیا ہے۔

آیات بینات از الفاظ صوادم کو دیکھی کہ اوس کا صفحہ ۴ سطر ۳ تا الفاظ زندگی واجب ہوتا ہے صفحہ ۷ سطر ۱۔

آیت آخری فضول اور مہمل تحریر اور تقریر جو کچہ بھی آپ کے دعوی سے واسطہ نہین رکھتے ہے بحث نہ کرونگا آپکو اختیار ہے کہ اوس تحریر پر اس قدر خوشی سے پہولے کہ جامہ مین نہ سمائے ۔

آیات بینات از لفظ مین نے جو کچہ کہا اسکا ثبوت صفحہ ۷ سطر ۲ تا الفاظ آسمان

تک ہوںچا دین صفحہ ۷ سطر ۷ —
آیت اخری بسم اللہ ہین گوئی ہین چوگان ہمین میدان مگر افسوس ہی کہ حضرت کا جو اعتراض خود ثنائی پر تھا وہ خود سرکار نے اپنی تعریف اور شیخی کر کے برطرف کر دیا شعر چون بدی کہ بگویند از آن مرنج ٭ چون ہم شوی کہ در حق خود در نکلی —
آیات بینات از الفاظ جو کچہ مین نے ابتک لکہا صفحہ ۷ سطر ۹ تا الفاظ موقع بموقع لکہتا جاونگا صفحہ ۷ سطر ۱۲ —
آیت اخری اگر آپ کی مراد ابتک لکہنے سے پہلے حصہ کے نسبت ہی تو خیر اگر اس حصہ سے ہے تو نازم برین دعوی کہ ہنوز ایک لفظ بہی آپ نے کسی صحابہ فضایل مین نہین لکہا ہے اور اس وثوق سے فرما دیا کہ نہایت تفصیل کے ساتھ فضائل صحابہ لکہدئے واقعی حصہ خاص جناب ہے اور یہہ بہی استعجاب سے خالی نہین کہ دعوی تو تحریر فضایل کا تہا مگر بجاے اوس کے شیعون کے اقوال مثانے فضایل صحابہ لکہنے کے لیئے آپ نے قصد فرمایا خیر جو جی مین آئے لکہئے اور خود اوس کے مورد ہوجیئے جو آپ نے فرمایا ہے ؎ ہیچ آدابی و ترتیبی مجو ٭ ہرچہ میخواہد دل تنگت بگو —
آیات بینات از الفاظ جواب شیعونکا صفحہ ۷ سطر ۱۴ تا الفاظ فضیلت صحابہ کی صفحہ ۷ سطر مذکور —
آیت اخری ؎ سر دیوانگی را مژدہ باد ای ننگ بدنامی ٭ کہ باز ان فتنہ بہر قتل دور اندیش می آید —
آیات بینات از الفاظ جو آیات قرآن مجید کے صفحہ ۷ سطر ۱۴ تا الفاظ تا اینکہ آن بہ ہنر ساند صفحہ ۹ سطر ۱۸ —
آیت اخری انتہی یہی تقریر کرنیکا ماحصل اور نتیجہ کیا نکلا یہہ تو تسلیم ہو چکا کہ تمام افعال

نیت پر موقوف ہین اچھے ہون یا برے چنانچہ آپ خود ہی لشد و مد فرما رہے ہین کہ
سارے اہل مذہب اسپر متفق ہین کہ کوئی عمل بغیر نیت کے مقبول نہین ہے اور
جبکہ پھر آپ اپنے قول سے آپ کو مجال عدول کی باقی نہین تہی تو پھر آپ کو بجز بڑہانا
حجم کتاب اور دکہلانے اپنی طرز تحریر کی کیا فایدہ تہا ان شاید یہہ غرض ہو کہ کوئی
بے علم آپ کے خوش بیانی سے یہہ سمجھے کہ جناب رسالت مآب نے ہرگاہ حدیث
انما الاعمال بالنیات کے بعد ہجرت بعض اشخاص کے ارشاد فرمائی تو قبل صدور
حدیث مذکورہ کے جو لوگ ہجرت کر آئے تہے وہ حدیث مذکور مین داخل نہین ہین
اور وجہ چاہو جس نیت سے ہجرت کر آئے ہون ثواب ہجرت سے مالامال اور
آیات مستدلہ مین داخل ہین سو یہہ آپ کے بناے ہرگز نہین بن سکتا اسلیے
کہ آپ نے مطلق ثبوت پیش نہین کیا ہے کہ حدیث مذکورہ کی پہلے کون ہجرت
کر آیا اور حدیث مذکورہ کے خلاف کوئی اور حدیث موجود ہے جو بری نیت سے
ہجرت کرنیوالا مستثنی کرے ایسی عبارت ہین جو کچہہ اپنے جناب غفران
مآب کی شان اقدس مین فرمایا اوسکا جو کچہہ نتیجہ اب مترتب ہو اوسکو آپ سمجھہ لین
چونکہ ہم نہایت ادب سے اپنی کتاب کے لکھنے کا قصد کر چکے ہین لہذا ہم کوئی کلمہ
دل خراش نہ کہین گے چونکہ آپ جناب غفران مآب کی مطلب نہین سمجھتے لہذا ہم چار و ناچار
یہہ البتہ لکھتے ہین کہ جناب غفران مآب نے جیسا اپنے ناظرین کتاب کو باور کرانا چاہا ہرگز قصد
نہین کیا بلکہ جناب ممدوح نے پہلے یہہ فرمایا کہ باتفاق اہل اسلام در صحت ہجرت و ترتب ثواب بر
ایمان شرط است چنانچہ آپ ایسے صاحب فہم اور روشن ضمیر کے لیے اسقدر کافی اور
وافی تہا مگر جناب غفران مآب نے اوس شخص کے سمجھنے کے لیے جسکی تحریر کا جواب ارقام
فرماتے تہے اس خیال سے کہ شاید اوسکو اس مسئلہ عام سے اختلاف ہو اسپے معقول
کی توثیق ضرور ہوئی تہی جو حدیث انما الاعمال بالنیات سے تہی استدلال فرمایا ہے

لیکن اگر آپ کی یہہ غرض ہو کہ قبل صدور حدیث انما الاعمال بالنیات کے جو مکہ سے مدینہ کو کسی نیت سے چلا آیا ہو وہ داخل آیات فضیلت ہجرت ہوگا اور مہاجرین میں داخل ہی رہیگا تو وہ بھی آپ کے اس قول کے خلاف ہے کہ کوئی عورت کے پیچھے اپنا وطن چھوڑ دیتا ہے کوئی رنڈی کی خاطر سے مسلمان ہو جاتا ہے یعنی مسلمانوں کے ساتھ کھانے پینے لگتا ہے اور مراد اس تحریر کی صاف ہے کہ وہ درحقیقت مسلمان نہیں ہوتا پس چاہو قبل صدور حدیث یا بعد جو کوئی مکہ سے مدینہ کو آیا ہو مہاجرین میں شمار نہوگا مگر اوسوقت کہ نیت اوسکی بخیر ہو پس چونکہ خود اپنی مسلمات کے خلاف اپنی تحریر کے لہذا عرض کرنا پڑا

شعر

غیر حق را میدھی رہ در حریم دل چرا ؛ میکشی بر صفحہ ہستی خط باطل چرا

میری سمجھ میں تو جناب غفرانمآب نے کوئی لفظ ایسا نہیں فرمایا کہ جس سے کسی کو دھوکہ ہوا گر با این ہمہ کچھ بھی کلاک باقی ہو تو صاف صاف سن لیجیے کہ جناب غفرانمآب کا مطلب یہہ ہے کہ از سلف تا خلف نیت اور ایمان شرط ہے اور بدون اس کے کسی کا حصول ثواب قبول نہیں ہو سکتا یوں خدا غفور الرحیم ہے اوسمیں گفتگو نہیں الا ہم کو جو حکم دیا گیا اور جسپر ہم کو عمل کرنا ہے وہ اتنا ہی ہے کہ کوئی بے ایمان کسی فعل سے مثاب نہوگا اور جسکو اسپر یقین نہوگا وہ حضرت کی تقریر کو آپ جانچ لیگا کہ آپنے اپنے کلام کو کس قدر منتشر کر کے پیش چلا جناب غفرانمآب کو الزام دینا چاہا ہے۔

آیات بینات از الفاظ دوسری یہہ فرمانا حضرت کا صفحہ ۹ سطر ۸ اتنا الفاظ نقل کرنیکی ضرورت ہے صفحہ ۹ سطر ۲۰

آیت اُخریٰ الحمد للہ ثم الحمد للہ مگر جب ضرورت نبوت کی نہ تھی تو پھر اس

قدر زحمت بے سر دیا کیون فرمائی گئی مگر یہہ فرمانا بھی شاید کسی اور راہ سے ہے تو خیر مضایقہ نہین —

مصرعہ

(ہر چہ آید بہ لبسر خاک زبون خواہد شد)

آیات بینات از الفاظ لیکن یہہ فرمانا صفحہ ۹ سطر ۲۰ و ۲۱ تا الفاظ اوالیس تلبیس صفحہ ۱۰ سطر ۱ —

آیت اخری جب آپ خود وجہ سمجھ سکتے ہین جیسا آگے آپ کہا چاہتے ہین تو اسقدر سیاہی کا خرچ کیون روا رکھا گیا شاید اسلئے کہ لوگ جانین کہ حضور ارباب مناظرہ کے بڑے واقف کار ہین —

آیات بینات از الفاظ دوسری اگر نجیال اسکے صفحہ ۱۰ سطر ۱ تا الفاظ اون سے بحث نہین کرنے صفحہ ۱۰ سطر ۳

آیت اخری جی ہان حضرت صدیق اون مہاجرین مین جو اولسے نیت مین موافق تھے ضرور درجہ اوّل رکھتے تھے

آیات بینات از الفاظ اوسی کا جواب صفحہ ۱۰ سطر ۳ تا الفاظ نقل کیا ہے صفحہ ۱۰ سطر ۷ —

آیت اخری جو آپ نے تسلیم کیا اور اوس کا جواب بھی خود دے لیا تو اوس مین بھی ملا ذمان دالا نے غلطی کی جناب غفران مآب نے توجہ بعد المشرقین کے جو اومین اور جناب ابوبکر صدیق مین موافق ہمارے ایمان کے ہے اتنگ صدیق صاحب نے لحجہ بھی نہ سُنا ہوگا اور نہ اونکو دیکھا ہوگا مگر انشاءاللہ تعالی قیامت مین جبکہ جناب رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا حوض کوثر پر ہونگے اور بہت سے صحابیت جناب رسول خدا کے دامن سے لپٹین گے اور

نکالے جاوینگے اور روز حشر ضرور بالضرور دیکھ لینگے ۔

آیات بینات از الفاظ اگر آپ نیت کا حال صفحہ ۱ سطر ۲ تا لفظ دریافت کر لیجیے صفحہ ۱ سطر ۹

آیت اخری میں جناب باری تعالی نے ظاہر کیا ہے کہ ہم جو سمجھ سکتے ہیں ظاہر انسانوں کی نیت اونکی رفتار گفتار اور افعال سے کھلتی ہے کیونکہ اور کسی طرح نیت کا پتہ نہیں لگ سکتا اگر جناب والا صحابہ اون اعمال سے بحث کر کے نیکی رغبت فرماتے ہیں اور اونہی کو مدد دیکھا چاہتے ہیں جو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ وقت ہجرت کے صادر ہوئی تو ہم اونکے تمام افعال اور حرکات اور سکنات سے جو اونسے مرتے دم تک صادر ہوئے استنباط کرتے ہیں اور ہم کیا ہمارے عقلا کا بھی یہی حال ہے اور اگر آپ خفا ہوں اور بحث سے پہلو تہی فرمائیں تو ہم بھی اپنے خیال کو ظاہر کر دینا چاہتے ہیں اور یہ تحریرات آپکی رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ اور بے شک نیت اور حق سبحانہ تعالی کو بھی انہیں فقرات سے عرصہ قیامت میں قائل کر سکیں اور جو چاہیں ہماری گذارش کو مانیں یا نہ مانیں مگر ہم تو جو عرض کرتے ہیں اسی کو ماننا ہی ہیچ خلاف نہیں حضرت ابو بکر صدیق ہی کی نیت کی اور اونکے افعال سے بحث نہیں کرتے بلکہ اون سب کی نیت کا جو مدعی صحابیت تھے اور آپ کے نزدیک صحابی ہیں اور اون کے اون افعال سے جو بعد انتقال جناب رسول خدا و مقبول صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ سرزد ہوئے جانچ کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جس وقت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سریر خلافت ہوئے اور جن صاحبوں نے اون کے خلیفہ ہونے میں مدد کی اور اون سے بیعت کر لی اون سب کی نیت کا انکشاف مثل شمس النہار ہو گیا اور اچھی طرح کھل گیا اور اصل وہ اسی نیت سے ہجرت کر گئے تھے جس کا نتیجہ آخر کو نکلا اور اسی امید پر انھوں نے جان جوکھم کی تھی جو حاصل ہوئی اور جو کچھ کیا اسی خیال سے کیا تھا کہ رسول خدا و پیغمبر برحق ہیں اور جو فرماتے ہیں ضرور ہو

کفار پر آپ ضرور غالب ہونگے اور بادشاہ ہونگے اور ساتھ ہی اوسکو یہہ بھی اچھی
طرح یقین کرتے تھے کہ جو جناب رسول خداؐ فرماتے ہین کہ مین بشر ہون اور مرونگا
سو وہ بھی سچ ہے اور جبکہ بادشاہ ہوکر رسول خداؐ عالم قدس کو سدھارینگے تب ہم
کو بالضرور اونکے بادشاہت پانیکا موقع ہوگا اور یہہ بھی فیصلہ اونہون نے کر رکھا
تھا کہ چاہو کیسی ہی کڑی پڑے جھیلے جاؤ آیندہ تو دنیا مین ہم ہین ہم ہین عقبی ہین
چاہو کچھہ ہو دنیا مین تو کوئی حارج اور مانع ہونسکیگا اور اوّل تو ممکن ہے کیا ہے
کہ ہمپر کوئی معترض ہو سکے اور اگر کوئی اپنی جان پر کھیل کے زبان پر کوئی حرف لاویگا
تو دکھلا دینگے ،، کہ لال کتاب مین نکالا یون ،، تیلی بیل لڑا دے کیون ،، مجھکو
یقین ہے کہ اگر خلفاء کبار اور فضلاء نامدار جن کے تقدس کا آپ کو وثوق ہوا اونکی
نسبت تو بھلا کب ممکن ہے کہ خیال قبیح پسندی روا ہو مگر بہت سے عالمون کی
نسبت تو ضرور آپ کو اقرار ہوگا کہ باوجود ادعاء دینداری جو فعل اونکو مرغوب
ہوتا ہے وہ چاہے کیسا ہی معیوب ہو مگر مسایل اور کتب ہی سے اوسکو مباح
اور جائز اور حلال کر لیتے ہین مین دور نہین جاتا اور ایسی مثالین دیتا ہون کہ
بجز اقرار آپ کو انکار ہی نہوگا کہ اپنے و اکثر آپ کے ساتھیون نے جب صاحبان
فرنگ کے ساتھ کھانیکا قصد کیا تو چاہو بہتون نے آپ ہی کے ہم مذہبون سے
سر دھنا مگر آپ نے بقول سودا کہ حلّت پہ مینا کی کے میانجی کی سو دلیل قرآن
اور حدیث ہی سے اونکو جھٹلا لیا اور بے ذبح مرغ اور دیگر طیور کا کھانا حلال
مان لیا اور آپ ہشت و ہفتاد اون سبکو مسلمان اور سنّی المذہب سمجھے ہین اور یقین
کرتے ہین کہ وہ سب بیشک خدا و رسول رستگار ہونگے پس اگر یہہ سچ ہے
اور لو نہین دونونکا مذکور ہے جس کے ثبوت سکے لئے نہ حدیث درکار ہے نہ حضرت
ابو حنیفہ کا اعتبار تو غور فرمائی کہ وہ حضرت جنہون نے جناب رسول خداؐ کی رفاقت

اختیار کی تھی وہ فہم و ادراک و عقل و کیاست مین آپ سے کہین زیادہ تھے لہذا
اونھون نے قبل الوقوع واقعہ اچھی طرح تصور رکھا تھا کہ وہ کیا کرین گے اور
جو آپنے کسطرح اعتراض ہوگا تو کیا کیا باتین بنائین گے اور اوسکو کس اسناد سے
ثابت کرین گے پس جیسا اونھون نے سوچ رکھا تھا ویسا ہو بھی گیا تو پھر جب وہ
خلیفہ ہوئے تو اونسے بہت سے ایسے افعال سرزد ہوئے کہ جن کا ہم اونپر
الزام لگاتے ہین اور آپ اون کی افعال کے جواز کی ویسی ہی تاویلین جیسے بے
حلال مرغی نوش کرنے کے لیئے آپ کہتے ہین فرماتے ہین اور اون تاویلات سے
اونکے سر سے الزام اوٹھالی کی ہے — فکر پر قناعت نکرکے اونکے ہر فعل کو محمود
ٹھہراتے ہین اور ہماری منھہ بند کرنیکے لئے آپ یہی دلیل لاتے ہین کہ ہرگاہ وہ نیک نیتی
سے اپنا گھر بار چھوڑ مال عزیز و اقربا سے منھہ موڑ کے ایسی حالتین کہ جناب رسول اللہ
کو کچھ بھی دنیا سے نہ دولت حاصل تھی نہ مال نہ حکومت تھی نہ اقبال رسول خداؐ
کے ساتھہ ہجرت کے مدینہ کو آئے لڑائیون مین شریک ہوئے مرنیکو نہ ڈرے تو پھر
وہ کیسے برگشتہ ہو جاتے وحالانکہ آپ خود نہین دیکھتے کہ پہلے آپ کس وثوق اور
سمجھ سے اہل سنت کے مذہب مین آئی اور مسایل مسلمہ امام ابو حنیفہ کو سچ سمجھتے
تھے اور اونہین کے ذریعہ سے اپنی رستگاری کا خیال رکھتے تھے مگر باوجود اونہین
[illegible] ذوق اور مزاحمت کے امام صاحب موصوف کے مسایل کو بالاے طاق رکھکر
گردن مروڑی مرغی حلال کر لی اور جا ہو آپ کے دوسرے ہم مذہب گردن مروڑی
مرغی کو حرام اور کھانیوالے کو جو چاہین کہین آپ اوس کو نوش جان فرماکر یہی
سمجھے ہین کہ آپ حق پر ہین اور عقبی مین نجات پائینگے اور جو آپ کے خلاف ہین
اونکو آپ بر سر خطا جانتے ہین تو ہم کو اطمینان ہے کہ پیوستہ مزاج آدمی
یکسان نیست [illegible] بہر کیف ہم امیدوار ہین کہ ہم کو بھی اجازت عطا ہو کہ ہم اون

صاجونکو ہمارے غیر مسلّمہ صحابہ کے افعال و اعمال کو ممدوح اور مورد رضی اللہ
عنہم و رضوا عنہ سمجھتے ہین اونہین شمار کرین جو آپ کے مذاق کے موافق گردن مروڑی
مرغی حلال جانتے ہین اور اپنے آپ کو اونہین گن ڈالین جو گردن مروڑی مرغی کو
حرام مطلق سمجھتے ہین اور اوس کے کہانیوالے کو مورد عذاب اور دائرہ اسلام سے
خارج جانتے ہین اگر یہہ میری گذارش سمجھہ مین آگئی تو خیر و اگر ابہی ذرا سی پیچیدہ
بیانی ہو تو پہر عرض کرتا ہون کہ آپ جو چاہین تاویلین کرین اور دلایل عقلی نرالے
اور جو آپ سمجھتے ہین اوس سے ہرگز ہرگز منع نہین کرتے مگر ہمکو کیونکر اپنی تاویلات منوانا
چاہتے ہین بہلا ہم آنکھہ اور عقل رکھکر کیونکر اندہے بن جاوین اور جو کوئی ہم کو بہکانا چاہے
اوس سے یہہ کہین کہ خوشم ز لو تجفا وعدہ فریب و دغا کہ من فریب تو نا مہربان نکو
دانم ہمارے سرکار تو عقل سے اکثر کام لیتے ہین اور ماشاء اللہ مدعی علم لدنی فہم ہین پہر
علاوہ اون مثالون کے جو تواریخ مین مشرح ہین کہ بیرم خان خانخانان نے
پرورش شاہنشاہ اکبر مین کیا کیا سعی کی اور اوس وقت اوس کے حفظ و سلامت
جان و مال شاہنشاہ اکبر مین کیا نیت تہی اور انجام کو اوسی بیرم خان کی کیا نیت ہوگئی
اگر اوس سے قطع نظر موضع شنیدہ کے بود مانند دیدہ تو واقعہ چشم دیدہ پر
تو پردہ نہ ڈالیے صرف تینتیس ۳۳ سال گذشتہ کا واقعہ اگر دہیان اقدس مین
آویگا تو حضور کے سامنے وہ فوج ظفر موج سرکار برطانیہ اور اوس کے افسر نیکو
کام تیغ آنکہون کے سامنے آویگا جو وفاداری اور بہادری کی طمغی جسکو سرکار برطانیہ
نے نہایت جانچ اور سمجہہ کے عطا فرمائے تہے سینون پر لگائی ہوے تہے مگر اونہین
نے غدر ۵۷ء مین کچہہ بہی پاس نمک کیا کچہہ بہی یاد کیا کہ گورنمنٹ نے ہمارے
ساتہہ کیا کیا تہا اور ہم گورنمنٹ کے ساتہہ کیا کر چکے ہین پہر خدا اور ایہہ بہی سوچے
کہ کیا گورنمنٹ نے جو اونکو طمغہ دئے تہے اور اونکو اچہا سمجہا اور وفادار اوکے

بہادر کہا تہا تو جناب وہ گورنمنٹ کی یا ہمارے زبان روک سکتے ہین کہ ہم
اونکو محسن کُش و غدار بجو فرد ستش گندم نمانہ کہین یا دے خود ہم کو منع کر سکتے
ہین کہ ہم اونکو بیوفا نمکحرام احسان فراموش نہ کہین یا کوے لئے اونکا حامی
اور مددگار رہے گویا آپ کو باور کرا سکتا ہے کہ اونکی اول افعال خوش نیتی سے
تہی اور اخیر مین جو کچہ اونہون نے کیا ہو مگر ابتدا مین ضرور وہ وفادار تہی اور
باوجود اس ظلم اور شیطنت کے جو سلطنت کے ساتہہ اونہون نے کی وہ
مستحق نہی تہے کہ طمنچہ لگا سے بہپرین مین تو کہتا ہون کہ اون کی بیوفائی اور ظلم
دیکہکر کوئی بہی نہ کہیگا کہ وہ قبل از وقوع بغاوت وفادار تہے کہین وفادار سے
بہی بیوفائی ہوتی ہے اور نیک کا بہی بد ہونا ممکن ہے ع شمشیر نیک ز آہن
بد چون کند کسے ؛ سعدی سے آپ نے سنا ہوگا مداح کی صفت مین مشہور ہے
؎ معروف کہ گرپاے . بیزی زرش ؛ دگر تیغ ہندی نہی بر سرش ؛ اور بعد سعدی
کا قول ہے ؎ بجفای ز قفاے نرود عاشق صادق ؛ مژہ برہم نزند گر بزنی تیر
و سنانیش ؛ اور اگر یہہ بہی میری گذارش مردود ٹہرے تو اسی پر غور فرمایئے
کہ اگر کوئی جناب مولوی فضل الرحمان صاحب کا مرادآباد مین جاکر مرید ہو تو او
اس مولویصاحب اور پیر کو ظاہر بہی سمجہیگا کہ وہ واسطہ حصول سعادت ہدایت
اور نجات حقیقی مرید ہوا ہے اور بہت مدت دراز تک وہ مولوی صاحب کی
خدمت مین بہلے زہد و تقوے ثابت کرتا رہے تو ضرور مولوی صاحب اوس
سے ہم راضی ہون گے مگر آخر کو پہر وہی مرید چوری کرے تو ساری دنیا اوسے
کیا کہیگی یہی نہ کہ چوری ہی کرنیکی غرض سے وہ مریدی کی پیرایہ مین مولویصاحب
کے دامن سے لپٹا تہا اگر ان سب باتون پر بہی دہیان نہو اور ہم دیوانے
سمجہے جائین تو بہتر ہے ؎ پیری و شاہد پرستی ناخوش ست ؛ پس اسیر عشق را معذور

دارا زبند خود —

آیات بینات از الفاظ اور پیغمبر خدا کا اونکے گھر جانا صفحہ ۱۰ سطر ۸ تا الفاظ تو اوسکے لیئے تا صفحہ ۱۰ سطر ۱۳ —

آیت اُخری — ؎ عالم تمام پُر ز شہیدان فتنہ گشت ؛ ترک مرا خدنگ بلا درکمان ہنوز ؛ شاید یہہ مثل آپ نے نہین سنی کہ ابتدا یا انتہا ربطے دارد یون ہی اکثرون نے ابتدا مین بہروسہ دلایا اور آخر مین اوسکی قلعی کھلی ؎ ہمہ کس دوست بیش اوست لیکن دوست آزادان ؛ کہ یاد آرد ز تو چون زور کار سے درمیان افتد ؛ ہمارے علما نہ ہٹ دہرم ہین نہ غیر منصف جو سچ ہے اوسے وہ اور ہم سچ ہی کہین گے مگر انجام کے بابت اہتمام فرمائے اور جو تعریف آپ فرماتے ہین تو خاطر جمع رکہئی ہم اوسکو سنکر اوس قسم کے کلمات نہ کہین گے جیسے حضور نے جناب غفران مآب کی شان مین فرمائے بلکہ نہایت خوشی سے یہہ کہینگے این از تو آید و انا مکہ تر امید آنند مگر حیرت اسپر ہے کہ بار بار جو ذکر آپ نمار ہوتا ہے اوس سے آپ کو عار کیون نہین ہوتا جو مثل میان مٹھو کی اوسی کی تکرار ہے

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر بھی ہم ایک صفحہ ۱۰ سطر ۳ تا الفاظ صحابہ کے ایمان کا قایل ہے تا صفحہ ۱۰ سطر ۲۲ —

آیت اُخری ؎ بسیار بکوشم کہ بپوشم غم خود لیک ؛ آتش چو بگیرد نتوان داشت نہانش ؛ ایسی ہی روایت فضایل اون صحابہ کی آپ لکھ آئے ہین جنکے ہم منکر ہین اور پہر ویسی ہی روایت جسنے جہلا کے بہکنے کا اندیشہ ہے آپ لکھتے ہین حالانکہ خود یہہ بھی سکتے ہین کہ راوی کے تشیع کا انکار ہو چکا ہے اور اوس راوی کے تشیع کے اثبات کو ہم لغو جانتے ہین مگر یا ہین ہمہ یہہ کہے جاتے ہین کہ سارے علما نے اوس کے امامیہ ہونیکا بہت کچھ ثبوت دیا ہے مگر نہ علمائے شیعہ

کا نام لکھا ہے کہ جنہون نے ثبوت دیا ہے نہ اون کی کتابون کا سراغ ہی دیا ہے
سبحان اللہ اگر ایسی ہی روایات پیر دار و مدار آپ کے غرور و استکبار کا ہے
تو بس ہو چکا اور اگر ایسی ہی روایات کا آپ کو شوق ہے کہ راوی کو اہل سنت
قابل اعتبار نہ جانین تو ہم ایک نہین بہت سے روایات لکھہ دیتے مگر نہین ہم ایسی
تحریرات بے سود کا لکھنا اپنے اوقات ضایع کرنا سمجھتے ہین البتہ جس کے راوی
کو صاحب تحفہ تک معتبر جانتے ہین اوسکا بیان لکھتے ہین صاحب روضۃ الاحباب
جمال الدین محدث فرماتے ہین ؎ در عہد خلیفہ اول وہ کس از یمن آمدند و چون
کلام اللہ شنیدند رقتی در دلہاے ایشان پیدا گشت و بگریستند ابوبکر گفت
کُنَّا هٰكَذَا ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُنَا یعنی ہمچنین این کہ در زمان رسول ہمچنین
رقیق القلب بودیم بعد ازین دلہا سخت شد ؎ اس ارشاد فیض بنیاد صدیق
اکبر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ وہ دل اونکا بعد وفات رسول خدا کے رہا جو پہلے تہا پہلے
نرم دل تھے مگر اب سنگ دل ہو گئے اور یہہ تو خاص قول خود حضرت کا اپنے لئے اور
دوسرے اپنے ساتہیون کے لئے تہا مگر اس کے سوا حدیث انس بن مالک مسودات
سید علی ہمدانی شافعی سنی کا انس بن مالک وغیرہ اصحاب معلمہ کا قول ہے کہتے
ہین لَمَّا سَوَّيْنَا التُّرَابَ عَلٰى قَبْرِ مُحَمَّدٍ اَنْكَرَتْ قُلُوبُنَا یعنی
جبکہ خاک ڈالے ہم نے اوپر قبر محمدؐ کے یعنی کہ برابر کیا ہم نے قبر پر خاک کو تو دل
ہمارے منکر ہو گئے آہ آہ یہہ بہی تو شیخ نہین ہے جو کہا تہا کہ محمد صلعم پر خاک ڈالی
کب سچ ہے نہ تو وہ تجہیز مین تھے نہ تکفین مین مگر سنگدل بننے کو تجہیز و تدفین کے
مدعی ہو گئے ان روایات سے اگر جی چاہے تو مانئیے کہ اوس ایمان کا جو حیات
رسول خدا تہا بعد وفات سید کائنات کیا حال ہوا ۔
آیات بینات از الفاظ تو اسکا ثبوت اون علما صفحہ ۱۰ سطر ۲۲ تا الفاظ

ملما کے علم وفضل کا صفحہ ۱۲ سطر ۱۴ ۔
آیت آخری کیا حضور نہین جانتے کہ شیعہ امامیہ بجز قول معصوم کسی کے قول کو
نہین مانتے چاہے وہ مدعی کشف یا کرامات یہہ آپ ہی کا شعار ہے اور آپ ہی کو
اپنے علما کے قول پر ایسا وثوق اور اعتبار کہ اون کے قول کو وحی آسمانی اور فرمودۂ
حضرت جبرئیل سمجہین تاہم ہمکو اسکا بہی اقرار ہے کہ ہم صاحبان علم کے قدر کرتے
ہین چاہو وہ کیسی ہی مذہب کے ہون اور اپنے مذہب کے علما کی پوری عزت
کرتے ہین اور اون کے کلام پر بہروسہ رکھتے ہین اور اونکو نقاد علم جانتے ہین
مگر نہ آپ کی طرح پس اس الزام دینے کی کہ ہم کسی کے قول کو کا لوحی منزل من السماء
جانتے ہین آپ سراسر ذمہ دار ہین کہ اس کے بعد مین بکمال ادب عرض کرتا ہون
کہ خلاف دعوی فضایل نویسی کے حضرت کو یہہ کیا سوجہی جو اس بارہ مین بحث فرمانے
لگے کہ حضرت ابوبکر و عمر کو شیعہ کافر سمجہتے ہین کیا فاسق ہونا بہی کوئی فضیلت ہے
اگر نہین تو پیش نہاد خاطر یہہ ہوگا کہ تا وقتیکہ الزام کفر و فسق اون صاحبون کی گردن
سے ملازمان والا دفع نہ کردین ہم آیہ مستدلہ مین اونکا دخول و شمول کیونکر مانینگے
تو خیر ہم بہت خوشی سے دیکہتے ہین کہ آپ کس بندش سے ہمارے علما کے قول کو
لاکر ہمکو منواتے ہین کیا خوب جناب قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ مجالس المومنین
مین یہہ فرماتے ہین ؎ اما آنکہ تکفیر ابوبکر و عمر بہ شیعہ نسبت نمودہ است سخنی است
بے اصل کہ در اصول ایشان از آن اثری نیست و مذہب ایشان ہمین است
کہ مخالفان علی فاسق و محاربان او کافر اند یہ لکھے مجالس المومنین مین یہہ قول قاضی
علیہ الرحمۃ کا ہے آیا آپ نے خود پڑہا ہے یا صاحب تحفہ اثنا عشری کے بہروسے
پر لکہدیا ہے اگر آپ نے صاحب تحفہ کے اعتبار پر تقریر کا طومار باندہا ہے
تو بڑی غلطی کی ہے ہم ابتک مصنف تحفہ اثنا عشری کو صاحب تحفہ ہی کہتے آئے

ہین مگر چونکہ آپ نے خود فرمایا ہے یعنے اس سے ہمارے مطلب مین قدح اور
شاہ صاحب کے دعوی کا فائدہ نہین ہوتا تو ہم کو معلوم ہوا کہ تحفہ اثناعشری کا موٗلف
آپ شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی کو مانتے ہین لیکن کیون آپنے ایسا قبول کر لیا
ہے جبکہ تحفہ مذکور پکارتا ہے کہ میرا مصنف غلام حلیم ہے اگر شاہ عبد العزیز صاحب و
موٗلف ہین تو آپ کو ذرا تو سوچنا تھا کہ جو اپنے نام کو اور اپنے باپ کے نام کو بدل دے اُس کی
اوسپر اعتماد کیونکر ہوگا اور جو شخص پرائے باپ کو اپنا کہہ سکتا ہے اوسکو کیا دشوار
ہے کہ ایک کی عبارت دوسرے کی بنا دے واقعی آپ نے بڑی غلطی کی ہے کہ
خود مجالس المومنین مین مضمون ،، اما آنکہ الخ مین پڑہا مگر ساتھ ہی اس کے جب
ہم آپ کی تقریر پہ لطافت تحریر مین پاتے ہین کہ ملا نور اللہ علیہ الرحمہ نے تکفیر
حضرات شیخین سے انکار ہی نہین کیا بلکہ بڑے شد و مد سے وہ لکہتا ہے
کہ جس کی ہمنے نقل کی تو ہم اسی کے ماننے پر ناچار ہین کہ آپ نے خود مجالس المومنین
مین پڑہا ہے اگر ہم یہہ صحیح سمجہتے ہین تو نہایت افسوس کے ساتہہ کہتے ہین کہ
سچ نہین ہے اور سب سے زیادہ مجہے یہہ حیرت ہے کہ آپ سے فاضل نے
کیونکر فرمایا کہ مجالس المومنین مین نہایت شد و مد سے ملا نور اللہ شوستری نے
تکفیر حضرات شیخین سے انکار کیا ہے اس مقام پر مین پکار پکار کر کہتا ہون
ع بہتان و اتہام و غلط کذب و افترا ،، ہرگز ملا محمد نور اللہ شوستری علیہ الرحمہ
نے جو کچہہ آپ نے لکہا ہے نہین فرمایا ہے اور آپ نے بڑی غلطی کی کہ جو جناب
غفران مآب کی شان مین نہ لکہنا تہا لکہا اور شیعونکو سخت مین غصہ دلایا
جناب مین ایسے ہی مقامات پر تو وہ بہی برہم ہو کر جس طرح آپ نے سخت
کلامی کی جو جی مین آتا ہے لکہنے لگتے ہین وہ تو مین عین ہون جو اپنے آپ
پر پوری قدرت رکہتا ہون کہ خلاف مزاج آپ کے یا اپنے اور راخل متعارف

کے ایک کلمہ بھی نہ لکھونگا جو آپنے لکھا وہ تو ایک طرف اور جناب غفرانمآب
کی شان اقدس مین جو کلمات خلاف لکھے دوسری طرف مجھے یہہ بھی کہنا لازم آیا
کہ یہہ بھی آپکو معلوم ہے کہ ذوالفقار تحفہ اثناعشریہ کے صرف بارہوین باب
کا جواب ہے اور محض اوتنی ہی بحث پر محدود ہے اور بارہوین باب تحفہ اثناعشریہ
کے شروع مین جلی قلم سے یہہ رقم ہے۔ باب دوازدہم در تولا و تبرا اور پھر اوس
کے نیچے مسطور ہے معنی تولا محبت ہست و معنی تبرا عداوت درین مبحث نازک
چند مقدمہ را بہ ترتیب گوش باید نہاد و آن مقدمات را از روی علمای معتبرین
شیعہ و آیات قرانی باثبات باید رسانید اور جب یہہ ظاہر ہوگیا کہ مراد شاہ صاحب
کی صرف تبرے سے اون اصحاب کے بچانیکی تہی جس کے ہم خلاف ہین تو جناب
غفرانمآب علیہ الرحمۃ کو ذوالفقار مین اتنا ہی ثابت کرنا تھا کہ جن اقوال علمای
شیعہ سے شاہ صاحب نے استشہاد کیا ہے اون سے حفظ اون صحابہ کا
جنکو شیعہ لایق بیزاری جانتے ہین نہین ہوتا اور صرف یہہ ظاہر کرنا تھا کہ جسطرح
کافر لایق بیزاری ہے اوسیطرح فاسق اس صورت مین جناب غفرانمآب
کو کافر اور فاسق سے بحث کرنیکی کیا حاجت تھی اور جبکہ جناب غفرانمآب نے
کافر و فاسق دونون کو سزاوار تبرا ثابت کردیا تو اونکو مجالس المومنین کے ملاحظہ
کی حاجت نہ تہی اور جو قوی شاہ صاحب کے خفیف کرنیکو اسقدر فرما دیا
کہ اگر ملا نوراللہ شوستری نے ایسا فرمایا بھی ہو جیسا تم کہتے ہو تو وہ قول نہ ہمارے
قول کی قدح کرتا ہے نہ تمہارے مفید ہے اسواسطہ کہ فاسق کا بمقابلہ مومن اطلاق
ہوتا ہے اور فاسق بیزاری سے نہین بچ سکتا ہان اگر جناب شاہ صاحب کا
بارہوان باب اسی بحث مین ہوتا کہ جناب شیخین پر اطلاق کفر کا نہین ہوسکتا
اور جناب غفرانمآب اوسی بحث مین ایسا لکھتے ہین کہ قول ملا نوراللہ شوستری

قادح مقصود ما و مفید مطلب شاہ صاحب نیست تو مضایقہ نہتا اب اوس
مین کلام کرتے مگر چونکہ آپ نے یہہ بحث بیش کی ہے کہ شیخین کو علماء شیعہ نے کافر
نہین کہا ہے بلکہ فاسق تو بہتر ہے آپ اقوال علماء شیعہ کو بیش کیجیے اوسمین
قایل کیجیے۔

آیات بینات از الفاظ غرضکہ ثابت ہوا صفحہ ۱۲ سطر ۴ اتا الفاظ شمار سے
ثابت کیا ہے صفحہ ۱۳ سطر ۲۔

آیت اُخریٰ سے ہر آن زہری کہ آید از لبش تریاک خواہد شد۔ آپ اپنے دل مین
عدم تکفیر اپنے صحابہ کی مان لیجیے جناب قاضی نور اللہ سوشتری و محقق طوسی نے
تو وہ جو آپ مانتے ہین نہین مانا ہے اور شبہہ نہین ہے کہ اور جو کچہ جناب غفران
مآب نے ذو الفقار مین فرمایا وہ بالکل صحیح ہے اور تہوڑی دیر مین مثل آفتاب کے
آپ کے اس فرمانیکی کہ قاضی نور اللہ سوشتری و محقق طوسی آپ کے صحابہ کی عدم تکفیر
کے قایل تہے تمام دنیا پر قلعی کہل جاتی ہے اور جبکہ وہ عبارت جسکو آپ کمالی بیباکی
سے جناب قاضی نور اللہ سوشتری اعلی اللہ مقامہ کے فرماتے ہین اور ہم کہتے ہین
کہ وہ عبارت قاضی صاحب کی نہین ہے تو ہم سے ناحق آپ جہگڑتے ہین کہ جناب
غفرانمآب کی عبارت سے ملائین افسوس تو اس کا ہے کہ آپ ہم سے سچائی اور
جہوٹائی قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ اور جناب غفرانمآب طاب ثراہ کی پوچہتے
ہین جن دونون کو ہم سچا اور نہایت سچا جانتے ہین اگر آپ نے اپنی نسبت پوچہا
ہوتا تو ہم بہت خوشی سے جو حق تہا عرض کرتے مگر جو آپ جاہل بنکر ہم سے ہدایت
چاہتے ہین کہ اب کس کا قول مانین تو ہم کہتے ہین کہ اگر جناب قاضی صاحب کے
قول مین آپ کو کچہ شبہہ ہو تو تو جناب غفرانمآب کے صاف صاف بیان کو
مان لیجیے۔

آیات بینات از الفاظ اے حضرات یہہ حال ہے صفحہ ۱۳ سطر ۲ تا الفاظ صحابی کی پیروی کرین گے صفحہ ۱۳ سطر ۹ —

آیت اخری ع نان دہان ای غافل از غمخواری مادر گذر ؛ جس قدر چاہئے آپ اپنا دل خوش کیجئے اور جناب قاضی نور اللہ شوستری کے نسبت باتین بنا کر جیسے چاہئے لبہائی مگر ہم وہی لکھے جاتے ہین جو جناب غفران مآب علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے اگر آپ کے پاس کوئی اور ثبوت ہوتا کہ ہمارے علما ایک بات پر قایم نہین رہتے اور آپ نے اوسکو پیش کیا ہوتا تو البتہ ہم اوس کے نسبت غور کرتے نہ کہ قاضی نور اللہ پر بہتان رکھتے اور اوس سے جناب غفران مآب کو ناقض کلام قاضی نور اللہ فرماتے مگر آپ کے علما نے جو ہر سخنی موقع اور ہر مقامی نکتہ دارد پر عمل کیا ہے و بطور دانہ از انبارہ و قطرہ از بحار ہم دکہلاتے ہین ملاحظہ کیجئے صفحہ ۱۳۱ باب دہم تحفہ اثنا عشری مطبوعہ مطبع منشی نول کشور لکھنو صاحب تحفہ جو بڑے لقدس مآب ہین فرماتے ہین - دعوی حضرت زہرا و شہادت دادن حضرت علی و ام ایمن یا حسنین علی اختلاف الروایات در کتب اہل سنت اصلا موجود نیست دیکھئے تو کس شد و مد اور وثوق کے ساتہ لکھگئے کہ حضرت فاطمہ کے دعوی کرنیکی اور گواہی گذرنے کی اہل سنت کی کتابون مین روایت ہی نہین ہے لیکن پہر آگے چل کر فرماتے ہین کہ سلمنا کہ حضرت زہرا اینبار بمنع میراث یا بنا بر نہ شنیدن دعوی ہبہ غضب فرمودہ و ترک کلام با ابو بکر نمود لیکن در روایات شیعہ و سنی صحیح و ثابت است کہ این امر خیلی بر ابو بکر شاق آمد آپ ملاحظہ ہو کہ کس دلیری سے فرماتے ہین کہ سلمنا اور اپنے مریدون کو باور کراتے ہین کہ ہماری کتابون مین کوئی روایت دعوی فدک حضرت فاطمہ تو ہی نہین مگر شیعون کی زبردستی سے مان لین تو یہہ جواب ہے پس اگر ناحق کو حق مان لیا تہا تو صرف جواب عقلی

دیتے نہ نقلی اسواسطے کہ دعوی کی جب اصل نہوئی تو پہر سنیون کی کتاب مین کا ہیکو
کوئی روایت ہونے لگی مگر نہین پہر روایت بھی پیش کی کہ سنیون کی کتاب مین
یہہ لکھا ہے کہ یہہ امر ابو بکر پر بہت دشوار ہوا اور دشواری کی دفعیہ کا قصد بھی بہت
کچہہ لکھا ہے اگر حضرت فاطمہ کے دعوی کی اصل سنیونکے یہان نہ تہی تو یہہ حضرت
فاطمہ کی خفگی اور حضرت ابو بکر کے منانیکی روایت کس بنیاد پر ہوئی مگر یہان ہر
سخنے موقع و ہر نکتہ مقامی دارد کہئیے یہہ صاحب تحفہ کی دیانت ہے یا کیا اور آگے
چل کر اور بہی ہم خوش دیانتی صاحب تحفہ کا ثبوت دین گے—

آیات بینات از الفاظ عجب حال ہے صفحہ ۱۳ سطر ۸ تا لفظ دامن نہین
چھوڑتے صفحہ ۱۳ سطر ۹—

آیت اخریٰ ۵ بیدلان را طعن رسوائی مزن ہیچ کس والی کہ خود را بنجواست
ہماری روایات اور جوابات ایسے صاف اور صریح ہین کہ عقلا فوراً سمجہہ سکتے ہین
مگر جنہون نے اپنا دل دوسرے کو دے رکھا ہے اور شراب محبت سے دماغ کو خراب
کیا ہے اونکی عقل اگر ہمارے بیانات کے سمجھنے مین حیران ہو تو ہم کیا کرین اور
کفر کے ساتہہ جو ادعا ایمان کا کرین تو کرین وہ کفر کا دامن نہ چھوڑین ہم آپ کو
آپ کے علما کے ایسے اقوال دکہلائینگے کہ آپ خود حیران ہوجائینگے—

آیات بینات از الفاظ بلکہ یہانتک کفر کے صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ تا لفظ تنکہ
میکند کا فہرست صفحہ ۱۴ سطر ۱۶—

آیت اخریٰ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ ہم تو احتیاط ہی کرتے
جاتے ہین اور نہین چاہتے کہ اپنے اصل سنت دوستون کے دل دکھائین مگر
جب آپ کو خود سنی ہوکر اچھا معلوم ہوتا ہے تو ہم کیا کرین سُنئے جناب امام
بحق ناطق جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہدایت بنیاد صحیح ہے اور تمام دنیا

جانتی ہے کہ دشمن کا دوست اور دشمن دونون کا درجہ مساوی ہے اور جاسے جو بموجب عدم تکفیر اون دشمنون کا قایل ہوگا جنکو ہم دشمن اہلبیت نبوت جانتے ہین ہمارے نزدیک تو وہ بہی کافر ہوگا مگر جو آپ ناحق نا ملا محمد نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ اور محقق طوسی اعلی اللہ مقامہ کو بدنام کر رہے ہین تو سنئے کہ جناب قاضی نور اللہ شوستری نے مجالس المومنین مین کیا فرمایا ہے مجرد اصحابی بودن موجب حکم وایمان عدالت ومودی بہ نجات از عقبات نار وعقاب پروردگار نمی شود مگر آنکہ بایمان وخلوص نیات حسن اقوال وافعال وسلامت عاقبت ومال مقرون گردد واہل ضلالت وبدعت کہ فی الحقیقت اہل سنت ومجاعت اند وبزعم باطل واعتقاد لاطایل خود را موسوم بہ اہل سنت وجماعت ساختہ اند بنظر سخیف ورای نحیف چنین دیدہ ودانستہ اند کہ جمیع صحابہ بہ صفت ایمان وحقیقت وکیفیت عدالت آراستہ اند وبرہیچیک از ایشان لعن وطعن وتشنیع روا نیست وطاعن ولاعن ایشان آثم وخارج از دایرہ شرع است واین سخنی است واہی ناشی محض گمراہی—

فہمیدی کہ ملا شوستری چہ میفرماید اب کہل گیا کہ سارے صحابہ کو ایماندار وہ نہین جانتے اور بعض کو اون کا سزاوار سمجہتے ہین یہہ ہر کوئی جانتا ہے کہ جو ایمان نہین رکہتا اوسیکو دین واسلام کا فر کہتا ہے اور جو سرکار کو اضطرار تہا کہ ایمان کا اثبات کیونکر ہوسکتا ہے تو جناب غفران مآب کی ارشاد سے تو آپ بیزار ہوتے ہین مگر جناب ملا صاحب کے فرمانے سے شاید ناخوش نہ ہون تو یہہ بہی بعد عبارت مذکورہ بالا اوسی مقام پر وہ فرماتے ہین وایمان وعدالت از عوارض خفیہ است نہ از امور جلیہ پس ایمان وعدالت صحابی ہیچون غیر او ثابت نمی شود مگر بہ حجتی ودلیلی وچگونہ چنین نباشد وحال آنکہ در عہد حضرت پیغمبر صلعم

بسیاری از منافقان بوده اند که بآن حضرت صحبت میداشته اند و ہم نشینی و ہمراہی
نموده اند و مردم ایشان را از صحابہ میخوانده اند و بنفاق معروف نبوده اند و حق
سبحانہ تعالے در شان ایشان فرموده وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ
فَلَعَرَفْتَهُمْ بِسِيمَاهُمْ ط وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِي لَحْنِ الْقَوْلِ ا ه ور شل
جناب غفران مآب کے کچھ آگے لکھکر بر تقدیر کے لفظ کو یون استعمال فرماتے
ہین بہر تقدیر ثبوت ایمان و عدالت ممکن ہست زوال آن انچنان کہ در بلعم باعور
صاحب موسی واقع شده و چه خوب گفته ملا جامی ؎ مرکہ را روی بہ بہبود نداشت
دیدن روی نبی سود نداشت ۱ ه و بعضے از شعرای شیعہ نیز گفته اند ؎ دون
شود از قرب بزرگان خراب ، جیفہ دہد بوئی بد از آفتاب ، چونکہ ہم کو جناب
کیطرح کسیکو پہسلانا نہین ہے اور پہر بہی جانتے ہین کہ آپ فارسی سمجھتے ہین
اور ہمارے ہم مذہب اجہل نہین ہین تو تکلیف ترجمہ کی نہین اوٹہاتے پر ہم
پسند کرتے کہ آپ کی طرح اسی کی رٹ لگائین مگر ہان آپ کو یہہ بتا دیتے ہین کہ
مجالس المومنین چہاپہ طہران کے مقدمہ ثانیہ مین بعد صفحہ ۶۶ عبارت مذکورہ
بالا ڈہونڈہ کے پڑہ لیجئے اور حرف بحرف مطابق کر لیجئے کیا اب بہی آپ کو کلام
کرنیکی جگہہ ہے اور ملا محمد شوستری کو آپ خیال کرینگے کہ اونکا کلام خلاف
جناب غفران مآب کے ہے اگر ہم غلطی پر نہین ہین تو آپ کے انصاف سے
امید ہے کہ آپ اپنی غلطی اور شوخی کا اعتراف فرمائینگے مگر ساتہہ ہی یہہ اندیشہ
ہے کہ جناب محقق طوسی علیہ الرحمہ کا فقرہ جو آپ نہین سمجہتے ہین ذہن اقدس مین
کہٹکیگا لہذا اوس کے نسبت جو حقیقت حال ہے لکہتے ہین کہ کتاب تجرید کے
مبحث امامت مین بعد استحقاق خلافت آئمہ اثنا عشر روحی لہم الفدا و نیز بعد تحریر
شرائط لازمہ امام محقق طوسی نے ضرور لکہا ہے کہ و محاربو علی کفرة و مخالفون

فسقہ مگر فقرہ مذکور کو عبارت ماسبق سے کچھہ ربط نہین ہے اور بعد فقرہ مذکور کے اور کچھہ
بھی تائید یا تردید فقرہ مذکور کی کچھہ نہین کی ہے بلکہ اسی پر خاتمہ بحث کر دیا ہے بہرکیف
جو کچھہ جناب محقق طوسی نے لکھا ہے اوسکو توثیق کسی ایمہ علیہ السلام کے قول سے نہین
کی ہے ظاہرا حدیث حربک حربی پر اجتہاد فرمایا ہے اور اسی قول محقق طوسی کے
متعلق جو کچھہ صاحب تحفہ اثناعشری نے باب ہفتم مین لکھا ہے اور صفحہ ۲۸۷ کتاب
مطبوعہ مطبع نول کشور مین موجود ہے اوسکو پڑہ لیجیے تو آپ کو روشن ہو جائیگا
کہ قبل تحریر تحفہ مثل جناب غفران مآب کے جمہور امامیہ منکر امامت کو مثل منکر نبوت
کافر کہتے آئے ہین چنانچہ جمہور امامیہ کے رد قول کے لیئے صاحب تحفہ نے یہہ لکھا ہے کہ
اگر محقق طوسی بنا بر کلام پر شہور میکرد کہ جمہور امامیہ منکر امامت را مثل منکر نبوت
کافر میگویند فرق در مخالف و محارب وجہی نداشت ہر دو را کافر میگفت پس جبکہ
پہلے سے ہمارے علما منکر امامت کو صرف فاسق نہ سمجہتے تھے تو صرف اجتہاد خواجہ
نصیر الدین طوسی علیہ الرحمتہ پر استدلال کر کے نہ تحفہ اثناعشری فائدہ اوٹھا سکتا
ہے نہ آپ خصوصًا جب آپ کے پیشوا محارب جناب امیرؑ کو بھی کافر نہین سمجہتے تو ہمارے
محقق طوسی کے اس قول کے کہ مخالف علی کے فاسق اور کافر ہین تکرار بے سود محض
ہے چنانچہ صاحب تحفہ فرماتے ہین و نیز در کتب ہر دو فرق مروی است کہ آنجناب
اہل عبا را فرمود انا سلم لمن سالمتم و حرب لمن حاربتم
ترجمہ من صلح ام باکسی کہ شما صلح کنید و جنگ ام باکسی کہ شما جنگ کنید و حرب رسول
بلاشبہ کفر است پس حرب حضرت امیر و دیگر ائمہ نیز کفر باشد و اہل سنت میگویند
کہ ازین حدیث حقیقت کلام مراد نیست بلکہ تہدید و تغلیظ است در محاربہ این بزرگان
آیات بینات از الفاظ افسوس ہے کہ جب مجتہد صاحب صفحہ ۳ سطر ۴ آنا لفظ
ہم سنیون کے ساتھہ دیتے ہین صفحہ ۱۲ سطر ۱۷ —

آیت آخری جناب ہان ہم کو بھی افسوس ہے کہ آپ پہلے جناب محقق طوسی علیہ الرحمتہ اور جناب قاضی اعلی اللہ مقامہٗ و ازمحن سے گلشن بہشت کو جاچکے ورنہ آپ کے کلام بیداد کی داد دیتے اور جناب غفران مآب کی تصدیق فرماتے اور باآواز بلند کہتے کہ جو کچھ جناب بحق ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا حق ہے اور ہم اوسکے ارشاد کے تابع ہین جن کے آپ عدم کفر پر مصر ہین اونکو ہم کافر جانتے ہین اور جناب غفران مآب کی ہمزبان ہین اور جو اونکو کافر نہ کہے وہ کافر ہے —

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر ہین صفحہ ۳ اسطر ۴ تا الفاظ انکار کرکے پہلو بچا گئے صفحہ ۴ اسطر ۲۲ —

آیت آخری مجھکو نہایت افسوس ہے کہ جو کچھ اپنے شان مین جناب غفران مآب نے فرمایا ہے وہ عنقریب اب خود آپ اپنے حق مین کہنے لگین گے اور اگر آپ کو اپنے واسطے اونہین کلمات کا کہنا پسند ہوگا تو انصاف پسندون کے زبان پر ضرور آویگا اور اسکا مجھے نہایت تالم ہوگا مگر لاچاری ہے کہ آپ بلا دھڑک جو آپ کے زبان و قلم پر آیا ہے بلا شرم و ازرم لکھتے ہی چلے جاتے ہین اور ذرا دھیان نہین کرتے کہ مجالس المومنین جو بقول آپ کے نایاب کتاب نہین ہے کوئی اوٹھا کر اوسی عبارت کو جسے آپ نے لکھا ہے ڈھونڈھے گا اور نہ پائیگا یا خلاف آپ کے تحریر کے پاویگا اور شاہ صاحب کے بلفظ نقل کرنیکے دعوی کو دیکھے گا تو وہ پھر عوام کی آگاہی کے لئے اصل عبارت مجالس المومنین کو پیش کریگا تو کیا ہوگا خیر جو کچھ آپ کے زبان قلم سے نکل گیا اور عوام کے کانون مین پہونچ گیا اوسکے واپس لینے کا آپ کو قابو نہین ہے شیخ سعدی نے کیا خوب کہا ہے ع تیر از کمان جو جست نہ آید بہ شست باز ❊ پس لازم است در ہمہ کارے تاملی لیجئے ہوشیار

ہو جیسے کہ آپ نے جو عبارت ملا قاضی نور اللہ شوستری سے لیکر تا لفظ جائز نیست
لکھی ہے اوسکی بہلی صریح یہ لکہدیا ہے کہ صاحب تحفہ قدس اللہ سرہ اسی باب دوازدہم
مین ایک مقام پر لکھتے ہین تو ضرور ہے کہ صاحب تحفہ نے وہ ہی عبارت اپنے
تحفہ مین لکھی ہے اور اگر یہہ ہی عبارت جو آپ نے لکھی ہے تحفہ مین نہ نکلی تو آپ
اپنے حق مین کیا فرمائینگے خیر آپ جو چاہین فرماوین اب مجہے تو لازم آگیا ہے کہ باب
دوازدہم تحفہ اثناعشری سے وہ عبارت نقل کرون سو لیجئے صفحہ ۴۶۲ تحفہ
اثناعشری مطبوعہ لکھنو مطبع نول کشور پر ملاحظہ فرمائیے یہہ الفاظ ہین مفہوم شیع
السنت کہ خلیفہ بلافصل بعد از حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم مرتضی علی ست
وسب ولعن مورد معتبر نیست میگفت کہ نام حضرات خلفاے ثلثہ رضی اللہ عنہم نیز
بزبان شیعہ جاری شود واگر جاہلان شیعہ شکم بوجوب لعن کردند سخن ایشان معتبر
نیست وانچہ جنبت وفحش دربارہ حضرت ام المومنین عائشہ رضی صدیقہ نسبت
بشیعہ میکنند حاشا ثم حاشا واقع باشد چہ نسبت فحش بکافہ آومیان
حرام ست چہ جای حرم حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اما چون حضرت عائشہ
مخالفت امر وقران فی بیوتکن نمودہ بہ بصرہ آمد وبہ حرب حضرت
امیر اقدام نمودہ بحکم حدیث حربک حربی وسلمک سلمی کہ فریقین
در مناقب امیر روایت کردہ اند حرب حضرت امیر با حرب حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم یقینا مقبول نیست بنابراین مورد طعن شدہ وبعد ازان بتفصیل بعین
کلام گفتہ ست کہ این ضعیف حدیثی وکتاب حدیث از کتب بلیغہ دیدہ باین
مضمون کہ عائشہ در خدمت امیر از حرب توبہ کردہ ہر چند قصہ حرب متواتر ست
وحکایت توبہ جزو احد اما بنا برین طعن کردن در حق وی جایز نیست انتہی کلامہ
بلفظہ اب بہلی تو آپ خود شرم کرین کہ آپ نے جو عبارت تحفہ مین تہی بجنسہ

کیون نقل نہین کی شاہ صاحب نے البتہ بعد از حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ
کب لکہا تہا جو آپ نے غلط لکہدیا ولعن وسب کو کیون مقدم وموخر کیا و دارا
کو درمادہ کس غرض سے بدل ڈالا ام المومنین کے پہلے حضرت کا لفظ کیون حذف
کیا اور بعد نام عائشہ کے رض وصدیقہ کو کیون اوڑا دیا واما جون کے لفظ سے
مورد طعن شدہ کے لفظ تک کے فقرات کس لیئے نقل نہین کئے ظاہرا اسلیئے کہ
رضیہ کی لفظ دیکہکر شیعہ خیال کرین کہ قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کی عبارت
نہوگی اور صدیقہ کی لفظ سے وہ بہڑک نہ جائین خیر عبارت کی نقل کرنیسے آپکی
دیانت تو صریح کہل گئی مگر اب شاہ صاحب کے بچانے دکہلانی باقی ہے سو وہ
بہی ظاہر ہوئی جاتی ہے اوس قلعی کہلنے کے پہلے مین عرض کردیتا ہون کہ جو عبارت
شاہ صاحب نے قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمتہ سے منسوب کی تہی بے اس کے
کہ جناب غفران مآب طاب ثراہ مجالس المومنین مین تلاش فرماتے بادی النظر
مین تلبیس معلوم ہوتی ہے اسلیئے کہ قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ سے تو کیا کسی
عالم شیعہ سے بہی کسی شیعہ کو ایسی امید نہین ہوسکتی ہے کہ وہ خلفاء ثلاثہ کو
حضرات کے ساتہہ یاد کرے اور رضی اللہ عنہم بہی لکہے اور حضرت عائشہ کے نام
کے ساتہہ صدیقہ وحضرت لکہنے کا عادی ہو اور رضی اللہ عنہا بہی کہے یہہ وجہ ہے
کہ جناب غفران مآب نے تحفہ مین جو نقل عبارت دیکہی تو فوراً سمجہہ لیا کہ تلبیس اور
تدلیس شاہ صاحب نے کی ہے سوا اس کے چونکہ شاہ صاحب نے پتہ نہین لکہا
تہا کہ مجالس المومنین سے ذخیم کتاب مین عبارت مذکور کہان ہے اور نہ مجالس
المومنین سے عبارت کے مقابلہ کرنیکی حاجت تہی اسلیئے کہ مجالس المومنین ایک
ایسی کتاب ہے جو رتبہ مین تاریخ سے بڑہ کر کوئی وقعت نہین رکہتی اور ممکن ہے
کہ ایسی کتاب کی اپنے کتب خانہ مین جناب مجتہد علیہ الرحمتہ کو ضرورت بہی نہ تہی

مگر آپ تو فرمائے کہ با این ہمہ کہ آپ کتاب مجالس المومنین کو نادر الوجود نہین سمجھتے
تو آپ نے پہلے کتاب کو کیون نہ دیکھہ لیا خیر آپ کو تو اعتراض جہانے اور جاہلون
کی تلقین سے غرض ہتی آپ کیون حقیقت حال لکھتے مگر اب آپ کے حکم کی تعمیل
کی گئی اور ساری کتاب مجالس المومنین پڑھی گئی تو جو اُس مین لکھا ملا سب حاضر ہے
اب آپ آنکھین پہاڑ پہاڑ کے خوب دیکھئے اور جہان تک عقل اور ذہن رسائی
کرے خوب تحریر شاہ صاحب اور خود اپنے تسوید سے مقابلہ کیجئے اور دیکھہ لیجئے
کہ آپ نے اور شاہ صاحب نے کیا لکھا تھا اور اگر انصاف کا خون روا ہو تو جو
جناب غفران مآب کے نسبت آپ نے فرمایا اوسکی تلافی فرمائی چونکہ ہم گالی
گفتہ کی عادی نہین ہین اور تہذیب کے پابند ہین اسلئے ہم ہرگز ہرگز کچھہ نہین لکھتے
مگر اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتے ہین کہ جو ہم نے یہہ لکھا ہے ایک شیعہ دوسرے
شیعہ سے اسکی امید نہین کرسکتا کہ خلفاء ثلاثہ کے نامون کے ساتھہ حضرت
کا لفظ لکھے وخلاف اوس کے ہم شیعہ ہوکر اسکے مرتکب ہوتے ہین تو اوسکی وجہ
خاص ہے اور ہم نے اپنے لئے جائز کرلیا ہے اوسکی وجہ کسی اور موقع پر آپ کو
ظاہر ہو جائیگی مگر وہ شیعہ جو پہلے گذرے ایسی مسامحت کے عادی نہ تھے اب
لیجئے پہلے مجالس المومنین کی فہرست سن جائیے اور تب پوری عبارت ملاحظہ فرمائیے
مجلس اول مین مذکور بعض اماکن لطیفہ اور مواطن شریفہ ہے مجلس دویم مین
حال اون چند طایفہ کا ہے کہ جو تشیع مین مشہور ہین مجالس سیوم مین اکابر شیعہ
کا تذکرہ ہے مجلس چہارم مین بزرگان دین کا نام ومختصر حال ہے مجلس پنجم مین
منجملہ متکلمین شیعہ جو نامی گرامی ہین اونکا نشان ہے مجلس ششم مین بعض اہل
تصوف کا نام ہے مجلس ہفتم مین حکما و مشاہیر اسلام کا ذکر ہے مجلس ہشتم مین
شاہان اسلام ومجلس نہم مین امراء وسپہدار اور مجلس دہم مین وزراے

نامدار او رمجلس یازدہم مین شعرای عرب ومجلس دوازدہم مین شعراے عجم کا مذکور ہے اور قاضی نوراللہ شوستری علیہ الرحمتہ نے اونہین بزرگون کا مذکور کیا ہے جنکو اپنے نفس قدسی کے بموجب شیعہ اور محب اہلبیت قیاس فرمایا ہے خواہ دراصل وہ شیعہ تھے یا نہین یا کسی اور نے اونکو شیعہ بنایا اونکے اقوال نے حضرت علیہ الرحمتہ کو شیعہ باور کرایا تھا مجلس سیویم مجالس المومنین کی حقیقت تو کھل گئی اب مین اما انکہ تکفیر ابوبکر وعمر الخ کے صورت بیان کو بھی عرض کردنگا لہذا پہلے جو کچھ صاحب تحفہ نے لکھا ہے اوسکو حرف بحرف ذہن نشین فرمائیے وہ یہہ ہے قاضی نوراللہ شوستری در مجالس المومنین آوردہ کہ نسبت تکفیر بجناب حضرت شیخین رضی کہ اہل سنت وجماعت نمودہ اند تہمتے ست بے اصل کہ در کتب اصول ایشان از آن اثری نیست و مذہب ایشان ہمین ست کہ مخالفان علی فاسق اند ومحاربان او کافر چنانچہ شیخ نصیرالدین طوسی در تجرید آوردہ مخالفوہ فسقہ ومحاربوکفرہ بمقتضاے حدیث حَرْبُكَ حَرْبِيْ وَسِلْمُكَ سِلْمِيْ ۔ جنگ تو جنگ ست وصلح تو صلح من ست کہ واقع است وظاہر است کہ حضرات شیخین با امیرالمومنین علیہ السلام حرب بہ نمودہ اند بلکہ بے زحمت تکفل وتکلیف استعمال سیف نضال باکثرت خیل ورجال حق اورا ابطال نمودند وغصب خلافت رسول متعال ازو نمودند انتہی کلامہ بلفظہ صفحہ ۶۱۷ تحفہ اثناے عشری مطبوعۂ نول کشور (لکھنو) اور جب یہہ عبارت محفوظ بہ ذہن ہوئی تو نادان سے نادان بھی باور کریگا کہ لفظ بہ لفظ عبارت ملا نوراللہ شوستری کی صاحب تحفہ نے لکھی ہے اور کمال تصدیق کے لیئے بلفظہ بھی لکھدیا ہے اور جب توثیق پر بھی اطمینان ہوا تو پہلے بادی النظر مین جانچنا چاہیئے کہ آیا بجناب حضرات شیخین کا قلم قاضی صاحب سے نکلنا باور ہوسکتا ہے

ظاہر ہے کہ نہین کجا شدت عداوت اور کہان یہہ الفاظ محبت اور جناب الٰہی
تو بجاے شیخین جو صاحب تحفہ نے لکہا تہا ابوبکر و عمر تحریر کر دیا ہے اسکو بھی یاد
رکھیگا اگر کچھہ بہی حمیّت اور سچائی ہے تو مجالس المومنین مین یا تو حرف بحرف
عبارت مرقومہ صاحب تحفہ ڈہونڈہ دیجئے اور نہ ملے تو فارغخطی عدم تقدس
صاحب تحفہ اور خود اپنے داخل کیجئے مین کہتا ہون کہ ہرگز ہرگز اس الفاظ سے
عبارت مذکورہ بالا مجالس المومنین مین نہین ہے اگر آپنے کسی مصلحت سے
سچائی سے درگذرنا جائز رکھا ہے تو وہ امر آخر ہے اور ثواب و عبادت کی
راہ اختیار کی ہے تو آپ کو یاد نرہا ؎ معصیت گرد عبادت وقت استیلای
نفس ٭ راہ زن چون وارشد ہمیان پر زر اژدہاست ٭ خیر اب ہم سے
سنئے کہ مجلس سیوم جو صفحہ ۶۴ کتاب مجالس المومنین مطبوعہ طہران پر شروع
ہوئی ہے اوسکے مقدمہ ثالثہ مین صفحہ ۷۰ پر قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ
نے لکہا ہے کہ (۱) مقصود از ایراد این مقدمہ دفع توہمی است کہ در اوہام
عامہ عامیہ استقرار یافتہ کہ شیعہ امامیہ تکفیر جمیع صحابہ یا اکثر صحابہ مینمایند و
این معنی را مستبعد شمردہ عوام مذہب خود را بہ تقریر آن از مذہب حق متنفر
نمودہ از راہ بردہ اند و چگونہ چنین باشد و حال آنکہ افضل المحققین خواجہ نصیر الدین
محمد طوسی طیب اللہ مشہدہ در کتاب تجرید فرمودہ محاربو علی کفرۃ و مخالفوہ
فسقۃ و ظاہر است کہ اکثر صحابہ با آن حضرت محاربہ نکردہ اند بلکہ بکثرت خیل و حشم و مشت
استعمال سیف و قلم در مقام مخالفت در آمدہ با ستقلال غصب منصب عترت
رسول ستعال نمودہ اند اور اوسکی بعد اوسی مجالس مین صفحہ ۶۷ کی سطر ۱۲ مین
بذکر حضرت ابیطالبؑ کے قاضی رحمۃ اللہ علیہ نے نقل قول صاحب کتاب
فضایح الشیعہ کی کی ہے اور پہر جواب شیخ عبد الجلیل رازی کا یون نقل کیا ہے

۵۲ اما انچه گفته است که محمد بن حسن در موطا آورده که مومن میراث کافر بگیرد و کافر میراث مومن نگیرد جواب آنست که قول و دلیل صاحب موطا نزد شیعه برابر است و سخن او الزام خصم را نشاید و مذهب اهلبیت درین جمله این است که کافر میراث مومن نگیرد اما مومن میراث کافر گیرد آنجا کفر مانع است و چون انبیا ایمان آ مانع نشوانند بود اما دروغ که بر علی ابن الحسین و رساله بن زید نهاده لغایت ظاهر است و معروف مشهور آنست که در وقتیکه میراث ابوطالب را برادر لاد قسمت میکردند حضرت رسول گفت که تیغ و درع او بعلی دهند زیاده از قسمت همچنان کردند و چنان خبر دروغ بی فروغ نافذ ان حدیث را التفات نباشد اما انچه در باب مساعی ابوبکر و عمر در حدیث حضرت پیغمبر گفته کسی شیعه را در ان سخنی نیست سخن درین است که بعد از آن حضرت بعضی از افعال قبیحه از ایشان بوجود آمده که احباط کننده آن محاسن اعمال و مخالف عهد و بیعتی است که با رسول متعال کرده اند چنانکه در امر خلافت نص حضرت پیغمبر که در کتب فریقین مسطور است نمودند و حضرت فاطمه را آزرده ساختند و بواسطه این افعال ذمیمه و غیر ان مانند تخلف جیش اسامه مورد طعن و ذم شدند چه سلامت عاقبت بحسن خاتمه افعال و وفا کردن بعهد و بیعت رسول متعال است و هر کس را که سلامت سعادت عاقبت روزی نشود بواسطه نقض بیعت و مخالفت حکم رسول مستوجب عقوبت می شود چنانچه آیه کریمه فَمَنْ نَكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ عَلَىٰ نَفْسِهِ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِمَا عَاهَدَ عَلَيْهُ اللَّهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا بر آن شاهد است و آنکه نسبت تکفیر ابوبکر و عمر به شیعه نموده سخنی است ۵۳ بی اصل که در کتب اصول ایشان اثری از آن نیست و مذهب ایشان هم این است که مخالفان یا فاسق اند و محاربان او کافر که یا علی حربك حربي وسلمك سلمي

وظاہر ست کہ ابوبکر وعمر با علی حرب نہ نمودہ اند بلکہ بی زحمت قتال و تکلیف استعمال
نصال بکثرت خیل ورجال حق او را ابطال نمودند وغصب خلافت رسول متعال
از و نمودند ٭ ــ جو عبارت کتاب مجالس المومنین سے زیر ہندسہ ا و ۲ و ۳
لکہی ہے اوسکو بہی کوئی بغیر فہم پڑہکر ہوشیاری صاحب تحفہ کی سمجہہ لیگا کہ قول
ملا عبد الجلیل کو جو ہندسہ ۲ کے نیچے ہین نے نقل کیا ہے اوسکو پہلے کرکے قول
ملا نور اللہ شوستری کو جن مین اون حضرت نے محقق طوسی طیب اللہ شہدہ
کا قول لکہا تہا اور جسکے بیننے ہندسہ (۱) کے نیچے لکہا ہے شاہ صاحب نے موخر
کردی اور درمیان ہندسہ ا و ۲) کے عبارت کی جو اور عبارت تہی اوسکو
ترک کردی اور اسطرح جوڑ ملا دیا کہ عبارت مسلسل قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ
کی ثابت ہو یہہ بہی درمیان دونون عبارت کے نہین لکہا کہ ٭ بعد از ان متصل
ہمین کلام گفتہ است ــ
جیسا عبارت مفہوم تشنیع التست الخ اور این ضعیف حدیثی الخ کی بیچ مین لکہکر
فی الجملہ دامن بچایا تہا اور اوسپر طرہ یہہ کیا کہ جس عبارت شیخ عبد الجلیل سے
تعلی کہلتی تہی اوسکو تو اپنے تقدس پر نثار کردی اور اسپر یہی کلامہ بلفظہ کی
مہر کی اور شوخی یہہ کی کہ جناب شیخین رضی اللہ عنہما کو اس کاری گری سے بچایا
کیا کہ لوگون کو دہوکہا ہو جاوے کہ العیاذ باللہ قاضی صاحب کے دلمین اس قدر
اغراز مشایخ کا تہا کہئی حضرت اب آپ راضی ہوئے کہ مجالس المومنین کی اصلی
عبارت مین ہمنے نظر ناظرین بائمکین کردی اور ثابت کردیا کہ شاہ صاحب نے
ضرور دوسرون کے مقولات کو تلے اوپر یا گنجیفہ کیطرح اتہر کرکے قاضی صاحب
علیہ الرحمۃ کا قول ظاہر کیا تہا اور یہہ بہی لگے ہاتہ فرما دیجئے کہ شیطان الطاق
سکے پیرو می کا کون مصداق ہے ــ

آیات بینات از الفاظ مگر افسوس ہے کہ ایسی عبارت صفحہ ۱۴ سطر ۲۲ تا الفاظ
از ایمان بیرون می شود صفحہ ۱۵ سطر ۱ —
آیت اُخریٰ بعد مطالعہ مضامین مجالس المومنین آپ کا افسوس مسرت سے بدل گیا
تھا لہذا ناظم کو یکسو فرمائی خوش ہوجئے کہ جیسا جناب صاحب ذوالفقار نے فرمایا تھا
کہ صاحب تحفہ نے مضامین مجالس المومنین میں تلبیس کی ہے سچ ہوگیا اور یہہ توسیع
ہے آپ کا کیا بہت سے اون لوگون کا جو جناب غفران مآب سے عداوت
رکھتے ہین کچھ لکھنے کو دل چاہتا ہے اور آپ نے کب لکھنے مین کوتاہی کی ہے جو آپ
اپنی تہذیب کی لیتے ہین خیر آپ اپنے شیخی پر اپنے کو جو کہنا ہو کہیے یا صاحب
تحفہ کے نذر فرمایئے مگر جو ہمسے خطاب اور دریافت ہے تو ہم ادب سے عرض
کرتے ہین کہ جناب ہان آپ کے سمجھہ کی غلطی ہے نہین تو بہ آپ کی سمجھہ کی کیون
غلطی ہونے لگی جب آپنے جان بوجھہ کے ضعفای شیعہ کو یہہ باور کرانا چاہا ہے
کہ قاضی نور اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ سب و لعن اونکی مذہب مین معتبر نہین
ہے لیکن زبردستی جناب غفران مآب نے لکھا ہے کہ تبرا و بیزاری اعدای دین
پر واجب ہے اور جو تبرا و بیزاری کو گناہ جانکر عمل مین نہ لاوے تو گنہگار ہے
اسپر جناب والا نے جو خیال کیا تھا وہ برباد ہوگیا خاطر مبارک کو جمع فرمائی کہ
قاضی صاحب نے مجالس المومنین کے صفحہ ۲۰۸ پر صریح تحریر فرمایا ہے اَللّٰهُمَّ
خُصَّ اَوَّلَ ظَالِمٍ بِاللَّعْنِ مِنِّي وَابْدَا بِهِ اَوَّلًا ثُمَّ الثَّانِي
ثُمَّ الثَّالِثَ ثُمَّ الرَّابِعَ اَللّٰهُمَّ الْعَنْ يَزِيدَ خَامِسًا سوا اسکے
صاف صاف نام بنام اگر آپ کو درکار ہے کہ قاضی رحمۃ اللہ نے اظہار بیزاری
کا فرمایا ہو تو اون کی کتاب مجالس المومنین ہی حاضر ہے ورقا ورقا دیکھہ جاے
تو کھل جائیگا مگر یہہ کہنا کہ حضرت قاضی نے مجالس المومنین مین فرمایا ہے کہ سب

ولعن مذہب شیعہ مین جایز نہین ہے تو یہہ یا تو آپ سے صاحب دیانت کا کام ہے
یا صاحب تحفہ کی جرات کو سزاوار ہے ہرگز ہرگز قاضی صاحب نے ایسا نہین فرمایا
ہے مگر ہان حقیقت حال اور صورت مقال یہہ ہے کہ صفحہ ۴۴ مجالس المومنین مین
جہان حال مقام رستمدار کا جناب قاضی صاحب نے تحریر فرمایا ہے وہان رستمدار
کی صاحبان ایمان کے ذکر مین مولانا محمد فخر الدین رستمداری کی بابت یہہ رقم فرمایا
ہے کہ جب عبد اللہ خان اوزبک نے مشہد مقدس مدفن غریب الغربا امام ثامن
ضامن علی ابن موسے رضا علیہم السلام کا محاصرہ کیا تو کسی نے فقہائے مشہد
مقدس سے اوس اوزبک کو لکھا تہا کہ کہین دلیل و برہان سے محاصرہ مشہد اور
وہان کے باشندونکا جس مین اکثر ذریتہ پیغمبرؐ مین حلال سمجہا ہے اور اون کے
غارت پر لشکریون نے دست درازی کی ہے امیر اوزبک مذکور اون علما سے
جو اوسکے رکاب مین حاضر تہے اور جنہون نے فتوی اباحت قتل و غارت اہل مشہد
کا دیا تہا فرمایا کہ جواب تحریر فقیہہ مشہد کا لکہین چنانچہ جو جواب علمای ماوراء النہر
کی بابت مجالس المومنین کے مجلس ششم مین صفحہ ۲۶۲ پر مرقوم ہے کہ در ماوراء النہر کہ
در زمان این فراغت مفتوح گردیدہ و از احکام مبتدعہ و رسوم مخترعہ آن قوم
بایشان رسیدہ اگر کافری گوید کہ محمد رسول خداست متعرض او نمیشوند اگر
مسلمانی گوید علی ولی خداست او را برفض منسوب می سازند و در بیغرض قتل و
سوختن می اندازند اور پہر چند سطر کے بعد لکہا ہے کہ اگر کسی در بلاد ایشان
بزنا و لواطہ کہ در ہیچ شریعتی حلال نبودہ مبادرت نماید متعرض نمیشوند و اگر
اقدام بہ نکاح متعہ نماید کہ خدا و رسول آنرا احلال کردہ و عمر خطاباً علی التہدید
حکم بحرمت آن نمودہ بواسطہ آنکہ فعل آن نزد ایشان علامت رفض است
تابعت خدا و رسول و اہلبیت است در کشتن او سعی مینمایند این سخنان

کہ علماء ماوراالنہر کیسی شدید و غلیظ ان شیعہ تہے کہ ماوراالنہر نے لکہا اوسمین سارے
فضایل خلفاے عالی شان کو جنکو خود بدولت طرح طرح کی خوش
بیانی سے رقم فرماتے ہین بلکہ وجہ قتل و غارت اہل مشہد کی بڑی شد و مد کے
ساتھہ یہہ بیان کی کہ وہ سب و لعن شیخین و ذی النورین کرتے ہین اور بجوبہ رسول
خدا کو بعض امور شنیعہ سے متہم کرتے ہین چنانچہ جب وہ جواب علماء مشہد کو ملا تو
ملا محمد رستمداری نے پہر اوزبک کو ایک نامہ لکہا اور اوس خط مین جہان بہت
کچہہ مضامین متین تہے یہہ بہی لکہا۔ شارح عقاید نسفی در انیکہ سب شیخین کفر باشد
اشکال کردہ و صاحب جامع الاصول شیعہ را از فرق اسلام شمردہ و صاحب مواقف
نیز بدین رفتہ و وجوہی کہ براے تکفیر شیعہ توہم کردہ اند رد کردہ و نزد امام محمد غزالی
سب شیخین کفر نیست و شیخ اشعری شیعہ بلکہ جمیع اہل قبلہ را کافر نمیداند پس انچہ
در تکفیر شیعہ فرمودہ اند نہ موافق سبیل مومنان است نہ مطابق حدیث و
قران و انچہ بشیعہ نسبت کہ در صد صحیفہ معلوم شد و سب و لعن در د
معتبر نیست میگنجد کہ نام خلفاے ثلث مطلقاً بر زبان شیعہ جاری نشود
و لعن بر ایشان واجب نیست اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کنند سخن
ایشان معتبر نیست چنانکہ جاہلان اہل سنت حکم بوجوب قتل شیعہ میکنند و
این حکم اصلا مقتضاے افکار سلف و انظار خلف نیست و اما انکہ فرمودہ اند
کہ ہر کس کہ استماع بعضی حکایت کند و منع نکند کافر است عقلاً و شرعاً دلیل برین نیست
و قال الشیخ ابن سینا من تعود ان یصدق من غیر دلیل فقد انسلخ عن الفطرۃ الانسانیۃ
و انچہ از خبث و فحش دربارہ عایشہ نسبت بشیعہ کردہ اند حاشا کہ ہرگز واقع باشد
چہ نسبت فحش بکافہ آدمیان حرام است چہ جای حرم حضرت پیغمبر اما چون عایشہ
مخالفت امر و فرمان و قرن فی بیوتکن نمودہ بہ بصرہ آمدہ بحرب حضرت امیر

اقدام نمودہ و بحکم حدیث حربک حربی کہ فریقین در مناقب حضرت امیر روایت نمودہ اند حرب حضرت امیر حرب پیغمبر ہست و محارب پیغمبر یقیناً مقبول نیست بنا بر این مورد طعن شدہ و این ضعیف در کتاب حدیثی از کتب شیعہ دیدہ کہ عائشہ در خدمت حضرت امیر از حرب توبہ کردہ ہر چند قصہ حرب متواتر ہست و حکایت توبہ خبر واحد اما بر تقدیر وقوع بعد از حرب اہل بصرہ و قتل جمل کثیر از نفس غیبانک گفتہ اند از صحابہ و غیر ہم اگر آن توبہ مقبول باشد لعن او از برای خروج ثابت نباید کرد و اللہ اعلم بحقایق الامور و ہو یحکم بالحق یوم تنقیح فی الصور بایں ہمہ اگر آپکا اصرار ہو کہ نہیں ضرور مجالس المومنین میں حضرت قاضی صاحب نے لکھا ہے تو آپکو قسم ہے اظلاط ثلاثہ کی کہ اب مجالس المومنین میں یہہ قول قاضی صاحب کا ڈہونڈہ دیں کہ مفہوم تبیع السنت کہ خلیفہ بلافصل بعد از حضرت مرتضی علی است و سب و لعن در و معتبر نیست اور اگر آپ کے تلاش سے بہی یہی سلے تو اقرار فرمائیں کہ شاہ صاحب نے اور آپ نے ناحق کو قاضی صاحب نور اللہ مرقدہ کو الزام دیا اور جناب غفرانمآب کا اونکو مخالف ٹہرانا بجا ہے اور صاف صاف قبول کیجئے کہ مجالس المومنین میں ملا محمد کا قول قاضی صاحب نے اسطرح لکہا ہے کہ یا انچہ مفہوم تبیع السنت کہ در صدر صحیفہ معلوم شد و سب و لعن در و معتبر نیست اور یہہ وہ سب لکہہ ہی جو صدر صحیفہ میں مرقوم تہا اوسی تحریر فرمائی اور لگی ہاتہہ اوسی کی سن لیجئے جو قسمت کا لکہا ہے حضرت پیغمبر در مرض الموت فرمود ایتونی بقرطاس اکتب لکم شیئاً لا تضلوا بعدی و عمر بران راضی نشدہ و گفت ان الرجل لیہجر و عندنا کتاب اللہ حسبنا پس صحابہ اختلاف کردند تا آواز بسیار شد و حضرت پیغمبر ازین معنی آزردہ شدہ فرمود کہ برخیزند کہ پیش من نزاع روا نیست و این حدیث در اوایل صحیح بخاری

و در اکثر کتب اہل سنّت بعبارت مختلفہ مذکور ست و مخالفت دویم آن بود
کہ بعد از قبضہ فرمودہ حضرت پیغمبر جمعی را مقرر ساختہ کہ ہمراہ اسامہ بسفری روند
و بعضی از آن جمع تخلف نمودند و بعرض حضرت رسیدہ آنحضرت ملتزر را مبالغہ
فرمودند جَهِّزُوْا جَيْشَ اُسَامَةَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ تَخَلَّفَ عَنْهُ
وَمَعَ هٰذَا وَاللّٰهُ يُحِقُّ الْحَقَّ وَهُوَ الْهَادِيْ و چون آن بعض متابعت
نکردند پس گوئیم امری کہ حضرت پیغمبر در باب نوشتن وصیت فرمودند بمقتضای
آیہ کریمہ وحی ست و منعی کہ عمر کردہ منع و رد وحی ست و رد وحی کفر ست عَلٰی
مَا عُرِفْتُمْ بِهٖ وَعَلٰى مَا دَلَّ عَلَيْهِ قولہ تعالیٰ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ
بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ و کافر
قابل خلافت حضرت پیغمبر نیست و ہرگاہ کفر و سلب قابلیت از و ثابت
شود بنابر دلیل شما لازم ست کہ ابوبکر و عثمان نیز خلیفہ نباشند اور جب یہہ
ماننا پڑا کہ ملا محمد نے صریح لکھا ہے کہ آنچہ مفہوم تشیع النست کہ در صدر صحیفہ معلوم
شد تو کفر حضرات خلافت مآب دست بگریبان ہو جائیگا اور رہا جب کفر ثابت
ہے وہی متعہ ملامت کا ہے اور ملا محمد نے جس راہ سے کہ شاہ عبد العزیز صاحب
نے تحفہ اثنا عشریہ میں اپنا نام بقول آپ صاحبون کے نہین لکھا اوسی قبیل سے
آیہ یحکم من لم یحکم الی آخرہ پر تکیہ کر کے لکھدیا کہ سب و لعن در و معتبر نیست اسلئے
کہ شیعہ و سنی کفار کے ساتھہ یکسان مسلوک ہوتے ہین تخصیص مذہب شیعہ
ہے کیا ہے اب فرمائیے کہ جناب غفران مآب کا یہہ فرمانا کہ عبارت ایشان آنچہ
فقیر گفتہ مخالفت ندارد کتنا صحیح ہے اور کیونکر آپ معترض ہو سکتے ہین رہا یہہ
کہ جناب غفران مآب نے جو یہہ فرمایا ہے کہ اما تبرا و بیزاری از اعدای دین
واجب ملا محمد کی اس تحریر سے کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کردند

سخن ایشان معتبر نیست" آپ کی نظر مین مختلف معلوم ہوتا ہو تو نتیجہ اوسکا یہہ ہوگا کہ آپ کے نزدیک اعدای دین سے محبت جایز ہے تو مبارک ہو اس راہ سے البتہ آپ قول جناب غفران مآب کو جایز نجانئے اور اعداے دین سی تبرا ری کو واجب نہ جانئے وبا این ہمہ بچاری ملا محمد نے جو دبستان مین ایک ظالم اور جابر کے دست تظلم سے بچنی کو اگر سب کچھہ لکھکر یہہ بھی لکھدیا کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کروند سخن ایشان معتبر نیست تو جمہور امامیہ کی گردنین اوسسے بہالنی نہین ہوسکتی اور اگر یہہ بھی فرض کر لیا جاوے کہ ملا محمد کا ایسا ہی عقیدہ تہا تو ہو جناب غفران مآب کا قول جو موافق جمہور علما کی ہے اور حدیث ائمہ علیہ السلام سے ماخوذ ہے کیونکر باطل ہوسکتا ہے ہر چند مین اچھی طرح یہہ ثابت کرچکا کہ اگر جاہلان شیعہ حکم بوجوب لعن کروند سخن ایشان معتبر نیست جناب قاضی صاحب علیہ الرحمہ کا قول نہین ہے لیکن کسی کو اس کہنے کی جرات ہو کہ ہر گاہ اونہوں نے اپنی کتاب مین لکہا اور رد نہین کیا تو اونہین کا قول ہو گیا تو مین اوپر عرض کرچکا کہ ملا محمد نے جسکو زمرہ کفار مین شمار کیا ہے اونکو شیعہ اور سنی دونون سزاوار لعنت اللہ علی الکافرین جانتے ہین اور وہ بہ تصریح الزام جنسے تبرا ری لازم ہے اونکو شمار کر چکے تھے تو خود اونکا قول آخر میکار رہتا اور اسلئے جناب قاضی نور اللہ شوستری اعلی اللہ مقامہ کو رد کرنیکی ضرورت نہ تھی با این ہمہ آپکو اصرار ہے ہو کہ جو کوئی کسی کے قول کو اپنی کتاب مین لکہے اور اوسکو رد نکرے تو اوسی کا قول ہو جاتا ہے تو آپ اپنی کتابون مین ایسے بہت مقولات پائینگے جو بلا رد موجود ہین چنانچہ مشتے نمونہ از خروارے صفحہ ۲۷۴ تحفہ اثنا عشری مین یہہ لکہا ہے "از حال عمر رض معلوم است و شیعہ خود روایت کردہ اند کہ در مقدمات دین بگفتہ زنے جاہل قایل می شد

پس اب یہ قول صاحب تحفہ کا ہو گیا اسواسطے کہ اس روایت شیعہ کو اونہون نے
اوسی مطلب مین شیعہ نے استدلال کیا ہے کہ حضرت عمر فقہ مین ایسے لابلد تھے
کہ بہ گفتہ زنے قایل ہی شد مستحکم ہوگئے اور جب ہم کہینگے کہ حضرت عمر کو فقہ مین دخل
نہ تہا تو آپ کچہہ نہ کہہ سکین گے تو خیر آپ کو اختیار ہے کہ قاضی نور اللہ شوستری کے
ذمہ اس الزام کو لگائے اور پہر دوسری اسی قبیل کی اس تحریر قاضی صاحب سے
اوسکو چلتے ہوئے رد کیجئے جو مجالس المومنین مین بذکر کربلا کاشی موجود ہے ع متبرک

لعنت الیشان نکوییم کہ در دستم از ین بہتر دعا نیست اور صفحہ ۳۴ و ۳۶ و ۳۶۲
مجالس المومنین مین بہی ملاحظہ فرمائین کہ قاضی صاحب نے کیا لکہا ہے۔
آیات بینات از لفظ مین قاضی صفحہ ۱۵ سطر ۲ تا لفظ ثبوت ہونا چاہئے صفحہ
۵ سطر ۱۵۔
آیت اخری مجہے یقین ہے کہ اپنے اس تحریر کا انفصال خود بخود آپکو ہو جائیگا
اور آپ خود ہی فرمائینگے خود غلط بود انچہ ما پنداشتیم اور مین صرف ناصر علی کا
شعر پڑہے جاونگا شعر حرمت آروشندلان در زشت رویان کم شود ٭ صفت
نتماند کسی در زنگبار آئینہ را ٭۔
آیات بینات از لفظ دیکہو حضرات امامیہ صفحہ ۵ سطر ۱۵ تا الفاظ مستبعد
نباشد صفحہ ۱۶ سطر ۲۰۔
آیت اخری مین ایسے بے محل مضمون پر نظر کرنا نہین چاہتا۔
آیات بینات از الفاظ اب مین پہر شروع کرتا ہون صفحہ ۱۶ سطر ۲۰ تا
الفاظ وسوسہ شیطانی سمجہتے ہین صفحہ ۱۷ سطر ۷۔
آیت اخری بہلا دعوی تحریر فضایل صحابہ مین جملہ معترضہ جھگڑہ حضرت عایشہ کا
لینی چہ اور ایسے فضول باتون سے صرف کتاب کا بڑہانا ہے یا جہگڑا کو اپنی ثانی

دکہانا مگر ہمارا کیا نقصان ہے آپ نے عبد اللہ ابن زبیر کی پیروی فرمائی اور
بقول ای حدیث اصحابی کالنجوم ہدایت پائی ہمکو معلوم ہی کہ عبد اللہ ابن زبیر حضرت عائشہ
کو دھوکھا دیکر لڑنے کو لیگیا تھا اور اپنی فضایل صحابہ کی تحریر کی پیروی مین یہہ مضمون
نکالا تو بجنسہ ہم اوپر لکھہ آئے ہین اور مجالس المومنین مین لکھا ہوا ہے اوسکی نقل کر دی
اب اوسکو بار بار پڑھئے اور خوش ہوجئے کہ جیسا جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ نے
لکھا تھا سچ ہوگیا اور جناب شاہ صاحب کی خدمت مین اب جو آپ مناسب
فرمائین کہ وہ پیر آپ مرید ہین چاہی اونکی تحریر کو ہدایت جانئین یا تلبیس ابلیس کی مثال دین ہمیچ
ہمی نہین کہتے شعر گفتی حدیث توبہ تو دانی زمن مپرس یکزبر آنکہ درین سخن اندر دہان من
آیات بینات از الفاظ اور جو کچھہ بہ نسبت صفحہ ۷ اسطر ۲ تا الفاظ جا
حیا بہم عن ذلک صفحہ ۷ اسطر ۲۰ —
آیت آخری یہہ جسنے کہا ہے بالکل سچ کہا ہے کہ جیسا جس شخص کا نفس ہوتا ہے
ویسا ہی وہ دوسرونکا قیاس کرتا ہے اور یہہ حضرت کا سخن تکیہ ہے ہوگیا ہے
کہ جناب غفران مآب نے تدلیس کی مگر چونکہ اب آپ کی تحریر کا حال کھل گیا ہے
لہذا کوئی بھی دھوکھا نہ کہائیگا اور جسنے تدلیس اور تلبیس کی ہے اوسکو اچھی طرح
پہچان لیگا مگر جو ہم نے سُنا تھا کہ کسی نے چور کے پکڑنے کے لئے ایک مجمع مین کہا
کہ چور کی داڑہی مین تنکا تو جو درحقیقت چور تہا اوسنے اپنی داڑھی جہاڑی اوس کا
تماشا بھی آنکھون دیکھا کیا خوب جناب غفران مآب تو یہہ کہین کہ در مذہب اسلام
روایات متضمن جسم بودن خدا و مکانی بودن او تعالی شانہ مروی شدہ و جناب
مذہب اسلام کی جگہہ ٹہرالین کہ مذہب اسلام سے مراد جناب غفران مآب کی
سنے ہین ای حضرت فرقہ مرجیہ بھی اہل اسلام مین شمار ہین اور اونمین گروہ
تشبیہہ ہے جو اعتقاد رکھتے ہین کہ خدا تعالے نے حضرت آدم کو اپنے صورت

پر بنایا ہے اور بہی مسلمانون مین فرقہ جہمیہ بھی ہے اور راویون سے گروہ زنادقیہ ہے جو اسکا معتقد ہے کہ حق تعالے دنیا مین دکہائی دیگا اگر آپ نے اعتقادات فرقہ ہائے مرقومہ بالا نہ دیکہے ہون تو ایک بہت ذرا سا رسالہ معرفتہ المذاہب مصنفہ محمد طاہر غزالی عرف نظام مدرس مدرسہ جلالی مطبوعہ انڈیا ان سن کلکتہ ۱۲۶۲ھ ہجری دیکھ ڈالئے اور پھر اپنے شاہ صاحب کے تحفہ اثنا عشری کا کید ہشتاد و نہم بہی ملاحظہ فرمائی کہ حق تعالے کی رویت کے شاہ صاحب قایل ہین چاہو وہ اور آپ کچہ بہی کہین کہ رویت او تعالے بدیہی الاستحالیہ ہے اور ورق کے ورق رنگ ڈالین اور چاہو جیسی آنکہین رویت خدا کے لئے بنا ئین مگر جب حق تعالے کے جسم ہی نہو گا چاہو وہ کیسا ہی ہو نظر کیا آویگا اسکے سوا اور بہی صاف وصریح مضر وکہمش واحمد الجہیمی۔

نے جو روایات صحیح بخاری اور دیگر صحاح کے ہین اونسے علامہ شہرستانی نے کتاب ملل ونحل مطبوعہ لندن کے صفحہ ۲۷۶ پر ملاحظہ فرمائی نقل مضر وکہمش واحمد الجہیمی وغیرهم من اهل السنة قالو معبودهم صورة ذات اعضاء و ابعاض مثل مضر وکہمش واحمد الجہیمی وغیرہ اہل سنت قایل ہین کہ معبود اونکا صورت ہے صاحب اعضا و اجزا یہہ روایت تو تہی اہل سنت کی ہے اور یہان تو متابعۃ کا قول حضور کے پیران پیر دستگیر کے غنیۃ الطالبین مین بہی موجود ہے چہاپہ صفحہ ۳۷۲ غنیۃ الطالبین ترجمہ فاضل عبدالحکیم سیالکوٹی جو مطبع مرتضوی دہلی مین چہپی ہے ملاحظہ فرمائیے کہ وہ قایل ہین کہ اللہ تعالے جسم ہے اور بیشک جثہ اسکا اور نیز صورت انسان کے ہے گوشت وخون واعضا و عمر وزبان تو شاہ صاحب اور دیگر اہل سنت کو روایت ایسے اپنے خدا سے ملتین بنانے کی ضرورت کیا ہے سبحان اللہ کہو شیعہ پر آپ کبہی الزام جو رکہین گے

اور رہا یہ ہے وہ ثابت ہو یا نہ ثابت ہو نتیجہ ابھی نکالی دیتے ہین کہ اگلے شیعہ توبۂ حضرت
عایشہ کے قایل تھے اور پچھلے نہین اب آپ ملا محمد کے بیان ہی سے سمجھ جائین گے
کہ نہ اگلے شیعہ قایل توبہ تھے نہ پچھلے اسلئے کہ اونہون نے صاف لکھدیا ہے کہ ور کتاب
حدیثی از کتب شیعہ دیدہ کہ عایشہ در خدمت حضرت امیر توبہ کردہ ہر چند قصۂ حرب
متواتر ست وحکایت توبہ خبر واحد تو خبر واحد کا اوّل تو اعتبار نہین بشرطیکہ ہوئی
اور اگر ہو بھی تو آپ جیسا اپنی کتابون پر شبہہ کرتے ہین اور صاحب تحفہ نے
اپنے مکاید مین تصریح کی ہے کہ شیعون نے سُنی بنکر کتابین لکھی ہین یا شیعون
کی کتابون مین الحاق کیا ہے ہمکو کیون شبہہ سے باز رکھین گے کیا اندھیر ہے کہ اونکا
کھلا ہو دھوپ سے کھوپڑی چٹخی جاتی ہو مگر کوئی کہے کہ جی نہین آفتاب ہے کہان
یون ہی آپ جناب غفران مآب کو جھٹلایا جاتے ہین آپ ہی کی ہم مذہب توتی
تاریخون مین لکھ چکی ہین اور بار ہا ناظر چکے ہین کہ حضرت عایشہ نفس رسول اللہ
سے لڑین اور جب ہار کے محبوس ہوئین تو بصرہ سے ٹلتی ہے نہ ہتین تو جناب
امیر علیہ السلام نے اوس اختیار کے نفاذ سے جو جناب رسول خدا نے دی رکھا
تھا کہ میری حیات وممات مین جناب امیر مختار ہین کہ جسکو میری ازواج سے چاہین
طلاق دین تو ڈرین تو مدینہ کو تشریف لے گئین ہان اگر آپ کے اعتقاد مین توبہ
کی ہو تو اور بات ہے مگر کس کام کی **شعر** در دل ہوس گناہ بر لب توبہ ملا زین
توبہ ناصواب یارب توبہ ۂ بعد شہادت جناب امام حسن علیہ السلام حضرت
عایشہ ہی نے جنازہ حضرت امام حسن علیہ السلام پر تیر چلوائے تھے یا کسی
اور نے حضرت آپ کا کیا کہنا ہے جس کو آپ چاہتے ہین قبول کر لیتے ہین اور
جو مثل آفتاب کھلا ہوا ہوتا ہے اوسکو جھٹلا اڑا دیتے ہین چنانچہ آپ کے شاہ صاحب
اپنے کید شصت وپنجم مین لکھتے ہین انچہ در حق پیغمبر از مبالغات مشہور برالبتہ

دایرو سایر ہست و عند المحدثین صحیح اصل ندارد و مثل لولاک لما خلقت الافلاک
در حق امیر المومنین باشد آن را صحیح و قطعی دانند وجہ الکلاس حدیث قدسی کا شاہ
صاحب کو وہ دعوے ہو اجسکو ملا طغرا نے نہایت خوبی سے اسطرح رسالہ انوار الشمس
مین لکھا ہے زباب بدین شبہ مترنم گردیدہ کہ ترانہ لولاک لما خلقت الافلاک
از ساز ندہ کار باد رستان قوال شریعت صادر شدہ ہست اگر نغمہ اش پردہ راستی
میداشت و برقص خود افلاک از برائے آن زیب دایرہ حیات مے بود ہر گہ مقام
گزین خلوت عدم گردید بایست کہ در بزم وجود افلاک از رقص باز مانند و حالانکہ
باصول بقا میر قصند قانون بدین جواب زمزمہ کرد کہ بموجب سرود انا و علی
من نور واحد بعد از رحلت قوال شریعت ساقی کوثر در بزم وجود
بمنزلہ او بود طنبور قاصان افلاک گوشہ گیر عدم نشدند و چون مقامات دوازدہ
امام بحیثیت شیعہ ہدایت یکیست از بلند آوازگی امامت این دور تا ساقی کوثر
ہر یک بمنزلہ دیگرے نور بخش انجمن ہستی گشتند ازین ترنم ظاہر شد کہ بادہ پیمائے ہدایت
باقی یعنی صاحب الامر بمنزلہ آن نواز ندہ استان ہست وقتیکہ مقام گزین رحلت
شود یقین کہ بزم گیتی خلل پذیر خواہد گردید و بنا بر قول اذا السمآء انشقت
افلاک رقص پیشہ چون جلاجل دایرہ پارہ پارہ خواہند شد ۔ اور چونکہ ملا
طغرا کی توثیق قول کے لئے فخر رازی کا مقولہ در لوایح القرآن مین اسطرح موجود
تھا ان اھلبیتہ لیساؤنہ فی خمسۃ اشیاء یعنی بتحقیق کہ اہل بیت
رسول خدا مساوی و برابر رسول خدا اند در پنج چیز فی سلام یکے در سلام قال
السلام علیک ایھا النبی فرمود خداوند عالم کہ سلام بر تو باد اے
پیغمبر خدا و قال سلام علی ال یٰسین و فرمود خداوند عالم کہ سلام باد بر آل
یاسین و فی الصلوۃ علیہ فی التشہد مساوی فرمود خدا آل رسول را

یا رسول در فرستادن صلواۃ در تشہد نماز و فی الطہارۃ قال طٰہٰ و مساوی
فرمود آل رسول را با انحضرت در طہارت پس فرمود رسولخدا را طٰہٰ اے یا طاہر
وقال یطہرکم تطہیرا و فرمودہ دربارۂ اہلبیتؑ انحضرت کہ پاک
سیغرماید شما را پاک کردنی و مساوی فرمود اہل بیتؑ آنحضرت را با آنحضرت در حرام
بودن صدقہ۔ و در محبت پس فرمود فاتبعونی یحببکم یعنی متابعت من کنند
خدا دوست میدارد شمارا و دوست میدارد وقال قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ
فی القربیٰ و فرمود کہ بگو اے رسول خداؐ کہ من سوال اجرے بر رسالت نمی نمایم
مگر مودت را در اقربائے خود وقال علیہ السلام النجوم امان لاہل
السماء واہل بیتی امان لامتی یعنی ستارہائے امان اہل آسمان اند و اہل
بیتؑ من امان از برائے امت من باشند در روایتے ہست کہ امان اند برائے اہل
زمین فاذا ہلک اہلبیتی جاء لاہل الارض من الایات ما کانوا
یوعدون پس ہرگاہ اہل بیت من ہلاک شوند از برائے اہل زمین آیات وعید
بیاید و فی اخریٰ لاحمد و در روایتے دیگر از احمد ہست فاذا ذہب النجوم
ذہب اہل السماء واذا ذہب اہلبیتی ذہب اہل الارض ذکرہا
فی الصواعق محرقہ پس ہرگاہ ستارہا زایل شود اہل آسمان باقی نمانند و ہرگاہ
اہل بیت من بروند اہل زمین ہلاک شوند ذکر کردہ او را در صواعق محرقہ
ہرچند صاحب تحفہ نے اسمین بہی سعی نامشکور فرمائی ہے کہ اہل بیت مین صرف ازواج
جناب رسولخدا کو مخصوص کرین مگر آخر قبول کرتے ہی بن پڑا ہے کہ جناب رسول خداؐ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے جناب امیر و حسنینؑ علیہم السلام و جناب سیدہ
صلواۃ اللہ علیہا کو داخل اہل بیتؑ فرمایا یونہین آیہ مودت کے معنی گڑھے کہ مراد
رسولخدا کی محبت اہل بیتؑ کی خواہش ہے یہ نہ تہی کہ بمعاوضہ رسالت اپنے

اہل بیت کی محبت امت سے چاہیں حالانکہ یہہ صریح بناوٹ ہے جبکہ خود حق تعالےٰ نے ایسی درخواست کرنیکا اونکو صاف صاف حکم دیا۔ غرضکہ جناب شاہ صاحب نے جہان تک ہوسکا ہے ابتدا ہی سے دفع دخل و قلع و قمع کرنیکی فکر کی ہے باوجود باوجود حضرت صاحب الامر علیہ السلام کو اوڑا دیں مگر اونکے حصہ میں اسکے معنی ہیں جو آیا وہ آیا الا اونکی کسی نے حدیث قدسی لولاک لما خلقت الافلاک کے بابتہ نہ سُنی چنانچہ جو مولد شریف غلام امام شہید نے تحفہ اثنا عشری کی تالیف کی عرصہ کے بعد لکھی ہے اور جسکو اہل سُنت برابر پڑھا کرتے ہیں اوسکے ابتدا ہی میں موجود اور مرقوم ہے کہ،، اوس کے وجود باجود سراپا مقصود کو قبل وجود جمیع ممکنات کے خزانہ اختصاص کُنتُ کنزاً مخفیّاً سے خلعت خاص لولاک لما خلقت الافلاک کا پہنایا ہیں اختلاف کی بابت سوا اسکے اور کیا کہا جاسکتا ہے کہ غلام امام شہید نے شاہ صاحب کے قول کو مہمل اور بے اعتبار سمجھ لیا تھا بہرکیف قاضی نور اللہ شوستری علیہ الرحمۃ کا تبرا کرتا ہیں اور یہ لکھہ آیا ہوں مجھے میان مٹھو کی طرح تو نبی جی بھیجو کی رٹ لگانی آتی نہیں کہ بار بار ایک ہی بات کی تکرار کروں لیکن آپ کو تبرا سُننے کا شوق ہو تو چند صفحے اولٹ کے دیکھ لیجئے یا مجالس المومنین کو ورق ورق اولٹ کے اپنے آنکھونکو سینکئے اور دیکھیے کہ اوس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی بابت جو جناب غفران مآب نے لکھا ہے صحیح ہے اور تب آپ بہت خوشی سے کہینگے کہ ہاں جی ہاں وہ قاضی نور اللہ بھی ویسے ہی تھے جیسے جناب غفران مآب اور اپنے لکھنے پر آپ بہت نادم ہونگے

آیات بینات از الفاظ حقیقت ہیں مجتہد صاحب صفحہ ۷ سطر ۱۲ تا الفاظ ہمان پیش آمد صفحہ ۸ سطر ۴ ختم

آیت آخری اے جناب اب آپ اپنے حق میں اپنے ہی لکھے کو فرمائینگے

پہرے کھنے اور تکلیف دینے کی ضرورت ہی نہین ہے اور بجاے خود یاد رملیبارٓ
خود فرمائین گے شعر دل وارم کہ سامان نیست اورا۔ بدل وردے کہ درمان نیست
اورا۔ ماشاء اللہ منشی سبحان علی خان کی تحریر کے فقرات کا بے محل اور موقع نقل
کرنا ایسا ہی ہوا جیسا کہ منشی سبحان علی خان صاحب کی سنا جاتا ہے کہ کسی نے
پوچھا تہا کہ تمہارا کیا نام ہے تو اوسنے کہا کہ گلاب پہر سنکر خانصاحب نے
باوصف کمال تہذیب جو دل مین آیا اوسکو نہ روک سکے اور رکھدیا کہ یہ
فضل کا ہے اوسنے نہایت بیباکی سے جواب مین کہہ سنایا کہ اسی لئے تو کم تو ہے
واللہ اعلم کس بحث خاص مین اپنے علمار جناب منشی صاحب نے اپنا تالم ظاہر
کیا ہوگا جسکو آپنے بے موقع جناب غفران مآب پر چسپت کرنا چاہا ہے لیکن
آپ کے علما کی ایک نہین سو جواب ناصواب دکہلا سکتا ہون کہ جس مین
اونہون نے دوراندیشی نہین کی اور وہم سے ایک بات لکہدی اور اوسکی بیہ
یوت آپ کی دوسرے علما نے کی مگر ناحق کی بات زمین بہا حقر اپنی اوقات
ضایع نہ کرکے آپ ہی کی تحریر کا حوالہ دینے کو کافی سمجہتا ہے کہ آپنے بڑی طمطراق
سے کس کس اقوال کو جناب قاضی نوراللہ شوستری کے سرباندہکر حفظ ما تقدم
نہ کیا تہا یونہی کسی عالم گمنام شیعہ نے اگر حفظ ما تقدم نہ کیا ہو تو کیا ہوا
دوسرا فقرہ بے سروپا ہے نہ معلوم منشی صاحب نے آپکے علما موثقین
کے حق مین لکہا ہے یا کس کے اور ناقص اخبار سے کسکی رگ جان پر آفت
ڈالی ہے اور تیسرا فقرہ تو ایسا مہمل ہے کہ آپ ہی اوسکو سمجہے ہونگے ہمین چونکہ حاجت
نہین ہے کہ ہم وہ کتاب ڈہونڈہین اور نہ ہم کو پرواہ ہے کہ منشی سبحان علی خانصاحب
نے کیا لکہا تہا نہ جواب دینے کی ضرورت ہے۔

آیات بینات از الفاظ الحاصل جو کہ ہمنے لکہا صفحہ ۸ سطر ۱۴ تا الفاظ تا بکے یادداشت

تا ہے صفحہ ۱۹ اسطر ۲ —
آیت اُخریٰ خشم کنی بگناہ پرشکنی بے سبب ؛ افسوس کہ آپ نہ سمجھتے ہین اور نہ سمجھنے کا قصد کرتے ہین اور غیظ و غضب کے نتیجہ مین عبث اپنے کو ہنسا تے ہین مانا کہ آپ بڑے دقیقہ سنج نکتہ رس ہین مگر ظاہرا اس غصہ اور خفگی کی دو علت ہین یا تو وہ پرانی ہے جو اوستاد سے سیکھی اور جسنے سنی بنا دیا یا جناب غفران ماب نے بارھوین باب تحفہ اثنا عشری کا جواب لکھا اور شاہ صاحب کے اس دعوی کو کہ شیعون کی روایت سے ثابت کر دینگے کہ وہ صحابہ جنکو صحابیت کے فہرست سے شیعہ خارج کئے ہین لائق بیزاری ہین نہ چلنے دیا اور صرف غصہ حضرت کو سمجھنے پر قادر نہین ہونے دیتا تو ہماری عرض یہ ہے ع سینہ را پاک از کدورت کن کہ خوش میشود و اگر غم و غصہ مین سے صرف تضع و بناوٹ پر آرہی ہے تو وہ لا دوا ہے اگر آپ کو علم و فضل ہے تو آپ اس کے مصداق ہین ع ہر کرا در کف چراغی ہست بینائی کم است ؛ نہ تو آپ نے تجرید کو پڑہا نہ مجالس المومنین ہی کو دیکھا مگر غل ہے کہ مچا رہے ہین کہ جو قاضی نور اللہ شوستری نے نہین فرمایا اوسیکو آپ اونکا فرمودہ کہے چلے جاتے ہین اور کبھی تو آپ کہتے ہین کہ محقق طوسی نے فرمایا ہے کہ محاربوہ علی کفرہ و مخالفوہ فسقہ کبھی ارشاد کرتے ہین کہ محقق طوسی نے یون کہا ہے کہ مخالفوہ فسقہ و محاربوہ کفرہ اور بلا خیال اس کے کہ جناب شاہ صاحب نے جو دعوی کیا تھا اوسکی حد مین جناب جناب غفران مآب نے اپنے جواب کو محدود فرمایا تھا کہ کفر تو ایک طرف فساق بھی تو بیزاری سے محفوظ نہین رہ سکتے اور فاسق سے بھی قطع نظر کیجئے تو ایک ضرورت دین کا جو منکر ہو وہ بھی مورد ملام ہوتا ہے پہر سخن سازی سے کیا فایدہ بر تقدیر کا لفظ جو کلک جواہر سلک جناب غفران مآب سے نکلا وہ

لکھا ہوا ہے کہ اگر محقق طوسی نے غیر محارب حضرت علی کو کافر نہین لکھا تو بھی تو فاسق کو نجات لعنت سے نہین ہے یہ آپ کی خوش فکری ہے کہ آپ یہہ سمجھتے ہین کہ جناب غفران مآب نے یہہ خیال فرمایا ہوکہ شاہ صاحب معنی اوس فقرہ کے جسکو شاہ صاحب نے محقق طوسی کا لکھدیا تھا نہین سمجھی مگر چونکہ کوئی بڑی بات نتھی لہذا تحریر فرمادیا کہ اگر طوسی علیہ الرحمہ نے لکھا بھی ہو تو بھی آپ کا مطلب حاصل نہین ہے افسوس ہے کہ آپ نے ناحق الجھن اپنے لیئے پیدا کی اور چونکہ ہم نے صریحًا آپ کو نشان اور پتہ دیدی کہ جنکی نسبت آپ کو حسن ظن ہے کہ قاضی نور اللہ شوستری کافر نہ جانتے تھے اونسے کیا مسلوک فرمایا ہے اور اسپر بھی اگر آپ سیدھی عبارت کو پہیلی سمجھتے ہین اور مطلب فہم اقدس مین نہین آتا تو مجبوری ہے اور آپ کی سمجھہ مین نہ آنی سے عبارت جناب غفران مآب بے معنی نہین ہوسکتے اسلیئے کہ آپ ہی غور فرمائین کہ اگر ایک اندہا اپنی صورت آئینہ مین نہ دیکھہ سکے تو آئینہ کو دُھندلا نہین کہہ سکتا۔

آیات بینات از الفاظ اب ہم اس سے بحث کرتے ہین صفحہ ۱۹ سطر ۲ تا الفاظ فہمی حضرت تک صفحہ مذکور سطر ۲۵ —

آیت آخری جبکہ خود سرکار کا اقرار ہے کہ لفظ فاسق کبہی معنی مرتد اور کافر کے لیئے استعمال کیا جاتا ہے تو یہہ خامہ فرسائی اور طوالت بے سود کتاب کے حجم بڑہانے کے لیئے کی گئی ہے مگر جو اقرار کفر کی پہر توجیہ فرمائی ہے کہ قرینہ اور سیاق عبارت کا ہونا ضرور ہے سو وہ کلام محقق طوسی مین مفقود تو یہہ بھی حضور ہی کا کام ہے کہ ساری عبارت محق طوسی کی تو نہ لکھا اور اتنا لکھکر کہ محق طوسی نے بقول ملا نور اللہ شوستری کی یہہ لکھا ہے کہ مخالفوہ فسقہ و محاربوہ کفرہ پہر دعوی کرنا کہ سیاق عبارت سے جو ہم کہتے ہین وہ ہی پیدا ہے اگر یون ہی محبت ہے تو بہتر ہے آج یہہ لکئی کلمہ قرآن مجید سے لا تقربوا الصلوۃ پڑھکر

نماز پڑھنا ترک کرادیجیے اور فرمائی جاے کہ سیاق عبارت سے تو صریح ممانعت ہے
نماز کے نزدیک نہ جاؤ اور جو کوئی کلمہ سیکھے اوسکو بھی فرما کر کہ لا کے معنی نہین کے کھلے
ہوے ہین اور تقرب کے معنی قریب جانیکے اور صلواۃ تو نماز کو کہتے ہین پس اسکو
سمجھنا اور سمجھانا کیا ہے جناب یہہ ساری آپ کی بناوٹ ہے کہ محقق علیہ الرحمتہ نے
دو فریق قایم کئے ایک وہ جنہون نے حضرت علی سے مخالفت کی اور دوسرے
وہ جنہون نے اونسے لڑائی کی اور دونو کے لنسبت دو حکم قایم کئے مخالف کو فاسق
قرار دیا اور محارب کو کافر تو اس سے فائدہ ہے کیا نکلا کیا جناب محقق طوسی نے
یہہ بھی لکھدیا کہ فاسق سزاوار لعنت ہے اور کافر مستحق لعنت نہین ہے اسواسطے
کہ ما بہ النزاع تو یہی امر باب ۱۲ تحفہ اثنا عشری مین تھا یہہ آپ کی فہم عالی کا قصور
ہے کہ جو جناب غفران مآب پر نا سمجھی سے معترض ہین اگر اپنے دعوی کو ثابت کرنا
مد نظر تھا تو محقق طوسی علیہ الرحمتہ کی کتاب سے یہہ نقل فرمائی کہ اوس جناب نے
یہہ بھی فرمایا ہے کہ محارب حضرت علی پر صرف لعنت کرنا چاہیے اور مخالفت
حضرت علی پر لعنت نکرنا چاہیے مگر آپ کی خاطر سے مجھے اسقدر کہنا لابد ہو گیا کہ جناب
غفران مآب نے بحکم کلام الملوک ملوک الکلام جیسا حق تعالے نے شیطان الرجیم
کے بارہ مین ایک ہی جرم کی پاداش مین کافر اور فاسق کہا اور محاربو علی کفرہ
و مخالفوہ فسقہ کی بابت جو محقق طوسی نے لکھا تھا مراد لی ہے چنانچہ حق سبحانہ تعالے
سورہ بقر پارہ اول کے چوتھے رکوع مین فرماتا ہے وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ
اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَ
كَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ یعنی ہرگاہ کہا ہم نے فرشتون سے کہ سجدہ کرو آدم
کو پس سجدہ کیا ملایکہ نے مگر عزرائیل نے انکار کیا و غرور کیا اور وہ ہوا کافرون
سے اور پھر اوسی شیطان کی بابت فرمایا حق تعالے نے سورہ کہف سیپارہ

پندرہ رکوع ۹ این وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِیْسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ اَمْرِ رَبِّهٖ اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّیَّتَهٗٓ اَوْلِیَآءَ مِنْ دُوْنِیْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِیْنَ بَدَلًا ۔ معنی و یاد کرو کہ جسوقت کہا ہم نے واسطے ملایکہ کے کہ سجدہ کرو تم واسطے آدم کے پس سجدہ کیا اونھون نے مگر ابلیس نے جو تھا قوم جن سے پس انکار کیا حکم رب اپنے سے پس لیتے ہو تم ابلیس کو اور ذریت اوسکی کو دوست سوای میرے حالانکہ وہ واسطے تمھارے دشمن ہے اب غور فرمائے کہ ایک جگہ شیطان کے سجدہ نکرنے سے شیطان کو حق تعالے نے کافر کہا اور دوسری جگہ پھر اوسی قصور کا اونھین الفاظ مین اعادہ کیا تو فاسق فرمایا شاید آپ دونون آیات مین کوئی نیا سیاق نکالین تو اور بات ہے ورنہ ظاہر ہے کہ محقق طوسی نے بھی یون ہی دو جا ایہ مین محارب اور مخالف کو تحریر فرمایا مگر مراد دونون کی جداگانہ آپ سمجھین ہین اگر آپ کی خوشی ہے تو وہی معنی لیجے جو آخر مرتبہ مین حق تعالے نے شیطان الرجیم کو دی اور یون سمجھی کہ جناب محقق طوسی نے یہہ فرمایا ہے مخالف علی کے فاسق ہین اسواسطے کہ موافق وحی حق تعالے کے حکم دیا پیغمبر خدا نے اپنی اُمت کو کہ امام جانو اپنا علی کو چنانچہ مان لیا اون سب نے مقام خم غدیر مین اور بیعت کی اون سب نے اور تہنیت دی عمر ابن خطاب نے بخ بخ لک یا علی کہکر کہ سردار ہوئی آپ ہمارے مگر بعد انتقال رسول خدا کے فسق کیا اصحاب ثلاثہ نے اور مدد کی اونکی دوستون نے اونکے پس تم دوست رکھتے ہو اونھین اصحاب ثلاثہ کو اور اونکی ذریت کو حالانکہ وہ تمھارے دشمن ہین واسکے سوا بھی ملاحظہ کیجے قران مجید کے سپارہ اول رکوع ۱۲ سورہ بقر کو جس مین ایک ہی جگہہ کفر اور فسق ایک ہی معنی مین ہے وہ آیت یہہ ہے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَیْكَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ وَمَا یَكْفُرُ بِهَآ اِلَّا الْفٰسِقُوْنَ جسکے معنی یہہ ہین کہ بتحقیق ہم نے نازل کی تجھہ پر آیات بینات اور نہین کفر کرتے ہین ساتھہ ان آیاتکے مگر فاسق

ملاحظہ فرمائی کہ کیا فرق ہوا معنی کافر اور فاسق مین کیا کہی گا کہ یہان بھی حکم کافر کا اوسے ہے اور فاسق کا اور اسکو اگر آپ مان لین پھر قصہ فیصل ہے نہ بحث ہے نہ تکرار ہاں سمجھہ لیجئے کہ جو محقق طوسی نے فرمایا وہی جناب غفران مآب نے لکھا اور نہ سمجھئے تو اختیار ہے مجھے بہت ہی ناگوار ہے کہ کہان فضایل صحابہ لکہنے کا آپ نے دعوی کیا تھا کہان لعنت ملامت کی گرداب مین آ گئے اور وہ مکروہ بحث پیش کر دی جسکو اہل سنت نہایت برا جانتے ہین اور حکام کے حضور مین فریاد کرتے ہین۔

ایات بینات از الفاظ قطع نظر اس کے مجتہد صاحب کو صفحہ ۱۹ سطر ۲۵ تا الفاظ ہر چہ میخواہد دل تنگ مگو صفحہ ۲۰ سطر ۱۰۔

آیت آخری کمال افسوس ہے کہ باوجود جاننے اس حکم کے کہ گناہ صغیرہ بھی اصرار سے کبیرہ ہوا جاتا ہے چہ جائیکہ دروغ جو کھلا ہوا گناہ کبیرہ ہے اوسکی تکرار العیاذ باللہ جب ہم اس عبارت کو جو ہمارے روبرو بار بار نقل کیجاتی ہے اور اوسکی ساتھ عجیب و غریب فروعات بیان کیجاتی ہین تو ہمارا خون ایسے گناہ سخت اور شدید پر تیلا ہو ہو جاتا اور روز معلوم ہوتا ہے کہ ایسی تقریر شوخ اور بیباکانہ کا نتیجہ خدا کی حضور مین کیا ہوگا اور اس کا بھی ہم کو تعجب ہے کہ جب حق تعالے ایسے سخت گناہ کو بار بار سرزد ہوتے دیکھتا ہے تو گنہگار کو سزا کیون نہین دیتا مگر پھر ہم اپنے تالم کا اور عدم قہر و غضب حق تعالے اوسی کے وعدہ ترحم امیز سے علاج کر لیتے ہین کہ حق تعالی ہر گنہگار کو دار دنیا مین مہلت دیتا ہے تا شاید وہ اپنے کردار پر توبہ و استغفار کرکے عفو کا خواستگار ہو ہم کہان تک کہین اور لکہین کہ قاضی نور اللہ شوستری نے جیسا کچھہ آپ فرماتے ہین ہرگز نہین لکہا ہے اور آپ کے قلم فضایح رقم سے جو کچھہ نکلا اوس کے بابت اسی قدر بس ہے **شعر** ای ملامت گوی بن جائیکہ تا بد آفتاب * ذرہ سرگشتہ را چہ جای گرد او رد لعنت است

آیات بینات از الفاظ ہو را اگر مجتہد صاحب کو لفظ فاسق صفحہ ۲۰ سطر ۱۱ تا ا
استغفر اللہ استغفر اللہ صفحہ ۲۰ سطر ۲۲۔

آیت آخری جو مضمون پرچہ ولچر ہوا اور اپنے اوپر خود گواہ ہو اس کے بابت کچھ لکھنا فضول ہے اور گالی کا جواب گالی دینا بالکل ہمارے تہذیب کے خلاف ہے ع
مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند
مگر چونکہ آپ کو خواہ مخواہ اصرار ہے تو میں عرض کرتا ہوں کہ صاحب تحفہ کی روح مبارک سے استفتا کیجئے کہ کیون حضرت نے سورہ نور کی اس آیت سے مَنْ کَفَرَ بَعْدَ ذٰلِکَ فَاُولٰئِکَ ھُمُ الْفَاسِقُوْنَ کی سند پر تحفہ اثنا عشری کے ساتوین باب مین ذیل حدیث ہفتم صفحہ ۳۴۰ مطبوعہ نول کشور مین کیون یہہ لکھا ہے ،، در قرآن مجید منکر خلافت ثلثہ را نیز در آیہ استخلاف کافر فرمودہ حالانکہ قرآن مجید مین تو لفظ فاسق کی ہے اور یہہ بھی اونسے ضرور پوچھئے کہ ہرگاہ آپ خلافت چہارم جناب امیر علیہ السلام کو آیہ استخلاف مین داخل سمجھتے ہین تو آپ نے حصر کفر کا منکر خلافت ثلثہ پر کیون کیا آپ تو اپنے کید مین فرماتے ہین کہ شیعہ ناحق تہمت دیتے ہین کہ اہل سنت کو بغض رکھنا جناب امیر علیہ السلام سے ضرور ہے مگر یہہ بغض نہین تو کیا ہے کہ تین خلیفہ کی خلافت منکر کافر ہوا اور چوتھے اور پانچوین کی خلافت کا منکر مومن اور پاک سنی ہوا اگر عالم رویا مین وہ فرمائین کہ میان اگر خلافت خلفاء چہارم و پنجم کو بھی ہم کافر لکھ دیتے تو ہم پہلے کی کتب ہمارے اوس بیان کی خلاف ہو جاتی جو ہم نے لکھ ڈالا ہے کہ معاویہ پر ہم لعنت نہین کر سکتے اور تب اپنے عالم کے تقدس کے بھرم کا سے ئے۔

آیات بینات از الفاظ اب مین اس لہجے سے بحث کرتا ہون صفحہ ۲۰ سطر ۲۲ تا الفاظ سنی بنانیوالے کے سر پر ٹیکا صفحہ ۲۱ سطر ۲۔

آیت آخری اب حضرات کے بابت عرض کرنا فضول سیاہی اور قلم کو ضایع کرنا

اوسکا تذکرہ دل پر گزرتا ہے مگر کسی کا سر شکستہ نہین ملتا تو دشمن دولت کا فرق ؟
نسق موجود ہے جیسا آپ چاہین ویسا نہین ہوتی یعنی پانچ سو کا یا ہزار سے کچھ جانتی
جناب عمدۃ الورٰی کی خدمت مین عرض کیجئے شعر خوب دل بجان خراب گشتہ است
دل ز آتش غم کباب گشتہ است ۔

آیات بینات کے تمام الفاظ صاف ہین کہ صفحہ ۱۲ سطر ۲ کا خند بسبب ملال
خاطر خواہ اوست صفحہ ۱۲ سطر ۱۱ ۔

آیت اخریٰ ۔ ع سخن عشق رو دانش پا بیگانہ نیست ۔ گریہ تکلیف مضمون
کیلئے ہے اگر آپ کے شاہ صاحب نے لکھا کہ تحقیق مین متوددی محقق بیدار رحمۃ کا
پیش کیا ہوتا تو البتہ جیسا آپ فرماتے ہین جناب غفران مآب بیدار رحمۃ تو کا
علم و فضل مقصود تھی الفاظ کہتے جو آپ نے تحریر مین ہنستے کہ مثال ارجال
نقولی مین شعر من دیدیم مید مرکش یا من خادم باشم زین نقد تا علم بسیار یاد
آیات بینات اور الفاظ جناب قبلہ و کعبہ شروع کتاب مین صفحہ ۱ سطر ۲۲
تا الفاظ شاباش ایسی فہم پر صفحہ ۲۳ سطر ۹ ۔

آیت اخریٰ بڑی عجب بات ہے کہ آپ نے بھی اقرار فرما کر دینے ہم شیون استعمال
کر ملین کیا کہ تحفہ اثنا عشری کے بارہوین باب مین صاحب کتاب نے کیا دعویٰ
کیا تھا اور کیا ثابت کرنے کا قصد کیا تھا اور جناب غفران مآب کا جواب اوسی
بابت مفید اور صحیح تھا اور آپ کی بھی تحریر مین یہی طرح آگیا کہ شیعہ امامیہ
اسپر متفق ہین کہ اصول دین مین سے جو ایک کا منکر ہو وہ مومن نہین ہے اور
علما مین مین اوسکا شمار ہے مگر تا ان منکر امامت پر حکم کفر کا وارد دنیا مین نہین ہے
مگر عقبیٰ مین وہ شمار کفار مین شمار ہو گا تو یہان بس اہلسنت سے نہ بچے گا یا جو
آپ نے فرمایا ہے کہ حضرت طلحہ و زبیر و عایشہ کے زمانہ مین ایمہ ناحق کا

سمجھتے جو وہ اونکے قایل ہوتے اور اگر وہ ایمان نہ لائے یہہ قصور اونکا ہے یا معاذ اللہ خدا کا تو یہہ آپ ہی کا حصہ ہے اللہ اللہ یہہ غصہ اور یہہ بیباکی کہ خوف خدا بھی بالائے طاق لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا کو قران مجید سے آپ پڑھکر منکرین امامت کا آپ پیچھا نہین چھوڑ اسکتے مین نہین سمجھتا کہ آپ شرح نزول اس آیہ وافی ہدایہ کو نہ جانتے ہون مگر چونکہ آپ کا مطلب ہے اور ہے اسلئے آپ نے جہلا یا نا سمجھونکو یہہ باور کرانا چاہاہے کہ جو اخبار بابت آون واقعات کے جو آیندہ آنیوالے ہین اور جیسا ایسی آیات اور نشانات کے پیش آنے کی بابت پیشین گوئی کی گئی ہین اونکے یقین کرنیکی حق تعالے نے تکلیف نہین دی ہے سو تحبیر ہے اب ہم لاچار ہوکر تطویل کلام پر مجبور ہوتے ہین سنئے معنی آیت کے یہہ ہین کہ نہین تکلیف کرتا ہے خدا کسی نفس کو مگر ساتہہ طاقت اوسکے اگر ان الفاظ پر کوئی جوڑ رکھے کہ میرے نفس کو ایسی چیز کی قدرت نہین ہے کہ مین چوری نہ کرون یا ایک شرابی یہہ کہے کہ مجھسے ضبط نہین ہوسکتا کہ مین بے شراب پئیے رہون اور اسی آیت کو آپ کے سامنے پڑھ دے اور آپ مفتی بھی ہون تو آپ اوسکو معذور فرماینگے ظاہرا آپ یہہ فرماینگے کہ خدا نے ہرگاہ چوری نہ کرنے اور شراب نہ پینے کی تکلیف قران مجید مین دی دی ہے اور وہ ایسی تکلیف ہے کہ نفس انسانی اوس تکلیف کے اوٹھانے پر قادر ہے لہذا تو سزا سے نہ بچے گا تو یہہ آپکا فیصلہ صحیح ہوگا مگر ایک شخص اہل سنت سے یہہ کہے کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ جو کچھ بندے کام کرتے ہین بہلا یا برا بلکہ جو دنیا مین ہوتا ہے سب خدا کی تقدیر سے ہے یعنی جو خدا نے پہلے مقرر کررکہا تھا تو آپ اوس سے یہہ نفرماینگے کہ ایسا سمجھنا داخل ایمان ہے وخیرہ وشرہ من اللہ تعالے کا حوالہ نہ دینگے مگر جو وہ کہے کہ قران مجید مین تو ایمان کی تعریف نہین ہے ورنہ خیرہ وشرہ من اللہ تعالے مرقوم ہے بلکہ صریحًا اوسنے فرمایا ہے کہ نہین تکلیف

کرتا ہے خدا کس نفس کو مگر ساتھہ طاقت اوسکے اور مین ظاہر طور دیکھتا ہون کہ بکرنے عمر کو قتل کیا خالد نے اپنی کو لہاڑی سے ہرے بھرے پیڑ کو کاٹ کے گرا دیا منصور نے کبوتر کی گردن مروڑی اور پٹکا کے چت کر گیا تو مین کیسے کہون کہ یہہ سارے افعال خدا نے کئے اور ایک ذرا سی بات ہے کہ ایک طمانچہ مین آپ کی بہی گردن اور اوس کی بابت آپ مجھسے مواخذہ نکرین یا کوئی یہہ بڑی طاقت سی کہی کہ بہلا یہہ بہی ممکن ہے کہ مردہ قبر مین زندہ ہوکر نکیرین کے سوالات کا جواب دے معلوم نہین کہ اوس بیچارہ کو آپ ایماندار کہین یا بے ایمان اگر بے ایمان کہین تو یہہ ہم جو منکر امامت کو بے ایمان کہین تو لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا سے اوسکا بچاو آپ کیونکر فرماتے ہین اب سنئے کہ ہمارے یہان تفسیر اس آیت کی یہہ ہے کہ فرمایا حق تعالے نے آمَنَ الرَّسُوْلُ تحتنے اعتقاد رسول یعنی محمد کا کیا بِمَا اُنْزِلَ اِلَیْهِ ساتھہ اوس کے جو اوُن پر بہیجی گئی مِنْ رَّبِّہٖ اون کے پروردگار سے کہ وہ قران مجید ہے اور احکام شرع اور یہہ گواہی ہے حق تعالے کی جناب رسول خدا کے صحیفہ ایمان پر اور اونکے جازم ہوتے مین امرون کے یون ہی وَالْمُؤْمِنُوْنَ مومنین امت بہی گرویدہ ہین کُلٌّ یعنے تمام اون مین سے یعنی پیغمبر صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم اپنی امت سمیت آمَنَ بِاللّٰهِ گرویدہ ہوی ہین وحدانیت حق تعالی پر وَمَلٰٓئِکَتِہٖ اور اوسکی فرشتون پر جو مقرب درگاہ الہی ہین نہ یہہ کہ وہ اوسکی لڑکیان ہین جیسا کہ یہودیون کا خیال تہا وَکُتُبِہٖ اور اون سب کتابون پر کہ حق تعالے نے بہیجوائے ہین اور اوسی حق تعالی کا کلام ہے وَرُسُلِہٖ اور تمام اون پر جو اوس کے مرسل ہین وہ ہر ایک پاک اور معصوم ہین اور اوس کے بندگان برگزیدہ ہین خلاف اہل کتاب کے جو بعضی کتابونکو مانتی ہین اور بعضی کا انکار کرتے ہین اور بعضے پیغمبرونکو ابن اللہ کہتے ہین جیسے حضرت

عیسی اور عزیر کو اور سب اتفاق کرتے ہین لَا نُفَرِّقُ کہ نہ ہم فرق کرتے ہین
نہ جدائی ایمان مین ڈالتے ہین بَیْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے مِنْ رُّسُلِهٖ اور
اوس کے رسولون مین سے کہ کسی کی اونمین سے ہم تصدیق اور کسی تکذیب کرین
بلکہ ہم اون سب پر ایمان لائے ہین وَ قَالُوا کہا سب مومنون نے سَمِعْنَا
سنا ہم نے اور قبول کیا خدا کے قول کو وَ اَطَعْنَا اور ہم نے اوس کے حکم کی اطاعت
کی واسطے اپنی امرزش کی غُفْرَانَكَ رَبَّنَا ای ہمارے پروردگار وَ اِلَیْکَ
الْمَصِیْرُ ای تیری طرف ہماری بازگشت ہے بعد موت کے یہ آیت تا آخر
سورہ بلا واسطہ جبرئیل کی شب معراج مین جناب رسول خدا پر نازل ہوئی چنانچہ
چنانچہ صحیح مسلم مین بروایت ابن مسعود کے وارد ہے کہ شب معراج مین جب جناب
رسول خدا سدرۃ المنتہی پر پہونچے تو تین چیزین عطا ہوئین اوّل نماز ہای پنجگانہ
دوسری دونون آیت آخر سورہ بقرہ تیسری امرزش ذنوب کیا پر امت
مرحومہ بعد توبہ کے جو شرک نہ کرین وینابیع مین لکھا ہے کہ جب حضرت رسول
خدا صلعم معراج کو گئی اور منزل پر پہونچے کہ مقام قاب قوسین اور ادنے ہے
تو جناب عزت سے خطاب ہوا کہ ای محمد جو حاجت ہو مانگو کہ ہم عطا کرین فرمایا
اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰةُ الطَّیِّبَاتُ الطَّاهِرَاتُ حق تعالے
کی جانب سے جواب ملا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ
بَرَکَاتُهٗ جناب رسول خدا نے بھی کلام الہی کے ساتھ موافقت کی اور فرمایا
اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا
اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ حق تعالی نے فرمایا اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ
جناب سید عالم نے اس مضمون سے مناجات کی کہ مجھے اس کرامت کا شربت

ہے یہ مومنون امت کی گوارا نہین ہی حق تعالی نے فرمایا والمومنون کل امن تا آخر
بعد اسکے جناب رسول خدا سے پوچھا تمہاری امت میری احکام کی قبول مین کیا
کہتی ہی تو رسول خدا نے عرض کیا کہ قَالُوا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا تب جواب ملا کہ ہرگاہ
وہ منقاد جمیع اوامر الہی مین لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ ۔ تکلیف نہین کرتا ہے خدا نَفْسًا
کسی نفس کو اِلَّا وُسْعَهَا مگر اوسکی طاقت سے کم ہو اور اوسکی قدرت کو گنجایش
ہو لہذا ارشاد ہوا سترہ رکعت سے زیادہ نماز فرض نہین کی اور سال بھر مین ایک
مہینہ سے زیادہ روزہ واجب نہین کیا گو کہ بندہ کو اوس سے زیادہ طاقت ہے
لَهَا مَا كَسَبَتْ اوسی نفس کے واسطے ہے جو کچھ کرے نیکیون سے یعنی نیکیون
کا فایدہ اوسی کے حق مین عاید ہوگا وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ اوسی نفس کے واسطے
ہے جو بدیان کرے یعنی گناہون کی جزا سوا ے اوس کے اور کسی پر عاید نہوا نہتا
اب ہم اہل سنت کی تفسیر قادری سے حرف بحرف نقل کرتے ہین حق تعالے نے سورۂ
بقر کے آخر مین فرمایا لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ واسطے اللہ کے ہے جو کچھ ان مین
ہے ارکان اور مو الید یا اللہ کے واسطے ہین عالم جسمانی کے ظواہر اسما اور مظاہر
افعال وَاِنْ تُبْدُوْا اور اگر ظاہر کرو تم مَا فِي اَنْفُسِكُمْ جو کچھ جیونمین تمہارے
ہی قصد اور نیتین اَوْ تُخْفُوْهُ یا پوشیدہ رکھو اوسے يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ
حساب کریگا تم سے اللہ ساتھ اون چیزون کے یا خبر دیگا اون چیزون سے تاکہ
تم جان لو کہ وہ دل کی باتونکا جاننے والا اور پوشیدہ رموز پر مطلع ہی لکھا ہی
کہ حق تعالے قیامت کے دن بندون کے سب اعمال کو اونپر شمار کر دیگا زبان
کی باتین اور اعضا کے افعال اور دل کے خطرے فَيَغْفِرُ لِمَنْ يَشَاءُ پھر
بخش دیگا اوس شمار کے بعد جسے چاہیگا اپنے فضل سے وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ
اور عذاب کریگا جس پر چاہیگا اپنی عدل و انصاف کے ساتھ وَاللّٰهُ عَلٰى

کُلِّ شَیۡءٍ اور اللہ ہر چیز پر بخشش دینے اور عذاب کرنے پر قَدِیۡرٌ قادر ہے
بعضے مفسرین کہتے ہین کہ یہہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا
وُسۡعَهَا سے منسوخ ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہین کہ محکم ہے یعنی منسوخ نہین
ہے اسواسطے کہ اصولیون کے نزدیک قول اصح یہہ ہے کہ منسوخ ہوجانا احکام پر
ہوتا ہے اخبار پر نہین اور یہہ آیت خبر ہے پس منسوخ نہوگی اور آیہ لَا یُکَلِّفُ
اللّٰہُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَهَا کا نزول اس آیت کے بعد اسواسطے ہے کہ لوگ
یہہ بات جان لین کہ خطرہ جو گذرتا ہے اوسپر مواخذہ نہوگا اسواسطے کہ وہ بندہ
کی طاقت سے باہر ہے لکہا ہے کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ
تعالے عنہم کو اس مضمون مین تامل اور غور کرنے سے بے اختیار رنج و الم ہوا
اور بے طاقت ہوگئے اور حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم اور
معاذ بن جبل اور بعضے بڑے بڑے انصار رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین نے
اتفاق کیا کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ واصحابہ اجمعین کے حضور
مین حاضر ہوکر عرض کی یا رسول اللہ کُلِّفۡنَا مِنَ الۡعَمَلِ مَا لَا نُطِیۡقُ یہہ
یعنے اللہ نے ہمین ایسے کام کا مکلف فرمایا کہ ہم اوس کام کی طاقت نہین رکھتے
بلکہ ایسی خبر ہمارے پاس بہیجی کہ ہم وہ خبر سُننے کی بہی تاب نہین لاسکتے حضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استفسار فرمایا کہ وہ کیا خبر اور کونسا عمل ہے صحابہ
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ دل کا پہیرنا ہمارے قبضہ قدرت مین نہین ہے
اور نہ خطرے ہمارے اختیار مین ہین کبہی گناہ کرنیکا خیال ہمارے دل مین
آتا ہے اور برے کامون کا دہیان ہمارے دل مین گذرتا ہے اور ہم اوس
خیال اور دہیان کو مکروہ اور برا جانتے ہین اور اوس فعل کے مرتکب نہین
ہوتے اور حق تعالے فرماتا ہے کہ یُحَاسِبۡکُمۡ بِهِ اللّٰہُ اگر حق تعالے اسمین

اون خیالات اور خطرات کی وجہہ سے بگڑیگا تو بڑی دشواری ہوگی اور کسی
کی عہدہ برائی نہو گی حضرت سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مگر تم
لوگ بھی وہی بات کہتے ہو جو بنی اسرائیل نے کی تہی کہ سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا یقینًا
کتنی بلائین اونکی اس بات سے پیدا ہوئین تم کہو سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا پس اصحاب
کے دل سید انبیا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام رحمت التیام سے بالکل
مطمئن ہوگئی صحابہ بولی سَمِعْنَا قولہٗ وَاَطَعْنَا اَمْرَہٗ اس بات کی برکت سے
اونکا مشکل کام آسان ہوگیا اور حق سبحانہ تعالےٰ سے اس امت کی تعریف اور
اونیر تخفیف مین یہہ آیت نازل فرمائی آمَنَ الرَّسُوْلُ کہ ایمان لایا اور
معتقد ہوا رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بِمَا اُنْزِلَ اللہُ ساتہہ
اوس چیز کے جو بھیجی گئی طرف اوس کے مِنْ رَّبِّهٖ پاس سے رب اوسکے کہ
قرآن کی آیتین اور دین کے احکام اور شرع کے حقوق ہین وَالْمُؤْمِنُوْنَ
اور اوس کے امت کی ایمان والے بھی اوسی بھیجی ہوئی چیز کا ایمان لاے
اور معتقد ہوے مگر رسول علیہ السلام کا ایمان رسالت کے تحمل اور تبلیغ
کے ساتھ تہا اور مسلمانون کا ایمان اقرار اور تصدیق کے ساتہہ پہر مسلمانون
کی تعظیم و تکریم کے واسطے ذکر مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ اونہین
بھی ملادیا اور ارشاد کیا کُلٌّ سب یعنی نبی اور اون کی تبع آمَنَ بِاللہِ ایمان
لائے ساتہہ خدا کے یعنی اوسکے وجود ازلی اور ابدی اور اسماء حسنی اور صفات
جلال اور مضبوط افعال اور کامل احکام کا ایمان لاے وَمَلٰٓئِكَتِهٖ اور
ساتہہ فرشتون اوس کے کہ حضرت کبریا کی مقرب ہین اور اوسکی نشانیان
نہین ہین اور حق تعالے کے بھیجے ہوے انبیا کے پاس اور رسولون کے
پاس وحی آنے کے سبب ہین وَكُتُبِهٖ اور ساتہہ کتابون کے جو اللہ نے

اوتاری ہین کہ وہ سب حق ہین اور اللہ کلام ہے مخلوق نہین ہے وَرُسُلِہٖ رسولون
اوسکے سے کہ سب پاک اور معصوم اور برگزیدہ ہین اور وہی پڑھنے والے
اور راہ حق کے طرف بلانے والے ہین لَا نُفَرِّقُ فرماتے ہین نبی صلی اللہ وعلیہ وآلہ
وسلم اور مسلمان لوگ کہ ہم فرق نہین کرتے ایمان مین بَیْنَ اَحَدٍ درمیان کسی کے
مِنْ رُّسُلِہٖ بلکہ سب کا ہم ایمان لاتے ہین خلاف یہود ونصارا کے کہ خدا کی
راہ سے بعضے رسولون کے منکر ہین وَقَالُوْا سَمِعْنَا اور کہا مسلمانون نے
سنا ہم نے خدا کا کلام وَاَطَعْنَا اور مانا ہم نے حکم اوسکا پھر التفات کی راہ
سے غیبت کے نیچے مرتبہ سے خطاب کے درجہ عالی پر آکے بولے غُفْرَانَکَ
رَبَّنَا بخشش مانگتے ہین ہم تیری اے رب ہمارے وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ اور
طرف تیری ہی پھرنا سب کا یہہ آیت نازل ہونیکا سبب جو بات ذکر کی گئی اگر
اوس کا اعتبار کرین تو اس آیت کو مدنی کہنا چاہئے اور محدث لوگ اسبات پر
متفق ہین کہ یہہ اور اوس کے بعد والی آیت مکی ہی اور شب معراج کو حضرت صلی اللہ
وعلیہ وآلہ وسلم پر بے واسطہ نازل ہوئی چنانچہ صحیح مسلم مین ابن مسعود رضی اللہ
تعالے عنہ کے روایت سے وارد ہے کہ حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کو شب
معراج مین حق تعالے نے تین چیزین عطا فرمائین پانچ وقت کی نماز اور سورہ
البقر کے ختم کی آیتین اور یہہ کہ مہلک گناہ یعنی کبیرہ آپ کی امت مین اوس شخص
کی بخش دئے جائینگے جو خدا کے ساتھ شریک نہ کرے اور ینابیع مین ہے کہ
رسول صلی اللہ وعلیہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے اور کونین کو قدم
ہمت سے طے کر کے مقام قرب مین پہونچے مثنوی ؎ عالمی شد کہ عالم نماند
برادرمیان سایہ ہم نماند ٭ برون آمد از پردہ بود خویش ٭ مگر کردہ بے پردہ
مقصود خویش ٭ جب مقام اودنی مین حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم

کے تحیات کے جواب مین اللہ جل شانہٗ کا سلام اور کلام واقع ہوا تو حق تعالے
نے اپنے پیغمبر کی تعریف فرمائی کہ اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَیْہِ مِنْ رَّبِّہٖ
چنانچہ حضرت خواجہ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا وَالْمُؤْمِنُوْنَ کُلٌّ
اٰمَنَ الآیۃ پھر حق تعالے نے استفسار فرمایا کہ اے میرے حبیب تیری
اُمت قبول احکام مین کیا کہتی ہے حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے عرض کیا قَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا خطاب آیا کہ اے میرے رسول مین نے
بھی تیری اُمت پر آسانی کر دی لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نہین رنج مین ڈالتا اللہ
نَفْسًا کسی جی کو یا نہین فرماتا کسی کام کو اِلَّا وُسْعَہَا مگر بقدر طاقت اوسکی
کے اوس کے سوا سورہ اعراف مین بھی یہہ آیت ہے چنانچہ ہم اوسکی بھی وجہ
نزول لکہدیتے ہین حق تعالے سے سورہ انعام مین بھی جبکہ یہہ فرمایا وَاَوْفُوا
الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ یعنی تمام کردو تم وزن اور ترازو کو ساتھ عدل کے تو بعض
نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم اسپر قادر نہین ہین کہ وزن مین زبانہ ترازو
یا دو پلہ ایسے ہون کہ بال برابر فرق نہو تو حق تعالے نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا چنانچہ تفسیر قادری کی بجنسہ یہہ عبارت ہے وَاَوْفُوا
الْکَیْلَ پورا کرو ناپ کو ناپے جانے والے چیزون مین وَالْمِیْزَانَ اور ترازو
کو تولی جانیوالی چیزون مین بِالْقِسْطِ ساتھ عدل اور مساوات کے یعنی
نہ کم ہو اور نہ زیادہ و ینابیع مین لکہا ہے کہ یہہ آیت نازل ہونیکے بعد صحابہ
نے کہا کہ یا رسول ہم اسبات پر قادر نہین ہین کہ تول مین ترازو کی ڈنڈی دونون
طرف ایسی برابر ہو کہ بال برابر بھی نہ جہکے تو حق تعالے نے یہہ آیت بہیجی لَا
یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا پہر جبکہ حق تعالے نے سورہ اعراف
مین کفار پر وعید فرمائی تو وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَا

یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا یعنی وہ لوگ ایمان لائے اور کیا اونہون نے عمل شایستہ کو نہین تکلیف کرتے ہین ہم کسی نفس کو مگر بقدر طاقت اوس کے چنانچہ ظاہر ہے کہ ایمان لانے سے مراد تصدیق مرسلین اور فرمانبرداری کتب منزل کی ہے توجنہون نے اطاعت و تصدیق کی تو سوا اسکے اگر وہ اعمال صالحہ کو خدا کا حد و حصر نہین ہے اور وہ فوق طاقت بشری سے خارج ہے لہذا بہ کمال مرحمت ان مقتدایان مرسلین اور پیروان کتب سماوی کے حق مین فرمایا تا کہ دیگر اعمال صالح جو طاقت بشری سے خارج ہین اونکی تکلیف نہین دیجاتی و تفسیر قادری کی بجنسہ یہ عبارت ہے کہ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور جو لوگ ایمان لائے خدا پر اور عمل کئی اچھی جیسے رسولون کی تصدیق اور کتاب کی فرمان برداری اور چونکہ نیک کام بہت ہین اور وہ سب کرنا طاقت بشری سے باہر ہے اسواسطے حق تعالے نے فرمایا لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا اب مین کہتا ہون کہ اگر آپ مذہب اہل سنت کا رکھتے ہین تو آپ کو انکار نہوگا کہ آیتہ لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا سے بجاؤ صرف اوس محاسبہ سے جو خلفاء کیا اور دوسرے مسلمانون کے دلون مین گناہون کی اوپر ہونیکی بھی تہا لیکن اگر یہہ فتوی ہو کہ اگر کوئی شخص جو لاف اسلام مارے وہ اون آیات اور نشانات قدرت کو جو آیندہ ہونیوالے ہین اور جنکی بابت رسول برحق نے آگاہی دی ہے اونپر اعتقاد و ایمان نہ لائے تو آپ کے اعتقاد اور مذہب کے موافق داخل آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا ہوگا تو یہہ فتوی سب سے نرالا ہوگا اور ہم کو کیا کسیکو مجال دم زدن نہوگی اور حق تعالے سے بھی بحوالہ آیت مذکورہ بالا تمسخر کرنا آپ کو جائز ہوگا تاہم آپ کے مذہب کے موافق مسخرون کیلیے جو حکم ہے اوسکو پڑھ لیجئے اور

اگر تلاش کی دقت سے بچنا پسند ہو تو فتاوی برہنہ کے صفحہ ۹۱ کو ملاحظہ فرمائیے -
آیات بینات از الفاظ دوسری اگر مجتہد صاحب کا یہہ مطلب صفحہ ۲۳ سطر ۱۱
تا الفاظ امامت علی مرتضی کا کیا صفحہ ۲۳ سطر ۲۲ -
آیت آخری شعر زین قصہ ہفت گنبد افلاک پر صداست ،، کوتہ نظر بہ بین
کہ سخن مختصر گرفت ،، بھلا اتنا بڑا دہو کہا کہ ایمہ اثنا عشر سے مجتہد صاحب صرف جناب
امیر علیہ السلام کی ذات مراد لیتے ہین یا جناب امیر علیہ السلام کی اقرار امامت
سے ایمہ اثناعشر کی امامت کا اقرار ہو جاتا ہے آپ خاطر جمع رکہئے کہ جناب غفرانمآب
کا یہہ مطلب نہ تہا بلکہ یہہ مراد ہے کہ نام بنام بارہ امام کی جنکو آپ بیچارہ فرماتی ہین
وہ قایل نہ تہے وحالانکہ اونپر قایل ہونا فرض تہا اسواسطے کہ ہمارا یہہ اعتقاد
ہے کہ عہد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین اور بعد انتقال جناب رسالتمآب
آپ و قبل ولادت تمامی ایمہ علیہم السلام کے جو شخص منکر امامت ایمہ اثنا عشر رہا ہے
وہ ہرگز ایمان جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نہین لایا اور نہ وہ
آمن الرسول کا معتقد ہوا اور وہ ہر دو آیت پیش کردہ حضور کی دعوی سے
خارج اور دور ہے اور کوئی شک نہین کہ جب یہہ آیت نازل ہوئین اوس کے
بہت پہلے کیا معنی روز ازل سے سوای توحید اور نبوت کے امامت کا اعتقاد
داخل ایمان تہا اور جو نبوت جناب خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بدون
اعتقاد امامت ایمہ اثنا عشر علیہم السلام کے ایمان لایا تہا وہ بے ایمان تہا اور
بعد رسول خدا کے جو حضرت علی اور دیگر گیارہ امام علیہم السلام کی امامت سے
منکر ہوا وہ دار عقبی مین حکم کفر کا رکہتا تہا مگر عہد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم مین سوا اوسوقت انکار رہی کون کرسکتا تہا بلکہ ہر ارزبان سے ہر کوئی
مقر تہا وآمن الرسول کہتا تہا جیساکہ ہم فریقین تفسیر سے لکہ آے ہین مگر

دل مین کوئی منکر رہا ہو تو اوسکا حال خدا اور رسول کو بہتر معلوم رہا خدا کا فرمودہ وہ
ہم کو صرف بواسطہ پیغمبر کے معلوم ہو سکتا ہے اور جو پیغمبر نے فرمایا وہ عین ارشاد حق تعالی
ہے چنانچہ جناب ختمی مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلّم سے جب آپ کے راس الرئیس
دتاجدار آیہ غار و مصداق آیہ والسابقون الاوّلون من المهاجرین
والانصار نے رو کر پوچھا کہ کیا ہم آپ کے اصحاب نہین ہین تو حضرت نے
فرمایا کہ ہو کیون نہین مگر باین ہمہ گروہ اپنے کو لقد رضی اللہ عن المومنین مین گنتی
رہے ہون گے یہہ بھی کہدیا کہ معلوم نہین کہ میرے بعد تم کیا احداث کروگے اگر آپ کو
اسپر تیقن نہو تو جذب القلوب یا اوس کے ترجمہ مرغوب مطبوعہ نولکشور لکھنؤ
صفحہ ۱۹۳ کو پڑہ لیجئے اور جان جائیے کہ بجز اس احداث کے کہ امامت سے منکر ہون
یا اوسکے متعلقات کے اور کیا احداث تھا جائے آپ کو یہہ سنکر کچہ بھی تردد
نہو مگر جسکو عقل ہوگی وہ تو ضرور گھبرائیگا کہ ہرگاہ جب حضرت ابوبکر اپنے کو اون
آیات مین جنکو آپ سند فضیلت مین تلاوت فرماتے ہین داخل سمجہتے تھے تو سوال
لاطایل اونہون نے کیون فرمایا اگر کہئے کہ براہ انکسار کے استفسار کیا تہا تو جناب
رسول مختار نے کیون نہ فرما دیا کہ تم کو کیون تردد ہے تمہاری شان ارفع مین تو
چار آیتین ہین مگر مجھے خوف اسکا ہے کہ آپ حمایت حضرت ابوبکر نامدار مین جناب
رسول خدا کی حقارت کرنیکو طیار ہون گے اور کہین گے کہ جناب رسول خدا تو معصوم
تھے اور خدا کے دوست تھے وہ کیون پیش خدا استغفار کر کے اپنے کو مثل گنہگار
خوار کر کے گڑ گڑاتے تھے تو یہہ آپ ہی کہہ سکتے ہین یا منکرین رسالت و عصمت
و اگر ہم رسول خدا کی لجاجت خاص حضرت کی ذات سے متعلق بھی کرین تو بھی
کچہ قباحت پیدا نہوگی اسلئے کہ جناب رسول خدا کی مناجات کے قبول کی سند
قرآن مجید مین موجود ہے خلاف اوس جواب کے جو صدیق صاحب نے رسول خدا

سے پایا اور یہہ بھی آپ کو دہو کہا ہے کہ موافق اصول شیعہ کے اون لوگون کے حق مین اطلاق کفر ہو سکتا ہے جنہون نے خلافت کا زمانہ پا کر انکار امامت علی مرتضیٰ کا کیا اسلئے کہ ہماری اصول کے موافق روز ازل سے جسنے اعتقاد رسالت خاتم المرسلین کا بلا شمول امامت آئمہ اثنا عشر کیا ہو چاہو او مین نبی ہون رسول اللہ پر ایمان نہین لائے مگر ہمارے ایمان کے موافق تمام انبیا نے حق تعالے کے حضور مین جناب رسول خدا کی نبوت کے اقرار کے ساتھ تمام آئمہ کے امامت کو قبول کیا ہے اور جن لوگون نے بعد مبعوث ہونے رسول اللہ کے رسالت حضرت پر شہادت دی وہ حدیث ائمہ کو بخوبی سن چکے تھے کہ بعد آپکے ۱۲ امام ہوُن گے اور اس ارشاد کو قبول کر کے ایمان لائے تھے وامن رسول مین امامت داخل تھی مگر جن کے دلو نمین بابت اعتقاد امامت شبہہ رہا ہو وہ دار عقبی مین کافر تھے گو دنیا مین مسلمان مانے جاتے پس جو لوگ امن الرسول الخ کے مقر ہو کر آخر کو منکر ہو گئے وہ حکم محکم مین یا ایہا الذین اٰمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله جسکے معنی یہہ ہین اے گروہ کہ ایمان لائے ہو جو کہ مرتد ہو پہر جاے تم مین سے دین اپنے سے پس اوسکے بدلے لاویگا خدا ایک گروہ کو جو دوست رکھتا ہے خدا اور اوسکے رسول کو اور دوست رکھتے ہین وہ اوسکو اور ذلیل اور متواضع ہونگے مومنین کیواسطے اور شدید و غالب ہوُن گے کافرون پر اور رہا ذکر ان کے انہی داخل ہو کر مرتد ہو گئے اور مرتد کا حکم مخفی نہین ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جو مسلمان ہو کر مرتد ہو گیا تو حالت سابقہ اسلام سے اوسکو کچھ فایدہ نہین مل سکتا اور بھی وہ فمن نکث فانما ینکث علی نفسه ترجمہ جس کسی نے توڑا

محمد کو پس اپنے پر توڑا ہے اور ضرر اوسکو عاید ہوگا لیکن باین ہمہ کہ جو حضور نے فرمایا کہ منکر امامت علی مرتضی کی بابت کوئی آیت خاص قرآن مجید مین ہو تو ذرا دکھلا دیجئے اوس کے لئے اتنی ہی گذارش کافی ہے کہ ترجمہ اردو در مختار موسوم بہ غایۃ الاوطار کی باب المرتد صفحہ ۵۰۷ و ۵۰۸ پر تحریر ہے کہ اتنا جو لکھے کہ مین صفت اسلام کی نہین جانتا تو وہ کافر ہو جاتا ہے اور اوس کا صوم و صلواۃ اور عبادت اور نکاح صحیح نہین رہتا اور اولاد ولد الزنا ہو جاتی ہے اور جو مشرکین کے عید مین بطریق تعظیم جاوے تو وہ کافر ہو جاتا ہے چونکہ یہہ احکام سخت متعلق بہ کفر آپ کی کتاب معتبر مین موجود ہین براہ مہربانی انکو آپ قران مجید مین دکھلا دیجئے اور تب ہم سے منکر خلافت جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کی کفر کی خاص سند قرآن سے مانگئے —

آیات بیّنات از الفاظ تیسرے اگر کوئی شیعہ کہے صفحہ ۲۳ سطر ۲۴ تا الفاظ خارج کئے جاتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۷ —

آیت آخری ہم ہم آپ کی دوسری حجت کے لیئے للہ آئی وہی بس ہے آپ ایک ہی بات کو جا بجا سانچہ مین ڈھالین اور نا فہمو نکو چل دین —

آیات بیّنات از الفاظ چوتھے بار خدایا صفحہ ۲۴ سطر ۸ تا الفاظ دو طرح سے جواب دیتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۱۱ —

آیت آخری قابل پر کیا موقوف ہے ایک عامی تک جانتا ہے کہ جناب رسول خدا نے باہتمام تمام من کنت مولاہ فعلی مولاہ فرمایا آپ ہی کی زبان کو زیب دیتا ہے جو ایسا فرماتے ہین کہ گویا آپ جانتے ہی نہین بہتر ہے سرکار جواب دین اور اوسکا جواب بھی لین —

آیات بیّنات از الفاظ اوّل یہہ کہ خلافت علی مرتضی کی صفحہ ۲۴ سطر ۱ تا الفاظ

وہ کیونکر کافر ہوگا صفحہ ۴۲ سطر ۲۲۔
آیت آخری کیا اچھا ابلہ فہمی کا جواب عنایت ہوا ای حضرت امامت آئمہ اثناعشر کی بابت مین عرض کر چکا کہ روز ازل سے ظاہر ہے اور میثاق مین داخل تھے اور خطبہ خم غدیر تو حجت آخر تھی اور جو آپ کو اسکی تلاش ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کی امامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کب مقرر کی تو آپ اپنے کو فاضل متبحر جان کر کیون انجان ہوے جاتے ہین اور کیون جہلا کے خیالات کو پریشان فرماتے ہین جناب والا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب ؑ کی امامت کا اظہار نہین فرمایا بلکہ ایمہ اثناعشر علیہم السلام کی امامت کو ظاہر فرمایا تھا آیا خیال مبارک مین اور دوسرا جواب پہلے جواب سے بدتر اور بودا ہے ہم کب کہتے ہین کہ جناب رسول خدا کے روبرو کسی نے ایمہ اثناعشر کی امامت کا انکار کیا ہم تو یہہ کہتے ہین کہ جناب رسول کے انتقال فرماتے ہی انکار امامت کا صریحًا اور بدیہًا کیا اور اوسیوقت سے اون پر جس کے مستحق تھے حکم صادر ہو گیا مگر براہ مہربانی اپنے اس فقرہ کو خوب یاد رکھیگا کہ جب تک زبان سے کوئی محض انکار توحید اور نبوت نہ کرے وہ کافر نہین ہوتا اسے بھول نہ جائیگا اور جو صریحًا منکر توحید اور نبوت ہو اوسکو مسلمان کہتے رہئے گا اور ہم کو کہنے دیجئے گا
آیات بینات از الفاظ عزمنکہ مجتہد صاحب کا یہہ قول صفحہ ۴۴ سطر ۲۳ تا الفاظ سامنے شرمندگی ہوگی صفحہ ۲۵ سطر ۔
آیت آخری بھلا ہم آپ کی ایسی سخت کلامی کے نسبت کچھ کہین تو نوبت اوسکی پہونچیگی جس سے ہم کو نفرت ہے لہذا خاطر جمع رکھئے کہ ہم بجز اس کے جو شیخ سعدی نے کہا ہے ہر کہ بدانا تری از خود مجادلہ نماید تا بداند کہ داناست بدانید

کہ نادان ست اور کچھ نہین کہتے ــ
آیات بینات از الفاظ دیکھو کہ ذوالفقار مین صفحہ ۲۵ سطر ۸ تا الفاظ قمر ابن محمد
کی تحریف کرلی ہے صفحہ ۲۵ سطر آخر ــ
آیت آخری افسوس ہے کہ ذرا تو آپ توجہ فرماتے کہ شاہ صاحب کا دعوی باب بارہ تحفہ اثناعشری مین کیا تہا اور جناب غفران مآب کو اوسکا جواب بنا تہا یا دنیا بہر کا کیا غضب ہے کہ صاحب تحفہ تو یہہ کہکر میدان جدال مین آوین کہ جنکو شیعہ لایق تبرا لکھتے ہین شیعون کی روایتون سے ثابت کرینگے کہ وہ لایق تبرا نہین ہین اور جب اوسی کی بابت جواب محدود ہو کہ بیان کیا واہی تباہی دلایل لاتے ہو کافر کو ایک طرف رکھو فاسق بہی تو لعنت سے محفوظ نہین ہے تو اوسپر جواب دینے والے کو عامی وغیرہ الفاظ کہنا نہ معلوم کس قسم کی آدمی کی زبان سے نکل سکتے ہین مین بہر سعدی کا پند سود مند اویزہ گوش کرتا ہون ترا خامشی ای خداوند ہوش ٭ وقارست و نااہل را پردہ پوش ٭ اگر عالمی ہیبت خود مبر ٭ وگر جاہلی پردہ خود مدر ٭ اوپر ہم عرض کرچکے ہین کہ بہت سے اصحاب رسول اللہ کی اون آیات مین داخل ہین جو کمال مرحمت سے حق تعالی نے نازل کین آپ اون لوگون کو جنہین علم نہین ہے متوہم نکرین کہ شیعہ حضرت علی علیہ السلام اور اون کے صرف دو ایک احباب کو آیات کے وعدون مین داخل کرتے ہین ــ
آیات بینات مین اس موقع پر اوس فعل کو صفحہ ۲۶ سطر ا تا الفاظ مجاربین سے کرچکا صفحہ ۲۶ سطر ۳ ــ
آیت آخری بہت اچھا بہت بہتر بہت خوب ــ
آیات بینات از الفاظ جواب اسکا یہہ ہے صفحہ ۲۶ سطر ۴ تا الفاظ تو کیا عجب ہے صفحہ ۲۶ سطر ۱۰ ــ

آیت آخری بجا ہے سخن فہمی عالم بالا معلوم شد تین سے جو آپ کو محبت ہے اور او ہین کا پیار اسواسطے سرکار کو تین ہی تین سوجہتے ہین اور چار رونا چار ہے او ہین کا خیال ہر بار رہے جناب محقق علیہ الرحمۃ نے اصول ایمان جو ہین لکھی اولنسے کوئی استثنا کفار کے لیئے پیدا نہین ہوتا افسوس ہے کہ حضور کو دین اور ایمان مین بھی فرق نہ سوجھا ای جناب کتاب اور کباب مین فرق کرنے کا سلیقہ پہلے آپ حاصل کر لیتے تب ہی جناب غفران مآب علیہ الرحمۃ کے کلام بلاغت نظام سمجہنے کا قصد کرتے افسوس ہے کہ ملا زمان والا کلام مجید کے صاف وصریح آیت بہول گئے آپ سورہ حجرات مین پڑھئے قالت الاعراب امنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا جسکے معنی یہہ ہین کہ اہل عرب کہتے ہین کہ ہم ایمان لاے کہدو اونسے کہ تم ایمان نہین لاے ہو یہہ کہو کہ ہم مسلمان ہوئے —

آیات بینات از الفاظ علاوہ برین قول محقق طوسی صاحب کا صفحہ ۲۶ سطر ۱ تا الفاظ وعلینا دفعۃ بالبرہان صفحہ ۲۶ سطر ۱۲ —

آیت آخری چند ورق کو اولٹ کے ملاحظہ فرمالیجیے اور اگر خیال انصاف ہو تو نادم ہو جیئے اور کیا عرض کرون شعر تلقین درس اہل نظر یک اشارت است کردم اشارتے و مکرر نمی کنم ۞ —

آیات بینات از الفاظ اگر کوی کھے کہ جس طرح پر صفحہ ۲۶ سطر ۱۲ تا الفاظ تسلیم نکریگا صفحہ ۲۷ سطر ۹ —

آیت آخری بجا ہے پس بقول ہندیان اپنی منہہ مٹھو میان جب آپ کی توجیہ کے لیئے سند نرھی اور کسی اور سے کہنے پر انو نحصر رہے تو بہتر ہے کہ شعر سعدی جو اوپر لکھہ چکا ہون پھر پڑہ لیجیے اور سعدی کا فرمودہ کفایت نہ کرے تو یہان

بہی یہہ سن لیجئے العصمۃ تزینہ العالم دا لشر الجاہل ۔
آیات بیّنات از الفاظ جو کہ اس بحث کو ہم لکہہ چکے صفحہ ۲۷ سطر ۹ تا الفاظ
دلی غبار سنیون سے نکالو صفحہ ۲۹ سطر ۱۳ ۔
آیت اُخریٰ شیخ سعدی نے جو کہا ہے کہ مغز بیہودہ بردن و دُود چراغ بیفایدہ
خوردن کار خردمندان نیست ضرور حضور کو یاد ہو گا مگر چونکہ آپ کو اپنی تحریر
و تقریر پر افتخار اور اپنے زبان و قلم پر پورا اختیار تہا اسلئے بیخود ہو گئے ہیں ہے
شعر نکو رو باب مستوری ندارد ٭ چو دربندی سر از روزن برآرد ٭ آپ کو اپنی
خوبی تحریر اور حدت ذہن وجودت فہم کی دکہلانے سے غرض ہے اور شرم و آزرم
سے کوئی مطلب نہین تہا اسواسطے اسقدر طول تقریر کر گئے مگر معلوم نہین کہ آپ
اپنے احباب کے خباب مین یہہ سنکر آپ کیا فرمائین گے کہ خود آپ کے مذہب
مین بہی تین تقسیم ہین اول تو جو محارب حضرت علی مرتضیٰ کا از راہ عداوت و
بغض نہو مسلمان ہے دوسرے جو محارب حضرت مرتضیٰ کا از راہ بغض و عداوت
ہو وہ کافر ہے تیسرے خوارج و اہل نہروان جو داخل حدیث حربک حربی ہو
تو وہ احکام اخروی مین کافر ہے اون کے لیئے دعا مغفرت نکرنا چاہیئے اور ہرگز
اونکے جنازہ کی نماز نکرنا چاہیئے اور یہہ تقسیم خیر سے تحفہ اثنا عشری کے بارہوین
باب مین صفحہ ۶۲۶ پر موجود ہے اور یہہ ممکن نہین کہ سرکار نے ملاحظہ نہ کی ہو
باین ہمہ جہلا کے دل بہلانے کو اور بہلانے کو ایسی خوبصورتی سے آپ نے
اپنی تحریر کو رونق دی ہے کہ دار دنیا مین مسلمان ماننا اور دار عقبی مین کافر کا
حکم لگانا صرف شیعون ہی کے یہان ہے بہلا ہم تو اسی کے مقر ہین کہ جو اصول
خمسہ دین کا قایل ہو نہ وہ مسلمان ہے جو منکر ہو وہ کافر اور جو امامت کے اصول
کا صرف انکار کرے وہ دار دنیا مین مسلمان مانا جائیگا اور عاقبت مین کافر

کہا او سپر ملکم ہوگا مگر آپ کے یہان کی تقسیم پر تو ہر کوئی ہنسے گا اور قہقہہ لگا کے کہے گا کہ بھائی ہر گاہ ہم دیکھتے ہین کہ میدان قتال مین ایکطرف تو حضرت علیؑ تھے دوسری طرف حضرت عایشہ کے ساتھی یا امیر معاویہ اور شیاشیپ تلوارین چل رہی تہین وگیر ودار کا غلغلہ مچ رہا تہا تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ اون دونون گروہ مین نہ بغض تہا نہ عناد یون ہی جب ہم سرتہا دیکھتے ہین کہ زید نے میان سے تلوار نکالی اور بکر کی گردن ماردی تو ہم کیونکر سمجھ سکتے ہین کہ زید کو بکر سے بغض و عناد نہ تہا پس یہہ کیسی تقسیم ہے کہ حضرت علی سے لڑا اور اوسکا دل بغض سے صاف اور عناد سے پاک تہا وہ مسلمان ہے کہین ایسا بھی ہوا ہے کہ بلا علت بلا سبب کوئی لڑ مرے اور جب علت پیدا ہوئی تو ممکن نہے کہ اوس علت مین بغض و عناد کا میل نہو ہان یہہ اور بات ہے کہ وہ بغض و عناد اپنی خاص غرض سے پیدا ہوا ہو بلکہ یا تو خدا کے لیئے ہو یا سارے ملک کے واسطے سو اگر دو فوجین ہم لڑتے دیکھین تو دونون مین سے ایک گمان دونون پر ہم کرینگے مگر یہہ تو ہرگز ممکن نہین ہے کہ بلا بغض و عناد جوش پیدا ہو اور کوئی لڑائی ہو اور ہر گاہ حدیث صریح کے موافق خوارج و نہروانیون کے دائرۂ عقبی کے کفر کا حکم موجود ہے تو پہلے اور دوسری تقسیم کے کیا معنی ہین مگر بعد اجماع کامل یہہ قاعدہ کونسل مین ٹھہرایا گیا ہے تو قانون خاص ہے اور آپ ہی کی عملدرآمد کے لایق ہے پھر ہم کہتے ہین کہ اسکو ہر کوئی جانچ لیگا کہ جب حضرت عایشہ بہ حیلہ طلب خون حضرت عثمان لشکر ہزیمت پیکر لیکر بہ سواری جمل بمقابلہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام مین آئین اور امیر معاویہ ابن ابی سفیان نے صفین مین صفین باندھین تو وہ سب لڑائی بدون بغض اور عداوت کے ہوئی تہین بندہ نواز بھائی بھائی بھی تو بلا بغض و عداوت ہاتھا پائی کی لڑائی نہین لڑسکتے چہ جائیکہ فوج کشی ایسی کو لیتکل امور حضور ہے کے دربار مین

ہوتے ہین باکفر سے بچانے کے لیئے حیلہ وبہانہ ہو سکے سو ہم کو اوس حیلہ بہانہ سے
سروکار نہین ہے اور رہا ہو جس بنا پر تقسیم ہوی ہون اوس سے بھی ہم کو بحث نہین ہمارا
یہ کام تہا کہ حضور کے مذھب مین بھی تین قسم ایمان کی ہوگئی ہین سو اونکو دکھلا دیا
اور آپ کے مضحکہ کا خاکہ مٹا دیا لیکن اوس صورت خاص کی تقسیم کی بابت کوئی بات
بنائے تو گو وہ بڑی خرافات ہوگی مگر ہم اور ثبوت دینے مین بھی بند نہین ہین چنانچہ
ایسی عام کتابون مین جو کوڑیون کو بکتی پڑی پہرتی ہین دکھلائی دیتے ہین مین تو
یقین کرتا ہون کہ چونکہ آپ کو پوری طرح جناب انریبل سید احمد خانصاحب کی سی
ایس آئی سے تعلق ہے اور آپ اونکی کتاب احکام طعام کی طرفداری بھی کر چکے
ہین تو اوسی کتاب کے رد مین مولوی امداد العلی خانصاحب سی ایس آئی نے
جو کتاب امداد الاحتساب لکھی ہے وہ ضرور آپ نے پڑھی ہے سو اوس کے
صفحہ ۹ پر مرقوم ہے ؛؛ ذکر کیا امام سرخسی نے کہ نہین خلاف ہے اس مین کہ کفار مخاطب
ہین ساتھ ایمان اور عقوبات حدود قصاص مین اور ساتھ عبادت کے حق مواخذہ
مین بیچ آخرت کے بدلیل قول اللہ تعالے مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرَ جان تو کہ کفار
مخاطب ہے ساتھ تین چیزون پہلے کے یعنی ایمان اور عقوبات اور معاملات
اجماعاً پر عبادت سو وہ مخاطب ساتھ اون کے بیچ مواخذہ کے آخرت مین
پس حضور نے کیون اس سے قطع نظر فرمائی اور مولوی محمد اسمعیل صاحب کو
تو آپ نامعتبر کہہ ہی نہین سکتے وہ کتاب تقویۃ الایمان مین ارقام فرماتے ہین
کہ اگر کوئی کافر کسی مسلمان کی وضع بالکل پابند معاملات اور عبادات اور رسوم
کی اختیار کرے اور اپنے کام چھوڑ دے تو اوسکو مسلمان کہا جائیگا اور مسلمان
کے ساتھ جیسے معاملات کئے جاتے ہین ویسے ہی اوسکے ساتھ بھی کئے جائینگے
پھر اگر وہ دل سے بھی مسلمان ہے تو آخرت مین بھی مسلمان کے ساتھ بہشت

ین ہوگا اور اگر صرف ظاہر داری کیواسطے مسلمان ہے تو دنیا ہی مین اوسکو مسلمان
جانین گے (صفحہ ۱۷۲ مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو) اب خدارا انصاف پر آئی کہ جناب
غفران مآب نے آپ کے مسایل مسلمہ ہی کے موافق فرمایا ہے یا کچھ بڑہا دیا ہے ای
جناب جبکہ حضرات ابوبکر و عمر و عثمان اپنے کو مسلمان کہتے تھے مسلمانون کے رسوم
واحکام کی پابندی ظاہر کرتے تھے نماز پڑھتے تھے روزہ رکھتے تھے تو اونکو ہم اونکے
ظاہر پر اس دنیا مین کافر کیونکر کہین چنانچہ آپ کا خود بھی یہی مقولہ ہے جو صفحہ ۲۴
آپ نے لکھا ہے اور جس کی بابت ہم اوپر کہہ آئے ہین کہ یاد رکھیگا مگر چونکہ یہہ بھی
ہم صریح جانتے ہین کہ اصول امامت کے وہ منکر ہین اور وہ انکار کھلا ہوا ہے کہ
خود سر پر آرائے خلافت تھے تو خود اونکو اور نہ اون کے ایمان وارکان کو کس طرح
داخل وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ الخ کا
نہ سمجھین اور وعدہ آخرت کی بابت حکم نہ لگائین کیا ہم حق تعالے کے احکام کو جو نہ تھا
اور اوسکے وعید کو سہل مان لین العیاذ باللہ اب آپ فرمائی کہ کاسہ لیسی کے
واسطے ہمارے یہان ایسے احکام دئے گئے ہین یا آپ کے یہان چونکہ حضرات
خلفاء ثلاثہ کے خزانہ عامرہ سے آپ صاحبون کا پیٹ پلتا تہا تو اونکو تو جو چاہے
فرمائی خدا اور نعمت ہی تے مگر معاویہ کو بھی کفر سے صرف روٹی کیواسطے بچایا ہے
یا کسی اور غرض سے مقام حیف اور صد حیف ہے کہ جو جناب امیر علیہ السّلام پر
تبرا کرتا ہو جو جناب امیر علیہ السّلام پر فوج کشی کرے اوس کے مقابلہ مین آپ
یہہ اعتقاد رکہین کہ وہ بلا عناد در پئے فساد ہوا اوسے مسلمان گنین یہہ جوساری
دل خوش کن تقریر آپ کر گئے او سپر ذرا پھر دھیان فرمایئے کہ اگر کسی شیعہ نے
کسی سنی سرکار سے فایدہ دنیا اوٹہایا تو چاہو اوسکی بھی ہم تاویلات کرین مگر ہم
اونکو یہان چھوڑ کے تسلیم کر لین کہ جی ہان ہم نے بادشاہان حنفی الطریق کے

خزانہ سے زر و مال حاصل کیا تو آپ کیا انکار کر جائینگے کہ بادشاہان تبرائی کی کاسہ لیسی سنیون نے نہین کی اور اگر مدت کی باتین بھول جاے تو بھول جاے ابھی لکھنؤ مین کلہ ہی کا معاملہ ہے کہ سرکار اودہ مین بیشمار سنی پلتے تھے اور کس خوشی اور ادب سے سارے رسوم مذہبی شیعون کے خلاف اپنے اعتقاد کے برداشت کرتے تھے کیا آپ انکار کرینگے کہ ع سنی تھے جتنے شہر مین شیعہ کا کہاتی تھے ع مگر احسان فراموشی کا تو علاج ہی نہین ہے اب بادشاہ عصر اور شہنشاہ وقت کے عہد مین اپنی کثرت کے اعتبار سے جو چاہئے کہئی اور جو چاہئے ہماری قلت کیوجہ سے لکہ ڈالئے اور ہماری زبانون کو روکوائی مگر جبکہ حق تعالے کی اوس وعدہ کا ظہور ہوگا جو سورۂ نور مین فرمایا ہے کہ وعدہ کرتا ہے خدا اون لوگون سے کہ ایمان لائے ہین تم مین سے اور عمل کرتے ہین شایستہ ہر آئینہ خلیفہ کرینگے ہم اونکو بیچ زمین کے جسطرح خلیفہ کیا تھا اونکو جو آگے اونسے تھی اور ہر آئینہ غالب کرینگے ہم واسطے اون کے دین کے تو کھل جائیگا کہ کون حق پر ہے اور کون باطل پر اور پھر جیسا جناب غفران مآب نے فرمایا ہم کو اوسکی حاجت ہے نہ رہ جائیگی کہ کسیکو کافر کہنے کا موقع یا دین مگر صرف اون کے بابت جو مر کھپ گئے ہون گے اوسوقت آپ نہون گے جو شیعیان علی کا اقتدار دیکھین گے اور جس طرح آپ ہنس رہے ہین اوسی طرح اور بہت ہنس کے مر گئے ہین اور ہنسی کا مزہ پا رہے ہونگے آپ کو اس کہنے مین بھی تعجب ہے کہ کچھ لیس و پیش نہوا جو کہہ گئے کہ کسیکے ہاتہ مین حضرت عباس کا علم ہوگا یاد رکہئے کہ حضرت عباس علیہ السلام کے ہاتہ مین جو علم تہا وہ جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم ہی کا علم تھا جو جنگ مین ملا تھا یہ نہ سمجھئے کہ وہ علم یزید کے پاس تہا اسواسطے کہ جس کی آنکھونمین خیر ہی نہ چہا گئی ہوگی اور سفید اور سیاہ کی پہچان ہوگی وہ معلوم کرلیگا کہ یزید کا علم سیاہ تہا —

آیات بینات از الفاظ نیل اے سنیو خدا کیواسطے صفحہ ۲۹ سطر ۲ آتا الفاظ

اور مجتہد صاحب جنتی صفحہ ۲۹ سطر ۱۶۔
آیت آخری جی تان آپ کے ناربین کیا شک ہے جن الفاظ سے آپ کی خوشی ہو
اپنے دوستون کی ہم سے شکر گذاری کرائی اور فرمائی تو ہم بھی آپ کے مفتیون
کا شکر پیروان ملت حقہ سے کرادین اسواسطے کہ جیسا ہم اوپر لکھہ آئے ہین شاہ
عبد العزیز صاحب نے منکر خلافت شیخین کو کافر قرار دیا تہا اور صفحہ ۲۱۱ غایۃ الاوطار
ترجمہ اردو دُرِمختار مین یہہ اشتہار دیا گیا کہ جو کافر ہوا بہ نسبت دشنام شیخین
یعنی صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ عنہما یا دونون مین سے ایک کی دشنام
یا بدگوئی سے وہ کافر ہوا بحر الرائق مین جوہرہ سے صدر شہید کے نسبت کرکے
منقول ہے کہ جسنے شیخین کو بد کہا یا اون دونون کو طعن کیا تو وہ کافر ہوگیا اور
توبہ اوس کی مقبول نہین اور اسی قول کو ابونصر دبوسے اور فقیہ ابو اللیث سمر
قندی نے لیا ہے اور یہہ ہی پسندیدہ ہے فتوی دینے کیواسطے مگر صفحہ ۲۱۲
پر بڑی مشکل سے اسکو مانا کہ ہرگاہ ہم اسکے قایل ہین کہ شاتم انبیا کی توبہ قبول
ہے تو شاتم شیخین عدم قبول توبہ نے دلیل ہے اگر یہہ عبارت آخر نہو تی تو ہم
غریب تقیہ کرکے توبہ بھی کرتے تو نہ چلتی اور پہلے حکم پر گردن اوڑادی جاتی
مگر شکر ہے کہ اب اگر پیرایہ تقیہ مین توبہ کرین تو جان سلامت رہیگی اور
اوسکا شکر ضرور ہوا۔
آیات بینات از الفاظ اس تقریر کا جسکی متانت صفحہ ۲۹ سطر ۱۷ تا
الفاظ با قلت خدام صفحہ ۲۹ سطر ۲۳۔
آیت آخری آپ کے تعلیم کی ہم کو احتیاج نہین ہے جناب غفران مآب نے
کوئی نئی بات ہمکو نہین بتلائی ہے آپ ہی کو نئی بات معلوم ہوتی ہے آپ کو
عدم ظہور جناب صاحب العصر والزمان عج سے جو یہ جا بجا بدگمانیان پیدا ہوتی

وہ ویسی ہین جیسی دہریون کو نسبت حق تعالے کے وجود کی بابت ہین اور جو آپ
اسیطرح سیکڑون دلیل عدم وجود حق تعالی پر لاتے ہین پس آپ اوسنے اپنی
تعریف کرائی اور اونکی تعریف کے خود دُیل باندہ دیجیے جسطرح حضرت نوح
کے وعدہ طوفان کے عدم ظہور پر اونکی امت کے فاسق و منافق قہقہہ لگاتے
تھے آپ بھی ہنسئے ہم آپ کو مضحکہ کرنے سے نہین روک سکتے اور جبکہ حق تعالے
طغیان ظلم و جور دیکھ رہا ہے پر خاموش ہے تو ہم کو عدم ظہور جناب امام الزمان
پر ذرا بھی تعجب نہین ہے حق تعالے اون تقاریر اور مکر سے جو رات دن پیش
آتے ہم کو محفوظ رکھے اِنَّ اللَّیَالِی وَالْاَیَّامَ قَدْ طُبِعَتْ عَلَی الْخِدَاعِ وَ
فِیْھَا الْمَکْرُ وَالْحِیَل۔
آیات بینات از الفاظ جب جینے صوارم مین صفحہ ۹۲ سطر ۴ تا الفاظ
جلوہ مفت است دیدنی دارد صفحہ ۳۰ سطر ۱۰۔
آیت آخری جو آپ نے فرمایا بجا ہے آپ کو ابتدائً ملاحظہ ذوالفقار کا اختیا
شوق ہوا ہوگا مگر جب اوسکے مطالب و مقاصد نے خاطر اقدس کو فگار
فرمایا تو حدیر اوسکے جوہر ناگوار ہوئے اور جب اوس کے چیتکے بُری لگنے لگے تو مجبوراً
حضرات یہود اور نصارا قرآن مجید کو ملاحظہ فرما کر اوسی طرح کے کلمات لوچ
ولچر جیسے حضرت نے فرمائی قرآن مجید کے مضامین کی بابت فرماتے ہین اور وہ
ہم کو اور آپ کو اور تمام مسلمانون کو شاق گذرتے ہین مگر اونکا منہہ کوئی پکڑ نہین
سکتا اسیطرح جو آپ فرماتے ہین ہم آپ کے زبان نہین روک سکتے آپ چاہے
قصّہ کہین یا لطیفے یا جلوہ دیکھلائین یا گالیان دین غرض جو جی مین آئے فرمائیے
اشعار تو میزن غمزہ با من می خورم خوش خوش بجان پیکان ہا چہ غم دار دترا گر سینہ
من چاک خواہد شدہا عذر نہین ہے مگر آپ کے قال پر ہمکو حال نہ آئیگا اس سے

[illegible]

مطمین رہے بہرحال گوشہ گیران انتظار جلوہ خوش می کنند ما بر شکن طرف کلاہ و برقع از رخ برفگن ۔۔

آیات بینات از الفاظ اوّل یہہ کہ خدا نے صفحہ ۳۰ سطر ۱۱ تا الفاظ اور بہی زیادہ وسیع ہوجاتا صفحہ ۳۰ سطر ۱۸۔۔

آیت آخریٰ دار دنیا کے مسلمانون کو آپ بھائی مانین یا اور جو رشتہ مناسب ہو بموجب حکم مولوی محمد اسمعیل صاحب کے جوڑین اور اونہین کے طفیل مین بت پرستون اور کافرون کو بہی بھائی بناوین یا اونکے ارشاد کے قبول سے عدول کرین مگر ہم تو دار دنیا کے مسلمانون کو اپنا بہائی نہین کہتے ہین جو اور کفار کو بھائی بناوین مگر کیا کفار سے تمتع اور فوائد اوٹھانے کے احکام سے بھی آپ کو انکار ہے شاید آپ ممنوع ہون گے تو ہون ہم پر یہہ بھی فضل الٰہی ہے کہ کفار سے بہت سی مدد پاتے ہین اور اونکی اعانت سے استفادہ اوٹھاتے ہین مگر ہم مین اور آپ مین یہہ فرق ہے کہ آپ اون کی نجاست سمیت اونکے فایدون کو چیٹ کرتے ہین اور ہم اوسکو سگ وخوک سمجھتے ہین صرف اونسے غلہ لیتے ہین کپڑا اونسے خریدتے ہین اور بہت سے چیزین لیتے ہین اور بالضرور ہم اونکے بھی مدد کرتے ہین آپ کیطرح اونکو بیجا ذبح نہین کرڈالتے ہم اونکا خون نہین بہاتے اون کے خانمان برباد نہین کرتے اور عورتون کو نہین مارڈالتے وحالانکہ آپ ان سب زبردستیون کو ناحق ونارواجائز رکھتے ہین ۔۔

آیات بینات از الفاظ دوسرے شیعون کی خاطر سے صفحہ ۳۰ سطر ۱۹ تا الفاظ نسبت بحال شیعیان صفحہ ۳۱ سطر ۹۔۔

آیت آخریٰ شعر صاحب دیوان ماگوی ندانند حساب ؛ کا اندرین طغرا نشان حسبۃً للہ نسیت ؛ غور فرمائی کہ کوئی لفظ کوئی فقرہ سے آپ کا کوئی

فایدہ نکلتا ہے کیا سوئر کھلانے سے یا شراب پلانے سے یا زنا کرنے سے آپکے صحابہ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے بہتر اپنا دل خوش کیجئے لیکن اگر ہم سچ کہدین تو خفا نہو جیئے گا آپ کے جامع الاصول کی کتاب خلافت کے صفحہ ۲۱۵ حرف ج مین مرقوم ہے کہ عمر ابن میمون نے کہا کہ نبیذ حضرت عمر کے سامنے لائے گی اور انہون نے نوش کی مگر بوجہ جراحت ابو لولو کے نکل گئے تو دودہ پلایا گیا سو وہ بھی نکل گیا کیا تب جانا گیا کہ وہ دنیا سے گزران سے گزر گئے آپ کچھ سمجھے یہہ کون حضرت عمر مین وہی جناب خلیفہ دویم اور نبیذ آپ نہ جانتے ہون تو سن لیجئے کہ شراب کو کہتے ہین اور با ور نہو تو کشف اللغات مین پڑہ لیجئے کہ شراب خرما کو کہتے ہین اور غیاث اللغات مین نبیذ کے معنی مین یون تحریر ہے شرابی کہ از خرما و جو وغیرہ

سازند در استعمال فارسی این لفظ بدال مہملہ نیز صحیح باشد از منتخب و صراح

بعضے بمعنی چیزے نوشتہ کہ ہندی آنرا بوزہ گویند دیکھا آپنے کہ نبیذ شراب کو کہتے ہین اور جناب خلافت ماب نے مرتے دم بھی اپنے لیئے حلال جانے مگر عجب نہین کہ اس موقع پر آپ مولوی روم کا شعر پڑہ دین۔ کار پاکان را بہ نفس خود مگیر ٭ در نوشتن گرچہ باشد شیر شیر ٭ تو اور جو چاہئے پاک ذات نشکر حرام کو حلال کیجئے چنانچہ گانا تو علانیہ حلال ہے ہو رہا ہے کفارہ کا کہنا نا غیاب مروا ہے شاید آپ کو یہہ عذر پیدا ہو کہ حضرت عمر چونکہ شدید جراحت مین مبتلا تھے اور نبیذ دوا ہی ہوگی اسواسطے اضطرار مین شراب نوش فرمائی ہوگی تو جناب یہہ امر بھی نہین آوسی کتاب مین دو ورق اولٹ کے پڑہ لیجئے یہہ لکھا ہے عَنْ عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اَللّٰھُمَّ بَیِّنْ لَنَا فِی الْخَمْرِ بَیَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتِ الَّتِیْ فِی الْبَقَرِ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَ الْمَیْسِرِ قُلْ فِیْھِمَا اِثْمٌ کَبِیْرٌ۔ الخ فَدُعِیَ عُمَرُ وَ قُرِئَتْ عَلَیْہِ فَقَالَ اَللّٰھُمَّ

بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّتِیْ فِی النِّسَاءِ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْتُمْ سُکَارٰی فَدُعِیَ عُمَرُ وَقُرِئَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ بَیِّنْ لَنَا بَیَانًا شِفَاءً فَنَزَلَتْ اَلَّتِیْ فِی الْمَائِدَۃِ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطَانُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوۃِ فَدُعِیَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَیْهِ فَقَالَ اِنْتَهَیْنَا اِنْتَهَیْنَا۔

نیئے اب چھوڑا ابتو یقین فرمائیگا کہ حرمت شراب کی سورہ بقرا ور نسائین آچو کی تھے مگر حضرت نے شراب نہ چھوڑی اور یہی فرمائی گئی کہ اس مین شفا ہے اور یہی باتین بنائی گئی کہ حرام نہین ہوئی مگر جب تیسری آیت مایدہ مین آئی تو البتہ بظاہر چھوڑ دی تھی چنانچہ مرتے دم بینا دلیل ہے حافظ نے گویا اونہین حضرت کے منھہ سے یہہ شعر شناہی شعر شیخم بہ طعنہ گفت حرام ست می مخور ۔ گفتم بچشم گوش بہر خرنمی کنم ۔ و اگر جامع الاصول کی تلاش مین وقت ہو تو روضۃ الاحباب مین ملاحظہ فرمائے ۔

آیات بیّنات از الفاظ تیسری اگرحقیقت مین صفحہ ۱۳ سطر ۱۰ تا الفاظ زنار را رسوا لکن صفحہ ۲۲ سطر ۱۵ ۔

آیت اخریٰ یہہ تو آپ ہی خدا سے پوچھہ سکتے ہین کہ کیا اوسکو کرنا اور نہ کرنا تھا اور آپ ہی کے منہ کو سزاوار ہے کہ حق تعالے سے پوچھین کہ قبل بعثت حضرت مسیح علیہ السلام کے بنی اسرائیل کے برابر تیرے حضور مین کوئی بھی بہتر نہ تھا جب حضرت مسیح علیہ السلام کو مبعوث کیا تو نصاریٰ کو پیار کرنے لگا لیکن جب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پیغمبر بنایا تو بنی اسرائیل اور نصاریٰ سے دونوں

کر کافر کہدیا اگر تجھے اون دونون کو کافر ہی بنانا تھا تو عبث حضرت مسیح اور خاتم
انبیا کی کیون لگا دی یہی کہدیا ہوتا کہ جب کوئی خداشناس پیدا ہوجاوے اور اونکی
ضلالت پر کہنے لگے تو اوسیوقت وہ کافرون مین شمار ہوجاوین نعوذ باللہ ایسے
ہفوات اور مزخرفات قول آپ ہی کی زبان کو زیبا ہے لکھنؤ مین کیا اب بھی دیہات
اور قصبات مین بعض شیعہ سنی کو نجس جانتے ہین اور اگر اونکا ہاتھ چھو جاوے تو پاک
کرتے ہین اس سے یہہ آپ کا مان لینا کہ جناب غفران مآب نے ایسا حکم جاری کردیا
تھا آپ ہی کے لئے ہوگا اگر اونکا ایسا ہی فتویٰ ہوتا تو جناب شاہ عبدالعزیز صاحب
کی طرح اونکو تو یہہ خوف ہی نہ تھا کہ تحفہ اثناعشری مین شاہ صاحب اپنا نام چھوڑ گئے
وہ علانیہ ضرور لکھہ دیتے شیعون کے مجتہد تو نایب امام ہین مگر آپ کے مجتہد البتہ
بجائی بابا کے ہین جو انٹ کا سنٹ بکتے ہین اور آپ اوسکو صحیح سمجھہ کے مانتے ہین
چنانچہ شرح وقایہ کے ترجمہ نور الہدایہ مطبع نظامی کانپور کی کتاب الصلوٰۃ کے
باب نماز کے مفسدات اور مکروہات کے ابتدا مین صفحہ ۱۹۱ پر لکھا ہے مفسدات
یعنی جو نماز کو فاسد کرتے ہین بہت سے ہین پہلے کلام کرنا اگرچہ بھولے سے ہو یا
خواب مین ہوئے اور امام شافعی کے نزدیک اگر بھولے سے کلام کرے تو نماز
فاسد نہوگی اب کوئی پوچھے کہ یہہ کیا دیوانگی ہے کیا کوئی سوتے سوتے نماز پڑھتا ہے
جو خواب مین کلام کریگا اور اوسپر طرہ یہہ کہ بھولے سے کلام کرے یعنی سورہ حمد
تو نماز مین پڑھ رہا ہے اور زید کو دیکھکر کہنے لگے کہ کیون صاحب آپ کو احتلام
تو نہین ہوا کیا کہنا ہے اس سمجھہ کو یقین جانئے کہ مین نے یہہ تعریضاً نہین کہا ہے کہ
کہ صفحہ ۱۸ نور الہدایہ مین دیکھہ لیجئے کہ نمازی کو بھی عین نماز مین آپ کے مذہب والون
سے احتلام ہوسکتا ہے چنانچہ صاف وصریح باب حدث مین نبیح نماز کے صفحہ
۱۱۸ کے پندرہوین سطر مین بجنسہ یہی عبارت ہے اور اگر کوئی شخص نماز مین مجنون

یا بیہوش ہوگیا یا سو گیا اسطرح کہ وضو نہین جاتا اور اوسکو احتلام ہوا یا قہقہہ کیا
پس جب نماز مین نیند آسکتی ہے اور احتلام کا ہونا امکان مین ہے تو دوسری سے
سوال کرنا کب محال ہوگا وہ تو اسان تر ہے یہہ بھی آپ ہی کے علما کو اختیار ہے کہ
جو چاہا حکم لگا دیا جناب رسول خدا پر الزام جڑ دیا اور بگڑ گئے دیکھہ لیجئے نور الہدایہ
ترجمہ شرح وقایہ جلد اول کتاب الصلواۃ باب جنازی کے احکام مین صفحہ ۱۰۷
سطر ۷ اور روایت کی ابو داؤد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ تھی حضرت
رسول صلی اللہ علیہ وسلم غسل کرتے جنابت سے اور دن جمعہ کے اور غسل
میت سے مگر جب شدہ آگئی کہ مس میت کا غسل تو شیعون کے یہان ہے تو حیث
سے یون بات بنائی اور ضعیف کیا اوسکو جمہور نے اور اس باب مین کوی حدیث
صحیح وارد نہین ہوئی تو بھی کہتے ہی بن پڑا ان محمول استحباب پر ہو سکتا ہے سچ ہے
ان اعمال اور احکام کا قیامت کو حال معلوم ہوگا یون ہی آپ کے چوتھی تقریر
نے سر ویا ہے اگر جناب غفران مآب کی اس عنایت پر کہ خلفاء ثلثہ کو وہ مسلمان
فرماتے ہین آپ راضی نہین ہین اور دوسرے مجتہد کے فتوی کو پسند کرتے ہین
تو چشم ما روشن دل ما شاد بہر کاہی کو آپ اولجتے ہین تعالی اللہ از ین بتھر چہ بیابا
آیات بینات انہ الفاظ اب اوس قول کو سنئے صفحہ ۲۳ سطر ۶ آتا الفاظ
اسلام کو برا بہ سمجھتے ہین صفحہ ۲۴ سطر ۲ —
آیت آخری فی الواقعی جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کا پایہ او صاف اوس
سے بہی ارفع ہے جو آپ نے فرمایا مگر آپ نے علیہ الرحمتہ کے مفہوم کو جو حاشیہ
پر تحریر فرمایا ہے سو تصور معاف ابتدا آپ کی طرف سے ہے لہذا ہم متن مین
عرض کر دیتے ہین کہ جو آپ کے ذہن عالی مین ہے وہی ہمارے خیال مین بہی ہے
کہ آپ سے نیکون کے حق مین امید خیر کی نہین ہے اور یہہ قیاس مذموم آپ کا

مشتبہہ ہے قیاس امام اعظم سے آپ کے کہ اونکو درجہ اول مین قیاس کا حاصل تہا
اور جو الفاظ آپ کے رمایت سے نکلے یا نکلتے ہین اونکی بہی وہی اصل مین معنی ہین
جو آپ نے بحق جناب مُلّا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کے لئے ہین مگر جو جناب ملا محمد
باقر علیہ الرحمہ نے فرمایا اوس سے کسی شیعہ کو انکار نہین ہے مگر آپ کو اونکے ارشاد
کے اظہار سے کیا فائدہ ہے آپ کیا اوسکو نہین جانتے کہ مجتہدین مین اکثر مسایل
مین اختلاف ہوتا ہے اور مجتہدین کا اختلاف کچہہ ہمارے ہی مذہب مین نہین ہے
آپ کے یہان تو بہت بڑا پڑتا ہے چنانچہ کچہہ تو اشارۃً ہم اوپر لکہہ آئے ہین اور
اگر صراحۃً درکار ہے تو دانہ از انبارہ و قطرہ از بحار سن لیجئے کہولی شرح وقایہ
کا ترجمہ نور الہدایہ مطبوعہ مطبع نظامی کا صفحہ ۱۷۰ باب احکام نماز جنازہ دیکہئے
اوس مین یہہ مرقوم ہے اگر ایک لڑکا قید ہوکے دار الاسلام مین آیا اور مر گیا
اگر اپنے مان باپ کے ساتہہ قید ہوا ہے اور کوئی اونمین سے مسلمان نہین ہے
اور نہ وہ خود عاقل تہا نماز اوسپر نہ پڑہی جائیگی اور اگر اکیلا قید ہوا تو اوسپر نماز
پڑہی جائیگی انہ شی عجائب اگر کافر کا لڑکا مان باپ کے ساتہہ قید ہوکے مرے
تو اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے اور اگر اکیلا قید ہوکے کفر ہی کی حالت مین مرے تو نماز
اوسپر پڑہی جائے اس کے بہید کو آپ ہی سمجہہ سکتے ہین ہم غریب شیعہ کہان ایسے
گنہگار پر نماز پڑہنے کے منشاء کو جان سکتے ہین شاید یہہ بہی کوئی ویساہی پولٹیکل راز
ہے جیسا جناب خلافت مآب ابوبکر صدیق نے بعد اوس کے کی جنگ اہل حضر
موت مین کامیابی ہوئی اور اشعث بن قیس گرفتار ہوکر آیا تو اپنی بہن ام فروہ
کا اوس سے نکاح کر دیا تہا چنانچہ عاثم کوفی کے ترجمہ کے صفحہ ۲۰ پر ملاحظہ کر لیجئے

تا با اشعث بر اشرف مصاہرت خویش برگزند یعنی ام فروہ را بحبالہ او داد و
او برا مستغرق احسان و اکرام گردانا خیر یہہ جملہ معترضہ تہا مگر اب سنئے کہ یگانہ

عصرنادر دہر مولوی جامی وحید الزمان نے شرح وقایہ مین ابن سعد کی روایت طبقات کا صفحہ ۷۰ اپر یہہ حاشیہ چڑہایا اور فائدہ پنہایا ہے۔

ف۔ روایت کی ابن سعد نے طبقات مین فرمایا حضرت علی رض (معاذ اللہ) دسنے کہ جب خبر کی مین نے حضرت صلی اللہ وعلیہ وسلم کو ساتہہ موت ابوطالب کے روئے پہر کہا واسطے میرے جا اور غسل دے اوسکو اور کفن دی اوس کو اور چہپا اوسکو کہا حضرت علی رض نے کہ کیا مین نے ایسا ہی اور آیا مین پہر فرمایا کہ جا اور غسل کر اور رہی رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وسلم بخشش مانگتے واسطے اون کے کئی دن تک اور نہ نکلی گہر سے یہان تک کہ اوترے جبرئیل علیہ السلام ساتہہ اس آیت کے کہ نہین جائز ہے واسطے نبی کے اور واون لوگون کی جو ایمان لائے یہہ کہ بخشش مانگین مشرکون کے واسطے ناظرین غور فرمائیے کہ ایک تو یہہ کہی کہ جو کافر اکیلا قید ہو جائے اور مسلمان ہو اور مرجائے تو اوسپر نماز پڑہی جائے اور دوسرے یہہ لکہے کہ حضرت ابوطالب جو حضرت علی علیہ السلام کے والد اور رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے چچا اور چچا بہی کیسے کہ جنہون نے جناب رسول خدا کی ہر طرح پرواخت اور حمایت کی اور وہ دارالاسلام مین مرے ہین اور اونکی جو تجہیز وتکفین ہو اوسپر خدا اعتراض ہوا اب مین یہہ بہی بکمال ادب عرض کرتا ہون کہ حضرت ابوطالب کے مرنے پر تو جناب رسول خدا دعا بخشش کرنے سے روکے گئے تہے اب دوسرا ماجرا سنئے کہ منافق کے مرنے پر بہی جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم موافق آپ کے مذہب کے جنہر کے گئے اور حضرت عمر کی جیت رہی چنانچہ کتاب منہاج النبوت ترجمہ مدارج النبوت جلد اول مطبوعہ منشی نول کشور لکہنؤ کے صفحہ ۸۰۷ پر مرقوم ہے اور حکم کیا عبداللہ ابی منافق کے بیٹے کے تئین کہ نیکی کرے اوس سے یعنی عبداللہ مذکور کے سے اور وہ

سردار تہا منافقون کا اور رئیس لوگونکا اور بیٹا اوسکا صاحب دین اور ایمان سے
تہا اور متقی اور جب موا وہ منافق تب نکالا حضرت نے اپنا پیرہن بدنسے اور
اوسکا کفن کیا اور نماز کی اوسکی جنازہ پر پس کہینچا عمر ابن خطاب نے حضرت کی
تئین لباس پکڑکے اور کہا کہ نماز پڑہتے ہو منافق کے جنازہ پہ جو راس رئیس تہا
منافقونکا یعنی سر اور سردار پس کہینچا حضرت نے اپنے پیرہن کو عمر کے ہاتہ
سے اور کہا دور ہو مجہسے اے عمر نعوذ باللہ خوب کشاکشی ہوئی پس نازل ہوا
یہہ آیہ وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ
عَلٰى قَبْرِهٖ یعنی نماز مت پڑہ ای محمد کسیکی جنازہ پر اونسے یعنی منافقین سے
جو موا کبہی مت پڑہ اور مت کہڑا ہو اوس کے گور پر یہہ جو کچہہ مین نے عرض کیا
گو ہمارے اعتقاد اور ایمان کے خلاف ہے اور ہم اسکو محض جہوٹہ اور افترا جانتے
ہین اور ہر گز خیال نہین کر سکتے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
جن پر علم کان مایکون کہلا تہا مرضیات الہی سے ناواقف اور محتاج ہدایت
حضرت عمر کے ہون مگر آپ کو تو کوئی حجت نہین ہے کہ جناب رسول خدا نے
تجہیز و تکفین کافر و منافق دونون کو یکسان اہتمام کیا اور منافق کے جنازہ پر
نماز پڑہی اور اپنی دونو غلطیون پر متنبہ نہوے تا آنکہ منجانب اللہ جہڑکے گئے
اور درمیان رسول خدا صلعم اور عمر ابن خطاب کے تو اختلاف کہلا کہلا ہے
ایسی صورت مین آپ جناب غفران مآب اور جناب ملا محمد باقر مجلسی علیہ الرحمہ
کے احکام مختلف دکہلا کے ہمین کیا قایل کرین گے افسوس ہے کہ بجاے ثابت
کرنے فضایل سب کے جنکے مدعی آپ ہوتے یہہ خرافات باتین لکہکر اپنی لگی ہوئی
بجہا رہے ہین مین دفتر کا دفتر ایسے اختلافات کا جو آپ کے مذہب مین ہے
سیاہ کر سکتا ہون مگر مختصر اور نہایت معتبر عرض کرتا ہون ملاحظہ فرماے

تحفہ اثناعشری مطبوعہ مطبع نول کشور کے صفحہ ۶۲۶ پر صاف صاف مرقوم ہے
باید دانست کہ مخالفت امیر بنا بر اجتہاد در مسایل فقہ کہ امامت و میراث
پیغمبر و عدم تمام ہبہ قبل القبض و تقسیم خمس متعہ الحج و عمرہ از آن باب ست
اصلا کفر نیست و معصیت ہم نیست انرا کہ حضرت امیر نیز مجتہد می بود از مجتہدین
صحابہ مجتہدان را در مسایل اجتہادیہ باہم خلاف جائز ست و نیز مجتہد ماجور است
پس جب آپ دونوں کے اختلاف کو اپنے یہان جائز رکھتے ہین اور خلف کا ایک
دوسرے سے بہی ہم بیان کر چکے او رنیز صریحاً ظاہر ہے کہ اگر آپ کے یہان
اختلاف ہوتا تو چار امام آپ کیون نصب کرتے اور اہل سنت کے مذہب
کو چار جگہ تقسیم کرتے پہر ہم پر معترض ہونا اور اپنا دل خوش کرنا آپ ہی
کا حصّہ ہے —

آیات بینات از الفاظ اس لئے اب ہم صفحہ ۴۲ سطر ۴ تالفظ تحریر
فرماتے ہین صفحہ ۴۳ سطر ۱۰ —

آیت اُخریٰ جن صحابہ کے ہم قایل نہین ہین وہ بلا اختلاف بعد انتقال
جناب رسول خدا صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلّم اصول امامت کے منکر ہوگئے
اور اس مین درمیان علما کے اختلاف ہے کہ انکار امامت سے نبوت جناب
رسول خدا کی بہی وہ منکر ہوے مگر مطلب جناب غفران مآب کے اس فقرہ کا
کہ از اول ایمان نداشت ہم شرح اوپر لکھہ آئے ہین جی چاہئے پہر اوسکے
تلاوت سے حلاوت اوٹہائے مراد یہہ ہے کہ جسنے آخر کو اپنے معائب کہول
دئے تو پہلے کے محاسن بہی غائب ہو جاتے ہین —

آیات بینات از الفاظ اس کے جواب مین جو کچہ صفحہ ۴۲ سطر ۱۱ تا الفاظ
وہ باطل ہے صفحہ ۴۳ سطر ۱۳ —

آیت اُخریٰ جو کچھ آپ نے ارقام فرمایا اوس کے بابت ہم بھی عرض کر چکے
اور اب جو دلایل حکیمانہ اور برہان منطقیانہ آپ لکھنے کو ہین اونہین بھی ہم
پڑھینگے اور اوس کی بابت بھی آپ کی تقریر کو ناصواب ٹھرائین گے اور عرض
کر دین گے کہ نفاق صحابہ کی بابت جو ہمارا اعتقاد ہے وہ ہی صحیح ہے اور آپ کا
خیال باطل ہے ۔

آیات بینات کم از الفاظ اثبات بہ منافق ہونے صحابہ کے بدلایل
یہہ تو ظاہر ہے صفحہ ۴۳ سطر ۴ اتا الفاظ حق ہین صحابہ کے سمجھو صفحہ ۴۳ سطر ۲۰
آیت آخری نفی کا ثبوت پیش کرنا آپ نے کسی آئین شہادت مین پڑہا ہوگا
نفاق کا ثبوت آپ پا چکے اور اگر ہنوز حالت منتظرہ ہتی اور مطمین نہین تھے
تو شہادت ثبوت کو رد کرتی وہان تک مضایقہ نہ تھا این گل دیگر شگفت
کہ آپ کہتے ہین کہ ہم ثابت کرین گے کہ صحابہ منافق نہ تھے اسے حضرت آپ تو
کہتے ہی ہین کہ وہ منافق نہ تھے آفرین صد آفرین یہہ لکہکر آپ اون صحابہ کا
نفاق جن کے فضایل سے ہمکو انکار ہے اور آیا چاہتے ہین کہ ہم جناب امیر علیہ السلام
کا ایمان خارجیون کے سامنے ثابت کر دین شعر ترسم نہ رسی بہ کعبہ ای اعرابی
کین رہ کہ تو میروی بہ ترکستانست ؎ اسے جناب آپ طالب ثبوت ایمان
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش ہو سائیان اور عیسائیان
ہوتی تو بہت خوب تہا کہ ہم کیا سارے مسلمان خارجی و ناصبی تک سب
ست ثنا کے رہ جاتے ہم اور آپ دونون خارجیون کے روبرو دربارہ
ایمان جناب امیر علیہ السلام اور حسن خاتمہ جناب مرتضوی علیہ السلام
مین یکسان ہین پس جو آپ جواب دین گے اور جن دلایل سے آپ ایمان
جناب امیر علیہ السلام کا خارجیون کے اجلاس مین ثابت کرین گے اوس

دلایل کو ہماری طرف سے سمجھو —

آیاتِ بینات از الفاظ اگر صحابہ منافق ہوتے صفحہ ۴۳ سطر ۲۲ و ۲۳ تا الفاظ صحابہ سے بھی کہدیا تھا صفحہ ۳۵ سطر ۱ —

آیت اُخریٰ قبل اس کے کہ سرکار والاتبار کی راے زرین کے بابت کچھ عرض کرون چند فقرے شاہ عبد العزیز صاحب کے تحفہ اثنا عشری سے عرض کرتا ہون اونکو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائی اور ذہن مین محفوظ رکھی باب دہم تحفہ اثنا عشری مین بذیل جواب مطاعن ابو بکر صدیق صفحہ ۴۴۴ مطبوعہ مطبع نول کشور پر جو تحریر ہے اوسکا ترجمہ یہہ ہے یہان دو شبہہ شیعہ و سنی کے خاطر مین گذرتے ہین اول یہہ کہ چند دعوی میراث و دعوی ہبہ کہ حضرت زہرہ کی جانب سے واقع ہوے اور ابو بکر کے نزدیک ثابت نہ ہوے لیکن اگر حضرت زہرا کی مرضی فدک کے لینے کی تھی تو ابو بکر رض نے کیون استادگی کی اور اونکی خدمت مین کیون نہ گذران دیا کہ ایسی گفتگو اور رنجش جسمین گونہ صلح ہوگی ہو درمیان مین نہ آتی تو یہہ شبہہ یون رفع ہوتا ہے کہ ابو بکر کو اس مقدمہ مین بلا عظیم پیش آگئی تھی اگر حضرت زہرا رض کے خاطر مبارک کی مرضی کو مقدم رکہتے تو دو وجہہ سے دین مین رخنے ہوجاتے اول تو آدمی بہ یقین یہہ گمان کرتے کہ خلیفہ مسلمانون کے امور مین تعاد سے حکم دیتے اور رعایت کرتے ہین اور بے ثبوت کے دعوی کو منظور کرکے آدکا مدعا دیتے ہین اور دوسرے جو عوام الناس ہین واسطے ثبوت دعوی کی خاطر خواہ گواہ چاہتے ہین اور یہہ بدگمانی موجب فساد عظیم کی ہوتی اور تا قیام قیامت دوسرے قاضی و حکام اوسکو دستور العمل اور پیشوا اپنا کار کرتے اور جا بجا مداہنت اور مساہلہ اور رعایت اور جانبداری کرنیکو دستاویز گروانتے اگر یہہ عبارت حضور کو یاد رہے تو اسکے ساتھ اگر اپنی تحریر کو بھی پڑھ جائے تو بدون میری گذارش کے یقین ہے

کہ پیشانی مبارک پر پسینہ تو آجائے گا اور اگر مطلق حس ہنو تو کچھ کہنا ہی بیکار ہے
استغفر اللہ ایسی خرافات باتیں جنہیں عوام الناس کو بہی توجہ ہنو لکہنا آپ ہی کا
کام ہے غور کا مقام ہے کہ حضرت ابوبکر تو یہاں تک دوراندیشی کی قدرت رکھتے
تہے کہ اگر بلا شہادت و گواہی فرمودہ صدیقہ اور معصومہ کو مان لون تو قیامت
تک فساد پیدا ہو جائیگا مگر حق تعالے اور جناب رسول خدا کو مطلق خیال نہ تہا
کہ ہر گاہ موافق آپ کے صدق و یقین کے کہ یہہ فرمودہ خدا و رسول ہے کہ جو مسلمانون
کے افعال کی نقل کرے اون کے دستورات کو معمول بہ کرے اوسکو مسلمان سمجہو
تو اگر اون صحابہ کو جنہون نے بعد انتقال جناب رسول مختار صلی اللہ و علیہ و آلہ وسلم
اپنی کرتوت ظاہر کئے اونکو فرمان بردار یا کر حکم نفاق کا خدا و رسول نے نہ دیا تو آپ
کے معتقدات کے موافق ہے یا مخالف ذرا تو سوچئے کہ وہ تو دم غلامی کا مارتے
تہے کوئی ثبوت انکار امامت کا اونسے بروی کار نہ آیا تہا جناب امیر علیہ السلام
کو اپنا پیشوا اور سردار سمجہتے تہے کیونکر اپنے علم و گمان پر صحابیت سے جناب
رسول خدا صلعم خارج یا شہر بدر کرکے تمام مسلمانون کو بہیل اور بدگمان کردیتے
چنانچہ میرے اس قول اور قیاس کی تصدیق تاریخ خمیس سے جسکے مصنف بقول آپکے
ہم مذہب کے سنی ہین عمدہ طور سے ہوتی ہے کہ عبد اللہ ابن ابی کا جب نفاق ظاہر ہوا
تو حضرت عمر نے نہایت اصرار رسول مختار سے کیا کہ وہ قتل کیا جاے مگر آپ نے
یہہ ہی کہکر انکار کیا کہ لوگون مین اشتہار ہوگا کہ رسول پروردگار اپنے اصحاب
کو آپ قتل کرواتے ہین اور قتل کرنا تو دشوار ہے اگر جب وہ مرا تو منہاج النبوت
مین لکہا ہے کہ رسول خدا نے اپنے پیرہن سے اوسکا کفن کیا اور جنازے پر
نماز پڑہی چنانچہ آیندہ مین تاریخ خمیس کا انتخاب بہی لکہونگا اور منہاج النبوت
کا بہی پتہ دونگا اور اگر آپ نے براہ مہربانی اون منافقون کا پتہ اور نشان

دیا ہوتا کہ جنکو بلا صدور خطا یا ناشش ہونے اون سکے نفاق کے صرف اپنی بدگمانی
پر رسول اللہ نے منافق کہدیا اور نکال دیا تو ہم ہر ایک منافق کے نفاق کا ثبوت
آپ کے روبرو حاضر کرتے مگر یہہ کہ حق تعالے تو عالم الغیب تھا اوسنے کیون
نہ رسول خدا کو منع کردیا تو پھر بھی جناب والا ہی کے منہہ کو زیب دیتا ہے کہ
خدا پر بھی الزام لگائین اگر آپ کو ذرا خوف الٰہی ہوتا تو ایسے نامناسب کلمے آپ
منہہ سے نہ نکالتے استغفر اللہ ربی واتوب الیہ خدارا غور فرمائے کہ کیا حق
تعالے کو معلوم نہ تہا کہ شداد کیا کریگا پہر اوسکو اپنا مدعی کیون ہونے دیا کہ وہ
دعویٰ خدائی کرنے لگا اور حضرت جناب مسیح علیہ السلام سے کیون نہ کہدیا
کہ یہہ ہوا دہ اسقریوطی مردک کو گرفتار کرادیگا اسکو مردود کرد ابہی سے کمبخت
کو نکالو اور جبکہ حضرت مسیح بہی واقف تھے کہ اونکو کون اون کے حواریون سے
پکڑائیگا اپنے حضوری سے نہ نکالا اور جو دوسرے حواریون نے پوچہا بہی
تو ٹال دیا پہر حضرت یعقوب علی نبینا علیہ السلام سے کیون خدا نے نہ کہدیا کہ
اخوان یوسف پر بہروسہ نکرو اگر یہہ مثالین بہی کافی نہون تو کیا حق تعالیٰ کو
حضرت آدم کے انجام کی خبر نہتی پہر کیون مسجود ملایک بنایا تہا کہئی اب آپ کی
کاریگری کرگری ہوئی مگر جو آیت آپ نے سپر بنائی اوس سے بہی آپ کی
مطلب برآری نہین ہوتی کیا خوب اہل مدینہ سے جنکو آپ اہل مکہ کہکے بچایا
چاہتے ہین سو اوسکو کوئی قبول نہ کریگا آپ سے اگر کوئی آپ کے وطن کو پوچہے
تو سوا اسکے کہ جہان اب آپ کے جد و آبا کی سکونت ہو اوسکے سوا اسے
کوئی اور جگہہ کا نشان نہ دینگے مگر شاید آپ خلاف جمہور کچہہ کا کچہہ کہدین تو وہ
امر آخر ہے مگر ہم تو یہہ ہی دیکہتے ہین کہ جس مسلمان سے پوچہین کہ بہائی کہان رہتے
ہو تو وہ دہلی بریلی شاہجہان پور جہان اوسکی سکونت مستقل ہے بتلادیتا ہے

یہہ کوئی بھی نہین کہتا ہین و نجد و مکہ و مدینہ پس جو لوگ مکہ معظمہ سے ہجرت کرآئے
تھے اور مدینہ مین رہتے تھے وہ سب اہل مدینہ تھے ماشاء اللہ آپ کے خیال
مبارک مین جو یہہ آیت صرف انصاری کیواسطے ہے اگر ایسا ہی ہوتا تو خدا صریح
یہہ ہی کیون نہ فرماتا کہ بعضے انصار مین سے اڑ رہے ہین نفاق پر اگر آپ منافقین
کی فہرست لکھہ دیتے جو بوجہ نزول اس آیت کے نکالی گئے تو البتہ اچھی سیر ہوتی
جب اونمین کوئی باشندہ مکہ بھی ہوتا مگر ہمکو کتے نے کاٹ کے باولا نہین بنایا ہے
کہ ہم آپ کی ایسی فرغرف جیہیر پر منافقون کی فہرست بناوین اور کوہ کندن و کاہ
برآوردن کی مصداق ہون تماشہ تو یہہ ہے کہ آپ نہ تو اون صحابہ کا جو بوجہ
منافقت دو عذابون مین گرفتار ہوئے نام لیتے اور نہ اون دو عذابون کا
کھوج بتاتے ہین جنمین وہ مبتلا ہوئے اور نہ اوس عبارت جناب غفران مآب
کا حوالہ دیتے جس سے ہم کو معلوم ہو کہ اونہون نے خلفاء ثلاثہ کو اس آیت وعید
مین شمار کیا ہے مگر یہہ طرفہ ماجرا ہے کہ اس آیت مین اون منافقین سے وعید
ہے کہ جنکو رسول اللہ منافق نہ جانتے تھے مگر صرف حق تعالے جانتا تھا اسواسطے
کہ رسول اللہ تو موافق قول صاحب زاد المعاد کے اصحاب ثلاثہ کی منافقت
سے مطلع ہی نہ تھے پہلے تو ہم کہتے ہین کہ حصہ اول آیات بینات کے صفحہ ۱۰۸ سے
تا ۱۰۹ مین جو حذیفہ کی روایت زاد المعاد سے بہ کمال بناوٹ نقل کی گئی ہے
اوس مین نہین لکھا ہے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خلفاء
ثلاثہ کی منافقت کا علم حاصل ہوا تھا اور کس زمانہ مین اور کتب مذکور صفحہ ۹
پر البتہ اتنا لکھا ہے کہ حذیفہ نے جب عرض کی کہ یا رسول اللہ کیا آپ کی امت
مین بھی کوئی ایسا ہوگا تو حضرت نے فرمایا کہ ہان ایک بہت منافقون سے
آویگا سر گروہ ہوگا اور دعوی ریاست کا کریگا پھر ایک کے تین آپ نے

کیسے بنا دی اور جب آپ اپنے خود ایسے تحریر کو جو بیشتر لکہ چکے ہین تین تیرہ کر سلے تہین تو آپ کی تحریر کا اعتبار ہی کیا ہے اگر جو ر کی داڑہی ہین تنکا کسی کا آپ نام لین تو وہ ایک ہوگا نہ تین بہرحال یہہ بہی آپ کو ثابت کرنا لابد ہوگا کہ جناب رسول خدا اور حذیفہ مین جو گفتگو ہوئی اوسکو شیعہ بعد نزول اس آیت سکے لکھتے ہین یا قبل نزول آیت پس ایسی لایعنی بات کا منہہ سے نکالنا موجب کمال شرم کا ہے —

آیات بینات از الفاظ ایک دوسری آیتہ مجتہد صاحب صفحہ ۳۸ سطر ۱۶ تا الفاظ ہم اوسی آیت کو بیان کرتے ہین صفحہ ۳۹ سطر ۱۷ —

آیت آخری حضرت مین آپ پر اعتبار تو کر نہین سکتا اسواسطے کہ خود اپنے ہی کلام مین آپ ایک کے تین کر دیتے ہین اور میرے روبرو نہ تو مجمع البیان موجود ہے نہ غوالی اللآلی کہ مین توثیق یا تکذیب آپ کے نقل کی کرون مگر حضرت فتح اللہ الشریف الکاشانی کے خلاصۃ المنہج موجود ہے اور اگرچہ وہ تفسیر ہماری مذہب کی قبول کی گئی ہے الا بیشتر اوسمین آپ کے مذہب کے مفسرین کے مضامین ہین بہرکیف خلاصۃ المنہج مین اوسمین حوالہ کنزالعمال کا بہی ہے اور بجنسہ یہہ عبارت مرقوم ہے اور زدہ اند کہ روز بدر ہفتاد تن اسیر کردہ بودند و از جملہ ایشان عباس عبدالمطلب و عقیل بن ابیطالب بود حضرت رسول صلی اللہ علیہ درباب ایشان با اکابر مشاورت کرد و غرض حضرت ازین مشاورت آن بود کہ اخلاص اصحاب بحضرت رب الارباب وقطع طمع ایشان از حطام دنیوی سریع الزوال معلوم کند ابوبکر از قوم مہاجر بود گفت کہ اکابر و اصاغر این قوم اقارب و عشایر تو اند اگر ہر یک بقدر طاقت و استطاعت فدای بدہند باشد کہ روزی بدولت ہدایت ابر سیند

عمالا آن خدا اند و دو قوت اصحاب شود عمر گفت آنها پیشوای شرک اند و ترا از
منزلت خود ت بیرون کردند برایشان رحم مکن بفرما تا همه را گردن بزنند بحمد اللہ
که خدای ترا از فدا مستغنی گردانیده عقیل را بدست علی ده و عباس را به حمزه
تا بکشند و فلان فلان که خویشان من اند بامن بخش تا ایشان را بکشم از گروه انصار
سعد بن معاذ گفت که ایشان را فرمای تا در گودالی جمع کنند و خار و خاشاک
بر سر ایشان ریزند و آتش در آن زنند حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ فرمود که
کار ایشان یکی از سه بیرون نیست یا آنست که اسلام آرند و یا ایشان را بکشند
و یا اخذ فدیہ کنند و در اخذ سفر نمایند که در آمد مقاتلہ کنیم ایشان اسلام اختیار
کردند ابوبکر رضی اللہ عنہ گوید که روزی دیگر رسول را دیدم دلتنگ نشسته و
بسیار غضبناک شده از وی استفسار این معنی کردم فرمود بجہت طمع اخذ
فدیہ عذاب خدای با ایشان چنان نزدیک بود که این درخت بما و آن درختی
بود نزدیک پس حق تعالے این آیہ فرستاد ما کان لنبی ان یکون
له اسری حتی یثخن فی الارض تریدون الخ اب
مین کہتا ہون کہ جو عبارت خلاصہ منہج کے یہہ ہے جو مین نے نقل کی سوا اسکے
اسکے صاحب خلاصۃ المنہج نے کنز العرفان کا بھی حوالہ دیا ہے اور حضرت ابوبکر
کے نام کے ساتھ رضی اللہ عنہ لکھا ہے اس سے بھی اگر سمجھ ہو تو سمجھئے کہ جو کچھ
صاحب خلاصۃ المنہج نے لکھا وہ روایت شیعہ کی نہین ہے مگر مضایقہ نہین
بحث کے لیئے جو کچھ آپ نے لکھا ہم مان کر عرض کرتے ہین کہ بندہ نواز اول
تو آیت کے پہلے فقرہ سے یہہ ظاہر ہے کہ واسطے نبی کے یہہ سزاوار نہین ہے
کہ ہون واسطے اوسکے اسیر تا اینکہ قتل کرین وہ بہت سے لوگون کو آن میں
سے زمین کے اور دوسرے فقرے کے یہہ معنی ہین کہ ارادہ کرتے ہو تم مال

دنیا کو اور اللہ چاہتا ہے ثواب آخرت کو اور خدا غالب ہے اور دانا ہے ساتھ
اونکی مصلحت کے اور اگر لوح محفوظ مین پہلے سے نہ لکہا گیا ہوتا کہ بدون نہی صریح
کے عذاب نفرمای تو ہر آینہ پہونچتا تم کو بیچ اوس چیز کے کہ لیا تم نے عذاب بزرگ
تو جو کوتا ہ بین اس آیت کو دیکھے گا وہ یہی سمجھے گا کہ یہہ آیت رحمت کی نہین ہے
اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حق تعالی نے اپنی ناخوشی
ظاہر کی چنانچہ جناب رسول خدا دل تنگ ہوئے یہان تک کہ حضرت ابو بکر بہی
سمجہہ گئے اور وجہہ آزردگی پوچہہ بیٹھے و حالانکہ یہہ صراصر غلطی اوس کوتاہ سمجہہ کی
ہوگی اسلئے کہ جناب رسول خدا نے وہی کیا تہا جو منشاء جناب باری تہا جیسا
کہ خدا نے خود فرمایا کہ اگر ہلوتا مکتوب جانب خدا سے یعنی یہہ کہ تم فدیہ لوگے
اور خدا نے اس سے تمکو بہ تصریح منع نہین فرمایا اسی سے صریح ظاہر ہے
کہ جناب رسول خدا نے خلاف مرضی حق تعالے کے فدیہ تجویز نہین کیا تہا نہ حضرت
سے خطاب عذاب کے نزول کا تہا بان آپ کے قاضی بیضا خطاء عذاب
کو رسول اللہ سے منسوب کرتے ہین تو آپ اور وہ نیٹ لین دوسرے
آپ یہہ کہہ ہی نہین سکتے کہ حضرت ابو بکر کے مشورہ کے موافق فدیہ لیا گیا تہا
اسواسطے کہ اون پر منشاء جناب باری ظاہر نہ تہا تو وہ وعید حق تعالی مین
ضرور داخل ہونگی تیسرے حضرت عمر کی بات کو نہ سنا تو جناب رسول خدا
صلعم کا ظاہر ہی ہے اگر آپ یہہ فرماوین کہ نہین جیسا اونہون نے کہا تہا وہ
منشا جناب باری تہا تو آپ نافہمی جناب رسول خدا کے قایل ہوون گے اور
اس راہ سے آپ کو فضیلت حضرت عمر کی مبارک رہے یہہ بحث آگی
کہ حضرت رسول خدا نے حضرت ابو بکر و عمر کو پیغمبرون کی مثال دی تو وہ مثال
ایسی ہے جیسی جناب رسول خدا نے حضرت ابو بکر سے فرمایا کہ تم لوگون سے

عذاب ایسا نزدیک تہا جیسے وہ درخت اور یہہ امر کہ اگر عذاب آتا تو صرف
حضرت عمر اور سعد بن معاذ کے سوا سب تباہ ہوجاتے تو سب مین جناب
رسول خدا بہی ہوتے واہ واہ مرحبا ایسی سمجہہ اور اعتقاد پر بجائے خود شرمندہ
ہونیکی آپ ہم کو شرم دلاتے ہین افسوس ہے کہ ایسی ذرا ذرا سی باتون کی
تاویلین کرکے آپ محاسن اپنے خلفا کے ثابت کرین اور جناب امیر علیہ السلام
کے فضایل مین جو آیات اور حدیث ہون اوس کو تاویلات لاطایل سے بگاڑین
غرضکہ کچہہ شک نہین ہے کہ آپ کی آیت مستدلہ مین سلطق آثار رحمت نہین بلکہ
گروہی جو جناب غفران مآب نے فرمائی —
آیات بینات از الفاظ اللہ جل شانہ فرماتا ہے صفحہ ۳۹ سطر ۹ آتا الفاظ
کیا فایدہ ہے مین صفحہ ۴۱ سطر ۱۲ —
آیت اخریٰ اس آیت کی بابت ہم کچہہ لکہنا ضرور نہین جانتے اسواسطے کہ آنجناب
بجز اس کے کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے صحابہ سے مشورہ
لیتے تہے اور اونسے جو خطائین ہوئے چوکے ہوجاتی تہین نظر دلداری قطع نظر
کرتے تہے اور جو اونسے حق تعالے کا گناہ ہوجاتا تہا اوس کے لیئے شفاعت
بہی کرتے تہے کوئی اور فائدہ نہین نکالا ہے —
آیات بینات از الفاظ یہہ سب مسلمان مانتے ہین صفحہ ۴۱ سطر ۴ آتا
الفاظ بر آن صدق وایمان انصار دین صفحہ ۴۲ سطر ۱۲ —
آیت اُخریٰ پہلے جو کچہہ آپ نے فرمایا اوس سے ہمکو کب انکار ہے جو آپ
بیفائدہ اپنی عبارت کو طول دی گے جناب عالی شیعہ اسکے مقر ہین کہ شیخین
جنگ بدر مین جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رکاب مین
حاضر تہے مگر یہہ طرفہ مطلب فارغخطی از مذہب تشیع ہے کیا آپ کا یہہ مطلب ہے

کہ اگر یہہ ثابت ہو کہ شیخین جنگ بدر مین حاضر تھے تو لیس ہو گیا مذہب شیعہ کا آیا گیا
اگر اسی پر دار و مدار آپ نے سمجھ لیا تو نازم باین فہم نہین آپ خوب جانتے ہین
کہ حقیقت مین بنا مذہب شیعہ کے قبول امامت ہے اور امامت کو ہم منجانب
اللہ جانتے ہین لیس جبتک ہم امامت کے اوسیطرح قایل ہین جیسے آپ اور ہم
خدا و ند ازل و ابد کے وجود کے اور یہہ ظاہر ہے کہ اگر کوئی دہریہ کیسی ہی لایل
فلسفہ عدم وجود خدا کے لائے وہ ہمارے اور آپ کے نزدیک مردود ہوتے
اوسیطرح سے چاہو کیسی ہی سانچے مین آپ تقریر کو ڈہالین مگر وہ نہین چلنے کی
اور ایک کو ہی پر دو ہوا چلنے کی بابت کوئی یا تو لی کتنی ہی باتین بناسے مگر نہ مانی جایگی
گی پس آپ کے اس ارشاد سے کہ ابو بکر نزد نبی واشتت جای ہمارا مذہب کیون
جاتا رہیگا اور جو آپ نے فرمایا کہ جناب رسول خدا نے حاضرین لشکر ظفر پیکر سے
کہا کہ دشمن لڑنیکو آ گئے اب تم کو تدبیر کار کیا ہے تو سب کے پہلے شعر یہ پاسخ ابوبکر
از جاے خاست ؛ وزان پس عمر نیز مد کرد ارحست ؛ بگفتند یا سید المرسلین ؛
قدم پیش بگذار ما را بہ بین ؛ کہ با دشمن دین چہا میکنیم ؛ سوا ایسے جمع خرچ زبانی
کو جو نہایت لیست اور سست تہا آپ نے ناحق پیش کیا غور تو فرمائی کہ زبان
سے اوتنا تو کہتے جتنا مقداد نے فرمایا تہا مگر کہتے کیونکر نہ تو دل مارے ڈر کے
جا بو مین تہا نہ زبان پر اختیار تہا اور یہی سبب ہے کہ آپ کو بہی شرم آ گئی کہ حضرت
مقداد رضی اللہ عنہ کی تقریر کو تحریف کر گئے اور پوری گذارش حضرت مقداد
رضی اللہ عنہ جو اونہون نے حضور رسول مین کی تہی ادہوری کر دی تا دیکھنے
والے آپ کے شیخین صاحب کی زبانی عرض کو بہی پوری طرح نہ جانچ سکین
لہذا مین عرض کرتا ہون کہ سننے والے سنین کہ حضرت مقداد نے کیا کہا تہا
اور تب حضرات شیخین کے صرف زبان ہی ادعا سے مقابلہ کر کے داد انصاف دین

اشعار

وزآن پس ز جا خاست مقداد نیز
بگفت ای حبیب خدای عزیز
چو موسی کمر بست از بہر کین
بگفتند قومش باو این چنین
برو با خدا وند خود تو بہ جنگ
کہ داریم ما در ہمین جا درنگ
ولی ما نگوییم مالی فریب
کہ پائی مبارک بکن در رکیب
بفرما بہر سو کہ خواہی سفر
کہ آئیم ما در رکابت بسر
اگر رو نمائی سوی زنگبار
نگردیم یکسو ے از تو کنار
کمر بستہ بر قتل اعدای دین
درآئیم پیش تو در دشت کین
بود تا بہ تن جان و در کف توان
بباریم شمشیر بر دشمنان

اب غور فرمائی کہ جناب شیخین نے کیا فرمایا تھا کہ حضرت آپ چلئے آگے بڑھئے پہر دیکھیئے کہ ہم آپ کی راہ مین کیا جانفشانی کرتے ہین آپ نے جس ترکیب سے تحریر فرمایا اوس سے تو صریح یہہ پیدا ہوتا ہے کہ شیخین نے یہہ کہا تہا کہ آپ آگے تو بڑہیے پہر دیکھیئے کہ آپ کے پیچھے پڑکے ہم کیا کرتے

ہین مگر خلاف اون بہادر بے بہادر کے حضرت مقداد نے صاف صاف بلا کزب گذارش کیا کہ حضرت ہم آپ کے آگے دشت کین ہین کمر باندھے قتل عداے دین پر ہون گے ۔

آیات بینات از الفاظ بیل ای حضرت امامیہ صفحہ ۲۴ سطر ۴ اتا الفاظ دعا اور آفرین کی ہے صفحہ ۲۴ سطر ۱۷ ۔

آیت اُخریٰ بندہ نواز ہم تو خود اچھی طرح ہر بات کا خیال کرتے آپ ہم کو کیا سوجھاتے اور رجھاتے ہین مگر ذرا آپ بھی تو انصاف کیطرف جھکئے اور سمجھنے کا ارادہ فرمائیے مشکل تو یہہ بھی آپڑی ہے کہ جو کچھ آپ کے رو برو معقول بات لکھے جاے آوسکو آپ اپنے عقل کے موافق نامعقول قرار دے لیتے ہین اور بگڑا و ٹھتے ہین خیر اگر مزاج درست ہو اور غصہ برطرف ہو تو جن اشعار کو آپ نے بکمال دانائی حملہ حیدری سے ڈہونڈہ کے پیش کی اون اشعار سے یہہ کہان ثابت ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق اور عمر سب سے پہلے جانبازی کو تیار ہو گئے کیا انہین چار مصرعون سے آپ نے یہہ پیدا کر لیا کہ دونون صاحب سب سے پہلے جانبازی کو طیار ہوئے ۔ بگفتند یا سیّد المرسلین ٭ قدم پیش بگذار و مارا ببین ٭ کہ با دشمن دین چہا میکنم ٭ چسان در رہت جان فدا میکنم ٭ یعنے اون دونون صاحبون نے کہا کہ اے مرسلون کے سردار قدم آگے بڑہائیے اور پہر ہم کو دیکھئے اور پہر دیکھئے تو کیا دیکھئے یہہ دیکھئے کہ ہم دشمن دین کے ساتھہ کیا کرتے ہین اور کیونکر آپ کے پیچھے جان فدا کرتے ہین کسکی جان اسکا کچھ پتہ ہی نہین اگر مین حاضر ہوتا تو اون دونون صاحبون سے بکمال ادب پوچھتا کہ کیون صاحب بہر گاہ دشمن تو رسول خدا کے آگے ہون تو رسول اللہ کے پیچھے آپ دونون حضرات دشمن کے ساتھہ کیا کرین گے

اور کسکی جان فدا کرین گے مگر افسوس کہ ہین اوسوقت تم عدم مین تہا لیکن آپ
جو اونکی وکالت یا طرفداری کا بیڑا اوٹہایا ہے تو آپ ہی سمجھا دیجئے مگر سمجھائی لگا
کیا ان چار مصرعون سے جو آپ فرمارہے ہین اوسکا کچہہ بھی ثبوت نہین ہے خیر
اگر شوق ہے توحیات القلوب مین پڑہیے اور اگر اوسکے سمجھنے مین وقت ہو تو
ہم سے سنئے کہ جب رسول مختار بحکم ایزد قہار بنا بر مقابلہ و مقاتلہ کفار ناہنجار
جو درپے آزار سید و سردار تہے جنگ بدر کے لیئے سوار ہوئے اور مقام سفرا
مین ورود مسعود ہوا اور حق تعالے نے بکمال رحمت و عنایت حضرت کو آگاہ
اور خبردار کیا کہ تم اوس قوم نابکار سے جنگ و پیکار کرو ہم تمہاری نصرت
کرکے اون سب کو ذلیل و خوار کرین گے تب اوس محبوب کردگار نے اپنی
اصحاب سے کہا کہ مین نے حضرت جبرئیل سے سنا ہے کہ قریش تاخت کرنیکو
ہین اور ہم اون سے مقابلہ کرین اب تم اپنے اپنے خیالات اور ارادونکا اظہار
کرو یہہ سنتے ہی حضار دربار کو اضطراب ہوا اور خوف و ہراس کے آثار نمودار
ہوئے چنانچہ ابوبکر جنکو آپ بڑا ہی جان نثار فرماتے ہین کہڑے ہوکر اپنے زبان
صدق بیان سے یون درفشان ہوئے کہ حضرت یہہ قریش ہین باعتبار اپنے
غرور و استکبار کے جس روز سے فہرست کفار مین شمار ہوئے ایمان ہی
نہین لائے اور جب سے وہ خلیل ہوے ہین کبہی ذلیل نہین ہوئے اور ہم تو
لڑنے کے لیئے گہر سے نہ نکلے تہے نہ کچہہ سامان لڑائی کا رکہتے ہین یہہ تقریر حضرت
کو پسند نہ آئی فرمایا کہ آپ بیٹہی اور پہر اوسی سوال کی تکرار کی تو بہادر کی بہاکہ
حضرت عمر کہڑے ہوئے اور اونہون نے حضرت ابوبکر کی تقریر کو دوہرایا
تو جناب رسول مقبول نے اونکو بہی بٹہلا دیا تب حضرت مقداد رضی اللہ عنہ
کہڑے ہوے اور گذارش کرنے لگے کہ جو گروہ شقاوت پژوہ قریش نشۂ کفر مین

سرشار اور غرور سے ہکنار ہو کر آئے ہین سو چاہو وہ کیسے ہی بے ایمان ہون مگر ہم تو آپ پر ایمان لائے ہین اور اشہد ان محمد رسول اللہ کہہ کے آپ پر گواہی دیتے ہین پس جو کچھہ حضرت آفریدگار نے آپ کو حکم دیا وہ حق ہے اور سراپا صدق ہے اگر حکم ہو آگ مین پھاند پڑین اور اپنے کو کانٹون مین ڈالدین اور سر مو پروا نہ کرین ہم بنی اسرائیل نہین ہین جنہون نے حضرت موسی سے کہدیا تھا

اذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون یعنی آپ تشریف لیجائے اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھہ جائے اور لڑے ہم تو یہان بیٹھے ہین خلاف اوس کے ہم سے سنئے آن نہ من باشم کہ روز جنگ بینی پشت من آن منم کاندر میان خاک و خون بینی سری آپ اور آپ کا پروردگار لڑے ہم بدل و جان لڑین گے رسول اللہ نے اونکو دعا دی اور فرمایا کہ خدا تم کو جزای خیر دے اور پھر وہی سوال دیگر حضار سے کیا وجہہ بار بار اوس ارشاد خیر بنیاد کی اسلیئے تھی کہ اہل مدینہ نے بروقت بیعت صرف یہہ عہد کیا تھا کہ مدینہ پر جو غنیم چڑہ آویگا تو وہ حضرت کی نصرت کرین گے نہ یہہ کہ مدینہ سے نکل کر لڑنے کے لئے جانیکا وعدہ کیا تھا اسلئے بار بار بہ تکرار استفسار کی تکلیف رسول ایزد غفار فرماتے تھے غرض حضرت سعد بن معاذ انصاری سمجھہ گئے اور مردانہ وار اوہنون نے اوٹھکر عرض کیا کہ ہماری مان باپ آپ پر فدا ہون ہم تو آپ پر ایمان لاچکے ہین دریا مین کہو تو کود پڑین ہم تو لڑائی ہے جو کچھہ آپ کو حق تعالے نے حکم دیا ہے اوسپر عمل فرمائیے ہم اطاعت مین کمربستہ ہین اور جو کچھہ ہمارا مال ہے وہ حاضر ہے جو چاہیئے لیجئے اور جو چاہیئے چھوڑ دیجئے جتنا آپ لینگے اوتنا ہی ہم خوش ہون گے سنا آپنے اصل قصہ تو یہہ ہے مگر چونکہ ہم پابند انصاف ہین لہذا انکار نہین کرتے کہ جنگ بدر مین حضرات ابوبکر و عمر موجود نہ تھے اور صحابہ کبار مین اونکا شمار نہ تھا نہ ہم یہہ

کہتے کہ وہ اوس وقت خواہ مخواہ منافق ہی تھے مگر بقول شخصے مطلب سعدی دیگر است
ہماری مقصد و دعوی کو آپ مطلق نہین سمجھے ای حضرت ہم نے کب کہا کہ وہ جنگ
بدر مین نہ تھے یا کب ہم سے ایسا قصور سرزد ہوا کہ جو کچھ شیخین نے جنگ بدر کی بابت
عرض کیا تہا وہ بے اصل ہے نہ ہم اون کے ابتدائی سعی کے منکر ہین مگر ہان اون صاحبون
کے آخر کی کرتوت سے موافق مثل مشہور اوّل بہ آخر نسبتے دارد نفاق کا الزام دیتے
ہین اور شرح بسط سے اوپر لکھہ آئے ہین اور پھر شوق ہو تو سنئے کہ اگر ایک صاحب
جبہ و دستار کو دنیا بہر دیکھے کہ عبادت مین چست اور بیجا آوری احکام شرعی مین سرگرم
و درست ہے اور جو کہتا ہے وہ کرتا ہے تو ضرور ہر ایک اوسپر اعتقاد کریگا و بیان
فضایل مین رطب اللسان ہوگا مگر آخر کو جب وہی مرد ممدوح شراب پینے لگے
غیر دیچہ کہانے لگے آسمان کو زمین سمجھانے تو اوسکو اوس کیفیت مین بھی لوگ
اچھا کہین گے ظاہر ہے کہ نہین مگر جب اوسکی ابتدا کا حال بیان کرنا پڑے تو کہنے
والا کیا کہے گا آیا یہہ نہ کہیگا کہ جناب مولانا نے فلان دھرئے سے یون بحث
کی فلان بیدین سے ایسی تقریر کی کہ وہ لاجواب ہوگیا فلان شرابی کے روبرو دلائل
حکمیہ اور منطقیہ ایسی مذمت شراب کی کی کہ وہ قایل ہوا اور جب پہر حرمت
شراب کی بروی شریعت بیان کی تو شرابی کو رولا دیا ظاہر ہے کہ ہر کوئی یوہین
کہے گا مگر وہی ناقل جب اونہین مولانا کی حالت ثانیہ بیان کریگا تب اوسکو یون سنائے
گا کہ اونہین مولانا کو دیکہا کہ خود شراب پیکر گندے مین پڑے ہوئے تھے کتا موتہ
جاتا تہا تو سامع کیا ناقل کو اوس کے پہلے قول سے سند اور خاموش کردیگا ہرگز نہین
اور جو کوئی مولانا کے دونون حالتون کو سنے گا یا کیفیا پڑھیگا تو اپنی رائے سوائے
اس کے کیا قایم کریگا آیا یہی نہ کہ پہلے کے افعال مصنوعی تھے اور پہلے ہی سے وہ ناقص
خیال اور مجہول رائے تہا پس بجنبہ یہہ ہی حال صاحب حملہ حیدری کا ہے اصحاب

ثلاثہ کا جلیسا اونہان تہا اوس کے بیان مین جا بجا وہ اہل سنت کی کتابون سے لیکا
بیان کردیا اب غور کر لیجئے کہ حضرات ثلاثہ کیسے ہی صدق نیت سے پہلی قایل اسلام اور
مصدق نبوت خیر الانام ہوی ہون مگر چونکہ آخر کو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال
مذرال دنیا پر فریفتہ ہوئے رسول خدا کو بے غسل وکفن چھوڑا دفن کی بہی خبر نہ لی سقیفہ
بنی ساعدہ مین اصول ریاست سے انکار کرکے طرح سلطنت وخلافت کی ڈالکر بادشاہ
بن گئے تو ساری دم موافقت منافقت سے بدل گئے اور جو فرمایا تہا کہ جیسان ورست
جان فدا میکنم ؎ اوسکو مثل روز روشن کے ثابت کردیا مگر بعد اس تقریر کے ہم آپکے
شکر گذار بہی ہوئے جو آپ نے اگر پورا اقرار نہین کیا تو اتنا تو مانا کہ پیغمبر کو مدینہ کے
منافقین نے جو بعد شوکت اسلام کے ظاہر مین کلمہ گو ہوگئے تھے ایسی ہی اخلاص
کے جواب دئے ہین ۔ عمرت در از باد کہ این ہم غنیمت است ؎ ۔

آیات بینات از الفاظ مجتہد صاحب قبلہ سینی ذوالفقار صفحہ ۲۴ سطر ۸ اتنا
الفاظ خدمت حاضر تھے یا نہین صفحہ ۳۴ سطر ۱۲ ۔

آیت اُخریٰ ہم آپ کی سمجھ اور بوجہ سے سخت متحیر ہین کہ آپ اعتراض کرنیکو
تو آتے ہی ہین مگر وجہ اعتراض پر دھیان ہی نہین کرتے اوّل تو حملہ حیدری ایک منظوم
تاریخ ہے مگر مصنف سوالبتہ شیعہ قوی الایمان ہے اور اوس مومن نے اورنگ زیب کے عہد مین جبکہ
آتش تعصب عالمگیری تہی ڈرتے ڈرتے مدارج النبوت وغیرہ کتب اہلسنت سے اپنے مطالب
لیکر اس غرض سے نظم کی تا شیعہ اہل سنت پر سند لا سکین ویکہ سکین کہ تمہاری ہی کتابو نمین
یہہ روایات موجود ہین یہہ تو مرزا رفیع باذل کی قدرت سے باہر تہا کہ اپنی مذہب کی روایت
کو مشتہر کرتے اور سلامت رہتے مگر یہہ خوبی حضور کے فہم کی ہے جو آیہ سورہ محمد کی
بہ نسبت آپ نے سمجھ لیا کہ جناب غفران مآب ہی نے حق مین خلفاء ثلاثہ کے
لکہے ہین اگر ایسا جناب ممدوح کا قصد ہوتا تو پوری طرح سے اولنے آیت کو

منسوب فرماتے اور وجہہ نزول آیت کو ارشاد فرماتے جیسا کہ دوسری آیت سورہ
توبہ کی بابت صاف صاف جو لکھا تھا ارشاد فرمایا مگر باین ہمہ کہ جناب غفران مآب
نے صریحًا لکھدیا تھا کہ ایسی آیتون سے اونہین کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ جو
صاحب ایمان تھے آپ اون کے خیال کے خلاف اوس نظم کو عمیر سند لاتے ہین
اگر حملہ حیدری صرف اتنے اعتبار سے کہ اوسکا مصنف شیعہ ہی لایق اعتبار و استشہاد
ہے تو ہم کو بھی مجاز کیجئے کہ ہم سنی مورخون کی تواریخون کا حوالہ دین واقدی ابوالفدا
و عاثم کوفی وغیرہ کتابون سے آپ کا قافیہ تنگ کرین مگر ہمارے مقابلہ مین تاریخ
کو سند گردانا اور اپنے لیئے یہہ کہکر کہ خیر روضۃ الاحباب کا تو کچہہ اعتبار ہی باقی
تاریخین لایق بھروسہ نہین لیس پشت ڈلوانا آپ کا انوکھا دستور ہے دیکھہ لیجئے
شاید صاحب تحفہ اگر جناب والا کو اپنے مذہب کے مورخین کے اقوال کی سند سے
انکار نہین ہے جیسے ہمسے خواہش ہے اور صاحب تحفہ کی قبر پر بجاسے قرآن مجید کے
پڑہنے والے مقرر فرماسے کہ اگر زندہ کی ہین اونہون نے اونکو نامعتبر سمجھہ کے نہین
دیکھا تو آپ کی صلاح کے موافق اب سنکر اپنی روح کو چین دلائین و جناب رضوان
مآب نے جو حملہ حیدری کے اشعار غلط کی صحت کرائی تو کس نے تھے دیکھہ لیجئے جو اشعار
کہ اہل سنت کی کتابون سے مقابلہ کراکے بیتہ اون کتابون کا لکھا دیا ہے اگر
سبحان اللہ کیا عمدہ اعتراض آپ نے جناب رضوان مآب پر کیا ہے اور کیا محمدہ
حاشیہ نہ لکھہ دینے کا شکوہ کیا ہے ماشاء اللہ بروقت جنگ حاضر باشی شیخین
کے آپ کی راے اقدس مین بڑی قیمتی فضیلت ہے اور یہہ تو گویا اون کے
لیئے بڑی بھاری جایداد تھی کہ اونہون نے لڑائی پر آمادگی ظاہر کی و حالانکہ خود
اونکے بیانات مرقومہ بالا سے ظاہر ہے کہ وہ لڑنے کے ارادے سے مدینہ
سے نہین چلے تھے بلکہ سطوت جبروت کفار کے قایل تھے اگر ناگوار نہ ہو تو مجیب

سُننے کہ ایام غدر مبتلا بامن ہوے اور خیر خواہون کو سرکار سے انعام دئے جانے لگے تو ایک اہل کار نے اس بنا پر ادعائے خیر سگالی کیا کہ ہم باغیون کے شریک ہوے اور جاہو سو اونہون نے ہم کو در غلایا مگر جادۂ نمک حلالی پر ثابت قدم رہے لہذا فہرست خیر خواہون مین ہمارا نام درج ہو اور عطای انعام سے اعزاز بخشا جاوے۔

آیات بینات از الفاظ باقی رہا حال لڑائی احد صفحہ ۴۲ سطر ۳ تا الفاظ پیش کرینگے انشاء اللہ تعالے صفحہ ۴۴ سطر ۴۔

آیت آخری یہ امر واقعی ہے کہ آپ کو اظہار حال جنگ اُحد اور خیبر اور معاملہ فدک اور قرطاس کا ضرور ناگوار گزرتا ہی اور کیون نہ گذرے ظاہر ہے کہ ہنر سے پہلے معائب کو دنیا بہر دیکھتی ہے اور عیب مٹائی نہین مٹ سکتا اور عیب کا بیان چاہو صریحًا ہو یا اشارۃً مگر صاحب عیب کو سنکر غصہ ضرور آتا ہے مثلاً ایک قاضی صاحب کانے تھے اور اونکے حضور مین جو دعوی ہوا تو فریقین مین سے کسی نے عرض کیا کہ حضور سے مجھے پوری طرح چشم انصاف ہے اسلیئے کہ جناب معدلت پناہ ایک ہی آنکھ سے فریقین کو دیکھتے ہین اسپر قاضی صاحب بہت بگڑے حالانکہ یہی الفاظ کسی ایسے کے روبرو کہے جاتے جو دونون آنکھہ رکہتا ہوتا تو نہ غصہ ہوتا نہ طعن اوسکو سمجھتا یہی حال حضرت کا ہے کہ بات بات پر بگڑ اوٹھتے ہین اے جناب اگر اون صحابہ سے جنکی فضیلت کا ہم بوجہ اونکے اون افعال کے جو بعد انتقال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونسے سرزد ہوئے انکار فضیلت کرتے ہین تو اگر اونسے کوئی فعل خلاف وفاداری اور ایمان سرزد نہین ہوا تو آپ کو جوابدہی کی کیا ضرورت ہے جو کہتے ہین بکنے دیجئے اور کانے قاضی کے مثل کے مصداق ہوجئے اور اگر در حقیقت اونسے کوئی خطا ہوئی گئی ہے اور دہبا او نہین لگ ہی گیا تو آپ کے دہوے تو وہ نہین دہلتا ہے ہر ایک

کی نظر دیکہنے پر ضرور پڑیگی پہر چاہئے کوئی اوس دہبے کو تیل کا لکہے یا کسی اور شئے کا کہی یا کچہہ اور بات بنائی پس چاہئے سو آپ مطاعن صحابہ مذکور کی دفع کی تدبیر کرین بے فائدہ محض ہے آپ اگر دس حجت صفائی کی تبائین گے تو سواد کے خلاف موجود ہوکر پہلے سے بہی زیادہ میلا کردینگے مگر جو آیت آپ نے بابت معافی لغزش جنگ احد لکہی تو ناحق زحمت اوٹہائی ہے جناب غفران مآب طاب ثراہ کا ان الفاظ کی تحریر سے کہ فرار صحابہ در روز احد متیقن و عفو ایشان بحیثیتی کہ متعلق ماوای ایشان در جہنم نباشد مشکوک الیقین لایزول الا بیقین شد یہہ مراد نہین ہے کہ مواخذہ فرار احد مین بہگوڑے صحابہ جہنم کو روانہ ہونگے بلکہ مقصود یہہ ہے کہ اور بہی تو طومار جرایم اون پر ہے پس یہہ حیثیت اوئن مین کہان باقی ہے کہ وہ جہنم کو نہ جادین اور تاوقتیکہ ساری جنایات سی صفائی کا یقین ہو عدم تعزیرات کا یقین ہمکو کیونکر ہو سکتا ہے پس جو کچہہ اہتمام سرکار نے فرمایا عبث ورایگان ہے مگر یہہ جو آپ کو ناگوار ہے کہ فرار احد کا ذکر ہے کیون جناب غفران مآب نے چہیڑا جو بقول خدا تعالی معاف تہا تو اوس کے لئے یہہ گذارش ہے کہ حضرت سلامت اگر یہہ قانون ہو کہ جو جنگ کے میدان مین متعین ہوا اوسکا کام لڑائی کا ہوگا اور جو سردار فوج کیا جاے اوس کا ذمہ ہوگا کہ فوج کو لڑاے اور خود لڑے اور جو میدان قتال سے منہہ موڑے وہ پہانسی دیا جاوے اور کوی سردار لڑائی سے بہاگے اور آخر کو گرفتار ہوکر روبکاری کو حاضر کیا جاے و بنظر رحم و کرم سلطان وقت قصور فرار کو معاف فرماوے تو اوس معافی قصور سے و لکہنے یا سننے والے اوسی بہگوڑا کہنا چہوڑدینگے ناممکن ہے پس جناب غفران مآب طاب ثراہ کا بہی یہی مطلب ہے کہ حکم معافی سے یہہ نہین نکلتا کہ اون فرار کو علاوہ معافی قصور وہ انعام بہی ملا کہ جو کرار کو مل سکتا ہے حق تعالی کی تکذیب،

تو کوئی بے ایمان ہے کریگا یقین فرمائیگا کہ اوس کے وعدہ وعید پر ہمارا پورا الیقین ہے مگر خلاف ہمارے آپ حق تعالی کی وعید سے اون مجرمون کو مامون کیا چاہتے ہین کہ جن کے جرایم مثل آفتاب نیمروز ظاہر و آشکار ہین اور وعید الہی پر بہروسہ ہی نہین کرتے

آیات بینات کے الفاظ اب مین پہر جنگ بدر کا صفحہ ۴۴ سطر ۵ تا الفاظ کچھہ بلند ہونگے صفحہ ۴۶ سطر ١١—

آیت اُخری جناب ہان جنگ بدر کا حال تو بہت ہی اچھا آپ کو معلوم ہوتا ہے اور راوس سے جس بہروسہ پر آپ فرمایا چاہتے ہین فرمایے ہم بہی حملہ حیدری ہی کے اشعار سے اوس لڑائی کا سمان دکہلائینگے ہم نے تو انصاف کی آنکہہ بند کی نہ ایمان کے کان یہہ شعار تو آپ ہی کے ستودہ اطوار ہین سے ہین پیچہے پہلے ہم حملہ حیدری کے اشعار کے تحریف کا الزام آپ کو دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آپ نے باوجودیکہ جناب رضوان مآب کا صحیح کیا ہوا جیسا کہ آپ نے خود قبول کیا ہے نسخہ موجود تہا جس مین یہہ شعر تہا کہ شعر باین زاری و عجز در سجدہ بود ٭ کہ خواہش بفرمان حق در ربود ٭ اوس مین آپ نے یہہ تصرف کیا ٭ باین زاری و عجز رنجیدہ بود ٭ کہ خواہش بفرمان حق در ربود ٭ فرمایی رنجیدہ کا فاعل کون ہوتا ہے آیا جناب رسول خدا یا مِی صاحب حملہ حیدری نے لکہا تہا ہرگز نہین ہرگز نہین غور تو کیجیے کہ اسکے معنی کیا ہو سکتے ہین یہی کہ رسول خدا صلعم زاری و عجز کرتے کرتے رنجیدہ ہوگئے دوسرے مصرعہ کے تو آپ ہی معنی سمجہہ سکتے ہونگے یون ہی آپ نے اس مصرعہ کے ٭ دران دم صف خصم نزدیک شد ٭ یعنی گشت نبایی اور مزار رفیع باذل کی روح کو صدمہ پہونچایا بہلا صف حشم اور پہر اوسکے گرد لیعنے چہ یون برگین کو ہر کس لکہکر یہہ مصرعہ بحکم تو بستند ہر کس میان تباہ کیا اور یون ہی ببار کو بیار لکہکر مضمون خراب کیا ہے دیکہہ لیجیے ببارید شمشیر بر دشمنان کیسی بہونڈی بات ہے بہادر تلوار دشمن پر برساتے ہین نہ کہ تلوار

دشمن کے سامنے لاتے ہین بعد اس کے بلمان ادب عرض کرتے ہین کہ ہم پہلے
بھی اقرار کر چکے اور اب بھی عرض کرتے ہین !! الوبکر نزد ہنی داشت جاے
مگر تو بھی ہمارے سمجھ مین نہین ایا کہ اپ کو اسکے فرمانے کی !! کہ ایمان بھی اور
اخلاص بھی اور ہجرت بھی اور نصرت بھی مہاجرین و انصار کا ثابت ہو گیا !! کیا
ضرورت تھی کیا ہم کو سارے صحابہ کے ان اوصاف مین تامل ہے یا کہ جو مناجات
جناب رسول اللہ صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم نے کی اوسکا ہم کو انکار ہے مگر دل
خوش کر لیجئے اور اون تن چند مین صرف آپ حضرات ابوبکر و عمر کو شمار کر لیجئے
مگر اور تو کوئی بھی اونہین دو کو نہ مانیگا اور ہم تو اون چند تن مین جسکے لیئے رسول
اللہ نے دعا کی حضرت مقداد اور سعد ابن معاذ کو اور نیز اون کو جنہون سے
جانبازی کی شمار کرینگے بہر کیف جو آپ نتیجہ نکالنے کی فکر کر رہے ہین وہ اوسوقت
مترتب ہو گا جب اون صحابہ سے پچھلے افعال مستلزمۃ الطعن کا دھبہ چھوٹ جائے
مگر چونکہ آپ کو جنگ بدر سے خاص کر تعلق اور دل چسپی ہے لہذا ہم بھی اوسکو بجو شنی
عرض کرتے ہین کہ جب حضرت سعد ابن معاذ کے حق مین حضرت نے دعا فرمائی
اوسکے بعد انجام یہہ ہوا کہ کفار مستعد بکارزار ہوئے اور لڑائی کا ڈنکا بجا
فرمانا نہیںکا اور اونہون نے چڑہائی کی تو جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ والہ وسلم
نے اپنی فوج ظفر موج کو بھی حکم دیا چونکہ حضرات مقداد و سعد ابن معاذ کی بہادرانہ
ومعتقدانہ تقریر سے سب کے دل بڑہ گئے تھے و حضرات ابوبکر و عمر کے پستی ہمت
بے اثر ہو گئی تھی وہ سب آمادہ نبرد اور دشمن کے خون بہانے کو دست بقبضہ
شمشیر ہو کر میدان مین آئے جناب رسول خدا نے صف بندی فرمائی اور جو
صحابی جس جگہہ کا سزاوار تھا اوسکو اوس مقام پر تعینات فرمایا اور حکم دیا کہ
اپنی اپنی صفون اور مقامات پر جمے رہین اور ہرگز نہ ہلین اور بدون ہمارے

حکم قضا شیم کے تلوارین نیام سے باہر نہ نکالین غرضکہ جب مثل دیوار آہن فوج اسلام
صف بستہ ہوکر جم گئی تب جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے مقام محفوظ
پر تشریف لائے اور حضرت سعد ابن معاذ کو جو جانباز اور جان نثار اور آنحضرت کے اصحاب
اختصاص تھے ایما فرمایا کہ تم چند مردم رزم ساز کو لیکر ہمارے عریش کے گرد بلحاظ ہو
اور قریش کو موقع شر نہ دو جب یہہ سب اہتمام ہوچکا تو حضرت صرف مناجات
ہوئے اور سجدہ کے لئے پیشانی مبارک کو خاک پر رکہا اور حمد الہی بجا لائے اور
بہ نہایت عجز و زاری سے دعا فتح و ظفر کی یہان تک کی کہ نزول وحی کا ہوا اور بیہوشی
بظاہر طاری ہوئی یہان حضرت اوسی حالت مین تھے کہ فوج دشمن کی بڑہی اور اون
روسیاہون کی آمد سے ایسی خاک اڑی کہ آفتاب پر چہا گئی زمین ہلگئی تب تو حضرت
ابوبکر صدیق کا حسب عادت پتہ پانی ہوگیا اور اوسی طرح کی کیفیت اون پر طاری
ہوئی جو غار مین آمد دشمنون سے ہوئی تھی اور باوجود اینہمہ کہ صف جنگ سے دور اور
حفاظت جانبازان ہمراہی سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ مین مستور اور عریش مین قریب
رسول اللہ کے کہڑے تھے مگر ہیبت دشمنون سے جان ہی تو نکل گئی اور مارے ڈر کے
ایسے مضطر اور مضطرب ہوگئے کہ بلا خیال اس کے کہ ایسے وقت مین جناب رسول اللہ
کا سونا کیسا یقین کرلیا کہ آپ سو گئے ہین اور چونکہ یہہ حکم سن چکے تھے کہ بدون حکم حضرت
کے کوئی تلوار نہ کہینچے تو رہے سہے حواس باختہ ہوئے اور چلا اوٹھے کہ ای خلق کے رہنما آپ
کیا پڑے سوتے ہین جاگئے کہ سپاہ ضلال مستعد جنگ و جدال آپہونچے۔ اب اون کے
قتال مین کیا ارشاد ہے اور ماشاء اللہ یہہ سوال بہی ایسا تہا کہ جناب رسول از رہ
ستعجال کے حکم کو پاتے ہی دامن سنبھال میدان قتال مین جاہی تو پڑین گے غرضکہ
اون کی چلاہٹ پر رسول خدا نے آنکہہ کہول دی اور بسبب ورود انبساط جو کچہہ حق تعالے
سے انجام جنگ سمجہا تہا کہہ سنایا اور میدان جنگ مین تشریف لائے تو شعر

سروان سپہ را ہمہ کشتہ دید، سپہ را رخ از رزم برگشتہ دید، چنانچہ اب مین حملۂ حیدری سے وہ اشعار کہ جن مین سے چند آپ نے لئے بعین نقل کرتا ہون اب میری تقریر کو مقابلہ کر لیجئے —

اشعار حملہ حیدری

چنین گفت راوی کہ چون اہل شر
بر اسپ ستوران گرفتند جا
جہان خاست از کوس حربی غریو
روان شد پس آن لشکر کینہ خواہ
حبیب خدائے جہان آفرین +
بفرمود تا اہل اسلام نیز +
بفرمان او در زمان پر دلان
بتایید یزدان و نیروی دین +
بمیدان پرخاش کردند رو +
رسول خدا سرور خاص و عام
بہر جا کہ ہر کس سزاوار بود +
کشیدہ شد آن صف ز مردان جنگ
ز آرایش صف چو پرداخت باز
بفرمود کز صف نگسلید +
کہ آیند نزدیک اہل غرور
چو آراستہ صف روبروی قریش
بفرمود انگہ بہ صعب مصاف +

بآن طیش بستند بر کین کمر
بر آمد خروشیدن کرنا ے +
کہ شد آب از ان زہرہ نرّہ دیو
خروشان و جوشان بناوردگاہ
چو دید آن کمربندی از مشرکین
کمر تنگ بندند بہر ستیز +
بہ بستند بر جنگ اعدا میان
بفرمودۂ سیّد المرسلین +
چو شمشیر بستہ بہ خون عدو +
بہ ترتیب صف خود نمود اہتمام
بران دشت کین ایستادہ نمود
کہ بنیان مرصوص شد وصف آن
بآن نامداران گردن فراز
نہ بے حکم من تیغ بیرون کشید
بہ تیر از بر خویش سازید دور
بدولت خود آمد بسوے عریش
کہ با چندے از مردم رزم ساز

باستند در گرد و پیش عریش — بدارند پاسش ز شر قریش
پس آورد رو سوے یزدان پاک — بنالید و مالید رو را بخاک +
بگفت اسے نماینده عدل و داد — فرستندهٔ انبیا بر عباد +
نگون ساز سازندهٔ قوم عوَد — برآرنده بیخ عاد و ثمود +
نباشد برت هیچ امرے خطیر — بهر کار دشوار ذاتت قدیر
تو دانی که من رهنماے قریش — بحکم تو بودم نه بر راے خویش
بدعوت نکردم کم و کاستی + — نیامد دل قوم بر راستی +
بمن انچه کردند این ناکسان — ازان هم تو آگاهی ای غیب دان
کشیدم بر ایشان بحکم تو تیغ — بکن نصرت خویش از من دریغ
الٰهی گر این چند تن از عباد — که کردند امر ترا انقیاد +
بحکم تو بستند بر کین میان + — ندیدند بیش و کم دشمنان
بمانند از فتح کوتاه دست — بیابند از دست اعدا شکست
بروی زمین تا قیامت دگر + — نگردد پرستنده این داد گر +
بکن یاری دین خود از کرم + — ظفر بخش ما را بر اہل ستم +
باین زاری و عجز در سجده بود — که خوابش بفرمان حق در ربود
درآمد صف خصم نزدیک شد — ز بس گرد خورشید تاریک شد
بجوشید میدان ز مردان کین — هوا آتشین شد زمین آهنی +
ز بس گرد کز دشت پرخاش خاست — زمین دگر بر هوا گشت راست
ابوبکر نزد نبی داشت جاے — بگفت ای بحق خلق را رهنماے
درآمد بتنگی سپاه ضلال — چه فرمای اکنون برای قتال
ازان حرف بیدار شد آنجناب — فرح ناک از لطف حق کامیاب

کہ راننده حکم بر مایشا	منودش بجواب انچہ بودش ہوا
بر و حال اعدای دین عرض کرد	نشان و اوش انجام وحشت نبرد
سران سپہ را ہمہ کشتہ دید	سپہ را رخ از رزم برگشتہ دید

فرمای کہ ابوبکر نزد بنی داشت جای ہے سے کیا فضیلت اور بہادری ثابت ہوئی یہہ ہی نہ کہ اپنی جان بچانے کو عریش مین جناب رسول خداؐ کے پاس تھے اگر کہیے محافظت رسول خداؐ کرتے تھے تو خیر سے وہ بھی نہین محافظ تو حضرت سعد بن معاذ تھے آپ کا یہہ ارمان بھی ویسا ہے جیسا کہ جنگ خیبر مین باوجود فرار یہہ سنکر کہ جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کے سرکار سے صبح کو اوس کرار کو جو غیر فرار ہے لوا عطا ہوگا جو خدا اور رسول کا دوست ہے حضرات ابوبکر اور عمر متمنی حصول لوا سے خاطر جمع رکہیے اور چونکہ ان دونون صاحبون نے استفسار رسول مختار صلعم پر لڑنیکا ارادہ پہلے ظاہر نہین کیا تہا لہذا الہی گرہن جیدتن از عباد الہ کروند امر ترا انقیاد سے خارج اور دعا رسول خدا سے باہر نہتے سکیئے اب لجبی ہوی کہ جنگ بدر مین حضرات ابوبکر و عمر نہ کسی سے لڑے نہ کسی کو قتل کیا پس جہان تک کہ آپ نے سعی کی تہی وہ حملہ حیدری ہے کے اشعار سے گئی گذرے ہوی سچ ہے ع جہونٹی کو بلون کی آگ کیا ٹہرے مگر جو آپ خارجیون کے پردہ مین جناب امیر علیہ السلام کے ایمان کا ثبوت ہم سے چاہتے ہین تو حضور کو حجاب کی حاجت ہے کیا ہے اور آپ کو جناب امیر علیہ السلام کے معاذ اللہ بے ایمان کہنے مین کیا تردد ہے جبکہ آپ ان سب لوگون کو جنہون نے جناب امیر علیہ السلام پر بمطلب خون حضرت عثمان چڑہائی کی اور لڑے مسلمان اور باایمان جانتے ہین تو حضرت علی کا ایمان کہان رہگیا اور جبکہ آپ نے کھلے کہلا ادالا کہ جو محارب حضرت علی کا از راہ بغض نہو وہ مسلمان ہے صفحہ (۲۰ ۲) تحفہ

اثنا عشری) اور لڑائی بالبغض وعناد ہو نہین سکتی تو لڑنے والے باوجود شاب
ہین تو وہی ایمان وارتھے جو لڑے اور حضرت علی کا اسلام کہان آپ نے نانا خیبر
در پردہ یا علانیہ جو آپ ایمان جناب امیر علیہ السّلام کا ثبوت ہم سے چاہتے ہین
تو ہم خفاش کے آگے وجود آفتاب کے ثابت کرنا بیکار جانتے ہین مگر آپ کو حضرت
صدیق کی قسم دیتے ہین کہ آپ یقین کیجے کہ جناب امیر علیہ السّلام کا نام یا اونکا
ایمان قرآن مین نہین ہے اور حضرت صدیق کا نام قرآن مجید سے ڈہونڈہ کر
تعویذ بنائیے اور اگر آپ صرف اسی کے مدعی ہین کہ ابوبکر نزد نبی واشت جا
اور اوس سے یہہ مطلب ہے کہ اونکو قرب جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ
وسلم تھا تو ہم کب کہتے ہین کہ نہین تھا اور ہم یا کوئی کیونکر کہیگا اون کے لخت جگر
پارہ دل نور نظر بی بی عایشہ حضرت رسول خدا صلعم کی حرم محترم تہین پس اس سے
بڑہ کر اور کیا قربت ہوگی مگر چونکہ آپ نے حملہ حیدری کے نظم سے دل چسپی ظاہر
کی ہے لہذا ہم اور بھی اشعار نذر کرتے ہین جو ضرور ہے کہ آپ کو زہر ہلاہل سے
بھی ناگوار ہون تو ہمکو اسکی پروا نہین ہے کہ آپ اونپر اعتبار کرین یا نہ کرین مگر ہم یہہ
دکھلاتے ہین کہ صاحب حملہ حیدری کو حضرت ابوبکر کے خدمت اقدس مین کس درجہ
کو نیاز واختصاص تہا اور حضرت ابوبکر اور اون کے صاحبزادے نے بعد انتقال
جناب رسول اللہ کیا افعال کئے اور جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام
سے کیسی آنکھین پھیر لین اور کیسے سلوک کئے ای جناب موافق ایماء شریف واشارۂ
منیف ہم نے دعا جناب خیر البشر پہ بخوبی غور کر لیا وہ اونہین حضرات کیواسطے
تہے جو جان بکف تہے نہ اونکے لئے جو یاران نانی یار زبانی تہے یہہ آپ نے سنا
ہوگا شعر ولا یاران سہ قسم اند ار بدانی + زبانی اند ونانی اند جانی + آپکو یاران
بانی کے حق مین جو ہمہ تن اونکے دل ذادہ شل اوس منتظر کے حال رکھتے ہین جو کہتا

تماع ہرچہ پیدا می شود از دور بندارم توئی * دعا جناب رسول خدا مین داخل ہوگی
مگر ہم اونکو یاران زبانی مین گننے پر مجبور ہین آپ کو اختیار ہے کہ نفاق و کفر کو اپنا ایمان جانیے

حکایت حذیفہ و جبرئیل کہ بصورت دحیہ سر مبارک سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ در زانو داشت و آمدن مرتضی علی علیہ السلام و سلام کردن و جواب دادن جبرئیل امیر مومنان او را خطاب فرمودن و بیدار شدن پیغمبر و فرمودن کہ جبرئیل بود صفحہ ۱۶۲ از آغاز داستان حج

روایت کنند راوی خاص و عام | کہ در عہد خدام خیر الانام
یکی گشتہ با دیگرے مدعی | ببرد ند دعوے بہ نزد نبی
کسی گو بدعوے زبان می گماشت | گواہی بغیر از حذیفہ نداشت
نمودش برائے شہادت طلب | حذیفہ بہ تصدیق بکشود لب
عیان بود چون صدق او بر رسول | بجاے دو شاہد نمودش قبول
ازان روز در اہل صدق و ادب | شدش صاحب دو شہادت لقب
روایت کند راوی از وے چنین | کزان پیشتر کاشرف مرسلین
فرستد علی را بسوے یمن | براے سوالے یکے رود من
برفتم بدرگاہ سالار دین | چو بر داشتم پردہ دیدم چنین
کہ دحیہ سر اقدس آنجناب | بزانو گرفتہ ست و دستید بخواب
چو نشنیدہ بودم از وا این سخن | کہ ہر گہ بود دحیہ و اپیش من
بیائید در مجلس بے حجاب | نمائید از آمدن اجتناب
کہ اکثر بفرمان رب جلیل | بدان صورت آید بزم جبرئیل
برفتم بہ بیت الشرف زان سبب | نہادم قدم باز پس از ادب
نمودم رہ خانہ خویش سر | کہ آیم بر شش باز وقت دگر

ورا انتظار ره شد دو چارم علی
که میرفت او نیز نزد نبی

چو من دیدم او را نمودم سلام
جواب سلامم بلطف تمام

بداد آنجناب و تبسم کنان
بپرسید من این ابن الیمان

بپاسخ بگفتم باو این چنین +
که می آیم از نزد سالار دین +

دگر باره پرسید آن شهریار
برش رفته بودی برای چکار

بگفتم سوالی مرا بود ازو
ولی بود چون دحیه در پیش او

بیاد آمد از منع خیر البشر +
نرفتم درون بازگشتم ز در

چنین گفت آنگاه آن سرفراز
بیا همره من مکن احتراز +

که امروز میخواهم از بهر خویش
بگیرم ترا شاهد ای صدق کیش

که بعد از پیمبر بر این انجمن
تو باشی گواه من و حق من

شنیدم چو گفتار شاه نجف
شدم همرهش تا به بیت الشرف

چو آمد بدرگاه عرش افتخار
ز در پرده برداشت آن شهریار

درون رفت من ایستادم برون
بگوشم من آمد صدا از درون

که بر دحیه فرمود شیر خدا +
ز روی کرم در سلام ابتدا

پس آنگاه دحیه بمهر تمام
بدو گفت بادا درود و سلام

ز من بر تو ای مومنان را امیر
سر ابن عم خود از من بگیر

که هستی برین کار تو بی گمان
سزاوار تر از من و دیگران

غضنفر بشد پیش و زانو گذاشت
بزانوش دحیه سر او گذاشت

نشستش ببالین چو شیر خدا
برون رفت دحیه ز دولت سرا

چو آن نامور رفت از در برون
مرا خواند شیر خدا اندرون

برفتم نشستم برش بنده وار
سر شاه دین بودش اندر کنار

حبیب خدای مجید ودود / پس از ساعتی چشم اقدس کشود
چو دید آن شرف بخش ارض و سما / سر خویش بر زانوی مرتضی
بسویش نگه کرد و گفت از کرم / که بگذشت بر زانوی تو سرم
چنین داد پاسخ شه اولیا / که ای سید اشرف انبیا
باین دولت بی بدل امتیاز / نصیبم شد از وحیهٔ سرفراز
تبسم کنان گفت با وی نبی / که او بود در روح الامین یا علی
بیان کن کنون یک بیک نزد من / که آمد چسان با تو او در سخن
کلامیکه او گفته بد بالتمام / علی داشت معروض خیر الانام
بدو گفت آنگه شفیع امم / مبارک مبارک ترا یا ابن عم
نمی باشد اعزاز ازین بیشتر / که از ساکنان زمین بیشتر
نمودند سکان عرش برین / سلامت ابا لاری مومنین
بدان آنکه او با تو زینسان سخن / بحکم خدا گفت یا بو الحسن
بمن نیز امروز بعد از سلام / رسانید از نزد حق این پیام
که واجب نمایم بر و وی عمل / اگر خواهش اوست عز و جل
پس آورد رو سوی من آنجناب / بدین گونه فرمود با من خطاب
بگو ای حذیفه شنیدی تو خود / کلامی که صادر ز جبرئیل شد
بگفتم بحق خدای جلیل + / شنیدم بگوش خود از جبرئیل
بفرمود آنگاه سید بمن / بهر کس رسی تو زین انجمن
بگو آنچه خود کرده استماع / ز جبریل و از من بلا اشتاع
برافشای آن من بحکم رسول / نهادم بدر دیده دست قبول
برون آمدم چون ز بیت الشرف / شدم مدح خوان امیر نجف

رسیدی ز اصحاب هر کس بمن — باو گفتمی بر ملا آن سخن
یکی روز هم گشت با من دوچار — عمر از قضا در یکی ره گذار
بگفت ای حذیفه شنیدم چنین — رسی تو بهر کس که از اهل دین
رسانی ز روح الامین و نبی — پیام امارت برای علی
بگفتم که آری چنین است من — بگویم بحکم نبی این سخن
عمر گفت آهسته زیر لب — که آید مرا زین حکایت عجب
وز آن پس بچندی علی ولی — بملک یمن شد بحکم نبی
چنان در یمن بود آن محترم — که سید بر آمد بحج حرم
سفر را سبب راوی حق گزین — روایت کند از حذیفه چنین

برآمدن رسول الله صلی الله علیه و آله بر منبر و دست حضرت مرتضی علی گرفتن و بالای منبر بردن و دل حاسدان غمگین شدن و دوستان مشعوف گردیدن

چو سید باستاد با مرتضی — بگفتند کروبیان مرحبا
فرستاد حق رحمتی بیشمار — فلک کرد انجم بر ایشان نثار
بهارید نور از سپهر انقدر — که شد خاک آن دشت کحل البصر
زبان ساخت گویا ز عرش برین — بالحمد لله روح الامین
بیاراست رضوان بهشت از سرور — بنو و ند زینت چه غلمان چه حور
بجوشید در کوثر و سلسبیل — شرابا طهورا چو آب سبیل
بفردوس حوران برقص از نشاط — ملایک بر افلاک از انبساط
زبان کرده وا زان سرور عمیم — بحمد سپاس علی عظیم
بهر آسمان انبیاء سلف — بنظاره با قدسیان بسته صف

ز عرش برین تا به سطح زمین — مطیعان حق جمله بهجت قرین
ز مهر و ز خورشید تابنده تر — بروی زمین نور باشنده تر
ملایک شده پهن در شش جهت — شیاطین سراسیمه رو به صفت
ز بیم ملایک بحال تباه — بهر سو گریزان برای پناه
بعالم نیافتاد در دست شان — پناهی بجز قالب حاسدان
بدیدند چون حاسدان سے علےؑ — که با او برآمد منبر سے نبی
ز حالی بحالی شدند آنچنان — که وصفش نیاید بشرح و بیان
یکی غم ز بس غم بر ابرو فگند — یکی بخیه رشک بر رو فگند
یکی بینی از غصه بالا کشید — یکی را دل از غیظ در خون طپید
یکی لب بدندان گزیدن گرفت — ز چشم یکی خون چکیدن گرفت
یکی گریه ناک و غمین و خجل — یکی غوطها خورده در خون دل
یکی دست افسوس بر دست سود — یکی را لکهه زهر آلود بود
ز حیرت یکی سر ببالا فراخت — بحسرت یکی ز آتش دل گداخت
یکی بر دندان فرو در جگر — یکی را بخار از حسد زد بسر
یکی در شکنجه یکی در گذار — یکی غرق اندیشهای دراز
بر احوال اعدا گذشت آن سخن — کنون حالت دوستان گوش کن
یکی رخ برافروخت چون لعل تر — یکی سر برافراخت چون شیر نر
یکی را لب از خرمی خنده ریز — یکی را دماغ از طرب مشک بیز
یکی خواست تا جان نماید نثار — یکی خواست بر پا فتد چون غبار
یکی را گل از هر بن مو شگفت — یکی را هزاران گل از رو شگفت
یکی را برخ پهن گشته نشاط — یکی سینه وا کرده از انبساط

یکی سوی او کرد چشم نیاز	یکی لب به شکر خدا کرد باز
یکی در فزایش نیازش یکی	دل خویش را در نوازش یکی
یکی کرده هم چشم و هم گوش چار	که از وی شنود و حکم پروردگار

آغاز خطبه فرمودن سرور کائنات صلی الله و علیه و آله وسلم

سخن کرد پس ختم سالار دین	بحمد سپاس جهان آفرین
چو شد فارغ از خطبه خیر الانام	بیکبارگی اهل ملت تمام
چه اصحاب هجرت چه انصار دین	چه از سابقین و چه از لاحقین
چه شهری چه دشتی چه برنا چه پیر	ز حر و ز عبد و صغیر و کبیر
چه اهل نفاق و چه اهل وفاق	همه کرده با یکدگر اتفاق
بگفتند با صوت های جلی	شنیدیم و کردیم فرمان بری
بر آمر خدا و رسول خدا	بدل باز با نحو با دستها
پس از بهر بیعت بذوق تمام	نمودند از چار سو ازدحام
پس اول ابابکر و آنگه عمر	تصافح نمودند عثمان دگر
دگر بود سفیان دگر پور او	که کردند بیعت بذوق غلو
عمر در حضور شه انبیا	چنین گفت خندان بشیر خدا
ز روی محبت بصوت جلی	مبارک مبارک ترا یا علی
که امروز را صبح کردی بکام	شدی بر من و اهل ایمان امام
علی هم ز حرفش تبسم نمود	که از آخر کار آگاه بود

ذکر تدبیر نمودن صاحبان هوش و رای در چنین اختصار رسول خدا صلی الله و علیه و آله در باب گرفتن خلافت از شاه اولیا

کنون میروم بر سر داستان	بوصافی حالت همگنان

چنین گفت راوی که سالار دین — در آندم که بودش دم واپسین
بماندم حمیرا به نزد پدر — کسی را فرستاد و کردش خبر
که یکدم نبی را نمانده ست بیش — مشو غافل اکنون تو از کار خویش
فرستاده گفت آن سخن آشکار — که دارد رسول خدا احتضار
ولی گفت این حرف آهسته تر — که باشید از کار خود باخبر
بزرگان دین دوستان نبی — دگر دوست با خاندان نبی
ز تغییر حال رسول خدا — نمودند آه و فغان برملا
در آن ضمن گفتند با درد و سوز — که اسلام راهست اول هنوز
بسی دشمنان اندر گرد و پیش — که دانند این روز را عید خویش
درین انتظار اند هر سو خفی — که تا چشم برهم گذارد نبی
برآیند هر یک بجنگ و جدال — نمایند اسلام را پایمال
ضرورست بر ما همه پاس دین — که بد بعثت او برای همین
همین ست تدبیر اینکار و بس — که چون درکشد صاحب دین نفس
بماندم یکی را خلیفه کنیم — باعدای ملت نه فرصت دهیم
نباید که یک لحظه بعد از نبی — بماند مقر خلافت تهی
گروهی که بودند همدست شان — گشودند یکسر به تحسین زبان
بگفتند الحق بود این چنین — که هستند اعدای دین در کمین
نباید بآن قوم مهلت دهیم — بماندم خلیفه مقرر کنیم
ولی مردم بی غرض در جواب — بگفتند چون میکشد اضطراب
وم از رفع و دفع خلل منیرنید — خلل خود درین کار می انگنید
بحکم خدا کرده بر ما نبی — علی را امام و امیر و ولی

اگر گردسید ز عالم سفر   نشنید بجائے وے آن شیر نر
کسی را نماند دگر آن مجال   که آرد فساد و خلل در خیال
که از هیبت تیغ آن شهسوار   نماند دل دشمنان استوار
بگفتند همگان سازان جواب   که بود آنچه گفتیم یکسر صواب
شما نیستند آگه از ستر کار   که این حرف ما را کنید اعتبار
وزان پس ابوبکر و دیگر عمرؓ   دگر خالد و بوعبیده دگر
ازان مجمع عام برخاستند   کنار دگر خلوت آراستند
نشستند باهم به تدبیر کار   نمودند تمهید را استوار
که چون پرده از روی کار افگنیم   نهانی نخود آشکارا کنیم
چنین گوییم آندم من و تو چنان   نمائیم پس لابد با دیگران
به لطف زبان و بحسن کلام   ستانیم بیعت نخست از عوام
ز غاصان بمانند اگر چند تن   نه پیچند آخر سر از انجمن
وزین کار را اهمال نبود روا   نباید بیکدیگر این کار را
ازان پیشتر کرده باید مسلے   که فارغ بگردد ز دفنش علے
هنوز از بزرگان روشن روان   بهم داشتند این سخن درمیان
که برخواست شیون ز دولت سرا   طپش در دل افتاد اصحاب را
بسوی در حجره بشتافتند   خبر ز ارتحال نبی یافتند
چو تحقیق شد بر عمر ارتحال   بزد دست بر تیغ و گفت این مقال
برای فریب عوام جهول   که داند کس از مخلصان رسول
که هرگز نمیرد رسول خدا   بود مرگ نسبت باو افترا
کسی گو براند ز موتش سخن   سرش را ببرم بدین تیغ من

وگفت ابوبکر انگه چنین — که بر صدق اخلاصت ای مرد دین
سزد گر نمایم سر و جان فدا — بخواندی ولی در کتاب خدا
که فرموده اند حق آن جناب — خدا انک میت در کتاب
عمر کرد تحسین او در جواب — که دادی نجاتم ازین اضطراب
ز موتش بتعجب مرا میفزود — که مضمون این آیه یادم نبود
ابوبکر چون دید آن انقلاب — که دارند اصحاب زین اضطراب
ز سطح زمین تا به سقف سما — رسیداست فریاد و استیدا
باستاد بر منبر مصطفی — چنین کرد تسکین اهل عزا
که بودید اگر بندگان نبی — بدانید کو مرد و شد مختفی
وگر آنکه هستند حق را عبید — بود دایم لایموت آن وحید
بگفت این و آمد ز منبر فرود — عمر گفتش اکنون نباید غنود
بود تا علی را درین قیل و قال — به تجهیز و تکفین او اشتغال
بامر خلافت بباریم دست — که از پا کنون نباید نشست
حباب ابن منذر ز اصحاب بود — ز فاروق چون این حکایت شنود
بسی زان سخن شد تعجب پذیر — که دی روز سید بخم غدیر
علی را بآن جهد و آن اهتمام — نموده برائت امیر و امام
بزرگان دیندار توفیق مند — ز حالا باین فکر افتاده اند
نباید چو حکم پیمبر نفاذ — ندانیم ما دیگری را معاذ
همان به که من نیز سرعت کنم — بنزدیک سعد عباده روم
که امروز سردار انصار اوست — بگویم که در قوم این گفتگو است
باین عزم آمد ز مسجد برون — شنوی سعد شد با دلی پر ز خون

عمر یافت کان رفتن از بهر چیست　　　　درآن رفتنش بوی از خیر نیست
همان دم بگوشش ابوبکر زد　　　　که اکنون حباب این خبر میبرد

رفتن حباب ابن منذر نزد سعد بن عباده و رسانیدن خبر نکث بیعت غدیر خم و از عقب او رفتن خلافت طلبان جهت انفصال

اینهم

مبادا که انصار سر دار از مند　　　　به تجویز خود فکر دیگر کنند
همان به که ما نیز آنجا رویم　　　　کنند ار تخالف معارض شویم
علی را گذاریم با مصطفی　　　　که آرد بجا حق مهر و وفا
پسندید بوبکر تدبیر او　　　　بحضار انگه نمودند رو
بجنس ادا در خور هر مزاق　　　　نمودند تکلیف در اتفاق
نخست از همه مبغضان علی　　　　رفاقت نمودند با خوشدلی
دگر بعضی از شرم و بعضی ز عذر　　　　گروهی هم از وعدهٔ جاه و قدر
یکی از طمع دیگری هم ز بیم　　　　برای تماشا گروه عظیم
بهم متفق گشته با هایهوئی　　　　بسوی سقیفه نمودند روی
چو سلمان و بوذر چو مقداد نیز　　　　چو عمار و چون جابران دو عزیز
چو ایشان دگر چند تن از کبار　　　　که بودند بیکس همه در شمار
نرفتند همراه آن مسلمین　　　　نشستند در کنج مسجد حزین *
هم از رفتن سید انبیا *　　　　هم از سر برآوردن فتنها
علی داشت با خاطر پر ملال　　　　به تغسیل و تکفین او اشتغال
کنون حال سعد عباده شنو　　　　سخن بی کم و بی زیاده شنو
در آن روزها سعد بیمار بود +　　　　دلش بیقرار و تنش زار بود
به بستر شب و روز میداشت جای　　　　که قادر نبودش بر فتار پای

رسید این خبر چون باو ناگهان — که فرمود رحلت نبی از جهان
شده بیخود از غایت اضطراب — برآمد ز خانه بحال خراب
نه دریای تاب و نه در تن توان — بهر حال برخاک خود راکشان
بیامد بایوان مهمان سرا — نماند ز غم عقل و هوشش بجا
بهر کس که افتادی او را نظر — بپرسیدی احوال خیر البشر
درآمد همان دم هم از در جناب — خبر داد او را از آن انقلاب
که چون روح پاک رسول خدا — بشد عازم درگه کبریا
عمر گفت آن و ابو بکر این — نه غمناک شد کس نه اندوهگین
نه دردی بدل زین رحال نبی — نه افسوسی از انتقال نبی
نه پروای تغسیل و تکفین او — نه در فکر تجهیز و تدفین او
ازین فکر دلها شده ممتلی — که باید خلافت ستاند از علی
بود تا که مشغول این جانشین — به تکفین و تجهیز سالار دین
نباید که ما فرصت از کف دهیم — بباید تا پای در ره نهیم
نمائیم از خود یکی را امام — که باشد برآرندهٔ آن مقام
بوعده و وعید و بخوف و رجا — به بیعت درآریم این خلق را
بجو گردد ازین کار فارغ علی — اگر آنکه گردد بما مدعی
چه آید درآن دم ز تنها تنش — بود گر همه آن تن از آهنش
علی را که با آن همه اهتمام — نبی کرد وی روز بر ما امام
غرض آنچنان نقش زد لازدوده — که پنداری امروز هرگز نبود
نماندست گوئی کسی را بیاد — که باید علی را نمود انقیاد
که خود را احق میشمارند ازو — درین کار دارند بیجد غلو

چون دیدم اند از یاران چنین — برست آمدم تا بگویم همین
که حکم رسالت پناہی نماند — امارت بامر الہی نماند
گر آیت ن نماید از خود امام — باو چون نمائیم ما اہتمام
امامی کہ نبود ز نزد خدا — خلافش نباشد گناہ و خطا
چرا ما بغیر خود بگرویم — برای خود از خود امامی کنیم
کہ برداشتن حکمش از کم و بیش — نداند کسے خفت و عار خویش
ولی ہر کسے مرد این کار نیست — کسے جز تو آنرا سزاوار نیست
چو آنجا رسانداین سخن راجاب — چنین داد سعد عبادہ جواب
معاذ اللہ ای دوست زین آرزو — تو دیگر چنین ناصوابے مگو
بدوزخ تن سعد را نیست تاب — کہ بنماید این امر را ارتکاب
خلافت نباشد ز کس جز علے — کہ داوند او را خدا و نبی
اگر ہست ما را امامی علی است — جز او دیگرے کاذب و مفتری ست
درآمدم ز انصار برنا و پیر — بر سعد بودند جمعی کثیر
نمودند با او بدین شان خطاب — کہ معقول میگوید این را جناب
چرا با فلان و فلان بگرویم — برای چہ دنبال ایشان رویم
نمائیم از خود یکے را کلان — نباشیم محتاج بیگانگان
بہ پاسخ چنین گفت سعد آنزمان — کہ من نیستم تابع ہمگنان
ولی خود باین کار لایق نیم — نہ بیعت بکس جز علی میکنم
درین گفتگو بود آن ارجمند — کہ از دور عنبر بزان وردن آمدن
شنودند بر سعد باب سلام — نہ چار داد او جواب سلام

ہوں حضرت خفا نہو جیو مین نہایت ہی مؤدب ہو کر اب عرض کرتا ہوں

کیون حضرت خفا ہوجئے مین نہایت ہی موؤب ہوکراب عرض کرتا ہون
نے حالت حیات جناب رسول اللہؐ مین جان فشانی کی اظہار کی تہی اور جناب
رسول خدا سے صلہ پاے تہے اور راونکا بدلہ یہہ ہے تہا مجہے اسپر یقین ہے
کہ حضرت علی علیہ السّلام کے فضایل مین جو آیت اور حدیث پیش کیجاے
اوسکی تاویلات رکیکہ کرنے مین آپ آندہی سے بہی بڑہ کر کام کرینگے
آیہ انما ولیکم اللہ سے منقصت مرتب جناب امیر علیہ السّلام
کے ٹہرائینگے مگر آیہ غار سے آپ نے وہ فضایل حضرت ابو بکر صدیق کے
پیدا کئے ہین جو خدا کے علم مین بہی نہ تہے بہتر ہے آپ قرآن مجید سے چاہے
اپنی تصدیق کی گواہی لائے چاہے حدیثون سے اور کسی کی نہ سنئے مگر جنگ
بدر کا حال بقیہ جو آپ ہی کے دفتر مین لکہا ہے اوسے تو سنئے مسند احمد بن
حنبل عبد اللہ بن سلیمان ابن اشعث نے اپنی سند سے اور حرث او علی سے
روایت کی ہے کہ جناب رسول خداؐ نے ایک شب بدر مین فرمایا کہ وہ کون ہے
کہ اس رات کو پانی ہمکو پہونچاے تو کسی نے ہمت نہ کی اور سب پلٹ گئے علی آگے
اور ایک مشک کاندہے پر رکہکر کنوئین کی جانب چلے وہ رات نہایت اندہیری
تہی اور وہ جنگل تہا نہایت خشک اور کنوان بہی نہایت عمیق تہا علی اوس کنوئین
مین اوتر گئے خدا تعالے نے جبرئیل و میکائیل و اسرافیل کو فرمایا کہ واسطے نصرت
محمدؐ کے آمادہ و مہیا ہو پس ملایکہ آسمان سے آے اور ایسے الفاظ سے کلام کیا
کہ ہر کوئی سن سکتا تہا اور روڑ سکتا تہا جب وہ کنوئین کے نزدیک آئے تو
تو خدا کی جانب سے حضرت علی پر سلام کیا اور راون حضرت کی تعظیم و توقیر کی اور
ابن شہر آشوب نے ابن مسعود و فلکی سے اپنے تفسیر مین اپنے اسناد سے محمد بن
الحنیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول خداؐ نے غزوہ بدر مین حضرت علی کو پانی لانیکو

بہی جبکہ اور اصحاب سے کہہ چکے تھے اور کسی نے اقدام نکیا تہا جب وہ کنوئین پر آئے
اور مشک بہری تو ہوا سخت چلی اور پانی مشک کا گر گیا اور اسیطرح دو دفعہ اور
ہوا چوتھے مرتبہ پانی بہر کے مشک رسول خدا کے روبرو حاضر کی اور جو گذرا تہا بیان
کیا تو حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ پہلی ہوا حضرت جبرئیل تھے جنکی ساتھ ہزار
ملائکہ تہی جو تم پر سلام کرتی تہی اور دوسرے میکائیل تہی ہزار ملائکہ کے ساتھ جو تم
پر سلام کرتے تھے اور دوسرے روایت مین فرمایا کہ وہ نہین آئے تھے مگر تمہاری
حفاظت کو ابو صالح نے اپنی سند سے لیث کی روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے
ایک فصل مین تین ہزار تین منقبت حضرت علی کی فرمائین و اسی خبر کو حمیری
نے روایت کرکے کہا ہے وَسَلَّمَ جِبْرِيْلُ وَمِيْكَالُ لَيْلَةً عَلَيْهِ حَيَّا
اِسْرَا فِيْلُ مُغْرِبًا اَحَاطُوْبِهٖ وَفِيْ هٰذِهٖ جَالِبَتِيْ وَكَانَ عَلَى الْفَطِّ
قَدْ تَحَرَّبَا ثَلٰثَةَ اٰلَافِ مَلَائِكُ سَلَّمُوْ عَلَيْهِ فَاَدْنَا هُمْ وَحَيَّا
وَرَحَّبَا وفقیہ ابن مغازلی شافعی نے اپنی سند سے ابو جعفر محمد بن علی سے روایت
کی ہے کہ فرمایا کہ ایک فرشتہ نے جسے رضوان کہتے ہین اور بدر کو ندا کی لَاسَيْفَ
اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰى اِلَّا عَلِيٌّ وابن مغازلی شافعی نے بسند
خود محمد بن عبد اللہ بن ابی رافع سے روایت کی ہے کہ نَادٰى يَوْمَ اُحُدٍ مَلَكٌ
مِنَ السَّمَاءِ يُقَالُ لَهٗ رِضْوَانُ لَاسَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰى
اِلَّا عَلِيٌّ وسمعانی نے کتاب فضائل الصحابہ سے بہ سند خود ابو جعفر محمد بن
علی سے روایت کی ہے کہ نَادٰى مَلَكٌ مِنَ السَّمَاءِ يُقَالُ لَهٗ رِضْوَانُ
لَاسَيْفَ اِلَّا ذُوالْفِقَارِ وَلَا فَتٰى اِلَّا عَلِيٌّ آپ ان سب کو چھوڑے
ہین ؎ اور ابو بکر نیز وہی داشت جاے کو ۂ رکھتی ہین جو سعی کا وہ ہے کہیگا
زین قصہ ہفت گنبد افلاک پر صدا ست ؎ کوتہ نظر یہ بین کہ سخن مختصر گرفت

بعد آپ کے حملہ حیدری کے اشعار کو ملحوظ فرمائی تو عنایت ہے اور غور فرمائی
کہ حضرت عایشہ کیسی سپوت دختر تھین کہ جنہون نے رسول اللہؐ سے معزز
شوہر کی موت کا ذرا خیال اور اپنے بیوہ ہونیکا مطلق ملال نہ کرکے آپا کو کہلا
بھیجا کہ موقع ہاتھہ سے نہ دو یہان دم واپسین ہے جلد مسند شاہی بچھاؤ اور جلوہ
آرا ہو جاؤ ایسا نہو کہ امت حضرت علی کو بہ تعمیل حکم رسول خدا اپنا ولی بنا لین
آہ آہ اگر علاوہ اشعار حملہ حیدری ہین بہی اون اعمال کا جو حضرت ابو بکر
صدیق سے بر روی کار آئے لکھنا شروع کرون تو دفتر کے دفتر سیاہ کرون
اگر میری عرض کی حاجت کیا ہے ساری تاریخین پکار رہی ہین اور وہ کون ہے
جو نہین جانتا پس اسیقدر پر اکتفا کرتا ہون کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم کی روح مبارک اونسے فرماتی ہوگی شعر ترک یاران کردہ ای
بیوفا یار این کنند؛ دل ز بیماران برگرفتی ہیچ دلدار این کنند؛ ترک ما کردی و
کردی دشمنی با دوستان؛ شرم بادت این عملہا یار با یاران کنند؛ اور آپ
کا دعوی بلندی جو کل طویل الخ کے مثل کے نہایت مناسب ہے آپ کو مبارک رہے
آیات بینات از الفاظ قران کو جانے دو اوسکو بیاض عثمانی صفحہ ۴۷
سطر ۲ تا الفاظ زیادہ ہو نہ وہ کم ہین صفحہ ۴۷ سطر ۲۲ —
آیت اُخریٰ تصور معاف خوارج اگر بہائی ہین تو آپ کے ہین اسلئے کہ آپ
اور وہ دونون بانی اور مصداق خلافت ہین اور اون سب کی محب اور
دوست ہین جنکی آپ اونکو اور اپنے کو البتہ کانٹے پر رکھکر بنام خلیفہ تول
ڈالئے اگر سرمو فرق نکلے تب ہی کہئی مگر ہمسے اور اونسے تو زمین و آسمان
کا فاصلہ ہے ہان صرف آپ مین اور اونمین اتنا ہی فرق ہے کہ آپ بظاہر دم
دوستی جناب امیر علیہ السلام کا مارتے ہین اور دل مین کچھہ نہین ہے وہ

ظاہر و باطن مین یکسان دشمن جناب امیر علیہ السلام اور اہلبیت نبوی کے ہین وہ آیات فضایل کے گرد جناب امیر علیہ السلام کو پھٹکنے نہین دیتے اور آپ کبھی ہان تو کہہ جاتے ہین مگر باتین بناکے پہراونہین کے ساتھ ہو جاتے ہین ایسی صورت مین ہم کوئی کیطرح اور آپ کو موافق ہندی و دمے کے خیال کرتے ہین وہ پہرا اوس تن اتیم گت بگلے کیسا بہیکہ، تم سی تو کاگا بھلے کہ باہر بھیتر ایک، غرض ہم کو نہ خوارج کی کتابون سے غرض نہ اونکے اقوال سے بحث آج آپ ہمسے یہہ فرماتے ہین کہ خوارج کی کتابون سے جناب امیر علیہ السلام کے فضائل ثابت کرو کل اپکی یہہ استدعا ہوگی کہ جناب رسالت مآب کے فضایل کا اثبات یہودی و نصرانیون کی کتابون سے لاو اور اُونکو گن کے علیحدہ کرو اور پہر ہم سے شمار کرکے اونسے تین حصہ زیادہ دلایل تکذیب رسالت لو اور جس طرح ہم ردّ ثبوت کا ثبوت لاوین گے اوسطرح بے حساب صحابہ کے فضایل تمہاری کتابون مین دکہلائین گے سو بہتر جو آپ سے بن پڑے نہ جو کئی ہم کو مطلق حاجت نہین ہے کہ ہم جناب امیر علیہ السلام کے اثبات ایمان کی فکر کرین ہان آپ ہماری کتابون سے جنکی فضیلت ثابت کرنا مدنظر ہے ثابت فرمائین صرف کفر و نفاق کے دہبے دہونے مین سیاہی کا خون کاغذ پر نہ بہائین ــــ

آیات بینات از الفاظ پس فررا انصاف کرو صفحہ ۴۶ سطر ۲۴ تا لفظ اب آگے جاہو تم مانو نہ مانو صفحہ ۴۷ سطر ۱۶ ــــ

آیت اُخریٰ یہہ آپ کا قول بالکل صحیح ہے کہ جنکی وشمنی ہمارے معتقدات سے ہے اونکی ایسی فضیلت کا ہم ہرگز اقرار نہین کر سکتے جس سے یہہ باور ہو کہ وہ ناجی اور رستگار ہون گے اور یہہ ہمارا ہی انکا اعتقاد نہین ہے بلکہ تمام اون لوگونکا اعتقاد ہے جو وجود حق تعالےٰ اور اوسکی عدالت اور وعدہ اور وعید کو حق جانتے

ہین مگر یہہ آپ کا قول کہ ہمارے عالمون اور محدثون نے کوئی فقرہ ایسا لکہدیا ہو کہ تکلی
دشمنی ہمارے معتقدات سے ہے وہ آتش جہنم سے نجات پائین گے ایسا ہی کہ آپ
دن کو رات کہین اور فرمائین کہ ہمارے عالمون اور محدثون نے مال لیا جن روایتون
کو آپ ہمارے علماسے منسوب کرتے ہین اونکی اصل جو کوئی دیکہیگا اتنی ہی تباویگا
کہ یا تو وہ اہل سنت کی کتابون سے اون کے قایل کرنے کو لکہی گئی یا او سوقت
تک کے واسطے تہے جب تک اونکا نفاق مثل آفتاب نیمروز ظاہر نہین ہوا چنانچہ
اب آپ خود تسلیم کر چکے ہین کہ ہمارا یہہ قول ہے کہ جبتک کسی کا ایمان پر خاتمہ ثابت
نہوگا ہم مصداق فضایل اوسکو نہ جانین گے ایسی صورت مین درمیانی امور خارج
از بحث ہین جنکا مذکور موجب نہایت شرم کا ہے اور یہہ تو طرفہ بیان ہے کہ آپ
کہتے تو یہہ کہ جائین کہ ہزار حدیث سے ہمارے یہان اون صحابہ کی شان مین جنکی
ہم نفاق کے قایل ہین متجاوز ہین کبہی کہین کہ سو تک اور اونکو ہم لکہہ چکے وحالانکہ
یہہ سب غلط ہے مگر ہمارے مورخین کے یہان سے جو آپ نے دعوی اثبات
ایمان اور مراتب فضیلت کا کیا اور تاریخ ہین حملہ حیدری کو آپ نے سند گردانا
ہے سو ہم آپ کی خاطر سے حملہ حیدری کے اشعار کی بہار بہی آپ کے نذر کر چکے ہین
گو کہ دراصل وہ بہی آپ ہی کی کتابون کا خلاصہ ہے جسکو صرف صاحب حملہ حیدری
نے نظم کر دیا ہے چاہئے بغور ملاحظہ فرمائی اور جو براہ مہربانی آپ نے ہم کو نصیحت
فرمائی ہم اوسکے نہایت شکر گذار ہین مگر شعر انکہ پندم میدھی نزدیک تو آنست
لیک ؎ آن کسے داند کہ ویرانہ ویران میشود ؎ ہم کو آپ جادہ مستقیم سے
سرکشی کی ترغیب دیکر اندہے کنوئین مین ڈہکیلا چاہتے ہین اور آفتاب سے
چہوڑا کے ستارون کا مرید کیا چاہتے ہین وحالانکہ شعر از نصیحت باز کے
گردد دسے کان خو گرفت ؎ موزمی آن ذرہ کہ با خورشید تابان خو گرفت ؎ سچ ہی

اور سر ایا حق ہے شعر جسکو کرے ذلیل تو اسے رب دوسرا ہے اور سکو عزیز کون کرے خلق مین بہلا اور کچھ شبہہ نہین کہ اپنے اپنے اعمال ساتھ ہین لیس اسی پر اگر سرکار کا غور رہو تو بیڑا پار ہو جاوے مگر غور کا سلیقہ تو اوسکو ہو سکتا ہے جسکو خدا کا خوف ہو رسول سے شرم ہو آپ نے تو ایک بات دھر لی ہے کہ جدہر بہت آدمی ہتے وہ ہی حق پر ہتے جنکو لا کھون نے اچھا کہا وہ کیونکر بری ہو سکتے ہین اور اس خیال نے فہم و فراست عقل و کیاست آپ سے لیکر انصاف کو بھلا دیا اور چراغ عقل کو گل کر دیا ہے ایسی صورت مین ہم کس آوازسے چلائین اور کیونکر آپ کے ذہن اقدس مین حالی کرین افسوس یہہ کھکر شعر ربکہ بر زیست از گرد کدورت خانہ اش ہ ہچو میل سرمہ باشد شمع در کاشانہ اش اگر جو آپ خمسہ خمسین نہ ہوتے تو حضور سمجھتے کہ ایک خدا کی تین کہنے والے کتنے ہین اور وحدہ لاشریک ماننے والے کس قدر بت پرستون کی کیا تعداد ہے اور خدا پرست کا کیا شمار ہے دنیا مین عالم کتنے ہین اور جاہلون کی گنتی گنتی ہے اگر ادہر طرف گذر نہین تو جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کی حدیث ہی سے ہوشیار ہو کر متنبہ ہونا ممکن ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ میری امت کے ۷۳ فرقے ہون گے اونمین ۷۲ ناری اور ایک صرف ناجی پس جہنم جانے والونکو خلد سے کیا نسبت ہے اور کثرت کو فوق ہے یا قلت کو افسوس صد افسوس اگر ہم پر بغض و عناد اپنے فضایل آب صحابہ کا الزام ہے تو آپ کو ہو نکی محبت اس قدر غلو ہے کہ آپ نے اونکو معصوم ہی سمجھہ لیا ہے اور کچھ بھی اونکی فضیحت ہے او سپر نظر ہی نہین کرتے اور مطلق نہین سوچتے کہ اصحاب نے بھلا کئے اونہون نے آخر کو کیا کیا خیر آپ نے اچھا شعر ہم کو سنا دیا اور جہانتک آپ سے غل مچایا گیا مچایا مگر ہم عرض کرتے ہین شعر زبادش فارغ کہ ما فارغیم ہ ندارم

پرواے این شور و شر کے ۔

آیات بینات از الفاظ غرضکہ جو آیہ لولا کتاب من اللہ کو صفحہ ۴۷ سطر ۷ تا الفاظ تفضلہ فراغت ہو گئی صفحہ ۴۷ سطر ۲۲ ۔

آیت اُخریٰ کیا خوب اگر فراغت ہو گئی تو خوش ہو جئے کہ جو کچھ پیٹ مین تھا منھہ کی راہ سے زبان پر آیا دماغ اور معدہ صاف ہو گیا اور دوسرا سامان خلیفہ صاحبون کی مدح اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدح کا بہم پہونچا ئی

آیات بینات از الفاظ اب مین ایک اور چوتھی آیت کو صفحہ ۴۸ سطر ۲۲ تا الفاظ بت اوسنی یہہ ارشاد فرمایا صفحہ ۴۹ سطر ۲۲ ۔

آیت اُخریٰ اے جناب آپ ناحق ناحق اس آیت کا حوالہ دیتے ہین اس آیت سے تو سارا نقشہ ہے آپ کا بگڑا جاتا ہے آپ کا مذہب تو یہہ ہے کہ مشورہ کرکے جو چاہین کر ڈالین خلافت قایم کرین نایب رسول بناوین اور یہہ آیت موافق آپ کے علم اور یقین اور اعتقاد کے ثابت کرتی ہے کہ ایسا مشورہ بھی جس مین خود جناب رسول خدا تک نفس نفیس شامل تھے مقبول اور منظور حق تعالے نہ ٹھرا پس آپ کے مذہب کی بنا اس آیت سے قایم رہتی ہے یا اکھڑتی ہے اور اجماع امت کا نقشہ مضبوط کرتی ہے یا بگاڑتی ہے ہم کو تعجب معلوم ہوتا ہے جو آپ نے اپنے مذہب کے زایل ثابت کرنیوالی آیت پر استدلال کیا اور اوس کے سوا مین الاغیار اس کا اظہار کیا کہ معاذ اللہ رسول پروردگار تک خفیف الراے تھے اور غلبہ راے مردود و بیکار ہوا العوذ باللہ من ذالک رہا وہ مطلب کہ جسنے سب کچھہ آپ کو بھلا دیا ہے سو خیر سے باین ہمہ بیبا کی جو اختیار فرماے گئے پیدا نہین ہوتا چنانچہ جو کچھہ جناب غفران مآب نے فرمایا ہے اوسکو مین اوپر عرض کر چکا ہون ملاحظہ فرما لیجئے بار بار ایک ہی بات کی تکرار مین پسند

نہین کرتا ہان صاحب ہان یہہ سچ ہے کہ بدرین اخذ فدیہ کے بابت جو حق
تعالے نے ارشاد فرمایا تہا وہ یہہ نہی تہا کہ اگر پہلے سے یہہ حکم ہو چکا ہوتا کہ نہی
صریحی کے خلاف کرنیوالون پر عذاب ہوگا تو جو کچہہ اخذ فدیہ مین تمنے کیا اوسکی
بنا پر عذاب عظیم ہوتا مگر آخر اس ارشاد حق تعالے کا فایدہ تو اتنا ہی ہے
کہ غیر جنہون نے فدیہ لیا اون پر حق تعالے نے عذاب کو موقوف رکہا نہ یہہ کہ
سارے فدیہ کہانیوالون کو معصوم بناکے سجل بہشت عطا فرمایا ماشاء اللہ
کیا فہم عالی ہے ایک سیدھی سی بات ہے کہ جب کفار گرفتار ہوئے اور
اون کے بابت تجویز در پیش ہوئی اور حضار اپنے اپنے سے کہہ چکے تو
جناب رسول خدا نے فرمایا کہ یہہ معاملہ تین حال سے خالی نہین یا قیدی ایمان
لائین یا فدیہ دین یا لڑائی کا دن مقرر کرین اون قیدیون نے فدیہ دینا منظور
کیا اور فدیہ لیا گیا چونکہ درحقیقت فدیہ منظور کرنے کا حکم دینا جناب رسول
خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم کا موافق حکم الہی تہا مگر جنہون نے فدیہ لینے کی
راے دی تہی اونکی راے مبنی بحطام دنیوی تہی لہذا اون صاحبان مجمع کی نسبت
حق تعالے نے فرمایا کہ اگر تمہارے لیئے پہلے سے عذاب مقرر کردیا گیا ہوتا
تو سخت عذاب مین مبتلا ہوتے چلئے معاملہ ختم ہوا مگر جو اونمین سنجیدہ اور فہمیدہ
تہے وہ اوس فدیہ کے تصرف مین متامل ہوئے تو حق تعالے نے صریحًا یہہ بھی فرمایا
فکلوا مما غنمتم حلالا طیبًا و اتقوا اللہ ان اللہ غفور الرحیم یعنے جو کچہہ
غنیمت اور فدیہ مین پایا ہے وہ سب غنیمت ہے اور اوسکا کہانا حلال اور
پاک ہے جن باتون کے کرنے پر مامور ہوئے ہو اور جن سے روکے گئے ہو اور
خدا سے ڈرو کہ خدا غفور الرحیم ہے چونکہ جناب والا نے تفسیر خلاصۃ المنہج پر
استدلال کیا ہے سو اوس تفسیر سے جو الفاظ آپ نے لیئے اون سے آپکا دعوے

نہین نکلتا مجھی پورے طور سے یہہ بہی بیان کرنا ضرور ہوا وہ یہہ ہے لولا کتاب
من اللہ واگر حکمی و فرمانے نبود از خدائے سبق بیشی گرفتہ شدہ اثبات
آن در لوح محفوظ کہ بے نہی صریح عقوبت نفرماید یا اصحاب بدر را عذاب بکند
لمسکم ہر آئنہ میرسید بہ شما فیما اخذتم در اخذ فدا گرفتند از خدا عذاب
عظیم ندانے دردناک اب اگر چشم بصیرت ہے تو یہہ الفاظ عقوبت
نفرماید یا اصحاب بدر را عذاب بکند صرف اوسی واقعہ متعلقہ کے بابت ہین جو
اخذ فدیہ سے واسطے رکھتے ہین یا ہمیشہ ہر گناہ کے لئے جسکے بابتہ لوح محفوظ
مین باثبات عذاب مقرر ہے نازم بر رائے والا، تو و اگر ہنوز تشفی نہوتی ہو تو
اور سُنئی تفسیر مذکو مین یہہ بھی مستور ہے کہ بعد از آن کہ ہمہ اخذ فدا کردند آیت
مذکور نازل شد و چون حضرت صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم منکر فدا بود و میل قلبی
او قتل اساری بود اما چون نہی درین باب وارد شد مع ذالک اکثر اصحاب
مایل فدیہ بودند از غایت حلمی کہ داشت ساکت شد پس عقاب راجع بسوی
ابوبکر باشد نہ بحضرت و مرویست کہ بعد نزول این آیت کہ متضمن تہدید است
و عتاب از اخذ فدا اصحاب ہراسان شدہ از فدیہ دست کشیدند و گردان گشتند
حق تعالے این آیہ فرستاد فکلوا مما غنمتم الی اخرہ اب ذرا اور غور فرمائی
کہ اگر صحابہ بالکل ہی مطمین ہر گناہ کے عذاب سے ہوجاتے تو تصرف فدا مین
کیون متامل ہوتے اگر باوجود این ہمہ بہی آپ نہ سمجھین تو خدا ہی آپ کو سمجھا
سکتا ہے اور جو آیہ یا ایہا الذین امنوا الخ۔ کی بابت آپ نے خامہ فرسائی
کی وا علموا ما شئتم فقد غفرت لکم کی حدیث کو سپر ساری جرایم اہل
بدر کو ٹھہرایا ہے وہ بہی اسی قبیل سے لغو ہے ایک ادنی سمجھ کا آدمی بہی ایسی
رائے قایم نہین کرسکتا جیسی سرکار نے یا اونہون نے جنسے آپ نے سبق پڑہا ہے

اختیار کی ہے چونکہ بیشتر بھی صاحب تحفہ ایسا ہی کچھ فرما چکے ہین اور جواب اونکو
ملا ہے لہذا مین اوسی کو پہلے جناب والا کے نذر کرونگا اور جو کچھ آپ نے بیان
فرمایا وہ سب آپ کے دل خوش کر لینے کی باتین ہین اور ہم بھی آپ کے خوش کرنے
کے لیئے لکھتے ہین کہ حضرات شیخین جنگ بدر مین حاضر تھے بدر کی لڑائی ضرور ہوئی
تھی شیخین دنیا مین ضرور پیدا ہوے تھے شیخین دنیا مین ضرور پیدا ہوے تھے
پیغمبر صاحب نے دعوی پیغمبری ہی نہین کیا تہا وہ پیغمبر برحق تھے ذرا آپ اونہین
حضرت کی پیغمبری یہود و نصارا کے روبرو ثابت کر دیجئے تو ہم جانین اور جب
منکرون کے روبرو ایک بھی نہین چلتے تو آپ ہمین کہین جنگ بدر کے گناہون
کی معافی کبھی احد کے فرار کا عفو کہین جناب امیر علیہ السلام کے انکار امامت کو
فسق مین داخل کر کے فضایل شیخین کیونکر بار بار کرایا چاہتے ہین اور اونکے حرکات
مابعد انتقال رسول ایذا و ستعال پر پردہ ڈلوایا چاہتے ہین خیر اب اوسکو سُنئے
اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم کی نسبت جناب رضوان مآب
نے فرمایا ہے سوال در تفسیر خلاصۃ المنہج در سورہ ممتحنہ بمطاوی حاطب ابن
ابی بلتعہ مسطور است کہ در سال ہشتم از ہجرت کہ بعد از دو سال بودہ از مراجعت
بدر حضرت رسالت بطریق اخفا عزیمت مکہ داشت سارہ کنیز عمرو بن صیفی بن
ہشام در مکہ مغنیہ و نایحہ بود از مکہ بمدینہ آمد رسول از وے استفسار کرد کہ بجہت
اسلام آوردن باینجانب آمدہ گفتہ نہ فرمود کہ بجہت مہاجرت آمدہ گفت نہ بلکہ
آمدہ ام تا مرا طعام و لباس دہید و باز بمکہ رجوع کنم رسول فرمود چرا از اہل مکہ
طعام نطلبیدی گفت بعد از واقعہ بدر ایشان بغنا و نوحہ من توجہ نکردہ صلہ بمن
ندادہ رسول فرزندان عبدالمطلب را گفت کہ ویرا چیزے بدہید ایشان ویرا
جامہ و دینار و درآورد راحلہ دادند پس نزدیک حاطب بن ابی بلتعہ آمد و از وجہ

طلبید او نامه نوشت باهل مکه بدین مضمون که این نامه ایست از حاطب بن ابی
بلتعه سوی مکه بدانید که رسول خدا صلعم قصد شما وارد پس اسلحه را بیرون کنید و آماده
قتال باشید نامه را بوی داد و ده دینار و بروایتی ده درم باو عطا کرد و بردی
در پوشانید و گفت این نامه را باهل مکه رسان ساره نامه را بستد و در میان
موی سر خود پنهان کرد و روی بمکه نهاد جبرئیل حضرت رسول را ازین قضیه خبر
داد آن حضرت امیر المومنین ع را با طلحه و زبیر و عمار و مقداد و عثمان و عمر را امر کرد
که براه مکه متوجه شوید و در روضه خاخ زنی را یابید نامه داشته باشد تا باهل مکه رساند
و آن نامه متضمن اعلام اهل مکه باشد از قصد ما آن جانب ازان بستانید و بیارید
ایشان حسب الامر عمل نموده سوار شده بآن موضع رفتند و آن زن را انجا
یافتند پس قصد رجوع کردند امیر المومنین علی فرمودند که بخدا سوگند که هرگز پیغمبر خدا
دروغ نگفته و انچه فرموده به اخبار جبرئیل ع بوده پس شمشیر را از غلاف برکشید
نزد وے رفت و گفت مرا می شناسی بخدا سوگند اگر نامه ندهی گردنت بزنم زن
بترسید و گفت زنهار یا ابن ابی طالب ع روے بگردان تا من نامه را بتو دهم پس
موی سر خود را بکشود و نامه را ازان بیرون آورده بآنحضرت داد حضرت آن نامه
را نزد رسول خدا برد مرویست که در روز فتح مکه همه مکیان را امان داد الا چهار
زن و ساره از ایشان بود القصه رسول بر منبر رفت و خطبه بخواند و گفت
یکی از شما نامه باهل مکه نوشته تا ایشان را از قصد ما آگاه کند اگر برخیزد و بآن
معترف شود فهو المراد والا او را رسوا کنیم دو نوبت اعاده فرمود کسے جواب نداد
نوبت سیوم حاطب برخواست و گفت یا رسول الله منم صاحب نامه و خدای
داناست که بعد از اسلام نفاق نه ورزیده ام و از دین اسلام برنه گشته ام
و مراد مرا انجا قبیله و عشیره نیست تا حمایت من کنند بلکه انجا غریب افتاده ام

خواستم تا ملاحظه آن کرده رعایت من کنند و خاطر جوئی اهل من نمایند که انجا رویم وگرنه من از سر یقین می دانم غضب خدا بر ایشان نازل خواهد شد و این نامه فائده
بر ایشان نخواهد داد پیغمبر خدا تصدیق او نموده عذر او را قبول فرمود عمر خطاب
برخاست و گفت یا رسول الله بفرما تا گردن این منافق بزنم رسول فرمود او از
اهل بدر است و خدا تعالی بدریان را وعده مغفرت داده و ایشان را بخطاب
مستطاب اِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ نوازش فرموده امید
هست که باب مغفرت نامه سیاه او را بشوید انتهی کلامه بلفظه پس بنا بر این روایت
حال اصحاب ثلاثه و احزاب شان چه باشد جواب اصل این روایت در کتب
اهل سنت موجود است و صاحب خلاصة المنهج این روایت را مستند بکتب شیعه
نکرده است از کجا که از اهلسنت نقل نکرده باشد و اگر قطع نظر از ین نموده شود
پس نیست این روایت مگر از جمله اخبار احاد و معارض ادله قطعیه نمی تواند
شد و بر تقدیر تنزل چون ظاهر این روایت بطور فرقه اباحیه دلالت میکند
بر اینکه حکیم علی الاطلاق عنان بدریان نموده که هر چه خواسته باشند بکنند و
هر کفر و زندقه که باشد بعمل آرند پس این چنین روایات را که دلالت بر اغرا
بقبیح دارد فریقین باید ماوّل دانند و عموم اثرا مخصص سازند چنانچه مشهور است
ما من عام الا وقد خص عجب است از صاحب تحفه که عموم بعض اخبار احاد را
مناط طعن و مدار تشنیع دانسته بکلمات مزخرفه متفوه گشته حیث قال هفوه
یازدهم آنکه گویند که حق تعالے کرام کاتبین را فرموده که تا سه روز از قتل عمر قلم
را از جمیع خلایق بردارند و هیچ گناه بر کسی نه نویسند رواه علی بن مظاهر الواسطی
عن احمد بن اسحق القمی عن العسکری علیه السلام عن النبی صلی الله
علیه و آله فیما حکاه عن ربه عزوجل و این روایت صریح افترا و کذب است

زیراکہ مخالف اصول شریعت ہست و مکذب متواترات بیانش انکہ اگر فرض کنیم کہ شخصے دراول روز قتل عمر سید بلوغ رسیدہ و درین سہ روز بت پرستی و باخواہر و مادر خود زنا کرد و سب علی را بطریق وظیفہ آغاز نمود و سرقہ و شرب خمر و لواطہ و قتل و جمیع کبایر را ارتکاب نمود و در آخر روز سوم مرد باید کہ بغیر حساب بہ بہشت درآید و بطلانہ لا یخفی علی احد من اہل الدین والعقل انتہے اگر یکے از شیعیان در مقابل کلام این سرکردہ سنیان بگوید کہ ظاہر روایت حاطب ابن بلتعہ مخالف اصول شریعت و مکذب متواترات چہ اگر فرض کنیم کہ یکے از حضرات خلفای ثلثہ دنعوذ باللہ نظرای شان از روز بدر تا انتہاے عمر بت پرستی و باخواہر و مادر خود زنا میکرد و کلمات سو ادب نسبت بجناب رسالت مآب العیاذ باللہ بطریق وظیفہ آغاز نمود و سرقہ و شرب خمر و لواطہ و قتل و جمیع کبایر را ارتکاب می نمود و درینحال ہم مرد میبایست کہ بمفاد اِعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ در حال طاعت می مرد و بغیر حساب داخل بہشت می شد و بطلانہ لا یخفی علی احد من اہل الدین والعقل جوابش چہ خواہند داد فما ہو جوابہم فہو جوابنا باز رجوع میکنم بطرف اصل مطلب و میگویم کہ احادیث بسیار و اخبار بے شمار در مسانید فریقین واقع ہست کہ دلالت بعمومہا بر تحقق مغفرت و تحتم دخول باد لی عملی از اعمال خیر میکند و کسے از فریقین آنرا بر عموم آن نمی گذارد و بلکہ برای آن محققات و شرائط قرار می دہد چہ نظر بر صحیح حدیثی بانفرادہ نمی شاید نظر بمجموع ادلہ و احادیث می باید چہ میان احادیث عام ہست و خاص مطلق و مقید و مجمل و مبین تا وقتیکہ ہمہ آنرا پیش نظر ندارند چگونہ بمطلوب شارع دامی تواند رسید اخرج ابوداؤد والنسائی قال سمعت رسول اللہ یقول یعجب ربک من راعی غنم فی راس شظیۃ الجبل یؤذن بالصلوۃ ویصلی فیقول اللہ عزوجل انظروا الی عبدی ھذا [illegible] ... فقد غفرت [illegible]

وادخله الجنة و این حدیث چنانچه می بینی دلالت صریحه دارد بر اینکه اذان و
نماز گذائی باعث مغفرت و دخول جنت است کما بینا ما کان پس لازم می آید که
اگرچه ذنوب ثقلین را بجا آرد بموجب حدیث مذکور مصداق غفرت لعبدی و ادخله
الجنة بوده باشد و صیغه ماضی درچنین مقام دلالت بر وقوع حتمی مغفرت و دخول
جنت دارد کما قالوه فی قوله فی اهل بدر فقد غفرت لکم و فی جامع الاصول
نقلا عن صحیح مسلم فی حدیث انه قال النبی یا ابا هریرة و اعطانی نعلیه
فقال اذهب بنعلی هاتین فمن لقیت من وراء هذا الحائط یشهد
ان لا اله الا الله مستیقنا بها قلبه فبشره بالجنة و کان اول من
لقیت عمر فقال ما هاتان النعلان یا ابا هریرة قلت هاتان
نعلا رسول الله بعثنی بهما من لقیت یشهد ان لا اله الا الله مستیقنا
بها قلبه بشرته بالجنة فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی
فقال ارجع یا ابا هریرة فرجعت الی رسول الله فاجهشت بالبکاء
ورکبنی عمر فاذا هو علی اثری فقال رسول الله ما لک یا ابا هریرة
قلت لقیت عمر فاخبرته بالذی بعثنی به فضرب بین ثدیی ضربة
فخررت لاستی الی آخر الحدیث پس بنا بر عموم روایت لازم می آید که کافه خلق ـ
کافه خلق که متفوه بکلمه توحید شوند از اهل جنت باشند خواه بدریین باشند خواه
غیر شان پس وجه تخصیص مغفوریت باهل بدر چه باشد خلاصه اینکه مغفرت ممدوحین
و نجات شان مشروط است بایمان و حسن خاتمه و چون تحقیق این هر دو امر از صحابه
ثلثه ممنوع است پس روایت مذکوره نفعی بحال شان نخواهد بخشید روی صاحب
تیسیر الاصول فی الفصل الثانی من کتاب الجهاد عن ابی النصر قال
مر النبی بشهداء احد فقال هؤلاء اشهد علیهم فقال ابو بکر السنا باخوانهم

یارسول الله اسلمنا کما اسلموا وجاهدنا کما جاهدوا فقال بلی ولکن
لا ادری ما تحدثون بعدی فبکی ابوبکر ثم بکی ثم قال انا لکائنون بعدک
واین روایت را صاحب جامع الاصول نیز از موطی آورده وهرگاه جناب رسالت
مآب صلعم در حق شیخ بکری بدری چنین کلامی وچنین خطابے تکلم شده باشند دیگر افتخار
برائے اہل بدر بروایت مذکوره چه گنجایش دارد وشیخ عبدالحق دہلوی در جذب
القلوب وترجمه بعض روایات احد چنین نوشته وبعد آن جای دیگر بر سر شهدای
احد باستاده فرمود اینها اصحاب من اند که روز قیامت برایشان گواهم وهیم ابوبکر
صدیق گفت یارسول الله صلی الله علیه وآله ما نه اصحاب توایم فرمود بلی شما اصحاب
منید ولیکن نداعم که شما بعد از من چه کنید ایشان خود بسلامت از دار دنیا رفتند وازینجا
که ظاهر حدیث حاطب بر مذہب ہیچیک از فرق اسلامیه منطبق نمی شود اہل سنت
نیز باوصف افتخار شان باین حدیث که آنرا حجت قطعیه مغفرت اہل بدر می نیدارند
در تفسیر وبیان مضامین آن دست وپا مثل ناقه عشوا زده کلمات مضطربه نوشته
اند که در حقیقت نفی بجال شان نمی بخشد قال الطیبی فی شرح المشکوة قوله قد غفرت
لکم هذا فی الاخرة واما فی الدنیا فلو توجه علی احد منهم حد او غیره اقیم علیه
واقام رسول الله صلی الله علیه وآله علی مسطح حد القریة وکان بدریا انتهی
ازینجا معلوم شد که اعملوا ما شئتم بر عموم خود باقی نیست چه اگر مراد آن می بود که
جمیع اعمال شان شایسته ست وهرچه خواهند بکنند از جانب جناب باری جاے
مواخذه وشکایت نخواهد بود چگونه در مواخذه اعمال قبیحه در حد وتعذیر از جانب بشیر
ونذیر گرفتار می شدند وہمچنین عموم قد غفرت لکم بر تقدیر فرض شمول آن امور مستقبله
را بر عموم خود باقی نماند واہل سنت را ضرورت تخصیص باخرت بہم رسید پس
هرگاه معنی ظاهری این کلام باجماع اہل اسلام مراد نباشد ونوبت به تخصیص صرف

ظاهر رسد چون باب تقدیر و تاویل وسیع است اگر شیعیان نیز تخصیص آن بصورت
حسن خاتمه نمایند گنجایش خواهد داشت که تخصیصے از تخصیص اولی نیست ثم قال و
فعل حاطب کان کبیرة قطعاً لانه یتضمن ایذاء النبی صلی الله علیه و اله
لقوله ان الذین یؤذون الله و رسوله لعنهم الله انتهی مخفی نماند که کلام این
حاطب اللیل صریح است در اینکه فعل حاطب کبیره بود پس احتمال رفع قلم از اهل
بدر از میان بدر رفت و عصیان شان ثابت گشت باقی ماند مغفوریت گناهان
شان پس اولا لا نسلم که غفرت لکم دلالت بر مغفرت اعمال مستقبله دارد چه آن
صیغه ماضی است و ماضی حقیقت است در زمان گذشته پس حمل آن بر آینده خلاف
حقیقت خواهد بود و لابد لصرف الکلام عن الظاهر من دلیل باهر و لو تنزلنا
من ذلک فنقول ظاهر مغفرت بعمومها شامل مغفرت دنیا و آخرت است و انتفاء
آن در دنیا که بشهادت شارح محقق گشت باقی ماند مغفرت آخرت و چون ان الذین
یؤذون الآیه محتوی است بر قول او تعالی لعنهم الله فی الدنیا والاخرة پس
بهمان دلیلی که شارح عصیان شان در دار دنیا باثبات رسانیده مغفرت اخرویه
شان نیز منتفی خواهد شد لان قوله لعنهم الله فی الدنیا والاخرة صریح فی طردهم
ولعنهم الله فی الدنیا والاخرة سواء فلا وجه للحکم بالمغفرة الاخرویة ولعله
انما ترک عجز الایة بعجزه عن جواب عجزها و تستراً عما یلزمه مما یرید الهرب منه
دیگر تمام تعجب است که شارح از شرح فقره اعملوا ما شئتم بالکلیه اعراض نموده
و از بیان حقیقت حال چشم پوشی کرده حال آنکه فقره مذکوره محل اشکال و محط قیل
و قال است قال العسقلانی وقد استشکل قوله اعملوا ما شئتم فان ظاهره
انه للاباحة وهو خلاف عقد الشرع واجیب بانه اخبار عن الماضی ای کل
عمل کان لکم فهو مغفور قال و یؤیده انه لو کان لما یستقبلونه من العمل لم یقع

بلفظ الماضی ویقال ساغفره لکم وتعقب بانه لو کان للماضی لما حسن الاستدلال
به فی قصة حاطب الی اخره وقیل ان صیغة الامر فی قوله اعملوا للتشریف والتکریم
فالمراد عدم المواخذة بما یصدر منهم بعد ذالك وانهم حصوا بذالك لما
حصلت لهم من الحالة العظیمة التی اقتضت مغفرة ذنوبهم السابقة وتاهلوا
لان یغفر الله لهم الذنوب اللاحقة ان وقعت ای کلما عملتموه بعد
هذه الواقعة من ای عمل کان فهو مغفور قیل هی بشارة بعدم وقوع
الذنوب منهم وفیه نظر ظاهر لما سیاتی فی قصة قدامة بن مطعون حین شرب
الخمر فی ایام عمر فحده بسبب ذالك فرای عمر فی المنام من یامره بمصالحته وکان
قدامة بدریا قال والذی یفهم من سیاق القصة الاحتمال الثانی قال
واتفقوا علی ان البشارة المذکورة فیما یتعلق باحکام الاخرة لا باحکام الدنیا
من اقامة الحدود وغیرها درینجا دست وپا زدن حضرات اهل سنت را بنظر
تعمق باید دید واستدلال ایشان را بر قطعیت نجات بدریین باوصف تطرق
چندین احتمالات در لفظ حدیث بنظر انصاف باید سنجید احتمال اول که مقوله ابن جوزی
ست کما یظهر من هذا انشهر فی موضع اخر منه اگرچه از دایره وسیعه اباحت بدر می آرد
لیکن نفعی بحال اهل بدر نمی بخشد وحال استقبال از ان برین تقدیر مطلقا مستفاد
نمی شود پس بر قول ابن جوزی استدلال باین حدیث بر نجات اهل بدر هرگز نمی
شاید واحتمال ثالث راجع ست بسوی انکه حق تعالے هرگاه بعلم خود دانست
که اهل بدر گناه نخواهند کرد فرمود اعملوا ما شئتم لانهم لا یعملون الا ما زکی اوطاب
وبطلان هذا الاحتمال ظاهر مما ذکره الشارح فی نقض هذا المقال فعاد
الاشکال واحتمال دوم که معدر ست بقوله قوله اعملوا للتشریف اگر مراد ازان محض
تکریم ست گو مواخذه ذنوب ازایشان باقی ماند بازنفعی بحال شان عاید نمی شود

واگر مراد ازان اینست که تکریم ایشان بر ترک مواخذه است من ای عمل کان کما یدل علیه صریح کلامه فی بیان مرامه پس این خود در معنی اباحت است زیرا که هرگاه حق تعالی بر جمیع افعال قبیحه که از ایشان صادر شود خواه نسیانا باشد خواه عمدا وخواه عمل جوارح باشد خواه اعمال قلبیه مواخذه نماید دیگر در اباحت کرام فرق باقی ماند پس لازم می آید که جمیع محرمات نسبت با هل بدر مباح و ماذون فیه باشد و کفر و شرک شان محل مواخذه نباشد ویلزم علی ذالک ترک المواخذة علی النفاق فان عمر بن الخطاب لما قال للنبی اضرب عنق هذا المنافق قال النبی لعل الله اطلع الخ ولعل را در اینجا نسبت به بینی کلمه تحقیق دانسته اند پس بنا بر این ظاهر این کلام دلالت خواهد داشت بر ترک مواخذه علی النفاق الذی هو اشد من الکفر ولا یعتقده الا کافر او منافق ونیز این کلام اگر بر عموم خود باقی باشد مواخذه دنیا و آخرت باید از ایشان ساقط شود وهو مخالف للاجماع الذی صرح به الشارح واگر بر عموم خود باقی نباشد لایق استدلال در محل نزاع نخواهد بود چه هرگاه احتمال تخصیص متطرق شد پس امامیه را میرسد که این را مخصوص بتائبین غیر مصرین سازند ولتذکر حدیثا رواه البخاری باسناده عن ابی هریرة قال سمعت النبی قال ان عبدا اصاب ذنبا وربما قال اذنب ذنبا فقال رب اذنبت وربما قال اصبت ذنبا فاغفر لی فقال ربه اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم مکث ما شاء الله ثم اصاب ذنبا قال رب اذنبت او اصبت اخر فاغفره فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثم اذنب ذنبا وربما قال اصاب ذنبا قال رب اصبت او قال اذنبت اخر فاغفره لی فقال اعلم عبدی ان له ربا یغفر الذنب ویاخذ به غفرت لعبدی ثلثا فلیعمل ما شاء یعنی قدر یا ناسرست این حدیث که دیده مروی نیست ... پس اگر این حدیث دلالت

مغفرت مطلقه اخروی ازاین روایت با وصف چندین توبه شکنی های بندگان دلالت مطلقه بر مغفرت شان
نخواهد داشت ولا یقول به عاقل وکذالک العسقلانی بنفسه ادناقلا عن النووی
قوله اعمل ما شئت معناه مادمت (تذنب غفرت لک) فتتوب پس هرگاه درینجا مغفرت علی الاطلاق مراد نباشد بلکه مشروط
بتوبه باشد در حدیث اهل بدر چنین خواهد بود که گفته اند یک بام و دو هوا ندارد و هرگاه این
را دانستی پس بدانکه بر تقدیر تسلیم این روایت معنی آخر برای آن محتمل است که
بران احتمال استدلال اهل سنت یکسر ساقط میگردد و آن اینست که اعمال ناشایسته
شما ای اهل بدر بخشیده شده مجاهد اینکه در غزوه بدر بعمل آورده دیده بدین سبب پروردگار
رحیم از گناهان گذشته شما در گذشت فاعملوا ما شئتم من الآن من اعمال الخیر
یعنی فکر آینده باقی مانده نشود که بعد رهائی از عذاب الهی باز خود را گرفتار بلا سازید
کما ورد فی کثیر من الاخبار فی فضل من اتی بعمل من اعمال الخیر فقد غفر الله له
فلیستانف العمل وهذا ما قد نبه علیه القاضی نور الله مرقده هرچند این احتمال را
مخالفین بسبب عدم مساعدت ظاهر قصه حاطب با آن انکار خواهند کرد لیکن بطبق
بقصه حاطب هو تی ندارد چه کسانیکه حضرت رب العزت از گناهان گذشته
ایشان درگذشته انها را بمراقبه اعمال شان مامور ساخته باشد از آنها صدور نفاق
شقاق مستبعد می نمود پس اگر حضرت رسالت در دفع توهم عمر درباره نفاق موهوم
حاطب مغفوریت گذشته بیادش آورده باشد چه عجب خواهد بود ولا یلزم من
ذالک امتناع صدور النفاق منهم فیجب به التثبیت فی مثل ذالک لا
الاقدام بالحکم بالنفاق علی سبیل الحکم مخالفا للتصدیق الصادر من النبی بمقالة
حاطب انتہی اب آپ پر اچھی طرح ظاہر ہے کہ اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم کی بابت ہم کیا لکھتے ہیں وہی نہ جیسا کہ خود جناب نے صفحہ ۹۴ میں اقرار کیا ہے
بعض حضرات شیعہ یہ بھی اعتراض کرتے ہیں کہ یہ امر بعید از قیاس ہے کہ خدا کسی

وعدہ کرے کہ جو چاہو کرو ہمنے بخش دیا اور اون کے واسطے محرمات کو حلال کردے اور بعد اس اقرار کے دو جواب دئے ہین ایک تحقیقی وہ یہہ ہے اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ کہ خدا کو خوب خبر ہر شخص کی ہے کہ وہ موافق اپنے اور علم تقدیر کے ہر کام کرتا ہے جب اوسکو اصل جدیر اطمینان تھا تب اوسنے یہہ ارشاد فرمایا مین عرض کرتا ہون کہ جو کچھ آپ کے قلم سے نکل گیا وہ تو آپ کے نزدیک لوح محفوظ کا نوشتہ ہے مگر ایسی بات کسی دیندار کے منھ سے نہین نکل سکتی کہ صریحاً یہہ بھی دیکھی کہ عزازیل کیا مرتبہ رکھتا تھا اور جو انجام اوسکا کیا ہوا ہر گاہ وہ مقرب الہی تھا تو ضرور وہ آپ سے زیادہ عقیل تھا اور گو نگا نہ تھا اگر وہ خداوند کریم سے عرض کرتا کہ خداوندا تجھکو تو خوب ہر شخص کی خبر ہے پس میرے انجام کو کیون بھولا ہوا تھا جو مجھے مرتبہ دیا تھا اور اب دھتا بتاتا ہے غرضکہ یہہ آپ کا قول بغایت ہی گناہ آلود ہے غور تو کیجیے کہ اگر عمر صاحب نے جناب رسول خدا کو ہلاک کیا ہوتا یا ابو بکر صاحب نے جناب رسول خدا کو زہر دیا ہوتا تو بھی آپ کیا یہہ ہی جواب دیتے اعملوا ما شئتم سوا اسکے اہل سنت کا اعتقاد ہے کہ جو لا الہ الا اللّٰہ کہے گا وہ داخل جنت ہو گا تو مین پوچھتا ہون کہ جو محمد رسول اللہ نہ کہے گا اور اعتقاد رسالت رکھیگا اوسکو بھی آپ بہشت مین لیجائینگے حالانکہ خلاف اپنے اعتقاد کے صفحہ سطر ۸ مین قید اقرار نبوت کی بھی لگادی پس شیعہ کیون قصوروار ٹھہرائے جاتے ہین اور اگر شان شیطان سے اطمینان نہو تو اسپر غور کیا ہوتا کہ حضرت آدم کے انجام سے بھی خدا ناواقف تھا جو پہلے مسجود ملایک کیا اور جب اونے ترک اولی پایا تو بہشت سے نکالا اور برسون رولایا حضرت اللہ اللہ کیجیے اور ایسے خرافات باتون سے دلی خوشی نہ کیجیے عذاب الہی کو آسان نہ

جانتے اگر یہہ خیال ہیر امون حال ہوکہ مین نے بہت دور کی سند پیش کین تو لیجئے
اب اہل بدر کا خاص حال سنئے کہ مسطح اور حسان بن ثابت اہل بدر سے تھے یا نہین
اور اگر تھے تو خود جناب رسول خدا نے اونپر حد قذف جاری کی ہے یا نہین پھر یہہ
بھی دیکھئے کہ کعب ابن مالک و مرارہ بن ربیع و ہلال بن امیہ مین دو شریک
جنگ بدر تھے اور وہ جنگ تبوک سے پہلو تہی کر گئے تو اونکی سزا پچاس
روز تک اخراج کے حضور رسول اللہ صلعم سے پاسے یا نہین اور اونکی حق
مین آیہ وعلی الثلثة الذین خلفوا ضاقت علیہم الارض کے صادر ہوئی یا نہین
اگر انکار فرمائیگا تو نہین چلنے کا اسواسطے کہ تیسیر الاصول کے صفحہ ۹۲ مین تفصیل کے ساتھہ یہہ قصہ
لکہا ہے اب فرمائیے کہ اب بھی آپ خدا کو الزام دینگے کہ اوسنے کیوں بدریوں کو سند
اعملوا ما شئتم دی ہے نعوذ باللہ من ہفواتہم
آیات بینات ز الفاظ اور جواب الزامی یہہ ہے صفحہ ۴۹ سطر ۲۲ تا
الفاظ گذر گئی ہوگی بخش دیگا صفحہ ۵۰ سطر ۹ —
آیت اخریٰ — حضرت ہان ہم یہہ کہتے ہین اور ڈنکہ بجا کے کہتے ہین کہ
دوستی علی علیہ السلام کے مقابلہ مین کسی گناہ کی پرسش نہین ہے شعر
جانی دار جنت ہین ہمارا نام لکہا ہے ؁ قبالہ مین سجل مین خط مین پروانہ مین قبر
مین * اور آپ کو کسی قول کی سند لانے کی مطلق حاجت نہین ہے اور جن
الزام سے آپ ہم کو خایف کرنا چاہتے ہین اوس سے بھی ہم بے پروا
محض ہین اور صاف صاف بلا لاف و گزاف بمصداق قول سے اس کے
معتقد ہین یولاسے علی علیہ السلام کہ اگر خدا نخواستہ بقول آپ کے ہم گناہ
کرتے ہین تو باشد اور لگے ہاتھہ آپ کو یاد دلاسے دیتے ہین کہ آپ کے
مذہب کے موافق اثنا عشر حدیث ہین جو پکار رہے ہین علی قسیم الجنة والنار

اور گیارہ حدیث آپ کے مذہب کی مسلمہ کتب رجی ہین علی لواء الحمد روز لی
الحوض اور آٹھ حدیث گواہی دیتی ہین کہ بغیر واسطہ علی علیہ السلام کے کوئی
صراط سے نہ گذر سکے گا نہ بہشت مین داخل ہوگا اگر آپ کو اون حدیثون
کے ملاحظہ کا شوق ہو تو غایۃ المرام سے سبق لیکر ملاحظہ فرمائی اور خوب
سوچ لیجئے کہ بلا دوستی علی اگر آپ خیال کرتے ہین کہ یار غار یا فاروق یا ذو النورین
یا اون کے ساتھی حضار جنگ بدر یا کسی اور نیک کردار کی محنت کا فائدہ
اونہائین تو صرف یہ خیال ہی خیال ہے بلا سکے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام سے ولا ہو جناب رسول خدا کی ولا سے وہ محروم ہین گھر چہوڑ نے
ہجرت کرنے عزیزون قریبون سے قطع علاقہ کرنے اپنے مال دولت
کے اپنی جان و مال کو خدا کی راہ مین نثار کرنے اور اپنے بھائی بندون کے
قتل پر مستعد ہونے اور اون کے مارنے مین بمقابلہ محبت خدا کے کچھ بھی
نہ جھجکنے سے سرمو نفع نہین ہونیکا اور جسطرح کی سے یکی مومن کی ساری
نیکیان جہاد و عبادت اور سخاوت و عنایت وغیرہ قتل عمد مومن سے ضایع
اور برباد ہو کر اسکو لایق جہنم کر دیتے ہین اونکا بھی ہمارے اعتقاد مین یہی
حال ہوتا ہے چاہو آپ کے اعتقاد مین اسکی برعکس ہی کیون نہو اور جیسا خارجی جناب
امیر علیہ السلام کو سمجھتے ہین ویسا ہی آپ چاہے سمجھ لین ہان اگر یہہ آپ فرمائین
ع بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ تو ہمکو عذر نہین ہے حق تعالے غفور الرحیم
ہے اور جناب امیر علیہ السلام کا دریاے رحم و کرم بے پایان ہے عدالت
اور بخشش مین فرق زمین و آسمان ہے پس اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ و ابن عمہ و وصیہ شفیع ہون جسکی امید ہم کو نہین تو خیر ہم بھی ایسے
آقا کے ساتھی ہین جو مرضی ہو مگر چاہو آپ جس لطافت اور بلاغت سے

فرمائین یہہ کوئی نہین سنیگا کہ فرشتے حضرات ثلثہ کی مدد کو آئے تھے بھلا ایسا بھی کہین ہو سکتا ہے کہ لشکریون کی مدد کیواسطے کسیکی سپاہ آوے اسی حضرت ملایکہ کو خداتعالے نے اپنے پیغمبر کی مدد کو بھجوایا تہا ۔

آیات بینات از الفاظ پس جب ایسے سردار اور روئے دنیا کے بادشاہ صفحہ ۵۰ سطر ۹ تا الفاظ بیعت مین ہو کیون نہین سمجھتے صفحہ ۵۱ سطر ۱۱ ۔

آیت آخری جناب ہم سارے مدارج اور لشکر اور جمعدار کے جانتے ہین اور ہر ایک کی بہادری اور جانبازی کے انعام کا اندازہ بھی خوب کرسکتے ہین مگر آپ نے تو دیکھا ہوگا کہ جن سپاہی اور حوالدار اور جمعدار و صوبیدار نے کابل اور پنجاب کی لڑائیون مین جان جوکھم کی تہی اور دل کھول کھول کر لڑتے تہے کیسے کیسے تمغے پائے تھے کہ سارا انکا سینہ اولنسے ڈھنکا ہوا تھا مگر جب وہی بے ایمان ۱۸۵۷ء مین اپنے محسن اور آقا سے پھرے تو کتے کی موت مرے اور جو پکڑ گئے وہ ڈیڑہ ہاتھ کی رسی مین لٹکا دئے گئے براہ مہربانی منکرین امامت اور اصل بغاوت کا اونہین پر قیاس فرمالیجئے ہمکو اور کہنے کی ضرورت نہین ہے ۔

ایات بینات از الفاظ دیکھو حدیث شریف مین آیا ہے صفحہ ۵۱ سطر ۱۱ تا الفاظ ہمان رو ز کریم بر تو نثار صفحہ ۵۲ سطر ۱۱ ۔

آیت آخری ۔ جناب والا ہم کو کسی حدیث کے حوالہ کی کچہ حاجت نہین ہے ہم خود رحمت ارحم الراحمین کی وسعت کو جانتے ہین اور سمجھتے ہین اور اسکو غفور الرحیم کہتے ہین مگر آپ کیطرح ہم ڈہل الیقین وہی نہین ہین ہم اوس قواعد اور قوانین مقررہ حق تعالے کی جو ہم کو حضرت خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہونچے پابند ہین اور جنکے افعال و اعتقاد و شریعت حقہ کے بموجب پاتے ہین اور تنسے وعدہ الہی کو متعلق جانتے ہین اور جن کے شعار و اطوار

کو خلاف یقین کرتے ہین اونکی نسبت مواعید حضرت ایزد قہار کو متعلق جانتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو پھر ہمکو پابندی دین حق کی حاجت کیا ہے حق تعالے جو رب العالمین ہے نہ صرف رب المسلمین پس اسکی رحمت عام اور پرورش تام کو جو کفار اور فساق اور مسلمانون پر یکسان ساری جہانمین دیکھتے ہین اوسی کو دار عقبا مین بھی یقین کر کے مستغنی ہوجائین اور دین اسلام سے مستعفی ہو آپ کو اختیار ہے کہ جیسا آپ خیال کرتے ہین سمجھتے رہین ہم نے آپ کے ساری اوراق کو بار بار پڑہا ہے اور بجز لسانی کے اونمین کچھہ نہین پایا اور خیالی طومار کے سوا کچھہ نہ دیکھا آپ اپنے خیالات کو طرح طرح کے سانچون مین ڈہالنے کی کوشش کرتے ہین غلط کو سیح باور کراتے ہین آپ کو اچھی مہارت ہے ٭ چشم بد دور کہ خوش بیانی دارنی ٭ مگر وہ خوش بیانی صاحبان عقل اور امتیاز کی نگاہون مین مطلق وقعت نہین رکھتے آپ نے جو کچھہ ابا دگی جہاد حضرات شیخین بیان فرمائے اوسکے بلیغ کاری مین کہول چکا ہون اگر جی چاہے پھر پڑھ لیجئے حیف ہے کہ آپ کسیکے قول کو شیخین کے حوالہ کر گئے ہین تمکو سنا لئے اور جو بات ایکدفعہ آپ کہہ چکے ہین اوسی سے آپ کو عشق ہوجاتا ہے اور راوسی کی بیان مثل طوطے کیطرح رٹ لگا دیتے ہین جی ہان جسطرح حضرت صدیق کے زبان سے موافق آپ نے قطعہ ٹہرایا ہر اوس سے بھی پڑہ کر جناب صدیق نے فرمایا ہوگا مگر افسوس کہ جو کچھہ اونہون نے فرمایا ہو اور جسکو صحیح باور کرایا ہو اوسکا ثبات اور قرار اوتنا ہی تہا جتنا حباب کا ہوتا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حالت احتضار ہی مین سب کو پس پشت ڈال دیا ہم اور دیکھنے والے زیادہ خوش ہوتے اگر آپ کسی تاریخ سے یا کسی ناظم سے وہ کہلاتے کہ آپ کے حضرات شیخین نے فلان غزوہ مین یہہ بہادری

کی فلان کافر سے ہم نبرد ہوئے یون تلوار چلائی تا معترضون کا یہہ قول ہے
بھگوڑون کے سدا رہتے تھے آگے پیچھے پڑتا مگر حضرت عمر کے بابت جو آپ
نے مرزا رفیع باذل کی شعر کو تحریف دی اور سنے حضرت عمر کو واقعی خوب بنایا
وزان پس عمر نیز مو کرد راست اسکے یہہ معنی آپ نے ٹھرائے ہون
کہ حضرت ابو بکر کی تقریر سنکر حضرت عمر کے رونگٹے کھڑے ہو گئے کیونکہ
سوا اس کے اور معنی مو راست کردن کے میری تو سمجھہ مین نہین آتے
آیات بینات از الفاظ پس جب اون اہل بدر کے شوق اور محبت صفحہ
۲۵ سطر ۱۰ تا الفاظ اون کے معایب کو تلاش کرتے ہو صفحہ ۲۵ سطر
آیت اخری اعملوا ما شئتم کے تمغہ سے ہمکو تو انکار ہی نہین جو
بار بار بصد تکرار ارشاد ہوتا ہے اور جو کچھہ مہاجرین و انصار کے حق مین قرآن
مجید گواہی دیتا ہے اوسکو ہم کب نہین مانتے مگر وہ سب آیات اور فضائل
مصرحہ آیات ہم اونکی شان مین جانتے ہین جنکا خاتمہ ایمان پر ہوا چنانچہ آپ
بھی اسکو اچھی طرح مانتے ہین مگر پھر اوسی کو دوہراتے ہین ہم کو اسکا خوب
یقین ہے کہ آپ کا بھی دل اسکو قبول نکرتا ہوگا کہ اعملوا ما شئتم سے
یہان تک مطلق العنانی ہر کار جنگ بدر کو ہو گئی تھی کہ جسکو چاہین مار ڈالین
جس سے چاہین زنا کرین اور ایسی ہی معاصی کے مرتکب ہون مگر چونکہ
سخن پروری ہے اور اپنے اسلاف کی طرفداری اور کھلے ہوئے الزامون
پر خاک ڈالنا اسلئے آپ جو چاہتے ہین منہہ سے کہدیتے ہین مگر ظاہر ہے
کہ یہہ بہانہ تاویلات سے نہین ہٹ سکتے سنئے جناب جن آیات کا آپنے
حوالہ دیا وہ حق ہین اور اون کے سوا اور بھی آیات ہین اور صحابہ تو صاحب
مرتبہ تھے حقتعالے نے مومنین کے بھی حق مین بکمال مرحمت جا بجا وعدے فرمائی

ہین پس ہر ایک مومن حق تعالے کے وعدون رحمت پر یقین رکھتا ہے
لیکن اگر آپ یہہ سمجہہ لین کہ ہاشمی مسلمان بھی آیات رحمت مین داخل ہو سکتے
ہین تو ہم آپ کو باز نہین رکھہ سکتے اور جو بات سمجھنے کا قصد ہی نکرے اوسکے
حق مین بجز اسکے کہ ع ندہی گر نکند فہم سخن گو سر و خشت ❖ کیا کہین ہین یو پوچھتا ہون
کہ جس طرح آپ نے بے دھک وھک اعملوما شئتم کو تمغہ خودمختاری
لیہا کے اور آیات فضایل صحابہ کو یاد کر کے اون سب کو جنھون نے بعد رسول
افعال خود غرضی کر کے ظلم و جبر اہلبیت اطہار پر کئے مومن ٹھہراتے ہین اور
اعملوما شئتم سے یہہ باور کرتے ہین کہ جو جنگ بدر مین شریک تھے
وہ سیدھے بہشتی ہین تو مین باوصف اس کے کہ اسکے پہلے خاص شرکاء
اہل بدر پر گناہون اور قصور کا صدور اور سزا پانی بیان کر چکا ہون
پھر مین دلیلون سے آپ کے دعوی کو باطل کرتا ہون اول تو یہہ ہے
کہ اگر اعملوما شئتم کی یہہ مراد تھی کہ اہل بدر جو چاہین کرین تو حضرت
عمر نے حاطب ابن بلتعہ کا جو شریک جنگ بدر تھا مار ڈالنے کا کیون قصد
کیا غور تو فرمائی کہ آپ تو اتنے عرصہ گذرے ہوئے پر قیاس چلاتے
ہین اور حضرت عمر کو تو تمغہ اعملوما شئتم مل چکا تھا وہ کیونکر واقف
ہوتے پس ظاہر ہے کہ اوس تمغہ کی مراد وہ نہین ہے جو آپ سمجھتے ہین اگر
یہہ فرمائی کہ حضرت عمر یا کسی کو اوسوقت تک کہ حاطب پکڑا گیا تمغہ مذکور
نہین ملا تھا تو دوسری دلیل حاضر ہے بعد گرفتاری و رہائی حاطب تو سب
کے سینون پر تمغہ اعملوما شئتم لٹک گئے تھے اور سب مطلع
ہو گئے تھے مغیرہ بن سعید جو نے ۱۰۳ حاضرین جنگ بدر مین شمار ہے بجرم
زنا گرفتار ہوا حضرت عمر نے بھی کہکر کہ یہہ تمغہ اعملوما شئتم کا رکھتا ہے

کیون نہ رہا کیا کسواسطے تحقیقات جرم کی کرکے بری کیا اگر یہہ بات نہ مانی
جاوے کہ تحقیق کے بعد باعزت بری کرنا مقصود تہا تا یہہ بہی دنیا مین مشہور
ہو کہ جنکو اعملوا ما شئتم کا تمغہ ملا تہا اونسے سرزد ہونا زنا کا امکان سے
باہر ہے تو ہم یہہ کہین گے کہ آپ خود ہی یہہ فرماتے ہین کہ شرکاء جنگ بدر
کو خدا نے جانچ کے خود مختار کیا تہا اور جب خدا اسنے خود جانچ لیا تہا تو اب
ہین الاقران تحقیقات کی کیا ضرورت ہی تہی تیسرے حجت یہہ ہے کہ جب
حضرت ابوبکر شریک جنگ بدر تہے تو اونہون نے جناب رسول خدا سے
اپنی بابت کیون سوال کیا تہا اور جواب پایا کہ تم کیا جانے کیا احداث کروگے
اور یہہ جواب پاکر باوجودیکہ تمغہ اعملوا ما شئتم پہنے تہے کیون روئے
اگر اس سوال وجواب کو دیکہنا ہو اور کتابون کی تلاش مین وقت ہو تو
ترجمہ جذب القلوب شاہ عبدالحق کا جو مطبع منشی نول کشور لکہنو مین چہپا ہے
موجود ہے اوس کے صفحہ ۹۳ اور ۲۲۱ کو ملاحظہ فرمائی یار دالایات مین دیکہہ
لیجئے پس آپکا یہہ فرمانا ہی کہ بدریون پر حق تعالے کو اطمینان تہا کہ گناہ
نکرینگے صریحًا باطل ہو گیا اور شبہہ نہین رہا کہ حضور کو قول عسقلانی سے پوری
ندامت ہو گی جس مین تصریح ہے کہ بعد حضرت عمر قدیمہ بن مطعون بدری شراب
نوشی مین مطعون ہی نہین ہوا بلکہ اوسنے شراب پی ہان یہہ بات اور ہے
کہ آپ کہہ دین کہ قدیمہ کے پرگنہ مین ویسی ہی غلطی ہو گئی جیسی حق تعالے سے
سلطان کے سجا لی مین ہوئی تہی معاذ اللہ حضور والا ایسی بیسر و پا گفتگو سے
باز آئیے اگر آپ سے یہود ونصاریٰ اس آیت کو اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَالَّذِیْنَ ھَادُوْا وَالصَّابِئُوْنَ وَالنَّصٰرٰی مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ
الْاٰخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ سپارہ ۶ رکوع ۱۴

پیش کر کے عرض کرین کہ جناب ہم خدا اور قیامت پر ایمان لائے ہین اور
عمل نیک کرتے ہین گو آپ کے پیغمبر صاحب کو پیغمبر نہین مانتے تو ہم بہشت
مین کیون نہ جائین گے تو معلوم نہین کہ آپ کیا فرمائین اور نہ معلوم کیا بات
نبائین مگر ہمسے جو وہ پوچھین تو ہم بالضرور یہہ کہین گے کہ آپ بے اسکے کہ
جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر بھی ایمان لائین نجات نہ پائین گے
پس آپ کی یہہ گہبیر گہار بیکار ہے کہ حضرات ثلاثہ پہلے تو ایمان دار تھے
اور جب وہ ابتداء اگر ایماندار تھے اور صحابہ رسول اللہ اور انکی ایمان کی حالت
مین حق تعالے نے صحابہ نبوی کی شان مین آیات فضایل نازل فرمائین
تو وہ تینون صاحب بدرجہ اولی داخل ہو گئے اور جب داخل ہو گئے
تو چاہو جو انہون نے کیا ہو وہ اعملوا ماشئتم کے تمغہ سے معاف
ہے اور ہرگز فضایل سے وہ خارج نہین ہو سکتے تو ع کاندرین طغرا
نشان حسبۃ للہ نیست ٭ کوئی ذی عقل ایماندار چاہو کسی دین اور مذہب
کا پیرو ہو اسکو نہین مانیگا کہ چاہو کوئی ہو اور پہلے کیا ہی دین دار رہا ہو
مگر جب آخر مین بے ایمان ہو گیا تو اوسکے پہلے ایمانداریون کی شہادت
پچھلے بے ایمانی کے دفع کرنے کے لئے پیش کیجائین آپ بھی ایک لحظہ کے
لئے کدورت کو جہاڑ دین اور غور فرمائین کہ زید پچاس برس کی عمر تک صالح
اور ابرار رہا ہو جہاد کیا ہو اپنا مال راہ خدا مین لٹایا ہو پیادہ حج کو گیا
ہو اور اکاون برس کی شروع مین وہی زید شراب پیکر ایک مومن کو مار ڈالے
تو وہ نار جہنم سے بچیگا اور اگلی ہوی تصور کو پچھلے ثواب دار صدالت مین
سزا و قصاص سے بچادین گے اگر آپ کہین کہ ہان تو مین کیا سارے
ذی عقل جنہون نے رات و دن دیکہا ہے صبح اور شام کو پہچانا ہے

اپنی پہ دن کو جانچا ہے جو رسالہ کو پر کہا ہے تاریخین پڑھی ہین حضرت آدم و شیطان کے قصہ کو قرآن مجید مین تلاوت کیا ہے توریت نہ سہی قرآن مجید ہی سے حضرت موسی کی امت والون کے گوسالہ پرستی کی کیفیت جانی ہے انجیل مین حضرت مسیح علیہ السلام کے گرفتار کرانے والے کا نام ملاحظہ کیا ہے وہ سب آپ کی شان مین کہین گے - سخن شناس نہ دلبرا خطا اینجاست ؛ پس جب یہہ حال ہے تو خباب من خطا معاف جنہون نے جہاد کی رسول اللہ کے ساتھہ ہجرت کی اپنا خون خباب رسول مقبول کے پسینے پر گرانے کا ارادہ ظاہر کیا ہو جب اونہین کی نافرمانی بغاوت بدسلوکی جگر گوشگان رسول خدا کے ساتھہ ثابت ہو جاوے تو پچھلے افعال زایل قیاس وخیال کئے جائینگے کوئی آیت جو آپ پیش کر سکتے ہین اون سب مین ایمان کی شرط ہی پائینگے مگر جس آیت کا آپ نے حوالہ دیا ہے اوس کے کسی مصلحت سے آپ نے تین ٹکڑے کئے ہین حالانکہ وہ ایک ہے یہہ آیت ہے والسبقون الاولون من المھجرین و الانصار والذین تبعوھم باحسان رضی اللہ عنہم ورضوعنہ واعدلھم جنت تجری تحتھا الانھر خالدین فیھا ابدا ذالک الفوز العظیم اس آیت کے ساتھہ آپ اسکو بھی تلاوت فرمائی لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم او اخوانھم او عشیرتھم ط اولئک کتب فی قلوبھم الایمان وایدھم بروح منہ ط ویدخلھم جنت تجری من تحتھا الانھار خالدین فیھا ط رضی اللہ عنھم ورضوعنہ ط اولئک حزب اللہ ط الا ان حزب اللہ ھم المفلحون ۵ سورہ

مجادلہ پارہ ۲۸ وجا ہو ممتنہ اعملوا شئتم کا لگی ہین ہو یا رضی اللہ عنہم و رضوعنہ
اس آیت وعید سے والذین ینقضون عہد اللہ من بعد میثاقہ
ویقطعون ما امر اللہ بہ ان یوصل ویفسدون فی الارض
اولئک لہم اللعنۃ ولہم سوء الدار ٥ یعنے وہ لوگ کہ توڑتے
ہین پیمان خدا کو بعد محکم کرنے اوس کے اور قطع کرتے ہین اوس چیز کو
کہ حکم کیا ہے خدا نے ساتھہ اوس کے کہ پیوند کیا جاوے اور فساد کرتے
ہین بیچ زمین کے اونکے واسطے دوری رحمت سے ہے اور واسطے اونکے
بدی آخرت کے ہے سورہ رعد سیپارہ ۱۳ خارج نہین ہین پس جنہون
نے اوس پیمان کو جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا
تہا توڑ دیا اور زوال دنیا کے ہو رہے وہ اس آیت مین ضرور داخل ہین
اور اونکو کوئی خارج نہ سمجہیگا مگر وہی جنہون نے ہنوز عقل سنبہالنے
نہین پائی ہتی کہ بگاڑ دیے گئے یا جو آنکہونسے اندہے اور کانون سے
بہرے کر دیے گئے یا جنہون نے سوا صبح کے شام دیکہی ہے نہین
یا جنکو بچپنے سے یہہ سکہلایا گیا ہو کہ افضل خلق بعد انبیا و رسل و ملک امیر المومنین
ابو بکر صدیق ہین و بعدہ امیر المومنین عمر فاروق و بعدہ امیر المومنین عثمان ذو النورین
و بعدہ امیر المومنین علی مرتضی ہین (ان بیچارے کے ساتھہ کوئی بہی خطاب نہین) اور پہر اس جہوٹہ
حدیث کا جہو نستر کانون مین پہونکا گیا ہو جس کے خود الفاظ اوس کے جہوٹہ ہونے پر گواہی دے
رہے ہین اور کہہ رہے ہین کہ ہرگز ہرگز جناب رسول خدا نے نہین فرمائے
قال ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کنا قعودا الخ جس کا ترجمہ یہہ ہے قال
ابو ہریرہ بودم ما نشستہ یا نبی آمد ابو بکر پس گفت خوشی باد مر وے
کنندہ من تمام مال خود وا ایثار کنندہ مرا بوجود خود پس آمد عمر فرمود کہ خوشی

باد بو زیر من و فرق کننده من ای فرق کننده درحق و باطل و آنکسے کہ عزت
داد اللہ تعالے بسبب او دین را و نامید شمار الہ تعالے بسبب او مومنین
بعد او آمد عثمان فرمود خوشی باد داماد من و زوج دختران من آنکسے کہ
کہ جمع کردہ شد براے او دو نور و عذاب است براے قاتل او باشن بعدہ
آمد علی فرمود خوشی باد آمد برادر من و پسر عم من و پدر ولد من و آن کسی کہ
پیدا کردہ شدہ ام من و آن از یکی ای کردہ ادمی تا این چہار اند نہ متفق
شود محبت ایشان مگر در دل مومن و تفریق محبت نمی شود یکی از ایشان در دل
احدی مگر آن کسے کہ باشد منافق پس آن کسے کہ دوست میدارد ایشان را کہ
پس بسبب محبت من و آنکسے کہ دشمنی میکند ایشان را پس سبب دشمنی من
دشمنی میکنم او شان را این جماعت سادات المومنین ای سردار مومنان
در دنیا و آخرت و دشمنی نمی کند ایشان را مگر کسے کہ بدبخت باشد و دوستی
نمی کند ایشان را مگر کسی کہ نیک باشد پس جوانب حیطان و آستانہ و مسجد
گفتند اللھم العن مبغضیھم ای بار خدایا لعنت نازل کن کسی را کہ بغض ارد
ایشان را صفحہ اتن و حاشیہ فتاوی برھنہ مطبوعہ مطبع نول کشور لکھنو
اور زیادہ تصدیق کے لیئے یہہ بھی کہدیا کہ اس حدیث اور معجزہ کو سنکر
تیس یہودی اور پچاس منافق مسلمان ہو گئے مگر جن کی عقل درست ہے
وہ کب ایسے جھوٹی اور مصنوعی حدیثون کو مانتے ہین وہ تو ایک ایک لفظ
پر اس حدیث کی حجت کرینگے اور جس آیت کو آپنے تین ٹکڑے کرکے
پڑھے اوسکے پہلے اگر اس آیت کو آپ پڑھین انما المومنون الذین
آمنوا باللہ ورسولہ ثم لم یرتابو وجاھدو باموالھم وانفسھم
فی سبیل اللہ ط اولئک ھم الصٰدقون ۝ یعنی حقیقی مومن وہ لوگ

ہین جو ایمان لائے خدا اور رسول پر اور پہر اونہون نے شک نہین کیا اور
جہاد کیا اپنے مالون سے اور اپنے واتون سے خدا کی راہ مین اور وہی
ہین سچے تو ہماری گذارش سمجہ مین آجائے گی کہ جو وعدہ الہی آپ کے
پیش کردہ آیت مین ہے وہ صادقون کے شان مین ہے اگر آپ شان
نزول اس آیت سے بحث کرین تو بیکار ہے جاہو کسیکی وجہ اور ایمان کے
اظہار سے یہہ آیت نازل ہوئی مگر صادقون کو اچہی طرح ممتاز کرتی ہے
آیات بینات اے یارو ذرا انصاف کرو صفحہ ۲۵ سطر ۱۶ تا الفاظ
دشمن می بودن دہر لنگ ستان ذیلستن صفحہ ۵۵ سطر ۱۵-
آیت اخری یہہ کوفہ کے باشندون کی کیفیت بیان کرنے کی بہی ایک
ہی ہوئی بظاہر کوفیون کے حال بیان کرنے سے آپ کی دو غرض معلوم
ہوتی ہین ایک یہہ کہ ہر گاہ کوفیون کا حال طشت از بام افتادہ ہے تو
ائمہ نے اونکی تعریف نہ کی ہو گی مگر مجتہدون نے اپنی طرف سے لکہہ ڈالی ہے
پس اونکا بیان لغو لاطایل ہے اور جب کوفیون کی مدح قیاس مین نہین
آتی تو شیخین اور اونکے ساتہیون کی جو قدح لکہی گئی وہ بہی ایسی ہو گی جیسے
کوفیون کی مدح دوسرے یہہ کہ آپ اون صحابہ کا جنکو ہم فضایل صرحہ
قرآن مجید سے خارج کرتے ہین کوفیون سے مقابلہ کرکے یہہ ہم کو باور
کرانا چاہتے ہین کہ جسطرح ہمارے آئمہ علیہم السلام نے باوجود بیوفائی
اور ظلم اہل کوفہ کے حق مین اپنی خوشنودی ظاہر کی اور اونکو برا نہ سمجہا یون ہی
خداوند تعالی نے بہی باوجود افعال زشت صحابہ مذکور کو فضایل سے محروم نہین
کیا ہے سو خاطر جمع رکہئے آپ کی تحریر ہی سے تعفیہ معکوس پیدا ہو گیا افسوس
ہے کہ آپ سے اسپر خیال نہ کیا کہ مرد آخر بین مبارک بندہ ہست اور جو

مین آیا لکھہ ڈالا سمینے حضرت کوفیون ہی کی دو حالتین بیان کرنے سے ہماری راستی اور دیانت ٹیک رہی ہے جبکہ اہل کوفہ اچھے تھے اونکو اچھا کہا اور جب وہ برے ہوگے تب اونکو برا کہا اور یہی بجنسہ حال ہمارے مقال کا اون صحابہ کی نسبت ہے جنکی فضایل کو ہمنے ایک سوکردی ہین یعنے جب تک اون کے خیال درست تھے اوسوقت تک وہ اچھے تھے پہر جب اونسے بیوفائی سرزد ہوئی تو برے ہوگئے مگر آپ نے جو کچھہ فرمایا ہے اوسکی بابت بھی چار و ناچار عرض کرنا پڑا عہد رونق افروزی جناب امیرالمومنین علی علیہ السلام مین اہل کوفہ وفادار تھے اچھے تھے مگر بعد شہادت حضرت کے معاویہ نے جب اونپر تسلط پایا اور دبایا اور جس طرح اہل مدینہ بعد انتقال جناب رسول خدا صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم شیخین کے دباو مین آگئے تھے کوفہ بھی بگڑ گئے اور جس طرح عرق انگور یا گنے کا عرق جو دراصل میٹھا ہوتا ہے اور دہوپ مین رکھنے سے کھٹا ہوجاتا ہے وہ بھی خراب گئے اور جو کچھہ عہد معاویہ اور یزید مین اون سب نے کیا وہ لایق لعنت اور پھٹکار ہے اور جو کچھہ تم نے اور کتابون مین تحریر ہے وہ سچ ہے جب وہ دور ظلم مٹا تو چونکہ کوفیون کی اصل درست تھی پھر اپنے اصالت پر آگئے اور اسواسطے معصوم علیہ السلام نے اونکی تعریف کی واگر اور بھی آپکو سننا ہے تو ہم سنانے کو حاضر ہین ہم مقر ہین کہ جن کوفیون نے حضرت علی علیہ السلام کا ساتھہ چھوڑا اور جنہون نے حضرت امام حسن علیہ السلام کا ساتھہ ندیا اور جنہون نے حضرت مسلم کے ساتھہ بیعت کی اور وقت پر سب کے سب چمپت ہوگئے وہ سب ویسے ہی تھے جیسے وہ مدینہ والے تھے جنہون نے اول مقام خم غدیر مین جناب رسول خدا کے حضور ہی مین جناب امیر علیہ السلام سے بیعت کی

تھی اور بعد جناب رسول خدا کے وفات کے پھر گئے اور جنھون نے
بعد قتل جامع القرآن صاحب کے جناب امیر علیہ السلام کو خلیفہ ظاہری
بھی بنایا اور بیعت کی اور پھر اوسکو بالاے طاق رکھ کر حضرت عائشہ کے
ساتھ ہوے اور جناب امیر علیہ السلام سے لڑے اور پھر معاویہ کے
کاسہ لیس اور جاگیردار بنگی جناب امیر علیہ السلام سے محارب ہوے
اور پھر حضرت امام حسن کے مخالف ہوے اور بعد شہادت بھی عداوت
سے باز نہ آئے جنازہ پر تیر چلاے اور زندہ وہی اہل مدینہ تھے جنھون
نے جناب رسول خدا کی حفاظت اور حمایت کا عہد کیا تھا مگر جگر گوشۂ
رسول خدا سید الشہدا خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کو جنھیں سید
شباب اہل الجنۃ رسول خدا سے سن چکے تھے اور جنکے ذریعہ
سے تکملہ فضایل رسول خدا جانتے تھے آوارہ وطن ہونے دیا اور ہم
اون مدینہ کے رہنے والون کو جنسے افعال مذکورہ بالا سرزد ہوئے
ویسے ہی بددعاءون شامل کرتے ہین جیسے کوفہ والونکو آہ آہ وہی مدینہ
والے تھے کہ جناب رسول خدا کے سامنے ہزارون طرح سے اپنی
جان نثاری و وفاداری کے وعدے کرتے تھے اور جنھون نے بڑے
بڑے عہد کئے تھے

اشعار حملہ حیدری

دراثناے بیعت بگفت آن کلام	بزرگے ز انصار عباس نام
کہ ای قوم ازین کار ہیچ آگہید	کہ بیعت بجان بابنی میکنید
بداوند انصار پاسخ باو	کہ مطلب ترا چیست زین گفتگو
چنین کرد عباس اندم بیان	کہ بیعت برین است ای دوستان

که چون دشمنان شهنشاه دین ... نمایند آغاز پرخاش و کین
کشند کار پرخاش آخر به تیغ ... نداریم اندم از وجان دریغ
بمال و تن و جان خویش و تبار ... نمائیم یارے که کار زار
برآریم کردار بد اندیش او ... سر و جان ببازیم در پیش او
چنان باشد این عهد و بیعت بجا ... بود تا سر یکتن از ما بپا
وگرنه شود صرف چون ما بها ... بمیدان بغلطند چون سایه ما
شما یاے خویش آن زبالس بهند ... از آن به که دست خود اکنون کشند
شنیدند انصار چون آنکلام ... بگفتند از صدق نیت تمام
که کردیم این شرطها را قبول ... نمودیم بیعت چنین با رسول

مگر وہی حضرت امام حسین علیہ السلام کی مدد کو ٹال گئے اور جان بوجھ کر کہ آپ شہید ہونگے معہ اہل و عیال جانے دیا کسی نے نہ کہا کہ آپ مدینہ مین رہین اور جو ہمنے آپکے نانا سے وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرینگے مگر اوس بیوفائی کی کیسی جلدی سزا پائی کہ یزید نے مسلم بن عقبہ کو مدینہ مین متعین کرکے مدینہ والون کے مکانون کو خراب کیا اون کی عورتون سے حرامی بچہ جنوائے اور بہتون درندہ و گزند کر دیا اور جسطرح ہم نے اون سکناے مدینہ اور کوفی ہوا لون کا جنہون نے ایذا جناب امیر و حضرت امام حسین علیہ السلام کو دی مساوی درجہ کا سمجھتے ہین ویسا ہی اون مکہ کے رہنے والون کو بھی جانتے ہین جنہون نے جناب رسول خدا کو مکہ چھوڑنے پر مجبور کیا تھا حالانکہ وہی مکہ تھے اور وہ ہی مدینہ ہے کہ جسکے اعزاز و حرمت کے بابت رسول خدا نے فرمایا اور جناب رسول خدا کو ہم مکی و مدنی کہتے ہین اور جسطرح رسول خدا صلعم نے مدینہ کی انصار کی تعریف فرمائی تھی ویسی ہی

جناب امام زین العابدین ؑ و جناب امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل کوفہ کا ذکر
فرمایا تھا مگر جناب نے یہہ سچ نہین فرمایا کہ ملا باقر مجلسی نے مجالس المومنین
مین لکہا ہے کہ اگر آپ سچے ہین تو ملا باقر مجلسی علیہ الرحمۃ کی کتاب مجالس المومنین
مین ڈہونڈہ دین مگر تو بہی ہم کو حق تعالے نے انسان بنایا ہے ہم اس سے
منکر نہین ہین کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اہل کوفہ کی مدح فرمائی
ہے اور اس سے تو کسی ذی فہم کو انکار نہو گا کہ کسی شہر کی عزت و حرمت
دو طرح ہوتی ہے ایک بوجہ لطافت آب و ہوا دوسری بوجہ اہل شہر
وہی مکہ تہا کہ جہان کعبہ کی بنا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی یا وہی
مکہ تہا کہ جہان بت پوجے جاتے تہے اور مسکن بت پرستان مشہور ہو گیا تہا
یا پہر وہی مکہ تہا کہ جہان ہم کو حج کرنا فرض ہے وہ کوئی زمانہ تہا کہ مدینہ والے
اہل اور انصار رسول مختار تہے یا وہی نا اہل ہو گئے تہے یون ہی اہل کوفہ
بہی کہ جناب امیر علیہ السلام پر فدا تہے یا وہی ایسے بگڑ گئے کہ جناب سید الشہدا
کو بلا کر پہر گئے مگر آخر کو پہر وہ سب سنبہل گئے اور مدینہ والے ایسے بگڑے
کہ تہوڑے اونمین سے بچے جس زمانہ مین اہل کوفہ لایق قدح تہے معصوم
علیہ السلام نے اونکو برا کہا اور اونکو الکوفی لایوفی کا خطاب خلق سے
ملا اور مرزا دبیر اور میر انیس نے صحیح مرثیون مین اونکی برائی کی مگر کن کو نیونکی
اونہین کی جو اوس کے سزاوار تہے چونکہ ہم آپ کا سا عقیدہ نہین رکہتے
کہ جسکے چند فعل اچہے دیکہین اونکی اعتبار سے چاہو وہ ہزار بدفعلیان کرین
اونہین اعملوا ما شئتم کہکر اچہا ہی کہے جائین یا جسمے ایک برائی
دیکہین تو پہر بعد برائی کے جو اوس سے نیک کام سرزد ہون اونسے قطع نظر کرین
اگر آپ کو کوفیون کی مدح مین شک ہو تو دیکہ لیجے تہوڑے ہی دنون کے

بعد جب مختار نے خروج کیا تو وہ راہ راست پر آگئے یزیدیوں سے لڑنیکو
طیار ہوگئے عورتوں نے اپنے اپنے مہر شوہروں کو بخش کے آمادہ نبرد کیا
بعد اس انقلاب کے البتہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اونکی
جو مدح کی ہے پس اوسپر آپ کو تعجب کیوں ہے جو درمیانی کوفیوں کی تمثال
دیکر بدریوں کے کردار سابق سے مقابلہ کیا لازم یہہ تہا کہ بدریوں اور کوفیوں
کے آخر کردار سے مقابلہ کر کے جو کہنا تہا فرماتے مگر یزید اور اوسکے تابعین
اور بنیر کو فیان بد شعار نے جو جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے
ساتھہ معاملہ کیا اور جو ظلم اور جور اون سے سرزد ہوا وہ اوس درخت کے
شاخ برگ و بار تہا جسکو آپ کے اون صحابہ کبار نے جن کے لیئے کبہی آپ
رضی اللہ عنہ کی سند لاتے ہین کبہی اعملوما شئتم وغیرہ وغیرہ سقیفہ بنی ساعدہ
مین لگایا تہا اسلیئے ہماری طرف سے جو یاد دہی ہر سال ہوا کرتی ہے وہ حضور
اور حضور کے دوستوں کو ناگوار ہوا ہے چاہیے آپ کا مطلب تو یہہ ہے
کہ جناب سید الشہدا کی شہادت کا ذکر ہی نہوتا کہ بناے شقاوت اشقیا
چندروز مین ڈہونڈہے نملے یا وجہہ شہادت پر بہی ویسی ہی باتین بن
سکین جیسی بناے خلافت پر بنائی گیئن رہا جو سرکار نے دوسری غرض
بیدا کی ہے وہ عین ہمارے موافق ہے اور آپ نے اہل کوفہ کے ساتھہ
جو اون صحابہ کا جنکی فضایل کا ہمکو انکار ہے مقابلہ کیا یہہ بہت ہی مناسب
ہے ہم بہی سنتے ہین کہ جن صحابہ کی حق تعالے نے مدح کی اونکا حال بجنسہ ایسا ہی
تہا جیسا اون اہل کوفہ کا تہا جنہوں نے جناب امیر علیہ السلام کے ساتھہ
وفاداری کی اور جادہ استقلال پر قایم رہ کر اپنی جان دی اور وہ ضرور
اوسی قسم مین داخل ہوگئے اور اونکو ہم اوسیطرح کا سمجہتے ہین جیسے وہ

صحابہ رسول اللہ صلعم تھے کہ جنہون نے رسول خدا کے حضور مین حاضر رہکر
مساعی جمیلہ کین اور جس ایمان پر اونکا خاتمہ ہوگیا اور جن کو نبیون نے
بیوفائی کی اونکو ہم اون صحابہ کا ہم پلہ جانتے ہین جنکی خوبیان آپ ہم سے
منوانے کی فکر مین ہین مگر جن کو نبیون کی جناب امام جعفر صادق علیہ السلام
نے پہر مدح فرمائی اونکی مقابلہ کے واسطے حضور کے سامنے کوئی گروہ
نہین ہے کہ جنکی مثال آپ دین اور صرف مقال ہون اور استدلال
کرین اور اون کے گزشتہ اعمال کو مٹا سکین اور یہہ کیونکر ممکن ہے جب
وہ جو کرنا تھا کر گئے دنیا سے انتقال کر گئے تہے لیکن یہہ کہ اپنے اپنے
نفس پر قیاس فرما کر جناب غفران مآب کے آیہ سورہ منافقون کو
آیات فضیلت صحابہ کے معارضے مین پیش کرنے پر غصہ فرمایا ہے
اوس کے رفع کرنے کو مین صرف یہہ کہکر آپ کے غم ناحق کو برطرف
کرنا چاہتا ہون کہ یہہ عادت خود بدولت ہی کی ہے کہ اپنے مطلب کے
مضمون کو لین اور جس سے ہیئت اون صاحبون کی ہوتی ہو جن کے آپ
طرفدار ہین اوسکو چہوڑ دین سبحان اللہ اوپر اور نیچے کی آیات لکہکر سورہ
منافقون کی جو تفسیر لکہکر باتین بنائین وہ محض بیکار ہین یہہ مانا کہ عبد اللہ
بن ابی باعث نزول سورہ ہوا مگر حق تعالی نے سارے منافقین کا ذکر
فرمایا نہ صرف ایک کا پس جو آگے چلکر جناب غفران مآب کا یہہ ارشاد جو
بندہ گانواز نے نقل کیا و اشان علیہ این دیگر آیات ست پس لابد ست کہ در جمیع
این الآیات گفتہ شود کہ مورد آیات مناقب غیر مورد آیات ذم است
پس بعضے صحابہ آنحضرت عموما ممدوح باشند و بعضے مذموم و این عین
مطلوب شیعیان است کیونکر آپ کے قرآن خوانی سے غلط ہوگیا آپ تو

ایسی باتین بناتے ہین کہ جتنے دعویدار صحابیت تھے اونمین سے کوئی برا
ہو ہی نہین سکتا سُبحان اللہ سبحان اللہ یہہ دعوی صرف آپ ہی کو زیبا ہے
اور اپنے دھن مین جاہو آپ ثابت بھی کرلین مگر کوئی اہل سنت بھی نہ مانیگا اور
کیونکر مانین گے ملاحظہ فرمائی کہ منہاج النبوت مطبوعہ مطبع منشی نولکشور جلد اوّل
کے صفحہ ۲۷۷ پر مرقوم ہے کہ حضرت رسول خدا نے ایکروز عمر ابن سعد کے سر پر
دست مبارک پھیرا اور برکت کیواسطے دعا کی اسّی برس کا ہوا پر جوان ہی رہا
تو جاہو جو اوسنے کیا وہ صحابہ ہی بنا رہا گو یہہ حدیث جھوٹی ہے پر غالبًا آپکو
اس حدیث پر اطلاع نہین ہوئی ورنہ ضرور اسپر بھی حجت پیدا کرسکتے کہ
دیکھو جناب رسول خدا کو جبکہ علم شہادت جناب امام حسین علیہ السلام کا تھا
تو ضرور آپ قاتل اور محاربین کا نام اور اونکے افسرون جمعدار رسالدار سپاہ
کا نام جانتے رہے ہون گے باین ہمہ عمر ابن سعد پر دست شفقت پھیر کر سعید
کر دیا تھا تو اگر وہ حضرت امام حسین علیہ السلام سے لڑا تو اوسپر کیونکر بدگمانی
ہو سکتی ہے اور شیعہ ناحق ایسے سعید کی عیب چینی کرتے ہین ہم آپ کے
تہ دل سے منت گذار ہین کہ آپ نے اسکو قبول کیا جو آیتین کافرون اور
منافقون کی شان مین ہین اونسے مہاجرین وانصار و اصحاب نبوی کو کچھہ تعلق
نہین ہے اور یہہ آیتین جن مین کفر و نفاق اور دین مین سستی وغیرہ کا ذکر ہے
وہ شان مین منافقون کے ہین جو اصحاب نبوی مین داخل نہین ہین اصحاب نبوی
ہین اور منافقون مین نسبت تناقض کی ہے نہ توافق کی اسلئے اون آیتون کا
جو اصحاب کی فضیلت مین ہین اون آیتون سے ملانا جو کہ منافقین کے مذمت
مین ہین درحقیقت جمع بین الایات نہین ہے سبحان اللہ اس سے ہمکو عذر
نہین ہے کہ آپ کیا سمجھے ہوئے ہین مگر یہہ تو ہم کہین گے کہ آپ کا یہہ قول ہے

کہ ایک گروہ مہاجر کا تہا دوسرا انصار کا اور ان دونوں کے سوا تیسرا گروہ
منافق کا تہا اور جب یہہ آپ کا خیال ہے تو معلوم نہین کہ تیسرے قسم کے لوگ
کہان سے آئے تھے جو نہ مہاجر تھے نہ انصار اور جو منافق تھے وہ کہان سے
آن ٹپکے تھے شاید جناب کو ہنوز پوری پوری تعریف اصحاب کی بہی معلوم نہین
ہے اور مولوی عبدالرحمن جامی کا شعر جنکے عقاید نامہ کا مذکور شاہ عبدالعزیز
صاحب نے تحفہ اثناء عشریہ کے باب امامت مین کیا آپ کو مطلق یاد نہین
شعر ہرکرا روے بہ بہبود نداشت ٭ دیدن روی نبی سُود نداشت ٭ پس
آپ کو اپنے مذہب کے موافق تعریف اصحاب کی پہلے تحقیق فرمانا تہا تب
میدان مناظرہ مین آنا تہا پس اگر آپ تعریف صحابہ مسلمہ اہلسنت نہین جانتے
تو ہمکو اوسکی شرح کی ضرورت بہی نہین ہے بہتر ہے آپ نہ جانئے ہمکو آپ
کی جرأت بیان پر نہایت تعجب ہوتا ہے کہ بے دہڑک جو آپ کے زبان
مبارک پر آتا ہے کہہ گذرتے ہین اور خوبی یہہ ہے کہ اس عنوان سے بیان کرتے
ہین کہ سننے والے سچ جانین مین عرض کرتا ہون کہ اگر آپ کو ادعاء صدق بیانی
ہے تو ملا باقر مجلسی کے مجالس المومنین مین آپ ڈہونڈہ دین اور اتنی ہی سچائی
اپنی ظاہر کر کے اپنے دوستون مین سرخ روی حاصل کرین افسوس کے
ساتہہ ہم کو کہنا پڑا قصور معاف ہو آپ خود جہوٹ بولین اور صریحًا جہوٹ بولین
اور خدا کے اُس وعید سے جو جہوٹ بولنے والون کے حق مین ہے نہ ڈرین
اور ہمارے علما کو جہوٹا کہین اور اوسپر بہی اکتفا نہ فرما کر جو ظلم و جور آپ
کے خلفا سے اہلبیت طاہرہ رسول اللہ اور جناب سید الشہدا علیہ السلام
کے حرم محترم پر ہوئے اونکو قصص و حکایات اباطیل مین داخل کرین اور
خود باطل کی پیروی کر کے ہم کو تشیع سے نفرت دلائین اور خود اپنے

علما اور محدثین کے بیانات کا ذبہ اور اقوال صحابہ کے نقل کرنے پر کچھ غیرت ایمانی
کا آپ جوش نہ دکہلائین بلکہ سب کو غلط ہو یا صحیح جہوٹہ ہو یا سچ امنا و صدقنا
کہکے تصدیق کرین اور ہرگز اسپر دھیان نکرین کہ آپ کے علما عمر ابن سعد
تک کو صحابی مین شمار کرسکے اونکے معترف ہین مگر جب ہم اون لوگون کے
جنہون نے رسول خدا کے روبرو ادعامی حواریت کیا اور پسینہ پر خون
گرانے کے دعوی کئے جب اونکے صحیح افعال دیکہلائین تو کانون مین اونگلیان
ٹہونس کر بہرے بن جائین اور کہین اعملوا ماشئتم کا سہارا لین کہین
یہ حدیث بگہارین کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ کو یاد نہ کرو
مگر ساتھہ خیر کے کہین معاویہ کو باغی سے داعی بنائین ایک کہی کہ وہ باغی تہا
دوسرا کہے کہ نہین اونکے اعمال کی تاویل کرو اور آپ دونون کو صادق
اور اپنا پیشوا کہین اور جو اونہین مختلف بیان کرنیوالے پر گرفت ہو
تو حضور کا خون جوش کرنے لگے تمام جسم آتش تعصب سے بہڑک جائے
تسنن کا غلبہ ہو رگ رگ مارے غصہ کے پہول جاوے عداوت کا وہ
غلیان ہو کہ سودا صفرا سب ایک ہو جاوے اور سیدہے پولیس کے
تہانہ کو آپ دوڑین عدالت فوجداری مین جا کر استغاثہ کرین کورٹ
دوکان دوکان مانگ کر چندہ جمع کرین وکیل و بیرسٹر مقرر کرکے لڑتے پہرین
یہانتک طرفدار آنحضرت مختلف بیان کرنیوالون کے کرین کہ جسکی حد نہین
غور فرمائی کہ ہم کو آپ کے اقوال ناسنجیدہ پر جوش و اشتعال طبع پیدا
ہو اگر ہم نے انصاف کیجئے کہ کیا ضبط کیا اور سوا اسکے اونہین الفاظ کے
جو آپ نے ہمارے لئے ضمنی بہتی کوئی لفظ نہین لکہا ابی جناب ہم اون بزرگون
کے جو جادہ اطاعت رسول اللہ پر بعد انتقال رسول خدا ثابت قدم ہے

اوس سے ہزار چند رتبہ جانتے ہین جسکو آپ مانتے مین آپ کبھی بھولے بھٹکے
اونکا خیال کرتے ہون گے ہم ہر نماز کے بعد اونپر سلام کرتے ہین اور
انصار رسول اللہ کا شکر تسلیم بجا لاتے ہین علی ہذا جن لوگون نے وفا کی اور
بعد شہادت جناب سید الشہدا علیہ السلام مختار کے ساتھ ہو کر شفا کو ن کی
خبر لی اون کے رتبہ شناسی سے بھی اعراض نہین کرتے مگر یہہ آپ کا کون
ایمان ہے کہ نام تو لو رسول کا اور کلمہ پڑہو خلفای ثلاثہ کا اور خود مرید ہو
عبد اللہ بن سبا کے اور اتہام اوس کے ارادت کا ہمپر کرو سچ ہے آپکو نہ
نہ خلفاو ثلاثہ کے بہاث بنین کر آپ کو اونہین کے جہاد کی بدولت ایمان ملا ہے
پس جسکا کہاے اوسیکا گائے ہے کیون اون کے جناب مین امید شکر
کی رکہتے ہین جنہون نے خاندان نبوت کے حقوق چہین لئے اور خود حاکم
بن گئے اور عنوان دین کو بدلا بدعتون کو جاری کیا حلال کو حرام کر دیا کسی
نے سادات کا خون بہایا کسی نے زندہ مومنین و شیعیان جناب امیر
علیہ السلام کو دیوارون مین چنوا دیا اور رسول کے حدیثون اور ائمہ کے
قولون کو چند مفتری اور مکارون کے فقرون مین آکر اپنے مفید گرہ گرہ
منصف و صاحب ورع بن گئے افسوس ہے سارے ظلم و جور کو عدل
و انصاف کہاتے ہو اور ہم کو جہٹلاتے ہو جنابعالی ذرا تو سوچو کہ آپ
کا یہہ کیسا دین ہے اور کس قسم کا ایمان یا تو مسلمانی چہوڑو یا کہ صاف
یہودی یا دہی پورانی اون دیوتاؤن کے پوجنے والے بن جاؤ جنکو
حضور کے اصحاب ثلاثہ پوجتے رہے اور اگر آپ مسلمان ہین تو جناب
امیر علیہ السلام کے ایسے عقیدے رکہے کہ جنہون نے بت کو کبھی سجدہ
نہین کیا اس خرافات و اہیات مذہب پر جو آپ نے دہہ کے دہڑی

تبرا بہیجے یہ سب فریب اور جہوٹ اسی بنا سے جس کی اور ہے کرلیا اختیار مین اونکے بڑے آپکے کا ایمان دعوی بڑا ایک کیجئے لعنت پر بانیون اوسکے اور گوشہ جگر اور الله. رسول نفس پہر اور ہونا مسلمان ہوتا نہین معلوم اچہا سے

خیر الانبیاء سے انحراف کرنا اور اونکو امام برحق و منجانب خدا نہ جاننا اونکے خون بہانیوالون اور ہتک حرمت کرنیوالون کو سر اٹہانا اور ایسی باتین بنانا کہ جو بڑے نادیلیون کی بات ہے بات ہی با ... اور جس سے کچہ معنی نہین اور سوکہے ہڈیان ہی ہڈیان ہین جنمین سر اگو دا بہی نہین ہے اونپر غش ہو جئی شعر حاشا للہ کہ بدمی گویم ۔ وان ہم از پیش خود نمی گویم مگر جو آپ کا دل اوسی مذہب کا دلدادہ ہے جسکے پیرو ردون سے لڑتے ہین اور اونکو بہی حال قال کی مجلس مین لاکر بٹہلانا چاہتے ہین اور شراب پینے والون کو کافر نعمت کہتے ہین تو مجبوری ہے تاہم براہ ہمدردی اسکے کہنے پر مجبور ہین شعر دل را برای جسم زمی میکنی خراب ۔ تعمیر دیر از گل محراب میکنی ۔

ایات بینات از الفاظ غرض کہ جو فضیلت خدا نے اہل بدر کو دی صفحہ ۵ سطر ۲ تا الفاظ نعوذ باللہ من ہفواتہم صفحہ ۵ ۵ سطر ۲۲

آیت اخری چونکہ جناب والا کی عادت مین داخل ہے کہ بیچارے مہملا کو ادہوری عبارت دیکہا وین جو جی مین آجاوے اوسے اپنے مرضی کے موافق کہکر گہبراہٹ مین ڈالین چنانچہ اب مقالہ کی کتاب کہوئی تو بہی اوسکی پوری عبارت نقل نہ کرسکے جناب غفران مآب علیہ الرحمتہ پر الزام لگا دیا اجی حضرت ہم تو آپ کو خوب سمجہ گئے ہین اور کسی شیوہ سے امید نہین کرتے کہ آپ سکے دہوکے کی عبارت مین آجائین پس ہم کو ضرور نہین

ہے کہ ہمارے مالہ وماعلیہ تحریر جناب غفران مآب کی لکھکر تطویل لاطایل
کریں مگر بار بار کہہ ای اور پھر کہتے ہیں کہ مجرم جا ہو معاف کر دیا جاوے
مگر اوسکے جرم کا بیان موقع پر ضرور ہے آویگا پس بیکار آپ اصرار
کر رہے ہیں۔

آیات بینات انا لفاظ مجتہد صاحب قبلہ ذوالفقار میں صفحہ ۵۵
سطر ۲۲ تا الفاظ جنکو جانا منافقین میں شامل کیا صفحہ ۵۸ سطر ۔

آیت آخری جناب ذوالاسنے جو اعتراض جناب غفران مآب پر فرمایا
وہ تو آپ کی عادت ہی ہو گئی ہے ورنہ آپ کا اعتراض تو اوسوقت
صحیح ہوتا کہ طبقہ منافقون کا صحابہ کی تعریف سے باہر ہوتا جیسا میں اوپر
عرض کر چکا اور جب صحابہ ہی میں سے منافق بھی ہوتے تو جناب غفران
مآب نے جو فرمایا اوس پر آپ کو غصہ کرنیکی کیا حاجت تھی اور منافق کے
سورہ کی تلاوت کی اور اوس کے تفسیر لکھنے کی کب گنجایش تھی مطلب
تو یہہ ہے کہ صحابہ ہی سے منافق بھی تھے اور وہ منافق آیات فضایل
میں شامل نہیں رہ سکتے اور جیسی اونکی رفتار و کردار آخر کو ہوئے اونکی
سزا کے سزاوار ہونگے پھر اس میں چاہے اصحاب کبار ہوں چاہو
خلفا ذوالاقتدار و اشداء علی الکفار یہہ آپ کا لکھنا کہ سورہ منافقون خاص
کر عبداللہ بن ابی کے لئے ہے آپ ہی کو مبارک ہے عبداللہ کے
کردار پر سورہ کا نزول تو ہوا مگر کیا صرف عبداللہ ہی منافق تھا اور
اور کوئی اہل نفاق اوسوقت موجود نہ تھا افسوس ہے کہ جب آپ
کو اپنے سخن پروری کی حاجت ہوتی ہے تو بال کی کھال پر استدلال
ہوتا ہے اور جب گریز کرنا ہوتا ہے تو پھر نہ جمع کا صیغہ یاد رہتا نہ تثنیہ کا

بلکہ حق سے کوسون دور رہ جاتے ہین آپ نے جو ساری عبارت واضح
ہو کہ لفظ سے شروع کر کے سنا ہی کی لفظ تک لکھکر نقطہ پر انتہا کی اسمین
کون لفظ اور حرف جہوٹھ ہے جو آپ نے یہہ لکھدیا کہ ایک بڑے مفسر سے
ثابت ہوا کہ یہہ سورہ شان مین عبداللہ بن ابی کے ہے کیا آپ نے کہین
سے ثابت کیا ہے کہ جناب غفران مآب نے سورۂ منافقون کی علت
نزول سواے عبداللہ بن ابی کے اور کچھہ فرماے ہے اگر نہین تو اس طول
بے سود سے کیا حاصل ہوا یہہ بہی تو آپ نے ثابت نہین کیا کہ سورہ منافقون
خاص عبداللہ بن ابی کی ذات کے حصہ مین ہے و اور لایق و فایق منافق
اوس کی نعمت سے قطعاً محروم اور بے نصیب ہین مگر ہان اب چونکہ یہہ
مجہے اندیشہ ہے کہ کہین یہہ نہ آپ کہہ اوٹہین کہ سورہ منافقون مین سواے
عبداللہ بن ابی کے کوئی اور داخل ہو ہی نہین سکتا لہذا کچھہ اور گذارش
کر کے پوری پراگندگی آپ کی دماغ اقدس مین موجود کرتا ہون ملاحظہ
فرمائیے تفسیر قادری کہ اوسمین یہہ بھی خیر سے لکھا ہے کہ ابن ابی مرد جسیم
اور خوبصورت اور شیرین سخن اور فصیح تہا اور دوسرے منافقون کی
صورت اوسکی قریب قریب تہی جب یہہ منافق جناب رسول خدا کی مجلس
مین آتے تو آپ اونکی شکلون اور باتون سے متعجب ہوتے تو حق تعالی
نے یہہ آیت نازل کی اذا رایتہم تعجبك و اگر آپ یہہ بات بنائین
کہ سورۂ منافقون صرف منافقان انصار کے لیئے ہے مہاجرین کے
لئے نہین تو گستاخی معاف یہہ آپ کا گمان بلا دلیل و برہان مثل وسوسہ
شیطان ہوگا اسلئے کوئی مسلمان آپ کے توہم ضعیف البنیان کو نہ مان
سکیگا کیونکہ ہر وعید کے لیئے کوئی نہ کوئی وجہ خاص تہی مثلاً حرمت شراب

کے بابت آپ کی بڑی معتبر تاریخ روضۃ الاحباب مین وقایع سال چہارم ہجریہ مرقوم ہے،، و درین سال بقول مشہور و بقولے در سال ششم شراب حرام شد و شیخ ابن حجر رحمۃ اللہ در شرح صحیح بخاری ترجیح قول آخر کردہ ارباب سیر رحمہم اللہ آوردہ اند کہ حق تعالے اوّل آیتی کہ در باب خمر فرستاد آیۃ بود سپارہ ۱۴ رکوع ۱۵ و من ثمرات النخیل والاعناب تتخذون منہ سکرا ورزقا حسنا ط مسلمانان باین اشتغال می نمودند و دران زمان مثل سایر مباحات بود لیکن جمعی از صحابہ کہ کمال عقل و خود رائے بود ایشان را نظر بر مفاسدی کہ بر آن مترتب میگردد پیوستہ از حکم خمر استفسا می نمودند از حضرت تا آیت آمد یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر ومنافع للناس واثمہما اکبر من نفعہما پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بر یاران خواند و فرمود این مقدمہ تحریم خمر است چون این آیت را بر عمر خطاب خواندند گفت اللہم بین لنا بیانا شافیا فی الخمر جماعتی از عقلاء صحابہ گفتند چیزی کہ در وی اثم کبیر است ترک آن اولی است و بیگر شرب آن قیام ننمودند و جماعتی دیگر بملاحظہ ومنافع للناس بآن اشتغال می نمودند تا روزی عبد الرحمن بن عوف بعضے از یاران را ضیافت کردہ بود شراب خوردند چندانکہ بحد سکر رسیدند نماز شام در آمد یکی از یاران امامت کرد و در نماز سورۂ قل یا ایہا الکافرون خواند بطرح لا آنگہ حق تعالے آیت فرستاد یا ایہا الذین امنوا لا تقربوا الصلوٰۃ وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون طائفہ دیگر از صحابہ گفتند چیزے کہ متحیر میگردد و بترک نماز انسب آنست کہ گرد آن نگردند از ان کار باز استادند و جماعتی دیگر چنان می آشامیدند کہ در اوقات

نماز سکر بند اشتند تا زمانے که عتبان بن مالک انصاری جمع از صحابه را مهمانی
نمود و کله شتر بحیث ایشان بریان کرده بود چون طعام خوردند خمر آشامیدند
و سکر آن گشتند و بر یکدیگر تفاخرے نمودند و اشعار که مبنی از تفاخر و مدح
و ذم باشد میخواندند سعد بن ابی وقاص رضی الله عنه قصیده انشاء کرد که در آن
قصیده هجو انصار و فخر قوم او بود مردے از انصار استخوان و لحی آن
کله شتر بریان را برداشت و بر سر سعد بن ابی وقاص زد و سر او را شکست
سعد نزد رسول خدا صلی الله علیه وسلم آمد و از ان انصاری شکایت کرد عمر
خطاب چون از ان حال وقوف یافت دست بدعا برداشت و گفت
اللّهم بیّن لنا بیانا شافیا فی الخمر حق تعالے این آیت فرستاد که
یا ایها الذین امنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام
رجس من عمل الشیطن فاجتنبوه لعلکم تفلحون ۰ انما یرید
الشیطن ان یوقع بینکم العداوة والبغضاء فی الخمر والمیسر
ویصدکم عن ذکر الله وعن الصلوة فهل انتم منتهون ۰ سیاره
۷ رکوع ۲ عمر خطاب چون این آیت شنید گفت انتهینا یا رب
و در روایتی آنکه گفت انتهینا انتهینا انها تذهب المال و
تذهب العقل رسول صلی الله علیه وسلم فرمود تا در بازارهای مدینه
ندا کردند که الا انها الخمر قد حرمت بدانید و آگاه باشید که البته
بتحقیق خمر حرام گردانیده شد هر کس که شنید و بخوردن خمر مشغول بود دو زبان
دست و دهن را بشست و ترک کرد و در هر خانه که شراب بود همه را
بریختند چنانچه شراب مانند آب در بازارهای مدینه روان شد یون هی
کتاب الاوصول منبر الوصول کتاب الخلافت حرف ح صفحه ۱۴۵ یره

برتحریر ہے عن عمر ابن الخطاب قال اللهم بين لنا في الخمر بيانا شفاء فنزلت التی فی البقر یسئلونك عن الخمر والمیسر قل فیہما اثم کبیر الخ فدعیہ عمر قرات علیہ فقال اللہم بیانا شفاء فنزلت التی فی النساء یا ایہا الذین امنوا لا تقرب الصلوٰۃ وانتم سکاری فدعیہ عمر وقرئت علیہ فقال اللہم بین لنا بیانا شفاء فنزلت التی فی المائدۃ انما یرید الشیطان ان یوقع بینکم العداوۃ والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ وعن الصلوٰۃ فدعہ عمر فقرئت علیہ فقال انتہینا انتہینا جسکا مطلب ظاہر ہے کہ حضرت عمر شراب کی حرمت کی باین ہمہ کہ سورۂ بقر مین پہلی مرتبہ اور پھر سورہ نسا مین دوسری مرتبہ حرمت شراب نازل ہوئی مگر وہ حضرت اپنے علم وفضل کیوجہہ سے بامیداس کے کہ اونکی مرضی کے موافق خدا آیات نازل فرمایا کرتا تھا قائل حرمت نہوئی مگر آخر کو جب بعد انتظار بسیار مایوس ہوگئے تو منھہ سے بے خبر کہہ گذرے کہ ہان حرمت شراب کا مین بھی قائل ہوا مگر باین ہمہ چونکہ حضرت کو اوسکا ذوق وشوق باقی تھا مرتے وقت بھی اوسی سے کام پڑا چنانچہ صفحہ ۲۵ کتاب مرقومہ بالا مین یون لکھا ہے کہ عمر ابن میمون نے کہا کہ نبیذ حضرت عمر کے سامنے لائی گئی اور اونہون نے نوش فرمایا مگر بہت سے نکل گئی بوجہہ جراحت کے بعد اوس کے دودہ پلایا گیا وہ بھی اوسی زخم سے نکل پڑا تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ شراب کی حرمت اونہین اشخاص خاص کے لیئے تھی جو شراب پی لی کرتے اور دیوانے نہوئے ظاہر ہے کہ جاہو صاحبان ملت حنفی

ایسا ہین مگر مسلمان تو ہرگز نہ کہہ سکین گے اور تمام مسلمانون پر حرام ہوتا
البتہ ابوحنیفہ کو چونکہ الزام سے حضرت عمر کو بچانا تہا اسلئے چار قسم کی شراب
کو اونہون نے حرام مین داخل کیا اور نبیذ کو اپنے اجتہاد سے حرمت
سے خارج کیا اور اس طرفداری مین یقینًا اونہون نے بہی خوب شراب
اوڑائی ہوگی مگر شکر ہے کہ اونکا فتویٰ اونہین کے مقلدین نے مردود کیا
و باقی تین آپ کے امامون نے تو صریحًا جملہ شرابون کو حرام کیا ہے
اگر میرے اس کلام مین کچہہ شبہہ ہو تو دیکہہ لیجیے مالابد منہ کی کتاب التقوی
کے صفحہ ۹۰ مطبوعہ مطبع مصطفائی مین بجنسہ یہہ مسئلہ ہے مسئلہ شراب
انگوری از آب خام انگور کہ مسکر شود و کف آرد نجس است نجاست غلیظہ
و حرام است قطعی منکر آن کافر است و شرابیکہ از آب خرماے تر سازند
یا از کشمش کہ مسکر شود و طلا کہ آب انگور را بپزند چون کمتر از دو ثلث خشک
شود مگزارند تا مسکر شود و کف آرد از این ہر سہ قسم نجس است بہ نجاست خفیفہ
ہمچنین مگر اشربہ از تمر یا زبیب یعنی کشمش بعد پختن از عسل یا انجیر یا گندم
یا جو یا جوار وغیرہ آن انچہ مسکر باشد ہمچنین مثلث کہ آب انگور بعد از پختن
یک ثلث باقی ماندہ باشد این ہمہ مسکر است نزد محمد حرام است اگرچہ یک
قطرہ از ان خورد نجس است نہ نجاست خفیفہ رسول صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم فرمود ہرچہ کثیر آن سکر آرد قطرہ از ان حرام است و ہرچہ مسکر است
خمر است یعنے مثل خمر است در حرمت و نجاست و نزد امام اعظم سوای
چہار شراب سابقہ از اشربہ لاحقہ انچہ بقصد لہو خورد حرام است و اگر
بقصد قوت خورد جائز باشد لیکن این قول او متروک است خیر حضرت
عمر کی نبیذ نوشی کے لئے امام اعظم نے اپنے کو تو یون خراب کیا مگر

اسمین ہرگز مسلمان کلام نکرینگے کہ جسطرح باعث نزول آیہ وعید کوئی خاص
ہوا تو مہاجرین و انصار اوس وعید سے مستثنی رہے تاریخ خمیس
آپ کے یہاں معتبر تاریخ ہے چنانچہ میرے ایک مخدوم نے جو حنفی
الطریق ہین اوس کی نسبت یون لکھا ہے تاریخ خمیس مین اوسکے
مصنف علیہ الرحمہ نے بڑی تحقیق سے مع حوالہ کتب معتبرہ حدیث و تفسیر
و کتب سیر نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تالیف کی ہے اوسمین تحریر ہے
کہ ہرگز عبداللہ ابن ابی منافق نے جو رئیس منجملہ اہل مدینہ مین رہا جبکہ مقام
شوط درمیان راہ غزوہ احد سے معہ گروہ دیگر منافقین کے ارادہ رجوع
مدینہ کے کیا اوس سے حضرت عمرو ابن حزم انصاری رضی اللہ تعالے
نے فرمایا انشدکم اللہ فی نبیکم و انفسکم فقال ابن ابی لو نعلم
قتالا لا تبعناکم الخ جوابا عذر رجعت مین اوسنے کہا معلوم ہوتا ہے
کہ لڑائی نہوگی اگر لڑائی ہوتا ہم سمجھتے تو تمہارے ساتھ رہتے اگرچہ یہہ
بیان عذر اوسکا حیلہ ظاہری تھا تاہم بغاوت صریح کہ جو کامل طور پر مستوجب
مواخذہ ہو ہویدا نہین ہوتی اور رسول اللہ صلعم باعث نوارد ہونے
حکم الہی جزیات قتل و اخراج منافقین کے اونکے جنایات سے عذرات
ظاہری پر بھی اغماض فرماتے تھے چنانچہ مطالعہ کتب سیر و احادیث سے
یہہ امر بخوبی ہویدا ہے وجہہ خاص عدم مواخذہ اس رجعت کے غزوہ
احد سے متصور ہوتی ہے کہ شہادت حضرت امیر حمزہ سید الشہدا
رضی اللہ عنہ سے اونکی مفارقت کا رنج والم جناب نبوی صلی اللہ علیہ
وسلم کو از بس تھا متوجہ تفتیش نفاق اور اوس کے مکافات کے
نہوئی اور کوئی حکم الہی بھی متعلق اوسکے صادر نتھا کہ توجہہ لازمی ہوتی

لہذا منافق مذکور نے اپنے کو شامل گروہ رکھکر حوصلہ شمول غزوات مابعد کا باقی کیا چنانچہ صراحت بیان آیندہ سے بداہتہ یہہ حال ہویدا ہے شک نہین کہ جنانیہ وخباثت عبد اللہ ابن ابی کے غزوہ بنی المصطلق مین کہ جسکو غزوہ المریسیع بھی کہتے ہین بمقابلہ جبانیہ غزوہ احد کے بدرجہا اقبح واخبث ہے کہ جسکی وجہہ سے نزول سورہ منافقون ہوا ہے مگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہہ ہونے صراحت حکم اخراج وقتل کے نص مین اوس سے بھی درگذر ہی فرمائے بلکہ تاریخ مذکور مین متعلق اس واقعہ کے لکہا ہے کہ جب حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالے عنہ نے ذکر کلمات ناشایستہ منافق مذکور کا خدمت مبارک نبی صلعم مین عرض کیا اوسوقت حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ موجود تھے اونہون نے واقف حال ہو کر جناب نبی صلعم سے اذن چاہا کہ مجھکو اجازت ملے کہ اوس منافق کی گردن اوتار لاؤن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اذن ترعد الف کثیرہ لیثرب یعنی یہہ امر اہل مدینہ کو ناگوار ہوگا مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے عرض کیا اگر آپ یہہ پسند نہین فرماتے کہ مین مہاجر اوسکو قتل کرون تو عباد بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ کو فرما دیجیے کہ وہ اوس منافق کو قتل کرین بجواب اوس کے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہہ بات مشہور ہوگی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہین اب یہان سے کوچ کا حکم دیا جاتا ہے اور اس حکمت سے کہ لوگ تعلق اس قضیہ کو چھوڑ کے سامان سفر کیطرف مصروف ہوجاوین جبکہ واقعات متعلقہ نفاق عبد اللہ بن ابی سے بیٹا اوسکا عبد اللہ بن ابی کو قتل کرنیکا قصد فرماوین تو محمد

اجازت فرمائی کہ اوسکا سر پر شر مین خود اوتار کر حضور مین پیش کرین اوس کے
جواب مین بھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لینت کے یہہ کلمات فرمائے
نرفق بہ ونحسن بہ ما بقی معنا یعنی ہم نرمی کرینگے اور احسان
کرینگے اور احسان کرینگے اوسکے ساتھ جب تک وہ ہمارے ساتھ شامل
رہیگا ایتہ فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ لِنْتَ لَهُمْ الخ اسی شان رحمت جناب
صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ ہے" اب تو غالبًا ہر طرح جناب والا کو تشفی
ہوگی کہ باوجود نص کے بھی جناب رسول اللہ نے عبد اللہ بن ابی کے
نہ تو اخراج ہی کا حکم دیا نہ قتل کا بلکہ بقول منہاج النبوت کے جب وہ مرا
تو اپنے پیراہن سے جناب رسول خدا نے اوسکا کفن کیا اور جنازہ پر
نماز پڑھی منہاج النبوت صفحہ ۸۷ مطبوعہ مطبع نول کشور پس اسکو ذہن
نشین فرمائی اور اتنا کہکر کہ عبد اللہ بن ابی منافق تھا اس کلام نہ گردانئے
اور اگر انصاف کیجئے تو سارے منافقون کو جو علت نزول سورۂ منافقون
ہوئے تھے وہ دوسرون کو جو بعد نزول سورۂ مذکور منافق ہوئے اوکی
شناخت اور تعریف سے جو سورہ مین لکھی ہے پہچانئے رہا علم وفضل
جناب غفران مآب وہ مثل آفتاب روشن ہے کیا آپ کی تحریر سے
کوئی شخص ہی یہہ مان لیگا کہ جناب غفران مآب نہ عربی پڑھے سکتے
نہ معنی قرآن سمجھتے تھے نہ تفاسیر پر مطلع تھے اگر ہم کو اس کا خیال نہوتا کہ
اپنی کتاب کو مختصر رکھین تو بعضے آپ کے صحابہ کے افعال کا مقابلہ ہم
نمرود وشداد کے افعال سے بھی کرسکتے آپ کی تعمیل ایما کی کردیتے اور
جو آیات نمرود وشداد کی شان مین آپ محض سمجھتے ہین وہ اونپر وارد
کرسکتے مگر افسوس کہ ہم کو اختصار پر نظر ہے اگر آپ سنے جماعت صحابہ

کسی قاعدے کے رو سے منافقین کا گروہ خارج کیا ہے تو پھر ہمارے نزدیک ممتنع اور آپ کے نزدیک ممکن ہے پس اپنے لئے آپ گھر بیٹھے جو چاہیے قرآن کے معنی کیئے جو چاہے تفسیر اپنے جاہل دوستون کو سنائیے اور جسکو چاہیے منافق کیئے اور چاہے جیسے موافق ہمکو آپ کے فراغت وعدم فراغت سے کوئی سروکار نہین ہے۔

آیات بینات از الفاظ پانچوین دلیل صحابہ کے منافق ہونیکی جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہو گا صفحہ ۸۵ سطر ۱۳ تا الفاظ فاستمعوا له وانصتوا لعلكم ترحمون ۹۰ سطر اخیر

آیت آخری مجھے بڑی حیرت ہے کہ ایک ہی بات آپ کے مرتبہ اور کس کس طریقہ سے فرمائی گا اگر آپ کو ان آیات کے اعتبار پر جنمین منافقین کے پہچان کے احکام ہین حضرات خلفاء ثلثہ کو بچانا مد نظر ہے تو مجھے بہت اندیشہ جناب والا سے ہے کہ کہین آپ اور آیات جو کفار و فرعون و امت عاد و ثمود و نوح کے بارہ مین ہین اونکو سند گردانین اور جن کا فرون سے آپ کو محبت ہو اون کے بچانیکی تدبیر نکالین اور کہنے لگین کہ حضرت ابراہیم نے ایک گبر کے بسم اللہ نہ کہنے سے تنفر کیا تو حق تعالی نے اونسے کہا شعر منش داد صد سال روزی و جان * ترا نفرت آمد از یک زمان غرض آپ نے بڑے معلم کامل سے سبق حاصل کیا ہے اسلئے جو فرمایا اوسکو کہتے ہی چلے جاتے ہین اگر میری گذارش بھی سنئے کہ جو شخص قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہو گا اور کلام اللہ کو سچ جانتا ہو گا اور ثقلین مین شمار کرتا ہو گا وہ آپ کی عبارت کے دہوکے مین ہرگز نہین آویگا اور جس قدر تحریفات آپ قرآن مجید کی کر رہے ہین اوسپر فورًا آگاہ ہو جاوے گا اسلئے

کہ سب جانتے ہین کہ مہاجر وہی ہین جو مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ کو آئے تھے اور انصار وہ ہین جو مدینہ کے رہنے والے تھے اور جنہون نے جناب رسول خدا سے نصرت کا وعدہ کیا تہا اگر مجھے سہو اور نسیان نہین ہے تو آپ جو قرآن دانی کے مدعی ہین تبلا دین کہ منافقین ہین کون کون سے تھے جو مکہ سے تو ہجرت کرکے آئے اور منافق بھی تھے مگر مہاجرین ہین داخل ہین یون ہی مدینہ کے رہنے والون کے نام گنا دے کہ اونہون نے وعدہ نصرت تو کیا تہا مگر زمرہ انصار سے خارج تھے استغفر اللہ آپ کن کے نام لین گے غرض یہہ کہ دنیا کہ ایماندار مہاجر وانصار کے نسبت منافق کی لفظ کو ہرگز اطلاق نہ کریگا آپ ہی کا حصہ ہے اگر آپ کی یہہ مراد ہے آپ کے اس ارشاد کا کہ منافقین سے نہ ملتے اور ناخوش رہتے وغیرہ کا جو قرآن مجید مین ہر گاہ حکم ہو چکا تہا تو اوس سے یہہ نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ مہاجر وانصار گروہ کے سوا ایک گروہ منافقین کا تہا تو واقعی آپ بڑے ایمان دار ہین اور کچھہ شبہہ نہین کہ حضور لامع النور ہے قران مجید پر پورا یقین رکھتے ہین مگر سمجھنے والا فوراً سمجھے گا کہ یہہ فقرہ صرف جناب خلفاء ثلاثہ اور ان کے رفقا اور دوستون کو الزام سے بچانے کو آپ نے گڑہ لیا ہے خیر یہ کیا مطلب جس منافق کو آپ چاہین مہاجر وانصار مین داخل خارج فرمائین بلکہ آپ کو اختیار ہے کہ جہان جہان حق تعالے نے قران مجید مین فرمایا ہے یا ایہا الذین آمنوا اوس مین سے بہی جسکو آپ چاہین نکال ڈالین مگر اس اہتمام سے کچھہ بہی بریت حضرات خلفاء ثلاثہ اور اون کے احبا کی اون الزامون سے جو اونپر عاید کئے گئے ہین حضور کی باتین بنانے سے نہین ہو سکتی آپ فرماتے ہین کہ اگر اصحاب ثلاثہ منافق ہوتے تو کیون پیغمبر جیسا

اونکو ذلیل نہ کرتے اور کیون اونکو اپنے ساتھہ جہاد مین رکھتے تو آپ کی
خوش بیانی کی داد اسی جگہہ دی دیتا ہون کیئے آپ نے یہہ ارشاد فرمایا ہے
کہ سورۂ منافقون عبد اللہ ابن ابی کی وجہہ سے نازل ہوا اور تفسیر علی ابن
ابراہیم کو بھی آپ نے قبول کر کے یہہ مان لیا کہ سنہ ۵ ہجری مین جبکہ غزوہ
بنی المصطلق پر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم تشریف لیگئے اور پلٹتے وقت
عبد اللہ بن ابی کے افعال کی بابت سورۂ منافقون نازل ہوا فرمائیے اسکے
خلاف تو اور کوئی گھڑت نہین ہوگی اگر نہین تو جنگ احد کا حال پہلے پڑھ لیجئے
جو سنہ ۳ ہجری مین ہوئی تھی اور تاریخ روضۃ الاحباب یا تاریخ خمیس گو یا جسپر
آپ کو اعتبار ہوا اوسی ذریعہ سے اطمینان حاصل کیجئے کہ جنگ احد مین عبد اللہ
بن ابی کو جناب رسول خدا ساتھہ لے گئے تھے یا نہین اور تین سو سوار لیکر گیا تھا
یا نہین مگر جبکہ جناب رسول خدا جنگ کے لئے سوار ہوئے تو وہ مدینہ کو چلدیا تھا یا نہین اور جبکہ
ہمنام خلیفہ اول اور تیسرے منافق شدید کو یعنی عبد اللہ ابن عمر نے اوسکا پیچھا کیا اور نفرین کی تو اوسنے
یہی کہا کہ عہد زما یاری از چشم داشت * چرا پای از شہر بیرون گذاشت * پھر جب آپکو اس سے اطمینان
ہوجاوے اوسوقت یا تو مان لیجئے کہ مہاجر و انصار سے مین منافق تھے اور وہ ہمراہ
جناب رسول خدا کے جہاد مین بھی جاتے تھے اور اونسے جو عہد اور بدعہدی ہوتی تھی
اوسپر وہ روکے ٹوکے جاتے تھے یا نہین اور پھر اس کے پہلے جو ہم تاریخ
خمیس سے لکھہ آئے ہین اور جس کے لئے تکلیف دے چکے ہین کہ ذہن مین
رکھئیے اگر یاد ہو تو خیر ورنہ پھر ملاحظہ فرمائی کہ باین ہمہ کہ جنگ احد سے
عبد اللہ بن ابی بھاگا تو پھر جناب رسول خدا نے اوسکو کیون ساتھہ رکھا
اگر عذر فرمائی کہ بدری تھا اور جنگ احد کا قصور معاف ہو گیا تھا اسواسطے
غزوہ ابی مصطلق مین ساتھہ گیا تو چشم ما روشن لیکن جب سورۂ منافقون

نازل ہوا اور حکم محکم پہونچا کہ اللہ اوسکو معاف نہ کریگا تو فرمائی وہ سارے
حکم خدا کے خبکا ذکر آپ نے دلیل دویم مین کیا ہے عبد اللہ بن ابی سے
متعلق نہین ہوسے اگر ہوئی تو حضرت رسول خداؐ نے اوسے کیون اپنی صحبت
سے نہ نکلوا دیا اور نکالنا کیا معنی کہ اوسکو کفن عنایت کیا اور جنازہ پر نماز
پڑھی اگر آپ اس مقام پر یہہ کہین شعر دوستان را کجا کنی محروم + تو کہ
با دشمنان نظر داری + تو بہتر فرمائی اور ہمکو مجاز کیجئے کہ ہم کہین جناب
رسولؐ خدا نے منتہای عنایت سے چشم پوشی نفاق باطنی آپ سے
مانع ہوئے صحابہ سے ایسی ہی فرمائی جیسے عبد اللہ بن ابی سکے نفاق ظاہری
پر عتاب ظاہری نفرمایا اور عمر کے کہنے پر قتل نہ کروایا مین نہین جانتا
کہ اب آپ اور کیا کوڑا اکرکٹ جمع کرسکین گے مجھے افسوس ہے ایہہ
یعتذرون اور دیگر آیات کی تحریر کی آپ نے ناحق زحمت اوٹھائی
مگر یہہ ضرور کہونگا کہ آپ نے غلطی سے عبد اللہ بن ابی کا نام لے دیا
جس سے ساری بنا دست بابت اعملوا ما شئتم فقد غفرت
لکم کو خاک مین ملا دیا اور جیسا اہل بدر اور احد کی معافی جناب غفران مآبؒ
نے لکھی تھی ثابت ہوگئی پس اب آپکو ضرور ہے کہ آپ جناب غفران مآبؒ
کے حضور مین معذرت کرکے عرض کرین کہ خواہ قصور داران غزوہ احد
ہون یا بدر سب کے لیئے یہہ جناب کا قول صحیح ہے کہ معافی ایک قصور سے
ہے کسیکو جتنی ہونا دشوار ہے اسواسطے کہ باوجود عفو ظاہر ظہور عبد اللہ
بن ابی کے لیئے جہنم کا وعید موجود تو دوسرے کیونکر انواع واقسام سے
گناہ کرکے امید غفران وپناہ از نیران کرسکتے ہین افسوس ہے کہ آپ
کیا کیا رنگ دے دے کر فرماتے ہین کہ جن صحابہ کے اغلاط پر ہم معترض

ہین اونپر جناب رسول خدا نے اعتراض کھلا کھلا کیون نہ کردیا اور کسلئے حذیفہ
سے چھپا کر کہا تو اسکو حذیفہ سے آپ قیامت کے روز پوچھیہ سکین تو پوچھیہ
لیجئے گا اور علم مستمیز ہم کے ذریعہ سے یا کشف وکرامات کے حیلہ سے
معلوم ہو سکے تو پتا لگا لیجئے اور ہم کو جو کہنا تھا کئی مرتبہ ہم کہہ چکے ہین پہر
بہی چاہے تو اوراق الٹئے اور پڑہئے بہتر ہے آپ اپنے بہائی مسلمانونکو
خوب یاد کرائے کہ اگر مہاجر وانصار منافق ہوتے تو پیغمبر صاحب اون
کے نفاق کو کیون ظاہر نہ کرتے اور کیون وہ ذلیل نہوتے اور اوس کے
ساتہہ اسکی وجوہات بہی اونکو یاد کرا دیجئے کہ عبداللہ ابن ابی جو عبداللہ
ابن سبا کا دادا تہا رسول خدا خنگ احد مین اوسکو کس اعتبار سے لے
گئے تھے اور اگر نا گوار نہو تو جو صاحب تحفہ نے حضرت ابوبکر صدیق کی
بابت عذر کیا ہے کہ اگر جناب فاطمہ صلواۃ اللہ علیہا کے دعوی کو تہوڑی
شہادت پر وہ مان لیتے تو آئندہ کو بڑی قباحت پیدا ہوتین کہ مفتی
اوسیکو سند گردانتے اور حجت پکڑتے اور یہہ بہی اپنے دوستون کو یاد
دلا دیجئے اگر جناب رسول خدا بلا صدور خطا اپنے علم پر کان پکڑوا کے
اون لوگون کو جنہون نے بیوفائی کی اور وصایا کو بہلا کر تخت خلافت پر
جلوس فرمایا نکلوا دیتے تو تا قیام قیامت ہم سبکو بہی وہ حکم دلیل ہوجاتا
اور جسے چاہتے بے ثبوت وشہادت خود ہی مار ڈالا کرتے اور
جہان جہان آپ اون حضرات اولی العزم کے فتح روم وشام و
ایران کا مذکور یا عزت وحرمت واقبال کا ذکر کرین اور حجت گردانین
وہان وہان براہ مہربانی جو کچہہ آپ کے امیر یا تو قیر معاویہ ادرا اوس کے
نور چشم وسرور سینہ نے فتح دفیروزی جناب امیر علیہ السلام وجناب

سیّد الشہدا پر حاصل کی اوسکا بھی مذکور کرتے چلے جائین اور بے وسواس سند و دلیل لائین اسلئے کہ وہ بھی نہ رسوا ہوئے نہ ذلیل ہوے اور نہ قتل ہوئے نہ زخمی بلکہ اگرچہ چاہے تو خود تقیۃ کی چادر اوتار پھینکیں اور بروجی مین ہے کہہ ڈالئے کہ وہ کیون ذلیل ہوتے جناب امیر علیہ السلام نے خود ناحق کوشش کی تھی اور جناب خامس آل عبا علیہ التحیۃ والثنا کے تو بغاوت کھلی ہوئی تھی اور یہہ سارے خلفا مروانیہ و عباسیہ و نادر شاہ و چنگیز خان وغیرہ سبکو عزت دارون مین گنا جائے اور جو دہمکی تحریر جواب مطاعن آپ نے صحابہ کے ارشاد فرمای جب سرکار کو آپ سے نیات تک فرصت کافی اور مہلت وافی ہو نہایت طوالت اور کمال لطافت سے لکھین تو بہتر ہے اور جتنے لمبی چوڑے جی مین آوے امامت ائمہ اثنا عشر کے بابتہ بھی بحث فرمائین مگر آپ کی اس تقریر دل پذیر سے یہہ تو معلوم ہوچکا کہ اتنک جو آپ نے فرمایا اور ۶۰ صفحہ اپنی کتاب کے ضایع کئے اونمین صرف آپ نے یہہ کہا کہ اگر اصحاب خصوصاً خلفا ثلثہ خدا اور رسول پر ایمان رکہتے تھے اور صرف اتنا اور لیسپٹ مین فرما کہ اصول امامت کے منکر ہونے کیوجہہ سے جو شیعہ اونکو کافر کہتے ہین تو اوسکا جواب ابہی آپ نے اجمالی دیا ہے آیندہ تفصیلی آپ دینگے افسوس ہے کہ اتنک جو تکلیف شدید آپ نے اوٹہائی وہ صرف اتنی ہی تہی کہ جن کی خدمت مین ہم کو وہ نیاز حاصل نہین ہے جو اصحاب رسول خدا سے ہے وہ قابل وحدانیت حق تعالے اور رسالت خاتم انبیا تھے سو ظاہر ہے کہ محض تضیع اوقات کی اسواسطے کہ اللہ و محمد کے نام یہہ تو آپ کے خلفا بکتے ہی سے تھے اگر اللہ و محمد کا نام

وہ نہ لیتے تو پہر سند محمدی پر بیٹھ کیونکر سکتے رہا دوسرے کفر کا الزام
تو بقول خود آپ کو اپنے جواب پر ہنوز اطمینان حاصل نہین ہے آئندہ
جواب تفصیلی دینے کی حاجت ہے اور جب آپ کی زحمت کی یہہ حالت ہے
تو ظاہر ہے کہ اتنک مفت تہائین تہاین کی اور کچہہ شک نہین ہے کہ آئندہ
جو کچہہ آپ بالتفصیل لکہین گے وہ بہی اسی قبیل سے ہوگا۔

آیات بینات از الفاظ جواب دوسرا شیعون کا آیات فضیلت
صحابہ سے صفحہ ۱۶ سطر آتا الفاظ اوسکی ہمیشہ یہہ مراد ہاتا ہیڑا صفحہ ۳۶ سطر ۱۱
آیت آخری ہم کو تو امید تہی کہ آپ اپنا وعدہ ایفا کرینگے اور اس قدر
فضول گوئی کے بعد ہمارے علما کے روایتون یا ایمہ علیہم السلام
کے حدیثون سے اون صحابہ کی بزرگی جن کے اعمال کو ہم حبط و خبط مانتے
ہوئے ہین ثابت کرکے شکر گذار کرین گے تو ایفا عہد کا توقع و نشان
نہین ہے مگر آپ دوسرا رنگ لائے ع زبان بگڑی تو بگڑی تہی خبر لیجے
دہن بگڑا - کلمات توہین کے جو شان علما مین نازیبا ہین آپ نے
جناب غفران مآب کے حق مین کہے اوس کے بابت ہم مثل مشہور کو
یاد کرتے ہین ÷ در استحقاق بزرگان گزشتہ دلیل سفاہت است
اور یہہ کہکر ع تم اپنی خو نہ چہوڑو گے ÷ ہم اپنی وضع کیون بدلین ÷ صرف
یہہ عرض کرتے ہین کہ آپ کی تحریر و تقریر سے بجز اسکے کہ شاہ صاحب
کی داڑہی بہت بڑی تہی آپ کے صحابہ کے حق مین کیا نتیجہ اور فائدہ
دیتی ہے اگر جناب غفران مآب کو الزام دینا پیش نہاد خاطر تہا تو
لازم یہہ تہا کہ آپ قبل اس کے کہ آپ جناب غفران مآب اعتراض
فرماتے صاحب تحفہ کی عبارت استدلالیہ کو لکہتے پہر یہہ بہی بیان کرتے

کہ سبقت ہجرت ونصرت پیغمبر سے خدا راضی ہوا اور اچھی طرح سمجھا دیتے
کہ مراد یہہ ہے کہ جنھون نے ہجرت مین سبقت کی اونسے خدا راضی ہوا
اور جو ہجرت مین پچھل گیا وہ گیا گذرا ہوا اور خاص کر ہجرت ہی کے وصف
سے خدا مہاجرین سے اور مہاجرین خدا سے راضی ہوئے اور جناب
غفران مآب کی تحریر کی نقل فرماتی اور سمجھتے تو مضایقہ بہی نہ تہا آپکے
معرفین بھی آپ کے تحریر کی داد دیتے اور یون تو ایسی باتین جنمین
کوئی مطلب نہو مذاق کے سانچہ مین ڈہالنا صرف اپنا دل خوش کرنا ہے
خیر جناب نے حسب عادت خود فرمایا بہتر ہے اب میری یہہ گذارش
ہے کہ اس سے تو قطع نظر کر ڈالئے کہ کون بھلا اور کون برا ہوا کون
مومن رہا اور کس کے حصہ مین فسق آیا اور صرف اسپر غور فرمائے
کہ یہہ حکم محکم حق تعالے کا ہے من یرتدد منکم عن دینہ فیمت
وھو کافر فاولئک حبطت اعمالھم الخ یعنی جو کوئی تم مین سے
اپنے دین سے برگشتہ ہو جاوے اور اوسی حالت مین کہ وہ کافر ہے
مر جاوے تو وہ لوگ وہ ہین جن کے اعمال حبط ہو گئے اور جب ایسا
حکم صریح وصاف ہے تو جو کوئی مرتد ہوگا وہ وعدہ رحمت رضی اللہ عنہم
سے محروم ہو جاویگا اور تابع وعید ان الذین ارتدوا علی ادبارہم یعنی
بدرستیکہ وہ لوگ پھر سے اوپر پشتہائے اپنے کے اور جیسا ابتدا مین
تہا ویسا ہی انتہا مین کورا اعمال کی گرد جہاڑ کے بے ایمان رہ جائیگا اور
جن صاحبون کے بابت بحث ہے وہ نہ تو معصوم تہے نہ محفوظ اور
صدور گناہ امکان مین تہا اور آیات مذکورہ بالا مین داخل ہونیکا ادن
مادہ تہا اگر یہہ آپ کی ہدایت اور انصاف کے موافق ہے تو بہت آسان

ہے کہ صحابہ کے ایمان اعتقاد مین انقلاب امکان مین ہے اور حبط اعمال
سے وہ مامون ومصئون نہیں ہین تو نوبت اسی پر آخر آگیا کہ خاتمہ نیک ہوا
ہو مگر باوجود اسکے بھی آپ کا تعصب ہرگز آپ کو میری راے مین مجال
نہ کریگا اور نیک و بد کے دیکھنے کی آنکھین بند کرکے اپنے مذہب کے
اسلاف اور شاہ صاحب کی طرفداری پر نظر ہوگی کہ اُنہنے صحابہ کو اہل
ایمان سے خارج کرکے اور محفوظ از گناہ سے بھی بڑہا کے معصوم کا
درجہ عطا فرما کے یہہ فرمائی کہ مہاجرین و انصار سے جو وعدہ ہوا وہ قیامت
تک کے لیے ہے اور اوس مین خدا کو گنجائش انحراف کی نہیں ہے
تو مین خدا کا واسطہ دیکر عرض کرتا ہون کہ اب سورہ بینہ کی تلاوت فرما کے
سمجہہ جائے کہ جیسا مومنین سے وعدہ ابدی ہے ویسا ہی مہاجر و انصار
سے بھی قیامت تک کے لئے حق تعالے نے فرمایا ہے وجسطرح مومنین
پابند اعمال صالح کے ہین ویسی ہی مہاجرین و انصار اور بھی سورہ بینہ سے
یقیناً آپ کے یہہ بھی تسکین ہوگی کہ جناب شاہ صاحب نے صفت ذات
مہاجر و انصار کے جو والسبقون الخ سے نکالی ہے وہ درحقیقت صفت
فعل ہے جیسا کہ حق تعالی نے تمام مومنین سے سورہ بینہ مین فرمایا ہے
کہ جو ایمان لائے اور عمل صالح بھی کیئے وہ اشخاص بہترین خلق ہین اور
اونکے لیے جزا اوسکی خدا کے نزدیک وہ جنتین ہین کہ جن کے نیچے نہرین
جاری ہین اور یہہ فضیلت اونکے لئے ہے جو گناہ کے بارہ مین خوف
الٰہی رکھتے ہین اور بعد اسکے جو کچھہ شاہ صاحب نے تحفہ مین لعنت اللہ
علی الظالمین کے تاویل باب ہشتم مین عدم جواز لعن معاویہ کے نسبت
فرمائی ہے اوسکو بھی یاد کر لیجئے پس جسطرح صفت ظلم یا صفت کذب

خدا نے لعنت کی ہے اوسیطرح صفت ہجرت و نصرت رسول اللہ پر اظہار
اپنے رضامندی کا کیا ہے نہ ذات مہاجرین و انصار سے و اگر یہاں یہہ تاویل
نہین ہوتی تو لعنت کے بارہ مین بھی نہو سکیگی * سوا اسکے کمال استحباب
ہوتا ہے جب کہ آپ نہین دیکھتے کہ حق تعالے نے پہلے آیہ ذالسابقون
مین مہاجرین و انصار فرمایا ہے اور تب رضی اللہ عنہم ارشاد کیا ویسا ہی
سورہ بینہ مین وہی وعدہ رحمت رضی اللہ عنہم تمام مومنین کے حق مین
کیا ہے ہر چند اتنا ہی میرا عرض کرنا کافی ہے لیکن اگر اور بھی کہنے کی اجازت
ہے تو سنئے کہ جس آیت کی بحث در پیش ہے اوس کے سوا سورۂ واقعہ
مین بھی والسابقون السابقون حق تعالے نے فرمایا ہے پس اگر آپ
کو سبقت الی الایمان والاسلام سے حجت ہے تو دیکھی ابراہیم بن محمد
الحموینی نے اپنے استاد سے جو سلیم بن قیس الہلالی ہے ایک حدیث
طویل نقل کی ہے اور محمد الحموینی اپ کے علما سے ہے خلاصہ حدیث
کا یہہ ہے کہ مجمع کثیر مین جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب نے
سوال کیا کہ آیا تم جانتے ہو خدا نے سابق کو مسبوق پر فضیلت دی ہے
یعنے پہلے ایمان لانیوالے کو پیچھلے ایمان لانے والے پر پس مجھسے پہلے
کسی نے خدا اور رسول کیطرف سبقت نہین کی ہے دوسرے یہ
آیا تم جانتے ہو کہ بروقت نزول والسابقون الاولون والسابقون السابقون
کے رسول خدا نے کیا فرمایا آیا یہہ کہ انبیا اور اوصیا کے حق مین یہہ آیات
ہین اور مین رسولون مین بہتر ہون اور علی ابن ابیطالب میرا وصی و افضل
اوصیا ہے سب نے مجمع مین سے کہا کہ سچ ہے یون ہی مالک بن انس
نے ابن ابی صالح سے اور اونہون نے عبد اللہ ابن عباس سے روایت

کی ہے جسکو ابن شہر اشوب نے ایک جماعت آپ کی مفسرین سے
توثیق کی ہے کہ آیہ السابقون الاولون علی امیر المومنین کے شان مین
ہے اسواسطے کہ وہ ایمان لانے والون مین سب کے پہلے ہین اونہون نے
دونون قبلہ یعنی بیت المقدس اور کعبہ کیطرف نماز پڑہی ہے اور یہی وہ
دونون بیعتون مین شریک تھے یعنے بیعت بدر و بیعت رضوان مین
اور بھی اونہون نے دو ہجرت کین پہلے جعفر طیار کے ساتھہ حبش کو دوسرے
مکہ سے مدینہ کو اور فقیہ ابن المغازلی شافعی نے کتاب مناقب مین حدیث
نزول آیہ السابقون السابقون کو مرفوع طرف عبد اللہ بن عباس کے
کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ نے کہ سبقت کرنیوالے تین شخص ہین پہلے
یوشع بن النون نے سبقت کی طرف موسیٰ کے دوسرا اور صاحب
یس نے حضرت عیسیٰ کیطرف تیسرا اور علی نے میری طرف مگر علی افضل
سابقین ہین اور سب سے لطیف تر یہہ حدیث ہے جو ابو المؤید موفق بن
احمد نے اپنے استاد سے طرف ابراہیم ابن ابی سعید جوہری وصی مامون
کی روایت کی ہے چنانچہ اوسکا قول یہہ ہے کہ مجھسے امیر المومنین رشید نے
اپنے باپ اور دادا عبد اللہ بن عباس سے حوالہ سے یون فرمایا ہے
کہ (یعنے اپنے جد و آبا سے) سنا کہ عمر بن خطاب سے جسوقت اونکے
پاس ایک جماعت حاضر تھی تو اون سب نے (اس جماعت نے) سابقین الی
الاسلام کے بارہ مین پوچھا تو عمر نے کہا کہ مین نے رسول خدا سے سنا
کہ علی مین تین صفت ہین اور مین آرزو کرتا ہون کہ اونمین سے ایک ہی
میرے لئے ہوتی تو میرے نزدیک وہ تمام اشیا سے جنپر آفتاب طلوع
ہوا ہے بہتر ہوتی مین اور ابو عبیدہ ابو بکر اور ایک جماعت صحابہ موجود

کہ رسول خدا نے علی کے شانہ پر ہاتھہ مارکر فرمایا کہ اے علی تو ایمان لانیوالوں
مین پہلا مومن ہے اور اسلام مین پہلا مسلمان اور تو میرے لئے ویسا ہی
جیسا موسیٰ کے لئے ہارون تہا اگر انصاف اور ایمان کا پاس ہے تو
اسیقدر کافی اور وافی ہے اور اگر صرف ضد اور ہٹ ہے تو ہمارا دفتر
دفتر سیاہ کرنا بیکار ہے تاہم چونکہ آپ کو دعویٰ ہے کہ آیت والسابقون
الخ آپکے اون صحابہ کے شان مین ہے جنکی فضایل لکھنے کا آپ نے
بیڑا اٹھایا ہے ایمہ سے اوٹھایا اور پورا نہ کرسکے کوئی لولی لنگڑی حدیث
اپنی ہی دفتر سے نکال کے مدعی ہوتے کہ یہہ حدیث آیت کو خلفا کے حق مین
ثابت کرتی ہے تاکہ ہم اوس حدیث ہی سے بحث کرتے اور آپ کے
دعوں کو رد کرتے مگر حدیث کیسی آپ نے ظاہری معنی کہکر اپنی کامیابی
کا نقارہ بجا دیا اور ناسمجھون کے سمجھنے کو لکھدیا کہ بار خدایا تیرا کلام کیا
بیستان ہے یا کوئی معما اور اسکا مطلق دہیان نہ کیا کہ جس آیت کو آپ
بیستان کہہ گئے وہ آیت متشابہات سے ہے اور آیات متشابہات
کے بابت حق تعالےٰ نے خود فرمایا ہے کہ اونکی معنی صرف راسخان
علم سمجھتے ہین اور تمام قران کی بابت بھی ارشاد کیا انا انزلنا علیک
القرآن لتبین للناس ما انزل الیھم یعنی ہمنے قران کو تجہہ پر
نازل کیا ہے تو بیان واضح کردی پس اس فرمان حق تعالےٰ سے
آپکو معلوم ہوگا کہ قران مجید کے معنی کہدینے کا تا اور سے دوسرے
نہین ہے مگر حق تعالےٰ نے جو کلام کیا وہ اپنے رسول سے نہ جہول سے
پس رسول اللہ اوسکو سمجھتے تھے یا وہ جنکو رسول اللہ نے سمجھایا اور
جنھون نے راسخان علم کا رتبہ پایا اور آپ تو آپ حضرات خلفاء ثلاثہ

حضرت عمر کے
بھی اسکے محتاج تھے کہ اُون پر کلام واضح کیا جاوے چنانچہ حضرت عمر کے
قول جو حرمت شراب مین نہی اوپر عرض کر چکا ہون و دیگر حضرات بھی
سر منبر اپنا جہل ظاہر کر چکے ہین تو ایسی صورت مین آپ کا ستما اور
چیستان کہنا بھی قرآن کو نا روا نہین ہے اگر آپ مدعی ہین کہ قرآن
کے معنی سمجھہ لین تو فرماے قران مین جو لکھا ہے ولا رطب ولا
یابس الا فی کتاب مبین جسکے ظاہری معنی یہہ ہین کہ جو کچھہ دنیا
ومافیہا مین ہے وہ سب قران مجید مین موجود ہے تو کیا آپ سے
جو کچھہ ہم پوچھین آپ قرآن سے جواب دین گے ظاہر ہے کہ نہین اور
اگر آپ قرآن سے جواب نہ دے سکین تو خدا کو معاذ اللہ ڈینگ باز
کہین گے چاہے آپ کہین مگر ہمارا تو یہہ مقدور نہین ہے ہم صرف اپنے
علم سے اوس کے معنی اور تفسیر کے محتاج ہونگے یا یون اپنا من سمجھوتا
کر لین کہ جس طرح ہمارے دل کو خدا نے ایسا پیدا کیا کہ جو باتین ہمکو سکھلائی
بھی نہین گئین اور نہ ہمارے نظر پڑین جب اون کی ضرورت ہوتی ہے
تو ہمارا دل اونکو پیدا کرتا ہے یا متنبہ کرتا ہے پس جسطرح ہمارے دل مین
دنیا بھر کی باتین موجود سمجھی جائین اوسیطرح قرآن مین بھی موجود ہین اور ہر
سوال کا جواب اور تمام حکمت اوس مین شامل ہین مگر اونکا سمجھنا اور بتلانا
ائمہ علیہم السلام کا کام ہے غرضکہ قصور معاف آپنے یا اپنے ہی سے خود
اون لوگون کے عقل کے بہروسے پر اون صحابہ کو جن کے آپ فضایل
ہم کو سنانے کو بیٹھے ہین وعدہ رحمت مین داخل نہ فرمای و اگر آپ
اسپر گھبرائے کہ جناب امیر علیہ السلام تنہا کیونکر داخل آیت ہین اور اپنی
عادت کے موافق مچلین اور غل مچائین کہ آیت مین تو جمع کا صیغہ ہے پھر

صیغہ واحد یعنی جیہ تو اس کے جواب مین ہم اور یک بک نہ کرکے آپ کے ہی
قول کو پیش کرتے ہین جو صفحہ ۳۰ حصہ اول کے حاشیہ پر آپ نے تحریر
فرمایا ہے اور اگر یاد نہ رہا ہو تو سنئے کہ آپ نے یا ایہا الذین امنوا
کا ترجمہ اے مومنین لکھکر ارقام کیا ہے کہ یہہ خطاب اونہین بعض سے
ہے جو کہ جہاد پر جانے سے تساہل کرتے تھے نہ کل مہاجرین و انصار سے
ہے جو کہ جہاد پر جانے سے تساہل کرتے تھے نہ کل مہاجرین و انصار سے
اور خطاب کل سے کرنا اور بعض سے مراد ہونا عرب مین جاری ہے
آیات بینات از الفاظ اب خیال کرو کہ جو علتین تامہ اور ناقصہ صفحہ
۴۶ سطر ۱۲ تا الفاظ مطلب را ادا نماید نہ بصیغہ ماضی صفحہ ۶۴ سطر ۱۰
آیت اخری سرکار کا بات بات پر یہہ کہنا کہ مجتہد صاحب نے تحریف
کی ہے ویسا ہی سخن تکیہ ہو گیا ہے کہ جیسا ایک سخن تکیہ تھا کہ ہر جملہ کے
شروع مین کہتا تہا ہان بیٹا نصرت چنانچہ کسی چالاک کے ساتھہ اوسکو
مرافعہ مین جانا پڑا جس کے قاضی تھے مولوی نصرت اللہ صاحب سخن
تکیہ کے وقت جواب دہی ہان بیٹا نصرت کہکر جو آغاز سخن کیا تو قاضی
صاحب چکرائے اور بار بار بیٹا نصرت کا لفظ مکروہ سمجھکر بگڑے کہ کیا بکتا
ہے تو مدعی نے جڑ دیا کہ حضور یہہ نہایت ہی بے ادب ہے ہر حاکم کو بیٹا
کہتا ہے یہہ سنتے ہی حاکم صاحب پر افروختہ ہوئے چالاک اپنی چالاکی
سے بازی لیگیا پس جناب آپ کچھہ بھی کہئے آپ کے فرمانے سے
وہ خاص خطاب تحریف کا ہمکو مل چکا اوسی کو مبارک ہے آپ کے
طعن و تشنیع سے جناب غفرانمآب پر عائد نہین ہوسکنے کا اب
علتین تامہ اور ناقصہ کے بابت جو آپ نے گفتگو فرمائی تو سنئے جناب

جناب یہہ ساری علتیں تو اس وجہہ سے عاید ہوتی ہین کہ جن کے گلے آپ
آیت باندھا چاہتے ہین اون کے خاتمہ بالخیر ہونے پر آپ کا تو یقین ہے
مگر ہمارا اور ہمارے عالمون کا اعتقاد نہین ہے پس حسن خاتمہ کے ثابت
کرنیکا اہتمام آپ کو فرمانا چاہیے نہ کہ جڑ کو چھوڑ کے ڈال اور پات پات پر
کودنے کا قصد کرنا مگر آپ آیات کے معنی جو کلام الہی ہے اور جسکو مخبر
مخبر صادق علیہ السلام نے نہ کسی نے سُنا نہ اوسکے مطلب کو سمجھا آپ
نہایت آسانی سے یہہ کہہ دیتے ہین کہ خدا نے تعالی نے یون ہی کہا ہے
کہ ہین اونسے وہ مجھسے راضی تو جناب جو حدیث مخبر صادق کی سیدھی
سادی ہین اور جن کے بابت کوئی آیت ہے نہ حدیث کہ جناب رسول
خدا جو فرماتے تھے وہ مثل آیات متشابہات کے سمجھے جائین اون کے
معنی آپ کیون گھوماتے ہین اور پکڑ پکڑ کے کیا سے کیا بناتے ہین جناب
اس موقع پر آپ کو دکھلاتا ہون کہ جناب صاحب تحفہ نے حدیث ثقلین
کی بابت کیا رنگا ہے سُنیے جناب شاہ صاحب تحفہ اثنا عشری جنکی ہر
ہین بات بات پر آپ کو جناب غفران مآب علیہ الرحمہ سے بیزاری
ہے اور جنکا کلام یا دلیل بیّن وحجّت روشن آپ کے ایمان اور ایقان
اور انصاف مین داخل ہے باب ہفتم مین بذیل از تمہید کلام و تقریر مرام
یعنی تردید فضایل حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہین صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ
مطبع منشی نول کشور لکھنؤ حدیث دویم در بخاری و مسلم از براء بن عازب
روایت آمدہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امیر را در غزوہ تبوک
بر اہلبیت و نساء و بنات خلیفہ کردہ گذاشتہ خود بغزوہ متوجہ شد حضرت
امیر عرض کرد یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان پس پیغمبر

فرمود اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لا نبی بعدی

ترجمہ آیا راضی نمی شوی کہ باشی از من در مقام ہارون از موسی مگر آنکہ ہیچ پیغمبر نیست بعد از من گویند کہ منزلت اسم جنس مضاف ست بسوئی علم پس عام باشد جمیع منازل را بصحۃ الاستثنا وچون مرتبہ نبوت را استثنا فرمود جمیع منازل ثابتہ بہارون برائے حضرت امیر ثابت شد و از جملہ آن منازل صحت امامت وافتراض طاعت ہم ست اگر ہارون بعد از موسی زندہ می بود زیرا کہ در حال حیات موسی این مرتبہ داشت بعد از وفات موسیٰ اگر این مرتبہ از و زایل می شد لازم می آمد عزل او وعزل نبی جایز نیست زیرا کہ اہانت اوست پس این مرتبہ ہم بحضرت امیر ثابت شد وہو الامام اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت ست در اثبات فضیلت حضرت امیر ور صحت امامت ایشان در وقت خود زیرا کہ ازین حدیث مستفاد می شود استحقاق انتخاب برائی امامت اب غور فرمائی کہ ہمارے مطالب اور مقاصد کو کس ڈہنگ سے اپنی سانچے مین ڈہالا ہے اور سادہ لوحون کے لون مین ہمارا مطلب کیونکر پہونچایا ہے اور کیسی کاریگری یہ ہے جزای اصل این حدیث ہم دلیل اہل سنت ست در اثبات فضیلت حضرت امیر ور صحت امامت ایشان اس مقام کو ملاحظہ فرمائی کہ کس متانت اور کیسی عقلمندی سے ایسے صاف وصریح حدیث کو گول کیا ہے اور اگر قبول کیا ہے تو صرف اسلئے کہ ناصبی کہتے تھے کہ حضرت علی کو کیا رتبہ تہا کہ وہ خلیفہ ہوئے لہذا حضرت اہل سنت نے مہربانی سے اس حدیث بیرا ون نالایق ناصبیون کے مقابلہ مین تمسک کیا تا کہ اونکی زبان بند ہو اور یا نہین کہ اپنی مارے مین

اسی حدیث کے اعتبار پر حضرت علی کو حق خلافت کا تھا نہ کہ پہلے ہی مرتبہ بعد رسول اللہ کے جیسا کہ بلا فاصلہ حضرت موسی کے ہارون کو ہوتا پھر جناب موصوف قواعد منطق کے دامن سنبھال کر لکھتے ہین اور نہایت ہی دیانت اور امانت کو کام فرماتے ہین آمدیم بر نفی امامت غیر او وانکہ امام بلا فصل حضرت امیر بود پس ازین حدیث فہمیدہ نمی شود ہر چند نواصب خذلہم اللہ در تمسک اہل سنت ہم قدح کردہ اند و گفتہ اند کہ این خلافت نہ آن خلافت بود کہ محل نزاع ہست تا استحقاق آن خلافت بداون این خلافت ثابت شود زیرا کہ باجماع اہل سیر محمد بن مسلمہ را صوبہ دار جمعیہ و سباع بن عرفطہ را کوتوال مدینہ و ابن ام مکتوم را پیش نماز مسجد خود کردہ بودند و اگر خلافت مرتضی مطلق می بود این امور معنی نداشت پس معلوم شد کہ این خلافت محض در امور خانگی و خبرداری اہل عیال بود و چون این امور موقوف بر محرمیت اطلاع بر امور مستورات ہست لابد فرزند و داماد و مثال ایشان برای این کار متعین می باشند ہر چند کہ باشند پس دلیل استحقاق خلافت کبری نمیتواند شد و بفضل اللہ تعالے اہل سنت ازین قدح ایشان جواب ہای دندان شکن در کتب خود آوردہ اند کہ در مقام خود مذکور ہست + اس موقع پر گنواروں کی مثل یاد آئی وہ یہ ہے کہ کسی کے کھلیان کی ضبطی پر حاکم نے شحنہ مقرر کیا تہا وہ شحنہ چور نکلا اور اوسکی گرفتاری کے لئے پیادہ پہونچے تو شحنہ غایب ہو گیا پیادے ڈھونڈھتے پھرتے تھے اور ہر ایک سے جویاء سراغ تھے کسی نے اوس موضع کے رہنے والوں سے یوں کہا کہ شحنہ گھسا پیال مین کو کہ بہیری ہوئے یعنی شحنہ پیال مین چھپ رہا ہے مگر کوئی یہہ کہے اور اوسکا دشمن بنے خیانچہ

صاحب تحفہ نے بہی کمال ایمانداری اور بڑا تقدس اور کمال ہی حمایت
جناب امیر علیہ السّلام اپنے بیان بلاغت فرجام مین دکہلائی ہے کہ
ہم تو نہین مگر ناصبی ایسا کہتے ہین اور مراد دلی یہہ ہے کہ تا اہل سنت کے
دل کسی قدر نواصب پر گرم ہو جائین مگر ساتہہ اوس کے یہہ بہی سمجہ جائین
کہ حضرت علی کو قابلیت خلافت کبری کی حضرات ثلاثہ کے موجودگی
مین تہے ہی نہین اور ہی ہندوستانی مسلمان اپنے اس رسوم پر قیاس کر لین
کہ داماد سے اوس کے سگی ساس اور سوتیلی ساسین یا اوسکی جورو کی
خالہ یا پہوپہیان وغیرہ پردہ نہین کرتین اور چہیری بہائی کے سامنے
بہاوج کا رشتہ مان کر آتے ہین آسانی سے قبول کر لین کہ حضرت علی کو صرف
نسوان کی حوائج ضروری کے رفع کرنے کی خلافت ایسی دی گئی تہی جیسے
رنڈیون اور ماماؤن کو حوالہ ہوتی ہے تا ضروریات رفع ہون اسواسطے کہ
صوبہ دار اور کوتوال شہر تو موجود ہی تہے جو کچہہ اونسے حضرات امیر المومنین
کو احتیاج ہوتی ماما کہہ آتی اور باسانی انجام پاتی الا یہہ خیال نہین فرمایا
کہ اور بہی کوئی صاحب تحفہ کے کہنے کو جب یہہ سوچیگا کہ سوا اے ام المومنین
کے جو تمام امت پر حرام تہین اور کوئی نسوان مین جناب رسول خدا کے
نہ تہا تو اونکی خلافت کے لیے حضرت امیر ہی کیون چہانٹے جاتے اور
فرزند و داماد سمجہے جاتے اور ام المومنین کی وجہہ سے محرمیت یا حضرت
عثمان کی دامادیت سے قطع نظر کرنے لابد ہوتی مگر کیا کہنا ہے کہ ناصبیون
کے پردہ مین جو کہنا تہا کہہ گئے اور خود اپنے قول کی ایسی رکیک تاویل
کر کے ٹال گئے اور اتنے ہی پر اکتفا کی کہ ہماری کتابون مین ناصبیون کے
اعتراض کے جواب دندان شکن لکہے ہین وحالانکہ سمجہنے والے اچہی طرح

سمجھہ سکتے ہین کہ جواب کیا خاک لکھے ہونگے جبکہ خود ہی اپنے قول کو آپ رد کرتے ہین اوسکے بعد پہر جناب مولانا نافضل اولانا ارقام فرماتے ہین و طریق تمسک شیعہ باین حدیث بطریقی کہ مذکور شد کمال تنقیح و تہذیب کلام ایشان ہست والا در کتب ایشان باید دید کہ چہ قدر سخنان پراگندہ درین تمسک ذکر نمودہ اند و بمطالب نرسیدہ و ہنوز ہم درین تمسک بوجوہ بسیار اختلال باقی ہست —

دیکھیئے کہ کیا تمہید عاقلانہ حضرت صاحب تحفہ سنے اوٹہائے ہے اور کیا سنگلاخ میدان ہم شیعہ کے لیئے آپ ایسی صاحبون کی نظرون مین دکہلایا ہے اور صرف اوتنی ہی عبارت عربی کو کہ جسکا ترجمہ خود مصنف تحفہ نے یہہ کر دیا ہے کہ آیا راضی نمیشوی کہ باشی از من در مقام ہارون از موسی جسکی ہندی مین جندی یہہ ہے کہ کیا تم راضی نہین ہو کہ رہو تم بجاے میرے جیسے ہارون تہے موسی کے لئے مگر کوئی پیغمبر بعد میرے نہین ہے اور پہر اسیکو کیسی پہیلی بنائی ہے اور اوس کا بوجہنے والا بجز کسیطرح خود اپنے کو بنایا ہے چنانچہ بلا اسکے کہ کسی کتاب کا حوالہ دیا ہو یا کسی علماء شیعہ کا نام لیا ہو مگر سنیون کو دہوکہا دلانے کیواسطے صرف اتنا لکہکر، گویند کہ بمنزلت الخ جیسا اوپر ہم لکہہ آئے ہین شیعون کا قول ہے اور پہر بڑے ایمانداری سے جواب دینا شروع کیا اوّل انکہ اسم جنس مضاف بسوی علم از الفاظ عموم نیست نزد جمیع اصولیین بلکہ تصریح کردہ اند بانکہ برای عہد ہست در غلام زید یعنی غلام خاص مرادی باشد نہ ہمہ غلام و امثال ان و اگر قرینہ عہد موجود نباشد نہایت الامر اطلاق ثابت

[illegible]

درین روایت این زیادہ با ہدایت عموم باطل است و درینجا قرینہ عہد موجود است وهو قوله استخلفنی فی النساء والصبیان یعنے چنانچہ حضرت ہارون خلیفہ حضرت موسی بود در وقت توجہ بطور حضرت امیر خلیفہ پیغمبر بود در وقت توجہ بغزوہ تبوک و استخلافی کہ مقید بمدت غیبت باشد بعد انقضای آن مدت باقی نمی ماند چنانچہ در حق حضرت ہارون ہم باقی نماند و انقطاع این استخلاف را عزل نتوان گفت کہ موجب اہانت در حق کسی باشد و صحت استثنا وقتی دلیل عموم می شود کہ استثنا متصل باشد و درینجا استثنا منقطع است بالضرورۃ لفظاً و معناً اما لفظاً پس ازانجہت کہ عنہ ولا نبی بعدی جملہ خبریہ است و اورا از منازل ہارون مستثنی نمی توان کرد و بعد از تاویل جملہ بمفرد بدخول آن حکم الا عدم النبوۃ پیدا کردہ ظاہر است کہ عدم نبوت از منازل ہارون نیست تا استثنا او صحیح باشد و اما معنی پس بجہت آنکہ کی از منازل ہارون آن است کہ از حضرت موسی در سن اکبر بود و دیگر آنکہ افصح بود از موسی لسان دیگر آنکہ در نبوت او شریک بود و دیگر آنکہ برادر حقیقی او بود و ازینہا نسبت و این ہمہ منازل بالاجماع حضرت امیر را ثابت نیست پس اگر استثنا را متصل کردانیم و منزلت را بر عموم حمل کنیم کذب در کلام معصوم لازم خواہد آمد" ملاحظہ ہو کہ ذری سی بات کو کیسا پہاڑ بنایا ہے اور سیدھے کلام مین کیسے کیسی پیچید گی قایم کردین اگر ہم صاحب تحفہ کی ابتدا عبارت اول آنکہ اسم جنس سے تا لازم خواہد آمد تک کی جیتھار کرنا شروع کردن تو ناحق سیاہی اور کاغذ کا خون ہوگا مگر بطور اختصار اگر پسند ہے تو وہ بھی سننے کہ افادہ اضافت معنوی کا تعریف مضاف کے اوپر بتقدیر تعریف مضاف الیہ

واسطے دلالت کے اوپر معلومیت مضاف کے جب مضاف الیہ معرفہ
ہونہ اوس سبب سے کہ نسبت ایک امر کے طرف ایک امر کے مستلزم
معلومیت منسوب کے ہوتی ہو والا مضاف باضافت لفظی مثل ضارب
زید بہی معرفہ ہو ولم یقل بہ احد پس غلام زید نہ کہا ئیگا مگر جسوقت
کہ غلام درمیان متکلم اور مخاطب کے معہود ہو ھکذا قال العلامۃ
التفتازانی وھو من ائمۃ الاصول پس قول اسکا یا آنکہ براے عہد ہست در غلام
زید وامثال آن مطلقاً اور ہر حال مین مقام تعجب اور محل غرابت سے
اسواسطے کہ واسطے عہد کے اسوقت ہوگا جب درمیان متکلم اور مخاطب
کے معہود ہو واذ لیس فلیس علاوہ اسکے قرائن اوسوقت مفید ہو سکتے
ہین کہ معارض ساتھہ قرائن آخر کے اقوی اوسنے ہوون و در ما نحن فیہ
اطلاق وعموم ثابت اسواسطے کہ استثنا مخصوص واسطے عموم کے
ہے اور علامات عموم سے ہے والعموم باق علی عمومہ پس منزلت
ہارون مین عموم نہ لینا اور قرینہ عہد فرض کرنا ستم جان انصاف پر کرنا ہے
اور عموم اوپر اطلاق اس حدیث شریف مین کالشمس فی رابعۃ النہار
ہویدا اور آشکار ہے دلالت کرتا ہے اوپر عموم کے اس میری گذارش کے
آپ صاحب تحفہ کی طرفداری مین جو چاہین کہین الا کوئی ایماندار اور
سمجہدار آدمی سواے اس کے کہ حضرت رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام
سے فرمایا کہ تم اوسیطرح کہ جیسے حضرت ہارون حضرت موسی کے مقام
پر تہی میرے لیئے ہو اگرچہ بعد میرے پیغمبر کوئی نہوگا ایسی دور از قیاس
باتین نہ بتاویگا یہہ صرف صاحب تحفہ کو زیبا ہے کہ کبہی حضرت ہارون
کی عمر جتانا کبہی اونکو فصیح البیان گردانا کبہی سگا بہائی بتلانا اسکو تو ایک

ہو بیعقل والا بھی سمجھہ لیوے گا کہ اگر صرف اپنی بی بیون پر جناب رسول نے حضرت علی علیہ السلام کو خلیفہ کیا تہا تو نہ من حیث برادر عم زاد نہ بحیثیت داماد جناب امیر علیہ السلام اون ازواج رسول اللہ صلعم کے محرم ستے جو بروقت تقریر خلافت موجود تہین اسلیئے کہ ازواج پر خلافت کرنے کے لیئے سسرون سے کوئی اور بہتر نہین ہوسکتا۔

تو خیر سے حضرت ابو بکر و عمر دونون سسر تہے جناب رسول خدا اون دونون مین سے کسیکو مقرر فرما دیتے اوپر اسکو تو ہر ایک صاحب فہم جانتے ہین اور بخوبی سمجھتے ہین کہ جب کوئی شخص کسی سے کسیکو تشبیہ دیتا ہے تو مثال دینے والے کی کیا مراد ہوتی ہے مثلاً اگر کسی نے کسیکے نسبت کہا کہ یہہ تو ویسے ہی ہین جیسے رستم یا کسی نے کہا کہ میان یہہ پہول تو گلاب ہی معلوم ہوتا ہے یا کسی نے کہا شاہ عبد العزیز تو ویسے ہی معلوم ہوتے ہین جیسے نصر اللہ کابلی تو کیا ایسی مثال سننے والے یہہ یقین کرتے ہین کہ جسپر مثال عاید کی گئی اوسمین سارے خواص رستم کے یا گلاب کے یا نصر اللہ کے بہتے یا آنکہ جو تشبیہ کسیکو کسی سے دیتا ہے اوسکی یہی مراد ہوتی ہے کہ سارے اوس کے اوصاف جس سے تشبیہ دی گئی اوسمین موجود ہین ظاہر ہے کہ ہرگز نہین کوئی کہتا ہے کہ فلان کا چاند سا منہہ ہے یا فلان کی بال سی کمر ہے فلان کا شیر کا ایسا سینہ ہے فلان کی ہرن کی ایسی آنکہہ ہے تو تشبیہ دینے والے کا سننے والے گلا دبائین اور تصدیق چاہین کہ دکہلاے صاحب چہرہ کی لمبائی چوڑائی چمک چاند کی ایسی ہے یا کہین کہ چاند کے ناک آنکہہ منہہ کہان ہے پس جبکہ دنیا بہر کی بول چال

یون ہی تو غور فرمائی جو صاحب تحفہ نے حدیث مذکور کے معنی بگاڑنے
مین سعی ظاہر فرمائی ہے وہ سب دلایل اور براہین سے مالامال ہے
اور وہ سیح ہے جو جناب والا فرماتے ہین کہ صاحب تحفہ بے دلیل و برہان
قدم ہی نہین اوٹھاتے ہم کو اس کا بھی افسوس ہے کہ اپنی اثناء سخن پروری
مین جناب مستطاب صاحب تحفہ اور خود جناب عالی حضرت عمر کے
مقولہ کو بھی بھول گئے اور یاد نہ رہا کہ خود حضرت عمر نے عبداللہ ابن عباس
سے فرمایا ہے کہ حضرت علی کے حق مین جناب رسول خدا نے تین خصلت
فرمائی ہین ایک یہہ کہ اوّل مومن ہین دوسری اول مسلمان ہین تیسرے
منزلت ہارون رکہتے ہین اور اگر اون تین مین سے ایک خصلت مجہہ مین
ہوتی تو میرے واسطے بہتر ہوتی تمام چیزون سے جیپر آفتاب چمکتا ہے
پس اگر وہ بچون اور عورتون کے خلاف نہی اور براے نام ہارون و
موسیٰ کے مرتبہ کا امتیاز دکہلاتا تہا تو حضرت عمر کو اوسکی تمنا ہی کیون ہوئی
اور اگر واقعی بقول صاحب تحفہ کے صرف بچون اور عورتون پر حضرت علی
کو رسول خدا نے تا معاودت خود از جنگ تبوک خلیفہ مقرر فرمایا تہا اور
حضرت علی کی گذارش پر یہہ فقرہ جناب رسول خدا صلعم نے کہدیا تہا کہ
تم میرے لیئے اوسی مقام پر ہو جیپر موسی کے لئے ہارون تہے تو حضرت
امیر علیہ السلام معاذ اللہ نہ نادان تہے نہ آپ صاحبون مین سے کسی نے
حضرت امیر علیہ السلام کی نسبت الزام غباوت یا کمی حافظہ کا دیا ہے
کہ جناب رسول خدا کا بہلانا مان لیتے اور وہ جناب رسول خدا کی خدمت
مین اوسی طور سے کہ جیسا بقول آپ صاحبون کے علما نے یہہ کہا تہا کہ آپ
مجہے بچون اور عورتون کی مدد کو چہوڑے جاتے ہین اوسیطرح سے

جسطرح آپ کے معتمد و معتبر صاحب روضۃ الاحباب نے لکھا ہے رسول اللہ
سے یہہ بھی سنتے کہ جب جنگ احد کو آپ تشریف لیگئے تھے تب تو ایک
غیر محرم عبداللہ ابن ام مکتوم کو خلیفہ مدینہ کا مقرر فرما گئے تھے اب نئی بات
کیون کرتے ہین جو مجھکو عورتون پر خلیفہ کرتے ہین اور مرتبہ بڑہاتے ہین کہ تم
کو بمنزلہ ہارون کے چھوڑتا ہون کیا یون ہی عورتون کی احتیاجون کے برلانے
کو حضرت موسی حضرت ہارون کو چھوڑ گئے تھے اور اگر یہہ ہی منزلت ہارون
ہے تو اسکی پہلی آپ عبداللہ ابن ام مکتوم کو بھی دے چکے ہین و اگر حضرت
علی کے نسبت یقین تہا کہ اون جناب کو ایسی باتین یاد نہین رہ سکتی تہین
تو معلوم نہین ہوتا کہ اس قدر گھوم گہما کے حضرت صاحب تحفہ کو کیا ضرورت
ہوئی سیدہی طرح کہہ دیتے کہ صاحبو جسطرح عبداللہ ابن ام مکتوم کو جنگ
احد پر جاتے وقت رسول خدا خلیفہ کر کے مدینہ مین چھوڑ گئے تھے ویسی ہی
جب جنگ تبوک کو جانے لگے تو حضرت علی کو خلیفہ کر گئے اور جب دونون
غزوات سے واپس آئے چلیئے خلافت عارضی آئی گئی ہوئی تو ظاہر ہے اس قدر
طول کلام اور بناوٹ کی مطلق حاجت نہ ہوتی اور ایک جہوٹہ کے لیے سو جہوٹ
کہنے کی ضرورت نہ رہتی خیر آپ آگے سنئے کہ پہر مولانا صاحب یہہ کہتے ہین
سیوم آنکہ آنچہ گفتہ اند کہ اگر این مرتبہ از ہارون زایل می شد لازم می آید عزل
او و عزل نبی لازم نیست گوئیم انقطاع عمل را عزل گفتن خلاف عرف و
لغت ست زیرا کہ بادشاہان در حین برآمدن خود از دار السلطنت نایبان
و گماشتگان خود را خلیفہ خود میگذارند و بعد از معاودت و مراجعت خود
بخود این خلافت منقطع می شود و ہیچ کس انہا را معزول نمیداند و نہ در حق
انہا اہانت می فہمد و اگر عزل ہم باشند چون نبوت استقلالی بعد از نبوت

موسی بہ ہارون میرسید کہ مرتبہ اعلی است بہ ہزار درجہ از خلافت چرا موجب نقصان در امانت او می شد بلکہ در رنگ او آن می شد کہ نایب وزیر را بعد از نبوت وزیر عزل کردہ وزیر مستقل سازند و نیز چون حضرت امیر را تشبیہ دادند بحضرت ہارون و معلوم است کہ حضرت ہارون را در حیات حضرت موسی بعد از غیبت ایشان خلیفہ بود و بعد وفات حضرت موسی حضرت یوشع بن نون و کالب بن یوفنا خلیفہ شدند لازم آمد کہ حضرت امیر نیز خلیفہ آن حضرت باشد و در حیات ایشان بعد از غیبت نہ بعد از وفات بلکہ بعد از وفات دیگران باشند تا تشبیہ کامل شود و تشبیہی کہ در کلام رسول واقع شود آنرا بر تشبیہ ناقص حمل کردن کمان بے دیانتی است واہ واہ واہ کیا خوب کبہی تو اوس تشبیہ کو جو رسول اللہ نے دی تہا اوسکی نسبت یہہ کہنا کہ تشبیہ ناقص پر حمل کرنا بید یانتی ہے کبہی تو خود ہی فرماتے ہین کہ بادشاہ جب دار السلطنت سے باہر جاتے ہین تو کسیکو خلیفہ کر جاتے ہین اور اوسکو تشبیہ ناقص نہین جانتے ہین اور بے دینی اور بد دیانتی ہین اوسکو داخل نہین کرتے اور جب تشبیہ کو اپنے موافق نہین پاتے تو کلام معصوم پر جہوٹہہ کہکر از جا جاتے ہین کہ جو تشبیہ پیغمبر نے دی وہ ہر طریق سے پوری ہونے پائیگی چونکہ مجہکو تشبیہ ناقص اور کامل کی بابت بہی پوری طرح سے سمجہانے کی ضرورت معلوم ہوتی ہے لہذا پہلی وجہ تشبیہ جناب امام حسن و امام حسین و حضرت محسن علیہم السلام کے گوش ہوش کہولکر اور رسنئے اور قاموس کو اگر کتب خانہ عالی مین ہو تو دہونڈہ کر نکالئے اور ملاحظہ فرمائی اور دوسری کتاب مین بہی تلاش فرمائی اور دیکہئے کہ شہاب الدین نے یہہ ہی لکہا ہے یا کچہہ اور ان رسول اللہ قال ان اللہ جل جلالہ امر موسی بن عمران

ان ابنی مسجدًا طاهرا لا یسکنہ الا هو وهارون وابنا هارون شبر وشبیر وان الله جل جلاله قد امرنی ان ابنی مسجدًا لا یسکنہ الا انا وعلی والحسن والحسین سد واهذہ الابواب الا باب علی وفیہ عن اسما بنت عمیس قالت سمعت رسول الله یقول اللھم انی اقول کما قال اخی موسیٰ اجعل لی وزیرا من اهلی علیا اشدد بہ ازری واشرکہ فی امری کی نسبحک کثیرا ونذکرک کثیرا انک کنت بنا بصیرا رواہ الطبری وقال اخرجہ احمد فی المناقب الی غیر ذالک من الشواهد الکثیرۃ اثبات مرتبہ ہارونیہ جناب امیر کے لئے اشارہ واضح اوس انحراف اور ارتداد امت کا اون حضرت کے عدم متابعت کا ملتا ہے کہ ارتداد ومت کی متابعت سے اون حضرت کی جیسا کہ امت موسیٰ نے متابعت ہارون سے ہاتھ کھینچا اور انحراف قبول کیا تھا اخبار مشہور متواترہ مین وارد ہوا کہ جناب رسالتمآب نے فرمایا کہ جو کچھ کہ بنی اسرائیل مین واقع ہوا اس امت مین بھی مثل اوسکے واقع ہونا ہے صاحب نہایہ وغیرہ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لترکبن سنن من کان قبلکم حذو النعل بالنعل والقذۃ بالقذۃ وذکر جار الله الزمخشری فی الکشاف انہ قال انتم اشبہ الامم ببنی اسرائیل لترکبن طریقہم حذو النعل بالنعل والقذۃ غیر انی لا ادری اتعبدون العجل ام لا اور بعض روایات مین وارد ہوا کہ اگر وہ سب داخل سوراخ سوسمار ہون تم بھی ہو گی انتہی محصلہ اور معلوم ہے کہ بنی اسرائیل مین کوئی امر عظیم تر قضیہ عجل اور سامری سے نہ تہا پس چاہئے کہ اس امت مین بھی

نقل اوس کے واقع ہوا اور اس امت مین کوئی امر کہ اوس تشبیہ سے مشابہ ہو سوا سے اس کے نتہا کہ بارتہ متابعت خلیفہ برحق سے اوٹھایا سوید اسکی ہے وہ حدیث کہ جسکو فریقین نے نقل کیا ہے کہ جب حضرت امیر کو واسطے بیعت ابو بکر کے مسجد مین لاے اونحضرت نے منہہ اپنا طرف قبر حضرت رسول کے کیا اور اوس آیت کو پڑہا جو کہ مشتمل تہی اوپر تظلم ہارون کے نزدیک موسیٰ کے اور شکایت اونکی قوم سے اپنے اور کہا یابن ام ان القوم استضعفونی وکادوا یقتلوننی اور یون ہی اپنی کتابون مین اپنی ہی راویون سے یہہ بہی پڑہیے قال النبی فی خلافۃ علی لو فعلت لتفرقتم عنہ تفرق بنی اسرائیل عن ھارون پس لامحالہ بسبب انکار نص علی اور استنکاف متابعت صاحب منزلہ ہارونی سے آپ کے صحابہ کبار کا جو حال ہوگا آپ سمجہہ لین گے ہماری تقریر صرف یہہ ہے کہ اگر حسب مفروضہ آپ کے منزلت ہارون مین عموم نہین ہے بلکہ عہد اسلئے کہ قرینہ عہد موجود ہے وھو تخلفنی فی النساء والصبیان پس اس سے بہی مدعا ہمارا ثابت ہے کیونکہ اطلاق صبیان کا جیسا کہ اول طفولیت مین ہوتا ہے آخر نمو تک بہی ہوتا ہے اور استعمال صبیان کا آخر نمو تک کہ قریب ۳۰ سال کے ہے استعمال لفظ کا حقیقت مین ہے نہ مجاز مین پس اس سے بہی منزلت جناب علی ابن ابیطالب علی کل رجال والنساء ثابت اور متحقق ہوے والحمد للہ رب العالمین وصرنا السفینۃ آل الرسول راکبین جب یہان تک مین عرض کر چکا تو پہر جناب شاہ عبد العزیز صاحب کے قول پر رجوع کرتا ہون خیر سے اونہون نے بہی سر الشہادتین مین فرمایا ہے کہ جناب امیر المومنین علیہ السلام نے جو اپنے فرزندون کے

نام رکھی تھے اونکو جناب رسول خدا نے یہہ کہکر بواؤ کہ مثل اسماء فرزندان ہارون نام ان کے ہونا چاہیئے اور جب یہہ قول خود حضرت شاہصاحب کا ہے تو وہ ذمہ وار ہین کہ جسطور پر اور طریقہ پر شہادت ہر سہ فرزندان جناب امیر علیہ السلام کی ہوئی اوسیطرح حضرت ہارون کے صاحبزادون کی بھی ثابت کر دی جاوے اور اونہین کے ذریعہ سے تکمیل فضیلت شہادت حضرت ہارون بھی دکھلای جاسے واگر نہ دکھلائی جای تو جناب رسول خدا کا حضرت ہارون کے فرزندون کے نام پر جناب امیر علیہ السلام کے صاحبزادون کا نام رکہنا بھی ناقص پڑیگا مگر چونکہ جناب غفران مآب کا مقولہ تو ہے نہین کہ آپ آتش غضب سے بہک اوٹھین یہہ ناقض کلای جناب شاہ صاحب کی ہے جنکا ہر قول میزان عدل مین دلایل ساطعہ و براہین قاطعہ سے تلا ہوا ہے پس وہ کیونکر بددیانتی مین داخل ہوسکتی ہے اپنے قول کو محمود اور غیر کے کلام کو معیوب ٹہرای مگر کیون جناب شاہ صاحب کی یہی دیانت ہے اور اونکا کلام بلا دلیل ساطع و برہان قاطع نہین ہوتا اور یہہ سچ ہے کہ جناب رسالتمآب نے جو تشبیہ دی تھی وہ نہایت ہی کامل تھی تو براہ عنایت ثابت فرمائی کہ حضرت ہارون کو حضرت موسی جو رد اور بجوش پر خلیفہ کر گئے تھے اگر آپ نے ذہانت سے کو دخل دیکر یہہ فرمایا تو شاہ صاحب نے تو کلام معصوم کو ناقص ہونیکی ڈگری دی ہے مین آپ کو ڈر رہا ہون کہ کلام الہی کے باطل کرنے کی آپ مرتکب ہوجائینگے اسواسطے کہ کلام الہی مین موجود ہے کہ چھوٹے بہیانے بڑے بہیا کی ڈاڑہی گوسالہ پرستی ہو جانے کیوجہ سے گھسیٹی تھی اور خود جناب شاہ صاحب نے باب ۲ تحفہ مین صفحہ ۲۴۶ پر اوسکا حوال

دیاہے انصافاً غور کیجیے کہ یہہ کیسا اندہیر ہے کہ جناب رسولؐ خدا کو حضرت
شاہ صاحب جہاں چاہتے ہین بے تکان بادشاہان زمان سے مثال
دیجاتی ہین اور آپ بہی اونکے طرفداری مین کہہ ڈالتی ہین کہ وہ بے مہار
قدم نہین اوٹہاتے ہین بیدہڑک ایسی مثال کے بابت ہی آپ سے ثبوت
چاہتا ہون کہ جس بہروسہ پر شاہ صاحب نے بادشاہ کی مثال دیدی ہے
اوسکو آپ پیش کیجیے اور فرمائی کہ جس طرح حضرت موسی حضرت ہارون کو
اپنا قایم مقام چہوڑکے کوہ طور پر تشریف لیگئے تہے کون بادشاہ خدا سے
باتین کرنے اور ہدایت لینے کو کسی اپنا قایم مقام چہوڑکے گیا تہا اور ہدایت
ورہنمائی خلائق پر مامور کر گیا تہا حضرت کیا کہون آپنے قول کی سرسبزی کے
لیئے ایسی ہی فکرین کیجاتی ہین جیسی کسی حریف اور سعدی نے کین تہین چنانچہ
مشہور ہے کہ ایکروز سعدی کسی مسجد مین وضو کر رہے تہے کہ ایک حریف
ظریف وارد ہوا اور پوچہہ بیٹہا کہ چہ میکنی سعدی نے کہا کہ یدی شویم اوسنے
کہا کہ ید بروزن بد پس در مسجد بدی شوی تب سعدی نے استفسار کیا کہ اسم
شریف ظریف تے کہا حاجی تو سعدی نے حاجی کو معرب کرکے کہا کہ حاجی
بروزن جاجی و جاجی گوشہ کمان را میگویند و کمان بہ شکل گمان و گمان بمعنی
شک و شک تجنیس سگ است پس گفتہ سگ را چہ اعتبار اب یہہ عرض
کرتا ہون کہ مین نے جو شاہ صاحب کی لمبی چوڑی تقریر تدلّل کے نقل کی زحمت
اوٹہائی اور اوس کی بابت جو کچہہ لکہا اوسکی غرض صرف اتنی تہی کہ تشبیہ
کامل اور غیر کامل کی بابت شاہ صاحب نے کیا کچہہ لکہا ہے ورنہ مجہے
اس مقام پر حدیث منزلت کی بحث سے سروکار نہ تہا غرضکہ یہہ اچہی طرح
مین نے ثابت کیا کہ اپنے غرض اور مطلب کے لیئے کیسی حجت تشبیہ

کے بابت شاہ صاحب لائے ہین جنکی آپ علمبرداری فرماتے ہین اور
خلاف اوسکے جناب غفران مآب پر بے ڈھب جناب دال الاخفا ہوتے
ہین انصاف فرمائی کہ ہرگاہ ایک سیدھے اور صاف جملہ کو جو علی رؤس
الاشہاد رسول خدا نے فرمایا اور جس کے معنی ہر سننی والا سمجھتا تھا اوسکی
تحریف آپ کے علمانے بعد سیکڑون برس کے کرنی شروع کر کے دوسرے
مطلب پیدا کیے اور بچون کیطرح بحث کرنی شروع کی اور جبکہ حدیث
کے معنی بتانے اور سمجھنے مین یہہ دقت آفرینی ہے اور حدیث حضور کے
مذہب مین پہلی سے بڑہکر سمجھی جاتی ہے تو پھر آپ جلدی سے آیہ والسابقون
کے جو جی مین آئی معنی کہنے اور لکھنے مین اندہی ہو گئے سچ ہے اپنے مطلب
کی جب سوجتی ہے تو چاہو کیسی ہی دشوار گذار راہ ہو اور اوس مین پہاڑ حائل
اور سمندر عایق ہو مگر تقریر سے سب کہودے اور ہٹالے جاتے ہین اور
بے اسکے کہ پہاڑ پر چڑہین یا جہاز پر سوار ہون خشکی ہی پر کاغذی گہوڑے
آپ کے علما دوڑاتے ہین کہین دنیا کی مثال کے مثال لاتے ہین کہین
ماں بیٹی کا رشتہ ٹہراتے ہین اور کبھی اونہین ماں باپ بھائی کو کافر و فاسق
ٹہرا کے جنہون نے قتل کا مشورہ دیا اونکی مدح کرتے ہین کبھی بادشاہون
مین جناب رسول خدا کو داخل کر کے مثال اپنے مطلب کی بادشاہون اور
امراسے ڈہونڈہتے ہین اور اون آپ کے علما اور آپ ہی کو کبھی تو یہہ
اختیار ہے کہ کلام اللہ کی تفسیر اپنے من مانی اور بہاکر شہادتی یعنی جیسے
آقا اور حکام کو پسند ہو لکھ ڈالین کر گذرین یا کبھی یہہ کہدین کہ نہین تفسیر
بالرای جائز نہین جو علما سابقین کہہ گئے وہ صحیح ہے ورنہ لا ملکہ سا لقین و
لاحقین مین وجہ امتیاز بجز جوتون و غون غون کے کچھ نہین بتلا سکتے

پس جبکہ یہہ حال آپ کے یہان ہے تو اوسکے غصہ مین سرکار ہمارے
مجتہد پر شبہہ آسے ہین الاہم کہتے ہین کہ جو آپ کو کلام اللہ پر اعتراض ہے
اور جس سے آپ کو انکار ہے وہ کلام اللہ ہے یہین موجود ہے کہ آیات
متشابہات کا مطلب جہان نہ سمجھو تو راسخون فی العلم سے انکشاف کرو
اور جو جناب غفران مآب کی اس ارشاد پر کہ حق تعالی بصیغہ مضارع کے
پرضوا باشد این مطلب را ادا نماید نہ بصیغہ ماضی تو اوّل اوسکو اون اقوال
صاحب تحفہ کو جنسے تحریف معنی اتبار نا و الفنا کی ہوئی ہے مقابلہ فرمائی جو
صفحہ ۳۲۶ پر صاحب تحفہ نے تحریر فرمایا ہے اور تب یہہ فرما دیجیے کہ موافق
آپ کے اعتقاد کے آیہ داب لقون مین وہ مہاجر اور انصار داخل ہین نہین
جو قبل نزول آیہ مذکور شہید ہو کر حضور خداوند اقدس مین حاضر ہو گئے
اگر آپ کا دین اور ایمان اس کے اقرار پر آپ کو مجبور کرتا ہے کہ جو مہاجر
و انصار پہلے نزول آیہ سے شہید ہو چکے تھے اور جو بعد نزول آیہ
اور جناب رسول اللہ اون سے راضی تھے وعدہ الہی مین داخل ہین
تو جناب غفران مآب یا کسی شیعہ پر جنکا ایمان و اعتقاد صاف یہہ ہے
کہ مراد سبقت سے صفت اسے الایمان و اسے عبادۃ اللہ ہے بگڑنا
بے سود ہے اسلئے کہ جو کچھ اور کہا جاتا ہے وہ آپ ہی کی ضد اور اصرار
پر کہا جاتا ہے نہ کسی اور وجہ سے ــــ

آیات بینات از الفاظ اول تو یہہ فرمانا حضرت کا صفحہ ۴۶ سطر
۱ تا لفظ یقینی جانتے ہین صفحہ ۴۶ سطر ۱۵ ــــ

آیت اخرٰی ہم کو نہین معلوم کہ آپ سید سے کو اولٹ پھیر کیون
کرتے ہین کیا یہہ ہے دستور ہے کہ جب بات گھومانا ہو تو صیغہ ماضی اور

اور مضارع گرداننے لگے اور لفظ لفظ سے بحث کیجئی اور جب اوس سے
مطلب نہ نکلی تو اصطلاح پر اوتر جائے مگر جب وہ ہی اعتراض ہمارے جانب
سے ہو تو حیرت مین آکر غل مچائی مطلب جناب غفران مآب کا یہہ ہے کہ ہرگاہ
حق تعالے نے فرمایا کہ رضی اللہ عنہ ورضو عنہ تو اوس کے یہہ معنی ہوئے
کہ راضی ہوا اللہ اونسے اور راضی ہوئے وہ اوس سے تو راضی ہوجانا داخل
ماضی ہے چونکہ آپ کی غرض یہہ ہے کہ سارے صحابہ چاہو وہ کیسے ہی ہون
اون کیواسطے یہہ آیت سپر ہوجاوے اور یہہ کہہ کر کہ جسبے ہی آیت
والسابقون نازل ہوی اوس مین وہ سب زندہ مردہ داخل ہوگئے
چاہو وہ ایمان مین مقدم تھے چاہے اسلام مین چاہے ہجرت مین اور
خدا اونسے راضی ہوگیا اور وہ خدا سے اور یہہ اصرار اس لئے ہے کہ شیعہ
کسی طرح کا الزام اون صحابہ پر جو ملزم بانواع جرایم ہوئے قایم نہ کرسکیں
اور اسکی کچھہ پروا آپ کو نہین ہے کہ ایسے معنی جو سمجھے اوسکو چاہو آپ
کی بات لظاہر اچھی معلوم ہو مگر جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ کی حدیث
کے تو منافی آپ کے معنی ہوجائین گے سیلیے کہ جناب رسول خدا صلعم نے
صریحا استغفار اجلہ صحابہ پر فرمایا کہ قیامت کے روز بہت سے صحابہ
میرے پاس دوڑین گے اور فرشتے اونکو اس جرم مین ہٹادین گے
کہ بعد وفات میرے دنیا مین بدعتین او نھون نے قایم کی ہین اگر جناب
والا کو وہ حدیث یاد نہ رہی ہون تو ردالاباستہ جو آپ کے حصہ اول
کے رد مین مختصر سا رسالہ ہے اوسی مین پڑہ لیجئے اور گو اس مختصر مین بھی
جا بجا اعادہ کرچکا ہون تاہم پہر آپ کے ذہن اور حافظہ کی دعوت
کرتا ہون دیکھہ لیجئے کہ بخاری اور مسلم دونون نے اس حدیث کو نقل کی ہے

مطبع حسینی اثنا عشری ... مل سکتی ہے

اخرج الشیخان عن ابن مسعودٍ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انا فرطکم علی الحوض ولیرفعن الی رجال
منکم حتی اذا اھویت الیھم لاناولھم اختلجوا دونی
فاقول ای رب اصحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک
فاقول سحقا سحقا لمن بدل بعدی یعنی ہر آئینہ (حوض کوثر) پر ایک قوم وارد
ہوگی اور وہ واپس کیجاویگی تو مین کہونگا کہ یہہ میرے اصحاب ہین تب
مجھسے کہا جائیگا کہ آپ نہین جانتے ہین کہ ان ہون کیا احداث (بدعت)
آپکے بعد کیا ہے اگر بخاری اور مسلم کے ڈہونڈھنے مین تردد اور
دقت ہو تو صفحہ ۲۰۴ فصل رابع فصل حوض میزان الصراط کتاب تیسیر الاصول
الی جامع الاصول مین اسی کے قریب دوسری حدیث پڑھیے
اور اگر وہ بھی کمیاب ہو تو چھتنگے کو مطبع منشی نول کشور سی آئی ای مین
ترجمہ مرغوب جذب القلوب جس کے مصنف بڑے سندی سنی
ہین لے کر صفحہ ۱۹۳ ملاحظہ فرمائی کہ رسول خدا نے شہدای احد پر
دعا کی اور پھر اہیون کو سلام پڑھنے کو فرمایا اور یہہ بھی ارشاد کیا یہہ میرے
اصحاب ہین انپر قیامت کے دن گواہی دونگا حضرت ابوبکر صدیق رضی
اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا ہم آپ کے اصحاب نہین ہین
فرمایا ہان کیون نہین ہو لیکن مین نہین جانتا کہ تم بعد میرے کیا کروگے
اور یہہ لوگ دنیا سے میرے سامنے اچھی طرح سے گئے ہین اور اگر آپ
یہہ فرمالی کہ چاہو کروڑون حدیث خلاف ہون کچھ پروا نہین تو ہم ابھی
ابھی اسی بحث مین صاحب تحفہ کا قول بحث حدیث منزلت آپ
کے روبرو پیش کر چکے اسے پھر ملاحظہ فرمائی کہ صرف تشبیہ کا قائل

کو ناقص سمجھے بارہ مین اونہون نے فرمایا و تشبیہی کہ در کلام رسول واقع
شود آنرا بر تشبیہ ناقص حمل کردن کمال بی دیانتی است ۵ اگر معنی سمجھنے
مین اس فقرہ کے وقت ہو تو کہلے ہوئے ہین کہ رسول خدا نے جو تشبیہ
دی ہو اوسکو ناقص سمجھنا کمال بے دیانتی ہے اب تو آپ غور فرمالین
گے کہ جو شخص تشبیہ فرمودہ رسول کو ناقص سمجھے اوسکے درجہ مین اور
جو حدیث کے غلط معنی گڑہے اوسکے رتبہ بد دیانتی مین کتنا فرق ہوگا
افسوس ہے کہ آپ معاویہ کو خاطی سے مومن محارب جناب امیر علیہ السلام
سے موافق بنانے مین اور اسیر قبول کرنے کے لئے کیسی تاویلات
کرین اور جناب صاحب فتاوی برہنہ صفحہ ۱۰ ایر دیکھو مطبوعہ مفتی لکھنو
لکھنو بابت حرب و نزاع صحابہ کی بابت فرمائی کہ محامل تاویلات وارد
اور ہم جو موافق حدیث کلام معصوم کو قایم رکھکر معنی لین وہ آپ کے
سمجھ ہی مین نہ آوین مجھے اسکا یقین ہے کہ بعد ملاحظہ اوس ارشاد کے
جو حضرت ابوبکر سے جناب رسول خدا نے شہدا ے احد کے بابتہ
فرمایا تھا آپکو باور ہوگا کہ جناب غفران مآب نے بالکل ٹہیک اور
ہوا ہو وہی فرمایا ہے جو جناب رسول خدا نے فرمایا تھا اور سمجھ
جائینگا کہ اگر دنیا مین صحابہ کا خدا سے راضی ہونا یا قطعی صحابہ سے خدا
کا راضی ہوجانا جناب رسول خدا الیقین فرماتے تو کیون حضرت ابوبکر
صدیق سے جان نثار اصحاب سے فرما دیتے کہ مین نہین جانتا کہ میرے
بعد تم کیا کروگے اب آپ اپنے واسطے جو چاہئے سمجھئی ہزار کہیے کہ ہم
خدا سے راضی ہین تو وہ آپ ہی کا دل جانتا ہوگا کسیکے لئے سند نہین
ہے اور ہم ہرگز خلاف حدیث کے معنی آیت کے نہ لین گے ۔

آیات بینات الفاظ دوسرے یہہ سب علتین تامہ اور ناقصہ از صفحہ ۴۶ وسطر ۶ تا الفاظ تصور فرمادین صفحہ ۴۶ سطر ۲۱ —
آیت اخری جناب اون سب مین کہ جن مین علتین موجود یا علتون کے ہونیکا احتمال ہے اونکی فضایل مین جو حدیث یا آیت آپ ایسی بیان فرمائینگے کہ جن سے کوئی فضیلت خلاف حدیث مسلمہ ہمارے اور آپ کے ظاہر ہوتی ہو اوسمین ضرور ساری احتمالات ہمکو لانے پڑینگے مگر اہلبیت علیہم السّلام کی شان اقدس کے متعلق نہ کوئی ہمکو شبہہ ہوگا نہ احتمال اسواسطے کہ وہ ہمارے اعتقاد مین معصوم اور آپ کے نزدیک محفوظ تہے لیکن اگر آپ کو اہلبیت علیہم السّلام سے کیسکے نسبت سوء ظن ہو تو آپکو اختیار ہے کہ آپ احتمال اور شبہہ جو چاہین پیدا کرین اور ہمکو جو شبہہ اور فساد آپ یا خوارج اہلبیت علیہم السّلام کے نسبت کرین اوسکے جواب دینے کی کوئی ضرورت نہین ہے اسواسطے کہ ہمکو جسطرح یہہ یقین ہے کہ آفتاب کو خاک نہین چہپا سکتے یا ابر اور گہن خورشید جہان آرا کے آڑے نہین آسکتے تو اسیطرح ہمکو یقین ہے کہ کسی دشمن دین کے چہپانے یا مٹانے یا جہگڑنے یا بحث کرنے سے اون معصومین کی فضائل پر پردہ نہین پڑسکتا اور جسطرح جناب رسولؐ خدا کی نبوت یہود اور نصارےٰ اور گبر و ترسا پر ہمین ثابت کرنا ضرور نہین اوسیطرح آپ یا خوارج کے سامنے آئمہ علیہم السّلام کے فضایل کے ثابت کرنے کی حاجت ہم کو نہین ہے نہ آپ یا خوارج کے انکار فضایل بصیغہ ماضی و مضارع کے گردانیکی ضرورت اسواسطے کہ غرض ثبوت فضایل اور وقار کی اونہین کیواسطے ہے کہ جن کے خاتمہ بالخیر مین کلام ہی اگر آپ

کو اون صحابہ کے حسن خاتمہ کا ویسا ہی یقین ہوتا جیسا ہمکو اپنے ائمہ علیہم السلام
کی بابت ہی تو ہرگز ہمارے انکار اور اعتراض پر اعتناء ہوتا اور مثل ہمارے
بے پروا ہوتے مگر چونکہ خود آپ پوری طرح مطمئن نہین ہین اسلئے اُلجھتے اور
جھگڑتے پہرتے ہین ورنہ ہم لاکہ بکتے اُدسیطرح خبر نہولی جسطرح یہود و نصاری
کے اقوال پر جو شان اقدس خاتم المرسلین ہین سر بازار ہوتے ہین کان نہین دہرتے
مگر یہہ تو اوسی صورت مین ممکن ہو کہ جب آپ خود مطمئن ہون آپ کیا اسکو
نہین دیکھتے کہ ہم اپنے ائمہ علیہم السلام کے جو فضایل لکھتے ہین برسر منبر بیان
کرتے ہین اوسمین نہ کسی معترض سے ڈرتے ہین نہ کسی خارجی کے قول کا رد کرتے
ہین پہر اب بہی اپنے صحابہ کے فضایل نویسی مین ہماری طرح دلیری کیون نہین
کرتے مگر آپ کرین تو کیا کرین جہان کسی فضیلت کے لکھنے کا ارادہ کیا وہان ہمارے
الزامون نے ہجوم کیا پس فضیلت تو درکنار فسق و کفر کی مٹانے کا اہتمام شروع
ہوا اسکو بہی دیکھئے کہ ہم کسی خارجی سے یہہ کہتے ہین کہ ہم اپنے ائمہ کی فضایل
تمہاری کتابون سے ثابت کرین گے ظاہر ہے کہ ہم اونکے کیون ہین اور
اونکی کتابون کی کیون سند لین —

آیات بینات از الفاظ تیسری مجتہد صاحب نے صفحہ ۴۴ سطر ۱۲ تا الفاظ آیت
متعال واضح گردد صفحہ ۵۰ سطر ۶ —

آیت اُخریٰ آپ ہرگز نہ گھبرائی جناب غفران مآب نے جاہو جیسی عجلت
مین کتاب لکھی ہو آپ ہرگز نہ ڈری کہ اونہون نے کوئی غلطی یا خطا کی ہے
اگر تردد آپ کو ہے تو سنئے آیہ والسابقون بیشک جناب امیر علیہ السلام
کے لیے ہے جیسا ہم اوپر عرض کر چکے اور بے دغدغہ ہم آیت موصوف کے
وعدہ مین جناب امیر علیہ السلام کو سمجھتے ہین اسلئے کہ اونکی حسن خاتمہ پر دو دلیل

سے ہمکو ویسا ہی اعتقاد ہے جیسا جناب رسول خدا کے حسن خاتمہ پر اسواسطے
کہ وہ نفس رسول ہیں ۔

آیات بینات از الفاظ جو تھی جناب قبلہ وکعبہ کا ماضی مضارع صفحہ ۶۶ سطر ۶
تا الفاظ فسحقا لاصحاب السعیر ۵ صفحہ ۶۶ سطر ۲ ۔

آیت آخری ہمارا ملک دین بہت بڑا ہے مگر جس راہ آپ چلنا چاہتے ہیں اوسی سے آپ ہی کا قافیہ تنگ ہوگا اور جیسا کہ جن آیات کا آپ نے حوالہ دیا اونکو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ آل عبا کے سوا کسی اور کے حق میں ہیں تو بحث آپ کے ساتھ میزان پڑھنی کی ہمکو ضرورت نہیں ہے اور کسی ایسے شخص سے جو اتنا بھی نہ سمجھے کہ جب ایک فعل کا فاعل موجود ہو اور حال میں فعل کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ اوسنے کیا ہمکو بحث کی حاجت نہیں ہے جب کہ یہہ ظاہر ہے کہ جب کوئی کلمہ کسی منھ سے نکلتا ہے تو چاہو وہ مضارع میں داخل ہو یا ماضی میں مگر قرینہ اور محل کلام سے معنی استنباط کیئے جاتے ہیں مگر ہر ایک محل و موقع ماضی کو مستقبل مانا نہیں ہو سکتا کہ جو جاگ رہا ہے اوسکی حق میں یہہ معنی لئے جائیں کہ سو گیا اور جو خراٹے سے سو رہا ہے اوسکی نسبت مان لیں کہ جاگتا ہے اور شبہہ نہیں ہے جو کوئی ایسے معنی خلاف حدیث معصوم کے لیگا تو وہ باعث تکذیب رسول اللہ کر کے اذیت دہ رسول اللہ ہو کر داخل وعید ان الذین یوذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ فی الدنیا والاخرہ واعد لہم عذابا مھینا ہوگا ۔

آیات بینات از الفاظ پس حضرات شیعہ کے تعصب صفحہ ۶۶ سطر ۷
تا الفاظ جائی شکایت نہیں ہے صفحہ ۶۶ سطر ۷ ۔

آیت آخری یہہ کلام ملامت انضمام آپ کا اپنے بھائیوں کے ساتھ

تو خوب اوسے کہی اور وہ شوق سے سنین اور خوش ہو لیجئے کہ حضرت علی
مراد و مقصد آیت سے خارج ہوسے جاتے ہین یا چلئے یہہ بھی کہدیجئے
کہ چونکہ حضرت علی کے نسبت رسول خدا نے فرمایا کہ اونکا جسم میرا جسم ہے
اور میرا اونکا اور وہ میرے نفس ہین تو چونکہ حضرت علی مصداق اور مراد
آیت سے خارج ہوسے تو رسول اللہ صلعم بھی خارج ہوگی تو بھی ہم آپ
کا منھہ پکڑین گے بہت سے دنیا مین ایسے کہنے والے ہین اور وہ خدا ہی
سے اپنے کہنے کی سزا پائین گے مگر اس موقع پر دوستانہ اتنا کہین گے
کہ یہہ ضرور صحیح ہے کہ عشق اور محبت تعصب عناد اور جہالت و نادانی
پیدا کر کے اندھا بنا دیتی ہے اور پہر تین و چار مین بھی امتیاز نہین رہ جاتا
چنانچہ آپ نے بھی بجاے اسکے کہ فرماتے ہمارے چارون خلیفہ کو بھی علاوہ
فضیلت سے نکال دیا تین ہی کا نام لیا سو اوسکی وجہ ظاہر ہے کہ اونہین
سے تو آپ کو مزہ ملتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام سے تو درحقیقت
عداوت ہے اور اونکی فضیلت اور مرتبہ نہایت اکہرتا ہے اسلئے اونکو
صرف ہمارا امام اول کہہ دیا مگر آپ کے رشک و جلن سے جو نقصان
ہو وہ آپ ہی کیواسطے ہے۔

آیات بینات از الفاظ اس مقام پر یہہ امر بھی لکھنا صفحہ ۶۶ سطر ۲ تا الفاظ
ان کنتم صادقین صفحہ ۶۶ سطر ۱۰۔

آیت آخری

جیسا مین نے عرض کیا تھا اوسکو آپ نے ثابت سے کر دیا یعنی جناب نے
آیہ موالات کو جس سے ثبوت خلافت حضرت علی کا کیا جاتا ہے اور
آپکے دلمین وہ نہایت کہٹکتا ہے پیش ہی کر دے سو بھی بے محل

آیت اخری

اور موقع اسواسطے کہ دونون آیتون مین بڑا فرق ہے جیسا آئندہ کہل جائیگا
مگر مراد آپ کی صرف اتنی ہی نہ کہ آیہ مذکور مین جو کچہ خدا نے فرمایا وہ مشروط
حسن خاتمہ پر ہے تو جناب غفران مآب نے جو فرمایا وہ اس راہ سے تہا
کہ کوئی غلام کی مثال آقا سے دے اور گدا کو امیر باور کرانا چاہے اور
گہسیارے کو شہسوار سے مقابل کرے اور معصوم کو گنہگار اور خدا پرست
کو بت پرست اور شراب خوار سے مقابل کرے تو ضرور وہی الفاظ جو جناب
غفران مآب نے لکہے ہین ہر کوئی کہدیگا لیکن آپ صاف صاف جواب
چاہتے ہین اور جناب صاحب تحفہ کی روح جو آپ سے خوش اور مطمین ہوگی
تو مین عرض کرتا ہون کہ جناب ہان آپ باطمینان سمجہ لیجیے کہ ولایت شما باین
وصف متعلق است یعنی کہ اقامت الصلواۃ وایتاء زکوۃ درحالت رکوع
و بقاء این وصف مشروط است بحسن خاتمہ کذا و کذا اور اگر ہو سکے تو آپ
شوق سے ثابت کیجیے کہ جناب رسول خدا کے انتقال کرتے ہی جناب
امیر علیہ السلام معاذ اللہ بے ایمان ہو گئے تہے اسلئے بمقاصد
آیت سے خارج اور لایق خلافت اوسوقت نہ تہی کہ جب حضرت ابوبکر صدیق
مسند آرا ہوئے مگر پہر توبہ کرکے ایماندار ہوئے اور تب خلیفہ چہارم
مقرر ہوئے مگر پہر اپنے ہتہکنڈے پر آگئے اور حضرت عایشہ اور معاویہ
کے ساتہ جنگ جمل وصفین مین لڑے اور جو نام کے مسلمان حملہ آور ہوے
اونکو قتل کروایا اور حضرت عایشہ کو گرفتار کرکے گہر بٹہلایا تو بے دین ہو گئے
مگر پہر شاید کچہ توبہ کرلی کہ خلافت پر قایم رہے یا آخر کو کوئی ناگہانی اور فعل بے
دینی کا آپ گیا کہ جسے آپ جانتے ہونگے اسلئے خاتمہ بخیر نہ ہوا اور
اپنی سپہالی کے لئے کہئے ہفت صد ہفتاد و تالب دیدہ است حق تعالے محفوظ

رہکے ایسے ترددات سے۔

آیات بینات از الفاظ ای حضرات امامیہ صفحہ ۶۶ سطر ۱۹ تا الفاظ گاو تقلیم گوری تعلیم صفحہ ۶۷ سطر ۵۔

آیت اخریٰ جبکہ آپ ہم سے مخاطب ہین تو ہم ضرور آپ کی خاطر جمع کرین گے کہ ہمکو اون مہاجرین اور انصار سے جنہون نے بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کو خلافت سے گو روکا اور دوسرے کو ناحق خلیفہ اور امام حق بنایا ضرور عداوت ہے اور جناب ائمہ اثنا عشر سے محبت کامل ہے مگر باین ہمہ ایمان اور عدالت ہمارا ہی حصہ ہے اور بے ایمانی جس کی نصیب ہین ہے وہ ہی سمجھ سکتا ہی اور جو حکایت آپ نے تحریر فرمائی ہے اوسکو اوس مقام پر جہان صاحب تحفہ نے تشبیہ کامل کی بحث کی ہے اچھی طرح بیان کر لیجئے ہین ایسے خرافات باتون کا جواب عرض کرنا بیکار سمجھتا ہون اور یہ امید ہے کہ آپ کو بھی اصرار نہوگا تاکہ کوئی کلمہ خلاف آپکے اعزاز کے زبان پر نہ آجاوے۔

آیات بینات از الفاظ وہی حال ہی بعینہ مجتہد صاحب کا صفحہ ۶۷ سطر ۸ تا الفاظ من الاحیاء لہ لا ایمان لہ صفحہ ۶۷ سطر ۱۰

آیت اخریٰ آیت موالات سے معاملہ و معارضہ سوا سے آپ کے یا آپ کے ساتھیون کے جنکو کھٹک رہی ہے اور کون کریگا خیا تیجہ آپ نے تینون پیارون کے عدد پر آپ نے جو تین امر پیدا کئے یعنی اول تو صیغہ جمع کا ہے اور معنی واحد کے لئے جاتے ہین دوسرے زکواۃ کو خیرات کہتے ہین وحالانکہ حضرت علی مال نرکھتے تھے کہ زکواۃ دیتے تیسرے رکوع

وسجود مین بات ستاخلاف خلوص ہے حقیقت مین ایسے عمدہ احتمالات سے
اس کے تو ہم ضرور قایل ہون گے کہ جب انسان ایمان اور حیا کا پابند نہ رہے
تب مختار ہے جو چاہے سو کہے بے حیا کا بول بالا مگر دنیا وعقبی مین منھ کالا
چونکہ صاحب تحفہ قبول کر چکے ہین کہ آیۃ انما ولیکم کو اون کے پیشوا اتمام
داده اند در مقابلہ نواصب وخوارج کہ منکر فضیلت امامت حضرت امیر
بودند پس جسنے باوجود ہرشے اون احتمالات کے جو جناب والا کو ہین
نواصب کے مقابلہ مین پیش کئے اوس کے حق مین پہلے تو وعید حق تعالے
یاد فرمائی اور ہمارے مقابلہ مین اون احتمالات کے پیش کرنے سے
شرمائی اسواسطے کہ تقریر مخالف ہو نہین سکتی تاہم البتہ کہے دیتے ہین کہ بلا
لحاظ حصر انما جو تخصیص نہین کرتا اور تعمیم مین لیجاتا ہے وہ نادان ہے چنانچہ صاحب
تحفہ نے انما کے حصر پر گفتگو کی وہ صرف اتنی ہی کہ اگر انما سے حصر آیت کا جناب
امیر علیہ السلام کے حق مین کیا جاے تو گیارہ امام آیت سے خارج ہوئے
تو یہہ جناب صاحب تحفہ کی دہوکا دہی ہے ہم کہتے ہین کہ انما سے حصر ہوگیا
کہ جناب امیر علیہ السلام کی شان مین آیت ہے اور اگر اونکے زعم مین ہمارے
گیارہ امام خارج ہوئے جاتے ہین تو وہ اس کا قلق نکرین اسلئے کہ ہم معتقد
ہین کہ ہمارے بارہو امام بحکم خدا اور رسول مقرر ہین رہا یہہ کہ خلوص نماز مین
سماعت اور اشتمال سے یا عطاء انگشتری سے خلوص مین خلل آیا تو یہہ
سوال خدا سے کیجئے کہ باین ہمہ کہ خلوص مین خلل آگیا تہا پہر کیون نماز تو نے
قبول کر لی اسواسطے کہ نماز پڑھنا جناب امیر علیہ السلام کا کام تہا اور
قبول اور عدم قبول حق تعالے کا اور جب خدا نے باوجود عدم خلوص
مدح جناب امیر فرمائی تو خدا کی قدح آپ نے کی سو مبارک ہو مگر ذرا اپنے

مسایل نماز بیننے شرح وقایہ کا ترجمہ جو نور الہدایہ مطبع نظامی مین چھپا ہے اوسکا باب مفسدات نماز ملاحظہ کیجئے کہ آپ کے یہان نماز حالت خواب مین بھی ہوسکتی ہے اور خواب مین بھی کلام ہوسکتا ہے یعنی جسکو بڑانا کہتے ہین اور حالت خواب مین جو نماز ہو اوس مین کوئی بڑا اوٹھے تو بڑا اوٹھنا نماز فاسد کریگا وجو لفظ خواب ہمارے روبرو ہے وہ کچھہ اور ہے تو آپ جانین اور آپ کی کتاب ہمکو خواب کو جواب پڑھنے کا اختیار نہین ہے اور اگر یہہ سر الطیفہ معلوم ہو تو صفحہ ۱۱۷ باب حدیث مین ملاحظہ فرمائی کہ یہہ لکھا ہے کہ مصلی کو اگر نماز مین حدث ہو وہی وضو کرکے تمام کرلیوے اب فرمائی کہ نماز چھوڑکے وضو کرنے مین کس قدر دیر ہوگی اور کس قدر فعل کثیر ہوگا اگر نماز ہوگئی اور نعت ملاحظہ فرمائی اگر اور نہ ملی تو صراح بھی اوسمین زکواۃ کے معنی تصدق کے ہین آپ اپنے سخن فہمی اور معنی دانی پر وجد فرمائی اور جی چاہے تو امارۃ البصایر و کشف الاسرار کو ملاحظہ فرمائی جس مین شرح و بسط سے آیت عالی منزلت انما ولیکم کی بابت جو کچھہ تحفہ مین نباوٹ کی گئی ہے اوس کے بابت تحریر ہے البتہ آیت کے بابت آپ کو یہہ دعوی ہوتا کہ اوس سے فضایل آپ کے صحابہ کے مترتب ہوتے ہین تو البتہ اتنا فرض جانتا کہ اوس کے بابت آپ کی پوری تردید کرون مگر آپ ایسا کہہ نہین سکتے چنانچہ اوپر مین عرض کرچکا ہون —

ایات بینات از الفاظ اب جو تتے معنی وات بقون کے صفحہ ۶ سطر ۷ اتا الفاظ فرشتہ بھی داد دیتے صفحہ ۹۸ سطر ۱ —

آیت اخرٰی سرکار نے تو طوالت بیانی اور شاعری موجب اسنے نام آوری کا سمجھہ رکھا ہے اسلئے تو زبان پر آتا ہے آپ فرماتے ہین اگر

آیت اخری

ہم یہہ جانتے کہ آپ ہجرت کے معنی نہین جانتے تو معذور رکھتے لیکن دیدہ و دانستہ ہٹ دہرمی کرنا بات بات پر تکرار کرنا قیامت ہی ہے ای حضرت ہجرت کے معنی جب یہہ ہوئے کہ ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا یا اصطلاحاً جاے خوف سے جاے امن مین چلا جانا تو پہر جب آپ خود ہی فرماتے ہین کہ ہرگاہ رسول مقبول صلعم کو کفار نے بہت ستایا تو شعب ابو طالب مین حضرت نے قیام فرمایا تو یہہ ظاہر ہے کہ شعب ابو طالب مین امن تہا ایسی حالت مین موافق نقل یا اصطلاح محل خوف سے مقام امن مین نقل فرمانا کیون ہجرت مین داخل نہین ہے پہر جاہلون کو سمجہانا کہ جب تک کوسون نہ چلا جاے ہجرت نہین ہوتی نامناسب ہے غرضکہ ہم کہتے ہین کہ حضرت رسول خدا نے جو شعب ابو طالب مین قیام فرمایا وہ ہجرت ہتی اگر آپ کو کوئی فاصلہ ہجرت کا تحقیق ہوا تہا تو اوسکو معہ سند لکہتے اور ثابت کرتے کہ اس فاصلہ سے کم طے کرنیکو ہجرت نہین کہتے اوسوقت مضایقہ نہ تہا کہ او چکتے اور چیکتے ابتداءً تو معلوم ہوتا تہا کہ آپ قاضی نور اللہ شوستری صاحب سے بہت ہی راضی ہین مگر اب شاید بری لگنے لگے جو مصائب النواصب پڑہنے پڑے اور ہفوات کی بابت کچہہ عرض کرنیکی بہی ضرورت نہین اسواسطے کہ آپ خود اوسکو لغو جانتے ہونگے کیونکہ فرشتون کا زمین پر آنا بوجہ خوف وحصول امن نہ تہا —

آیات بینات از الفاظ پانچوین معنی وانا لقون کے صفحہ ۹ سطر ۱ تا الفاظ اور رہتو اجتہاد ہے دیگر ہیچ صفحہ ۷ سطر ۱۵

آیت آخری ہر چند ہم کو اصرار نہین کہ حبشہ کے ہجرت کرنیوالون کے حق مین آیہ وانا لقون ہے مگر ہم کو اسپر سخت افسوس آتا ہے کہ جناب

حق سے چشم پوشی کیون کرتے ہین کیا آپ نے نہین دیکھا اور نہین پڑھا
بمالك ابن انس عن ابن ابی صالح عن ابن عباس قال السّابقون
الاوّلون نزلت فی علی امیر المومنین ؑ سبق الناس کلھم
بالایمان وصلی الصّلیتین وبایع البیعتین بیعة بدرٍ وبیعة
الرضوان وھاجر الھجرتین مع جعفر الی الحبشة ومن الحبشة
الی المدینة رواہ ابن شھر اشوب عن جماعة
من المفسرین مالک ابن انس نے ابن ابی صالح سے اور اوس نے
ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آیۃ السّابقون الاولون نازل
ہوئی ہے علی امیر المومنین کی شان مین کہ وہ سایر مردمان سے سابق ہین
طرف ایمان کے اور اونھون نے دونون بیعتون مین بیعت کی یعنی بیعت
بدر اور بیعت رضوان اور دو ہجرتین کین پہلے ہمراہ جعفر طیار کی طرف
حبشہ اور حبشہ سے طرف مدینہ یونہی ابو نعیم اصفہانی نے روایت
کی ہے اور اس آیت اور دیگر آیات کے بابت ابراہیم بن محمد حموینی
نے کہ اعیان علماء سرکار سے ہے بسند خود سلیم بن قیس ہلالی سے
بڑی حدیث روایت کی ہے چنانچہ بابت اس آیت کے اوس حدیث
مین ہے کہ جب آیۃ والسّابقون الاولون من المھاجرین
والانصار والسّابقون السّابقون نازل ہوئی اور آنحضرت صلعم سے
سوال کیا تو فرمایا کہ حق تعالے نے یہہ آیات درخصوص انبیا و اوصیا
کے نازل فرمائے ہین اور مین افضل انبیا ہون و علی ابن ابی طالب
میرے وصی اور افضل اوصیا ہین اگر آپ فرمائین کہ اس سے ہم نے
نہین پڑھا تھا تو ہم یا اور کوئی کس طرح یقین کریگا کہ آپ ایسے عالم

ایسے لایق ایسے قابل جو علما پر معترض ہونا اپنا شعار کئے ہوئے ہین
جاہل ہون گے اور کاش اگر آپ جاہل تھے اور نہ جانتے تھے تو اوسکا
لکھنا کیا ضرور تھا مگر ہان اپنی عبارت کی رسوائی کا اشتہار دینا اب
دیکھئے تو سہی کہ کبھی آپ کی کرکری ہوگی کہ حبشہ کی ہجرت کو اپنے معتبر فضل
قرار دیا اور خلفاء ثلاثہ کی عدم ہجرت جانب حبشہ مان لی اور بری بات
جو کہی تھی کہ جسطرح حضرات ثلاثہ حبشہ کو نہین گئے تھے اوسیطرح حضرت
علی بھی نہین گئے تھے وہ نیچے پڑے اور جناب جو حضرت علی مرتضیٰ
علیہ السلام کے نسبت آپ بار بار فرماتے ہین کہ اس آیت سے خارج
ہوگئے یا اوس حدیث سے باہر ہوگئے یہہ آپ کا نرا تعصب ہے اور
ہمارا اتنا ہی کہنا کہ نبی و علی مین جدائی نہین۔ خدا نفس پیغمبرش خواندہ است
دگر را فضیلت بکس ماندہ است۔ اثر قل اعوذ برب الناس
کا رکھتا ہے جس فضیلت سے رسول خدا کو آپ علیحدہ کرین گے اوس سے
جناب امیر علیہ السلام البتہ جدا ہون گے ورنہ ایک جان دو قالب کیطرح
سب مین شریک رہینگی اور آپ ہر بار خارجی بن کر جناب امیر علیہ السلام
کے نسبت کیون استفسار فرماتے ہین اگر آپ جناب امیر علیہ السلام
کو مانتے اور داخل آیہ والسابقون جانتے ہین تو ایسا سوال لغو کرنا کیا
ضرور ہے اور اگر فی الواقعی آپ جناب امیر علیہ السلام کو داخل آیہ
نہین جانتے تو پھر خارجی کے پردہ مین آنیکی کیا ضرورت ہے ہمسے
صریح یہی سوال کیجئے کہ ثبوت نبوت اور قرآن مجید کی منزل من اللہ
ہونے کا لا و جس مین والسابقون الاولون ہے تو سب سے بہتر تھا
اب تو یقیناً آپ نے جس قدر جوڑ اور ٹانکے لگا رکھے تھے سب ڈھیلے

ہو گئے ہون گے اور حمیری کی رنگت مین بھی اوداسی آگئی ہو گی اور جاہیے آپ تفسیر پڑہیے اور جاہیے متن مگر بدون خاتمہ بالخیر حضرات ثلاثہ کا ثابت کئے سب بیفائدہ ہے اور ہمارے نزدیک بیکار اور آپ بھی ضرور اچھی طرح جانتے ہین کہ جسنے عمر بہر بت پرستی کی ہو شراب پی ہو اور انواع معاصی کا مرتکب ہوا ہو مگر مرنے کی پہلے مسلمان ہوا ہو توبہ کی ہو تو وہ جنت مین ہو نچیگا مگر کیا مسلمان ہوا ہو جیسے ہم ہین اور اوسنے علی ولی اللہ کی گواہی دے اور یہ جناب امیر علیہ السلام کو بعد رسول خدا کے امام جانتا ہو اور کسی دوسرے کی امامت کا بجز گیارہ اولاد جناب امیر علیہ السلام کا قائل نہو مگر جسنے عمر بہر عبادت کی ہو سد الفقاین بسر کی ہو سچ بولا ہو عدل کیا ہو حیا کی ہو مگر سر مو اطاعت الٰہی یا رسالت پناہی مین اوس سے فرق آیا ہو گا تو وہ سیدہا جہنم کو چلا جاویگا اور جب حب علی سے دل خالی ہوا اور اسلام سے گیا اور دوسری آیت کی تفسیر جو اپنی پڑہی اوسکی کوئی ضرورت نہین ہے صرف آپ کو اسمین سارا اہتمام فرمانا تہا کہ جنکی فضایل یہ آپ ہم کو یقین دلانا چاہتے ہین اونکا حسن خاتمہ ہم کو باور ہو جاوے اور بس ورنہ تا وقتیکہ اون حضرات کے حسن خاتمہ پر ہمکو اطمینان ہو جاوے ہم تاویلات کرتے جائین گے اور فضایل سنے اونکو سبکدوش کرین گے —

آیات بینات از الفاظ تبرا جواب شیعون کا آیات فضیلت صفحہ ۷ سطر ۲ تا الفاظ قرآن شریف مین تحریف کر دیجاوے صفحہ ۲۷ سطر ۱۴ —

آیت اخری حضرت سلامت جو حق تعالی سے خایف ہین اور جنکو

حقتعالے کے عدل وانصاف پر پورا یقین ہے وہ ہماری طرح کہیں
گے ہان صاحب جن مہاجرین کے حق مین حق تعالے نے فرمایا کہ مین اونسے
اور وہ مجھسے راضی ہین اونمین وہ سب مہاجر وانصار جو دوا ب موجود تھے
کسیطرح پردیس کو آئے یا لڑے بھڑے ہیں سب مراد نہین ہین اور
ہم کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو جناب صدیق
اکبر کا اطمینان کر دیا تھا چنانچہ جذب القلوب کی حدیث اگر آپ کو یاد
نہ ہو تو پھر پڑھ لیجئے اور بھی اوسی قسم کی حدیث دیکھ لیجئے اگر جناب
خلافت مآب نعلین تھے کہ اونسے اللہ راضی ہے اور وہ خدا سے
راضی اور انکی پاس سند اعملوا ماشئتم موجود ہے تو پھر اونکو کیا غم
تھا جو روئی اور رسول خدا صلعم سے سائل ہوئے اور جواب پایا کہ
معلوم نہین کہ تم بعد میرے کیا احداث کروگے دوسری حدیثون مین
تو جناب والا کو کہو ما ای پھر ای باتون کے بنانے کا موقع ملتا اور یہہ
آپ فرماتے کہ جناب رسول خدا نے جو یہہ فرمایا کہ حوض کوثر سے
اکثر جو ہٹ جاتے ہونگے کہ ہم اصحاب ہین اور مین بھی کہونگا کہ یہہ میرے
صحابہ ہین مگر فرشتے اونکو دھکیا کے ہٹا دینگے اور یہہ کہینگے
کہ آپ نہین جانتے کہ انھون نے آپکے بعد کیا کیا ہے اون صحابہ سے
مراد ہے جو خارج از مہاجرین وانصار مثل عبد اللہ بن ابی سلول کے تھے مگر
حضرت نے ایسی حدیث کا حوالہ دیا ہے جو خود سر آمد مہاجر یار غار کے
استغفار پر ہے جس مین نہ چون ہو سکتی ہے نہ چرا ایش غور فرمائیگا
کہ جناب قاضی صاحب رحمتہ اللہ علیہ کے جس قدر عبارت آپنے
نقل کی اور جسکو آپنے اونکی عبارت قرار دی ہے اور جسکے تصدیق

آپ ہی ذمہ دار ہین ہم آپ کے اعتبار پر لکھتے ہین کہ ایک نقطہ بھی اونکا
بیکار نہین اور جرح سے خالی ہے یہہ آپ ہی کہہ سکتے ہین کہ سیر بن مخشت
و اعتقاد مین بس ہست یا یہہ کہ چاہو اچھا ہو چاہو برا افعال ظاہریہ بری
ہون یا بہلی جو مہاجر اور انصار کی صف مین لکھہ گیا وہ خدا سے راضی اور
اوس سے خدا راضی ہے مگر ہم ایسا نہین کہہ سکتے ہم اوسی کے حق مین
کہہ سکتے ہین جو مرتے دم تک کسی جرم کا ملزم نہین ہوا اور اسے ضرورت
ہے ہکو اور ہمارے تمام علما کو یہہ کہنا برا ہے اور قیامت تک کہین گے
کہ خدا نہین راضی ہوا مگر اوس سے جو کہ اوسکی اطاعت مین ثابت قدم رہا
اور جنت نہین طیار کی گئی مگر اوس کے لئے جو کہ اوس کے مرضی پر چلا
اور جو اوسکے گناہون سے بچا اور جو اوس حال پر ثابت قدم نہین رہا
اور اس سے نکل گیا محال ہے کہ وہ خدا کی رضا کا مستحق ہو آپ کو اختیار
ہے کہ آپ ہمارے سچے قول کو سراب بیابان کہہ کر مقولہ غول بیابان
کا یون پیش فرمائین کہ خدا راضی ہوا ان سب سے جو ہجرت کر کے
آئے یا جنھون نے نصرت کی اور انھین کیواسطے جنت تیار کی گئی چاہو وہ
اوسکی مرضی پر چلے یا نہ چلے چاہو انھون نے گناہ کی یا نہ کی چاہو وہ مثل
اوسوقت کے کی جب ہجرت کر کے آئی یا نصرت پر آمادہ ہوئے بدستور
قایم رہے یا ڈگمگ ہو گئی وہ سب خدا کی رضا کے مستحق ہین اور یہہ لو
جناب آپ کی عجب ہٹ ہے کہ سو طرح سمجھایا جاے مگر میان تمھوکی
ایک رٹ کہ ہجرت نصرت بیعت رضوان جنھون نے کی وہ اوسوقت
کی ہی کہ جب غصب خلافت اور عداوت اہل بیت کا پتہ بھی نہ تھا اور
جبکہ قبل بنیاد غصب خلافت اور عداوت خطاب رضامندی الٰہی حاصل

ہو چکا تو وہ مٹ ہی نہین سکتا اس موقع پر مجھے ایک ذی رتبہ اہل سنت
کی تقریر یاد آگئی کہ اونہون نے فرمایا کہ فلان صاحب نے ایک انگریزی
اپنے افسر کو ہر طرح اپنے کام کاج اور طریق عمل سے راضی کر لیا اور
سارٹی فکٹ حاصل کیا اوس کے بعد وہ کھلا کھلی بد اعمالی کرنے لگے
کسی نے اونکے دوستون سے کہا کہ یار سارٹی فکٹ کی تو شرم کی ہوتی تو
اونہون نے جواب دیا کہ عجب سفیہ ہو سارٹی فکٹ دیانت کا جب
مل گیا تو کیا اب وہ منسوخ ہو سکتا ہے جیسے ہی اون ذی رتبہ نے
اپنی تقریر ختم کی تو مجھے حضور کی تحریر یاد آگئی کہ جب خلفاء ثلاثہ اور اونکے
تابعین کو سارٹی فکٹ رضی اللہ و رضوا عنہ کا مل گیا تو پھر ارتکاب گناہ سے
وہ منسوخ نہین ہو سکتا اور نہایت عنی آئی افسوس ہے کہ ہم سو سند
لاتے ہین یقین دلاتے ہین کہ جناب والا چاہو ہجرت کی ہو یا ہو نصرت
مین ہر قسمی ہون چاہو بیعت رضوان کی ہو مگر اونکو جنہون نے آخر کو اپنے
جوہر فطری کو کھلائے کچھ حاصل نہین ہوا اگر آپ فرمائین کہ عطیۂ الٰہی ضبط
نہین ہو سکتا تو خیر آپ ایسے ہی عالی خیال مین مبتلا رہین اور ہمکو تو آپ
ہی کے مانی ہوی حدیث جو حضرت صدیق کے استفسار پر جناب رسول
خدا نے فرمائی کہ معلوم نہین تم میرے بعد کیا کروگے آپ کے خاموش
کرنے کے لیئے کافی معلوم ہوتی ہے اور زیادہ بکنے اور طوالت کی ضرورت
ہم نہین پاتے ماشاء اللہ و آیہ الذین آمنو و ہجروا کے پڑھنے سے آپکو
کیا فائدہ ہوا جبکہ ہم یہہ کہتے ہین کہ جو بعد جناب رسول خدا کے امامت
پر ایمان نہ لایا وہ درحقیقت رسول خدا پر ایمان نہ لایا تھا تو ہم اونکو
جو بعد جناب رسول خدا خود خلیفہ بنتے یا جن لوگون نے خلیفہ بنایا یا

ہم اون کے صاحب ایمان ہونیکے قایل کب ہین اور آپ بھی غور فرماین گے تو جو ہم سمجھے ہوئے ہین اوسیکو پاوینگے آپ کو مغالطہ صرف یہہ ہے کہ امامت کی بنا بعد وفات جناب رسول خدا ہوئی ہے دہالانکہ بنا امامت بروز ازل ہوئی تھی جیسے ہی آپ کے سمجھ مین یہہ بھید آگیا اوسیوقت آپ بھی مان ہین گے کہ جو اوسوقت تک سمجھے تھا غلط تھا ہم لکھتے ہین کہ جن لوگون نے امامت سے انکار کیا اونہون نے جو خدا اور رسول کی تصدیق کی تھی وہ بو بھی اور جو ہجرت اور نصرت کے متعلق اوسکے سرزد ہوا وہ لغو اور لاطایل اور بے سود تھا اور یہہ جو آپکو خیال ہے کہ خدا نے یہہ نہین فرمایا کہ جو ایمان لاوینگے اور نیک کام کرینگے اونکو جنت دونگا بلکہ وہ تبارک و تعالی ایک امر گذشتہ اور ایک گروہ کے ایمان کی خبر دیتا ہے اور اونکو مومن تصدیق کرتا ہے سوا اسکے یہی یقین ہے کہ جب آپ اوسی حدیث پر غور فرماینگے جو صدیق صاحب کے سوال پر ارشاد ہوئی اور یہی دوسری حدیثون پر جن مین صریح وصاف ہے کہ اکثر مدعی صحابیت حوض کوثر پر میرے پاس آنا چاہینگے اور مین بھی اون پر گمان صحابہ کا کرونگا مگر فرشتے اونکو ہٹا دینگے کہ یہہ وفادار نہین رہے تو فرمودہ رسول کو خلاف نص آلہی نہ پاکر ہمارے ہم اعتقاد ہونگے کہ آیت مین اونہین ایمانداروں کی حصر ہے جو بعد رسول خدا امامت کے قایل رہے یہہ آیات نہ قصص کے ہین نہ امر و نہی کے مگر متشابہات مین اور اونکے معنی بجز راسخون فی العلم ہمارا آپکا کام جاننے کا نہین ہے اون اسپنے من مانی گانٹھی کا آپکو اختیار ہے باقی مثال قصہ کی دیگر حضرات منکرین امامت کو داخل وعدہ غفران الہی ٹہرانا اور آیات قصص کو

منطبق کرنا ور حقیقت کلام الہی کا تحریف کرنا ہے۔
آیات بینات از الفاظ پس باوجود ایسے نص صریح کے صفحہ ۲۷ سطر ۱۸
تا الفاظ لہ ولیاً مرشداً صفحہ ۳۰۷ سطر ۵ ۔
آیت اخریٰ جو کچھ آپ نے فرمایا اس سے تو ہمارے اعتقاد کی تصدیق
ہوتی ہے نہ آپ کا مدعا ثابت ہوتا یہہ ہی تو ہم کہتے ہین کہ جو مہاجر و انصار
پاک صاف دنیا سے گذر گئے تھے وہ ہی مصداق رضی اللہ ورضوعنہ
ہین یا وہ کہ جنکا ایمان پر خاتمہ ہوا غور فرمائی کہ جسطرح سبب تکلف اصحاب
کہف کا نام آپ نے نلیا اور اون اصحاب رسول خدا جنہوں نے
ایمان اہانت سے انحراف کیا اونکے ایمان کا قصہ منطبق کرنا چاہا الیسا
ممکن ہے دیکہئی وہ واقعی قصہ ہے اور جسطرح ایک اور ایک دو کے
سوا کچہہ نہین ہوسکتی وہان گنجایش نہین خلاف آیات مستدلہ سرکے اب
مین صرف اتنا کہونگا کہ اگر آیات کے معنی یون ہی سے لینے اور معنی بنالینے
اور بتانے کا اختیار رہے تو پہر اقرار نبوت اور تکالیف دین اسلام
اور روزہ و نماز و ادا سے حج و خمس و زکواۃ وغیرہ اطاعت اوامر و نواہی
بیکار ہے حق تعالے نے صاف صاف فرما دیا ہے ان الذین قالوا
ربنا اللہ ثم استقاموا فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون
اولئٓک اصحاب الجنۃ خالدین فیہا جزاء بما کانوا یعملون
یعنی جن لوگون نے کہا پروردگار ہمارا خدا ہی اور قایم رہے اونکو خوف
نہین ہے اور وہ غمگین ہونگے وہ لوگ صاحبان بہشت سے ہین اور
ہمیشہ اوسمین رہنے والے ہین بدلہ ہے اوسکا جو وہ کرتے رہے فرمائی
عقدۃ ان زنکال جوتی سروپ کے ماننے والے اور وہ سب جو کہتے ہین

رہا ہو ہم رام چندر جی کو پرمیشر کہین یا کرشن جی کو مراد ہماری خدا واحد سے ہے اور ہرگز وہ خدا نہین ہین اگر رام چندر ہی خدا بن گیا اور راوی نے کبھی اوسکو کرشن کہا یا کبھی برہما بنا اور کبھی کچھہ اور کبھی کچھہ تو اوسکے وحدانیت تو نہین بدلی اور قیامت کا اقرار کرکے اسی پر قایم رہین یا یہودی اور نصرانی تکذیب جناب رسول مختار کی کیجایٔن اور وحدانیت خدا کو مان کر قایم رہین تو حسب اعتقاد آپ کے وہ سب بہشتی ہوی پہر اگر ان دعوؤن سکے ردبرو سیپارہ اول کے چوتھے رکوع سے فمن تبع ھدایا فلاخوف علیھم ولاھم یحزنون والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولٓئک اصحاب النار ھم فیھا خالدون یعنی جو شخص پیروی کریگا ہماری ہدایت کی وہ نہ غمگین ہوونگے اور وہ لوگ کہ انکار کیا اور تکذیب کی آیات خدا کی وہ گروہ ملازمان دوزخ کے ہین کہ وہ بیچ اوسکے ہمیشہ رہینگے پڑہ کر قایل کیا جاے کہ بہائی یہہ بہی تو قرآن شریف مین موجود ہے کہ جو پیروی کریگا ہماری ہدایت کی اوسکو خوف نہین ہے اور یہہ بہی تو دیکھو کہ حق تعالے نے منکرین آیات کو کافر اور مقام اونکا جہنم فرمایا ہے تو وہ جواب مین یہہ آیت پہلے ہی سیپارہ کے آٹھوین رکوع سے پڑہ دین ان الذین امنوا والذین ھادوا والنصاریٰ والصابئین من امن باللہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلھم اجرھم عند ربھم ولاخوف علیھم ولاھم یحزنون یعنی وہ لوگ کہ ایمان لائے و یہودی و نصرانی اور وہ کہ خارج ہوی اون کا مذہب سے جو شخص کہ ایمان لاے خدا پر اور یوم قیامت پر اور عمل نیک کئے اون کے واسطے نہین ہے خوف اور نہ وہ غمگین ہون اور کہین کہ آیات سے

مراد اقرار یا شہادت نبوت آپ کے پیغمبر صاحب کے ہوتے تو یہود و نصاری تو صریحًا منکر نبوت خاتم المرسلین کے تھے اور صابئین کا مذہب تو کھلا ہوا تھا کہ محمد صاحب کے نبوت کو نہین مانتے تھے اونسے وعدۂ بخشش کیون ہوا آیات سے مراد وہی اوتار ہین یا منو مان جی کا لنکا مین آگ لگانا وغیرہ ہے جبکو ہم مانتے ہین تو اونکے آگے آپ ایسے مسلمان رو کرہ جائینگے اور قایل ہو جائینگے یا کہ آپ ایسے بزرگون کو پھر کوئی نئے معنی تلاش کرنے پڑینگے مین آپ سے عرض کرتا ہون کہ ذرا بھی خدا سے اور خوف کیجئے روز حساب سے

آیات بینات ٭ از الفاظ دلیل عقلی اگر اس تقریر سے صفحہ ۳۷ سطر ۶ تا الفاظ وہ کافر ہے نہ مسلمان صفحہ ۴۷ سطر ۳

آیت اخری جو تفسیر آپ کہولتے اور اپنے مطالب کے موافق ڈہونڈہتے ہین تو ہمارے کتب مین جا ہو وہ تفسیر کی ہوئی جامعی حدیث کی ہرگز نہین ملنی کی پہر تکلیف مالا یطاق آپ ناحق اوٹہاتے ہین دیکھئے جو کچھہ آپ نے مضمون ڈھونڈہا اوس مین آمنوا موجود ہے اور آمنوا کی مراد غنیمت ہے کہ آپ نے سمجھہ لی ہے کہ تصدیق رسالت ہے پس اب اتنی غلطی آپ کی ہے کہ رسالت کی تصدیق مین آپ امامت کی تصدیق کو شامل نہین جانتے غرض یہہ ہے کہ جہان آمنوا آجاوے گا وہان ہم تصدیق رسالت اور امامت دونون کو مراد لینگے اوسوقت آپ کے لسانی اور چرب زبانی بیکار ہو جائیگی اور جب آمنوا کا لفظ موجود ہے تو ہر ایک مہاجر اور ہر ایک انصار کے نام کے ساتھہ ہم آمنوا لگا دینگے اور اگر اوسکا ایمان یعنی اقرار رسالت اور امامت ثابت ہوگا تو داخل آیت رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ مانینگے ورنہ

خارج کرنیکے یہہ آپ ہی کا دل گردہ ہی کہ کہین کہ نجات کے لئے حسن خاتمہ
کی ضرورت نہین ہے اور بے ایمان داخل عدہٗ رضی اللہ عنہم ہین ہمارے
تو مقدور سے باہر ہے اور ایک یقین کرنا کہ خدا تعالے جبکہ یہہ علم رکھتا
تہا کہ شدادؔ دعوئی خدائی کریگا اور بہشت بنائیگا اور فرعون بہی بنی اسرائیل
کا معبود بنیگا تو پہر وہ ہی حق تعالے کیون اونکو پالتا اور پرورش کرکے
وہ رتبہ جس سے رضامندی خدا تعالی کی ظاہر ظہور معلوم ہوتی ہے عطا کرتا
اور سیدہی سمجھنے کی یہہ بات ہے کہ اب اون لوگون کا جو صریح تکذیب خدا
کی کرتے ہین رتبہ کیون بڑہتا جاتا ہے اور اگر خدا قادر ہے تو اون بدمخولوں
کو سزا کیون نہین دیتا اگر یہہ جواب دیا جاوے کہ دنیا مین بدلہ نہین لیا جاتا
مگر عقبی مین اسواسطے یہان خدا اون پر اظہار رضامندی کا کرتا ہے
اور وہان شکنجہ عذاب مین جکڑیگا تو آپ ایسے بزرگ کیون مانیگے آپ
تو فوراً یہی کہین گے کہ جسکو خدا جانتا تہا کہ کافر ہوگا تو خدا پاک کے علم
غیب سے بعید ہے کہ وہ پہر اسپنے رضامندی بیان کرتا یا حضرت معاویہ
کی شان مبارک مین رضی اللہ عنہ ہمارے زبان سے کہلواتا۔

آیات بینات از الفاظ خیال کرنیکی بات ہی صفحہ ۴ سطر ۴ تا الفاظ
مہاجرین و انصار مومن اور مخلص ستہے صفحہ ۷ سطر ۱۵

آیت اخریٰ حضور تو بلا خوف و خطر و اندیشہ قہر ایزدی جو جی مین آتا ہی
اپنے دوستون کے خوش کرنیکو کہہ اوٹہتے ہین اور مطلق پیش و پس
نہین کرتے خیر اب ہم آپ کو آگاہ کرتے ہین کہ مہربانی کرکے اور تفسیر
کی تلاش مین وقت ہو تو تفسیر حسینی کو لیکر سورۂ ہود کو نکالئے اور
ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے سفر آیۂ و یا قوم لا اسئلکم علیہ

مالا ان اجری الا علی اللہ کیا تحریر فرماتے ہین آپ ہی سے کے
ایسے صاحب حضرت نوح سے کہتے تھے کہ قوم ارذال کو اپنے مجلس سے
خارج کر تو ہم تیرے پاس بیٹھین اور جنکی تو تعریف کرتا ہے وہ ظاہر مین جیسے
موافقت رکھتے ہین اور باطن مین تیرے مخالف ہین یہہ سنکر حق تعالے
فرماتا ہی کہ حضرت نوح نے جواب دیا ولا اقول لکم عندی
خزائن اللہ ولا اعلم الغیب ولا اقول انی ملک ولا اقول للذین تزدری
اعینکم لن یوتیہم اللہ خیرا اللہ اعلم بما فی انفسہم انی اذا
لمن الظالمین اور نہین کہتا ہون مین تمسے کہ میرے پاس خزانہ ہین علم
الہی کے اور مین جانتا ہون غیب تاکہ لوگون کے باطن کی خبر دون
اور نہین کہتا ہون کہ مین بیشک فرشتہ ہون کہ تم کہو تو ہمارے مثل بشر ہے
اور نہین کہتا ہون واسطے اون لوگون کے جنہین ذلت کے ساتھ دیکھتے
ہین آنکھین تمہاری اور محتاجی کے سبب اونہین ارذال مین سے لکھتے ہو
نہ دیگا اونہین اللہ بھلائی اسواسطے کہ حق تعالے نے آخرت مین اونکے
دینے کو جو کچھ طیار کر رکھا ہے وہ اس سے بہتر ہے جو تمہین دنیا مین ملے
اللہ خوب جانتا ہے وہ بات جو اونکے جیون مین ہے صدق اور اخلاص
اور اگر مین ظاہر نکرون اونکے اسلام کا حکم نکرون تو بیشک مین انسے توقع
ظالمون سے ہون اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام کو ظاہری پر حکم ہی چونکہ
مجھکو اخیر فقرہ آپ کی تفسیر کا دکھلانا تھا اسلیئے طوالت پر مجبور ہوا تاکہ کچھ کہنے
مین جیت نہ جای غرض عرض یہہ ہے کہ حق تعالے تو آپکی خلفاء راشدین
اور انکے مددگارون کے بطون پر واقف تہا اور جناب رسول خدا
صرف ظاہر پر اونکے بابت حکم کرتے تھے اور اسکے سوا ابھی ابھی تین آیات

ہم سورہ احزاب اور سورۂ بقر سے آپ کے حضور مین پیش کر چکے ہین
فرمائی وہ کفار کی شان مین حسب مراد و مقصد آپ کے ہین یا مسلمانون کے
لیئے ہین اب تو خدارا تھوڑا سا انصاف کیجئے دیکھئے تینون آیتون مین خدا نے
کفار اور یہود و نصارا سب کو موافق آپ کے خیال محال کی امید دی اور
سمجھا دیا کہ اونہین جو خدا کو مانتے ہین اور رسول کو نہین مانتے اور جنہون نے
اچھے کام کئے ہین اونکو کچھ خوف نہین ہے اور وہ بہشت مین رہینگے باقی
رہا یہہ دل خوش کرنا کہ جو ہجرت کر کے آیا اور بدعی نصرت ہوا وہ ضرور ہی
داخل آیت رضی اللہ ہے اور پھر یہہ معارضہ کرنا کہ خدا نے خلاف اپنے
علم کے جو رضی اللہ کہا تو کیا تقیہ کیا تھا یہہ آپ کی غلطی ہے ہم کہتے ہین
کہ خدا نے اون سے جنہون نے امامت سے بعد رسول خدا کی وفات
کی انکار کیا وعدہ ہی نہین کیا اسواسطے کہ خدا اپنے علم سے اونکو پہلے سے
ایمانداروں مین شمار نہین کرتا تھا اور اگر آپ اصرار سے کرتے جائین کہ
ایسا ہو ہی نہین سکتا تو خیر آپ ہی کے مسلمہ سے بحث کرتا ہون ملاحظہ
فرمائی کہ قرآن مجید مین سورہ ہود پارہ ۱۲ مین موجود ہے ونادی نوح
ربہ فقال رب ان ابنی من اہلی وان وعدک الحق وانت
احکم الحاکمین یعنی ندا کی نوح نے پروردگار سے کہا نوح نے اے
میرے پروردگار بیٹا میرا اہل میرے سے ہے اور وعدہ تیرا درست ہے
اور تو بہتر حکم کرنے والون کا ہے اس آیت سے صریح یہہ ہے معنی آپ کے
علما نے لئے ہین جو لکھے گئے اور ظاہر ہے کہ مراد یہہ ہے کہ پہلے سے حق تعالیٰ
نے حضرت نوح سے کہدیا تھا کہ طوفان سے تمہارے اہل محفوظ رہین گے
اور اوسی اعتبار سے جب فرزند غرق آب ہونے لگا حضرت نوح چلائے

کہ میرا بیٹا تو میرے اہل سے ہے اور وہ ڈوبا جاتا ہے حالانکہ وعدہ تیرا
درست ہے تو حضرت نوح کو خدا نے جواب دیا قال یا نوح انہ لیس
من اھلک انہ عمل غیر صالح کہا خدا نے ای نوح وہ نہین ہے اہل
تیرے سے اوسکا عمل غیر صالح ہے کہئیے یہہ خاطر خواہ اور تشفی بخش جواب
ہے کیا آپ کہین گے کہ معاذ اللہ خدا کو کچھہ تمیز نہ تھا کہ اہل مین فرزند بھی شامل
ہے اگر خدا کو آپ جاہل ٹھہراتے ہین تو حضرت نوح کو بھی قایل کرین کہ اونہون نے
خدا سے ایسا کیون کہا کہ جس سے بیٹے کو خدا کا اہل سمجھنا حضرت نوح سے
باور کر لیا تھا ایسا ہی تو آپ خدا کو جاہل لکھکر سمجھا چھوڑا سکتے ہین یا حضرت
نوح کو معاذ اللہ نا فہم لکھکر باتین بنا سکتے ہین مگر چلنے والی کوئی بات نہین
ہیکی یون ہی حضرت جب وہ لوگ جنہون نے بعد وقوع قیامت انتقال جناب
رسول خدا انکار امامت کا کیا ہے خدا کے روبرو جب جاکر آیہ رضی اللہ عنہ
عرض کرین گے وہ عادل اور عالم ازل و ابد فرمائی گا تم اونمین نہین ہو اور اگر
آپ کا جی چاہے تو جس قدر آپ نے باتین بنائی ہین کہ خدا یون آیہ رضی اللہ
عنہ مین شرط لگاتا اور یون استثنا کرتا ہین بھی فرمائی تو آیہ نادی نوح
مین مضامین آفرینی کرون اور دو تین جز مین اونکو سما دون چونکہ وہ
بیہودون کا کام ہے مین کیون کرنے لگا مگر دربردہ جو آپ نے تقیہ اور
بدا کا طعن کیا ہے سو اوس کا جواب یہان بے محل ہے اور اوسکو کچھہ تعلق
آپ کے اعتراض سے نہین ہے اگر آئندہ خاص کر اپنی کچھہ تقیہ اور
بدا سے نتیجہ فضیلت اون صحابہ کے جنکی جبط وحبط عمل جنکے ہم معتقد مین
کچھہ نکالا تو ہم نے تقیہ آپ کے تقیہ کے بابت عرض کرین گے اور بدا بھی
ثابت کر دین گے جاکو اس مین کیا عذر ہے آپ اپنے اعمال و اقوال کے

ذمہ دار ہین اپنے منہہ سے جو چاہے الزام خدا اور رسول پر دیجئے اپنے
نزدیک جس چور کو چاہے سا ہ ٹھہرا لیجئے جس مجرم کے نسبت آپ کا جی
چاہے بری کیجئے ہزار ہون دلیل لاسے عاقل کو جاہل جاہل کو فاضل ذلیل
کو جلیل جلیل کو خضر کیجئے کون آپ کی زبان پکڑ سکتا ہے ہم ہزار طرح
کہین لاکہہ سمجہائین مگر جب سادہ فہم ہی ٹہرو مثل مشہور ہے جو اندہے سے
آگے بڑ گئے اپنے بہی آنکہہ کہو بیٹہے اس سے کہی کہہ چکے اور اب بہی
کہتے ہین کہ جناب رسول خدا اپنے علم پر خلاف ظاہر کیونکر حکم دے سکتے
تہے آپ کے فاضل کامل صاحب تحفہ خود ہی معترف ہین کہ دعوی حضرت
فاطمہ جو بابت فدک کے ہوا اوسمین بیچارے ابوبکر پر سخت مشکل آپڑی
تہی کہ اگر وہ رعایت حضرت فاطمہ کی کر جاتے تو آیندہ مقدمات اور عمال
کو سند طرفداری کی ملجاتی بس یون ہی سمجہ لیجئے کہ اگر جناب رسول خدا اپنے
علم پر بلا شہادت و ثبوت کوئی حکم دیتے تو کیونکر دیتے اور اگر دیتے
تو آیندہ کو بے ایمانون کو بے ایمانی کے لئے کتنے راستہ کہلتے اور اگر
فرمائی کہ قتل الموذی قبل الایذا ضرور ہے سانپ کو دیکہتے ہی مار ڈالتے ہین
بچہو کو بخیال عادتش این است ہلاک کرتے ہین اوسیطرح خلفا کی نسبت
اندیشہ غصب حق ائمہ تہا اونہین کیون نہ مار نکالا تو سانپ بچہو اور ان بلا
بلا کو کی مثال ہو نہین سکتی ان مین عقل منفعلہ ہے آج کچہہ خیال کرلے
کلہ کچہہ سمجہتا ہے اگر آج گناہ پر تلا تو کلہہ توبہ کی راہ پاتا ہے اگر ایسا ہی اندلشہ
جایز ہوتا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی تو خبر ضرور لیجاتی یا یزید کی پیدایش
کی رخنہ بندی ہوتی افسوس ہے کہ ایسے لایعنی اور بے معنی باتون سے
حضرات خلفاء ثلاثہ یا اونکی صاحبان معین کے فضایل ہماری روایتون سے

سے لکہنے کو آپ بیٹھے تھے آپ خدا کا کارخانہ کیون نہین دیکھتے کہ کروڑون
کافرون کو روزی دیتا ہے اور ہلاک نہین کرتا اونکو رتبہ بھی نہین دیتا ہے
اونکو بادشاہ بھی کرتا ہے قتل و قمع مومنین پر مقتدر کرتا ہے تو کیون کرتا ہے
کیا وہ نہین جانتا کہ ہلاکو کیا کرنے کو تہا اور فرعون اور شداد کے کیا مقاصد
تہے اگر آپ کے قدرت مین حق تعالی سے سوال کرنا و جواب حاصل کرنا ہو
تو پوچھئے کہ ہلاکو و جملہ کفار کو تو نے کیون پہلے ہی سے نہ اوٹھا دیا اور
جب اوسکا فیصلہ کرا لیجئے تو اپنی تعداد اور کفار کا شمار کرلیجئے اسلئے اور ارشاد
فرمائی کہ کون زیادہ ہین وا اور جو آپ نے لکھا ہے سو اگر وہ بہ تقلید یادری
عماد الدین کی ہے یعنی جیسا اوسنے اپنی عداوت سے حضرت رسول خدا کی
شان مبارک مین اپنی کتاب کے صفحہ ۱۰ مین لکھا ہے ویسا ہی اسنے
جناب امیر اور حضرت فاطمہ کی کیفیت استغاثہ و طلب اعانت کو لکھدیا ہے
تو اوسکی بابت ہمکو نہایت افسوس ہے و اگر آپ نے طعناً لکھا ہے تو حق
تعالے سے آپ اوسکا بدلہ پائینگے مین اوسی عماد الدین کی تحریر صفحہ ۲۴۹ پر
آپ کے توجہ کو رجوع کرتا ہون وہ لکھتا ہے بریدہ کہتا ہے کہ مین نے خالد
سے اوسوقت کہا دیکھ اس علی نے کیا بیہودہ حرکت کی ہے پھر مین نے
علی سے کہا کہ آپ نے یہہ کیا کیا کہ محمد صاحب کے حصہ مین ہاتھ ڈالا پھر
مین نے مدینہ آکر محمد صاحب سے کہا وہ سنکر مجھسے خفا ہوگئے اور کہا علی
اور مین ایک ہین وہ میری بعد تمہارا بادشاہ ہوگا اوس سے دشمنی نرکھو
کہ جس سے ظاہر ہوگا کہ آفتاب پر خاک نہین پڑ سکتی اور جناب امیر علیہ السلام
پر جسنے اتہام لگایا کیا پھر پایا اور فضیلت کا رتبہ ایسا ہونا چاہیئے نہ کہ ہیچ
کیا ویسے باتین بنانا خیر آپ نے جو جو کلمات طعن لکہتے تھے لکھدئے اسنے

تو بھی مین کہتا ہون کہ اگر آپ کو غصہ نہوتا تو آپ ضرور دیکھتے کہ جناب سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کے نانا جناب رسول خدا تھے اور آپ کو انکار نہین ہے کہ جناب امام حسین سید شباب اہل جنت ہین اور اونکا جھولا فرشتون نے بحکم خدا جھولایا گویا تون مین کہلایا اور اوس قدر منزلت پر مسلمان آگاہ تھے اور صرف لغہ۴۶ برس کا زمانہ گذرا تھا کہ لا اقل دس ہزار اشرار اونکو عرصہ کرب و بلا مین گھیرے کھڑے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ مین تمہارے رسول کا نواسہ ہون خود نہین آیا تمہارے بلانے سے آیا ہون تم کو شرم نہین آتی کہ تمہارا مہمان عون پیاسا ہون بے یار و انصار رہگیا ہون تم اپنے کو جس اعتبار پر مسلمان کہتے ہو مین اوس اعتبار کا افتخار ہون مگر کسی غدار کے کان پر جون نہ رینگی تو پھر ظلم و جور کا جب دور ہو قدرت کا قہر نازل ہونے لگتے اور بدعت کا ڈنکا بجے تو تب مظلوم کی کون سنتا ہے پس جناب اگر جناب خامس آل عبا کا استغاثہ کرنا صحیح اور اوسکی عدم شنوائی درست ہے تو جو کچھ آپ نے فرمایا وہ سب بجا اور درست ہے اور کچھ شبہہ نہین ہے کہ حضرت سید الشہدا کا معاملہ بھی ویسا ہی تھا اور ہم کو کچھ عذر نہین ہے کہ جب حضرت فاطمہ صلوات اللہ علیہا نے استغاثہ کیا اور جناب امیر علیہ السلام کی کسی نے نہ سنی تو اوس وقت کے سننے والے بھی ایسے ہی تھے جیسے استغاثہ جناب سید الشہدا پر کان نہ دینے والے مگر الحمد اللہ کہ جنہون نے جناب سیدہ صلوات اللہ علیہا اور جناب امیر علیہ السلام کے استغاثون پر کان نہ دی تھے اونکی بھی سزا اونہین کی قسم کی آدمی سے ہوگئی اور جیسے اونکی روحین تھین ویسے ہی فرشتے عذاب کے لیئے نازل ہوئے کتنے کی موت مارے گئے اور اونکی

القاب جناب مرغوب ترجمہ تو رنہو بابو اگر گئے آیت اخری

جورون کے رحم مین نطفہ حرام ڈالے
سے اطمینان حاصل فرمایئے —
آیا بینات از الفاظ پس ای حضرات شیعہ سوای ان صد تون سکے
صفحہ ۶۷ سطر ۶ تا ۱۱ الفاظ حال لوگون کو معلوم ہوجاوے صفحہ ۶۷ سطر ۲
آیت اخری یہہ آپ ہی کو زیبا ہے کہ سیاہ و سفید مین امتیاز نکر سکین
اور اور شاہ کر نہ جانین آقا اور غلام مین تمیز نکر سکین آپ ہی کو ایسا اعتقاد
اور ایمان مبارک رہے جو آپ رحمت و مغفرت کی اس طرح قایل ہین
جیسے مسیحی خدا کی عدالت پر اس قدر مصر ہین کہ حضرت آدم کو جو بہشت سے
حق تعالی نے خارج کیا تہا تو ان کو اور ان کی اولاد کو توبہ و استغفار پر بہی
بہشت مین داخل نہین کر سکتا اور اگر داخل کرے تو منافی عدالت ہوجاے
یقین ہی آپ کو بہی اس پر یقین نہ آئے کہ کبہی ایک ہی شخص گناہ کرتا ہے
اور عاصی ٹہرتا ہے کبہی وہ ہی توبہ کرکے مومن ہوتا ہے کاش جنکی بدا جی
مین آپ صرف زبان ہین تو یہ ثابت ہوئے ہوتے تو ہم بہی آپ سے ہمزبان
ہوتے ہمکو نہایت تالم ہے جب آپ حضرت موسے کے حال سے واقف
ہین اور حضرت مسیح علیہ السلام کی کیفیت گرفتاری سے جاہل نہین ہین
اور یہہ بہی آپ کو معلوم ہے کہ جناب امام حسین علیہ السلام کس ناچاری
سے بخوف یزید مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ کو تشریف لیگئے تہے پہر جاہل
بنکر تعجب کرنا اور یہہ لکہنا کہ وہ لوگ جنہون نے ساری عمر ایمان کی کرتوت
کی عقل اور ایمان اور حیا اور انصاف کے خلاف ہے کہ بلکہ جاین بندہ لوا
جن اشخاص کے طبایع استعداد قبولیت کی رکہتے ہین وہ متاثر ہو سکتے ہین
اور جنکی طبیعت مین استعداد ہے نہین ہوتی او نیز نیک صحبت کا ستعدا[illegible]

اثر نہین ہوتا اگر آپ کو یاد نہو تو یاد فرمایئے کہ حضرات ابو بکر و عمر برابر بہالہا
سنا کیے کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم پر شجر و حجر سلام
کرتے ہین پہر اون دونون صاحبون پر اوس سلام کا کچہہ اثر ہوا تہا مگر پہہ
جو وہ اسلام لائے اور پہر اونہون نے امامت کے قبول سے انکار کیا اور
اپنے ساتہہ ویسے ہی ایمان لانے والون کو منحرف کردیا تو کیا عجب ہے
اگر اون کے دلون مین استعداد قبولیت کی ہوتی تو پتہرون اور درختون
کو بولتے ہوئے سنتے کہ السلام علیکم یا رسول اللہ اور دل مین اثر ہوتا اور
حدیث ایسی صحیح اور ایسی عجیب اعجاز کا اون حضرات کے دل پر اثر نہوا تو تری
باتون سے جو اثر ہوا ہو وہ کسی گنتی کا تہا مگر ایسے کہلے اور مسلّمہ اعجاز
کی بابت آپ بلا لحاظ مرتبہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچہہ
کہہ فرمانے لگین تو مین ایک ایسی مثال عرض کرتا ہون کہ جس مین چون وچرا
کی گنجایش ہی نہین ہے اسلئے کہ آپ آپنے جناب امیر معاویہ کے نسبت
انکار نہین کرسکتے کہ وہ صحابی اور صحبت اور تربیت یافتہ مجلس جناب رسول اللہ
صلعم تہے اور جب وہ حاضر باش تہے اور اونکی حق مین جناب رسول خدا
صلعم کا دعا کرنا آپ کو قبول کرنا پڑیگا تو ظاہر ہے کہ وہ پکے صحابی تہے اور
اونپر پورا اثر صحبت رسول اللہ کا ہوگیا تہا پہر باین ہمہ اونکی شان اقدس
دار مین جو جناب شاہ عبدالعزیز نے فرمایا کہ وہ ابتدا سے خلافت
جناب امیر علیہ السّلام سے تا تفویض خلافت جو بجانب حضرت امام حسن
ہوئی باغی تہا اور سلاطین جابرہ مین شمار ہوا تو جب اوس امیر سے کہ
بغاوت اختیار کی تہی تو تاثیر صحبت رسول مقبول کہان رکہدی تہی سوا اس
اسپر بہی غور فرمائی کہ جیسا حضرت موسی علیہ السّلام کے پہاڑ پر جانے سے

باین ہمہ کہ حضرت ہارون موجود تھے اونکے صحابی جو خیر سے ویسی ہی فضیلت
مہاجر کی رکھتے تھے جو آپ کے حضرات کو نصیب تھی گوسالہ پرست ہوگئے
اور حضرت مسیح کو اونہین کی اون حوارین مین سے جو بہت کچھہ معجزہ حضرت
کے دیکھہ چکے اور صحبت مین رہ چکے تھے ایک نے گرفتار کرایا اور بہت
اون ایماندار رہکر بے ایمان ہوگیا تو پہر محل استعجاب کیا باقی رہگیا اور
اگر یہہ کہا جاے کہ انبیا کی صحبت انسانی تھی تو دور جائیے اور آسمان کی
خبر لیجئے شیطان کو دیکھئے کہ باوصف اس کے کہ بروقت و ہر لحظہ شان
کبریائی دیکھتا تھا اور کیسے جلیل القدر فرشتون کے ساتھہ رہتا تھا اوسی
صحبت نے کیا اثر کیا اگر فرمائیں کہ وہ سب غیر تھے تو انبیا کے فرزندون
کو دیکھئے کہ حضرت نوح اور حضرت یعقوب کے فرزندون پر صحبت نے
کیا تاثیر کی تھی افسوس ہے کہ ایسی باتین بنانا اور اونکو ہمارے سامنے
پیش کرنا سراسر مخالف عقل ہے ہان اپنے معرفون کو احمق بنانا اور
اون کے کان مین کچھہ کہکر مرید کر لینا مضایقہ نہین کیونکہ ایسا تو ہوتا ہے
آیا ہے افسوس ہے کہ جن کے روبرو خاندان نبوی پر صریح ظلم ہوا اور
جس کے آپ کے علما مقر ہین اونکے وقوع پر نہ کسی نے زبان منہہ سے
نکالی اور نہ کسی نے آستین سے ہاتھہ باہر کیا اونکی آپ مثالین دیتے
ہین اور مداحی فرماتے ہین سو آپکو اختیار ہے جو کچھہ آپ نے اب فرمایا
اوسکو کسنے روکا اور ایندہ جو آپ لکھنا چاہتے ہین یا لکھینگے تو کون
ہاتھہ پکڑ سکیگا مگر ایمان ہو تو فرمائیے کہ ہمنے جو کچھہ عرض کیا اوسکی
بابت بجز بجا و درست کے کیا فرماوینگے۔
آیات بینات ازالتفاظ اعلموا یا ایہا الخلائق ہداکم اللہ تعالے صفحہ ۷۷

سطر ۸ تا الفاظ اور اب اونکا پتہ نہین چلتا صفحہ ۷ سطر ۲ ۲
آیت اخرٰی جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا وہ نری زٹل یا ہزل ہے اور ہم اوس کے متعلق کچھ لکھنا بیفائدہ جانتے ہین اور صرف اتنا آپ سے کہتے ہین کہ اگر آپ مین کچھ سچائی کی خو یا راستی کی بو ہوتی تو اون بارہ ہزار صحابیون کے نام لکھکر ہر ایک کے بابت جو آپ کو ثابت کرنا تھا ثابت کرتے اور تب ہم پر الزام دیتے۔
آیات بینات از الفاظ غرضکہ اب دو دعوی جو ایک دوسرے سی صفحہ ۷ سطر ۳ ۲ تا الفاظ جنپر ارتداد دینے کا اطلاق ہے صفحہ ۹ ۷ سطر ۱ ۰
آیت اخرٰی جو کچھ آپ بیان فرما رہے ہین یہہ صرف آپ کا جوش اور خروش ہے یا کہین سے کوئی سند کسی کا قول کسی کتاب کا حوالہ ہے کہ جسکو انسان پہلے دیکھے پھر آپ کی تقریر کو جانچے کہ اوس کے مطابق ہے یا خلاف اور تب آپ کے خوش بیانی کے پرکھچے اور اوڑا دے اور یون تو ہم سب کچھ جانتے ہین اور جو کچھ صحابہ کی گت بدولت حضرات ابو بکر و عمر کے ہوئی وہ چھپی نہین ہے مگر چونکہ سرکار کو اعتراض ہے لہذا پہلے مواد یہان سے آپ نے جمع کیا ہے اوس کا نشان دیجئے تا ہم دیکھین کہ آیا اوسکا کیا منشا ہے رہی آپ کی شوخ طبعی اور حسن مذاق تو وہ آپکو ابدالآباد مبارک
آیات بینات از الفاظ بعد اس کے جب یہہ خیال کیا کہ منجملہ صفحہ ۹ ۷ سطر ۸ ۱ تا لفظ بازیچہ طفلان بنایا ہی صفحہ ۰ ۸ سطر ۲ ۱
آیت اخرٰی یہہ بھی جو کچھ آپ نے فرمایا وہ صرف آپ کی خوش بیانی ہے اور محض بے سود خیال ہے جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے اوس کے بابت آپ خود ہی فرماتے ہین کہ جو کچھ آپ بیان کر رہے ہین وہ کتب شیعہ مین

ایسے ایک دوسری سے مخالف ہین کہ کسی کی تصدیق کرنی موافق اصول عقلیہ کے
محالات سے ہے تو پھر باتون کے بنانے سے سواے اسکے کہ جہلا آپ کے
تحریر کو حق سمجھین عقلا کے لئے کوئی فائدہ نہین ہے افسوس ہے کہ ناحق کاغذ سیاہی
کا آپ نے خون فرمایا ہے مگر یہہ آپ کا فرمانا سچ ہے کہ خلیفہ ناحق پر سینے والے
تین تھے اور باقی اون کے معین اور مددگار رہتے تھے اور کچھہ شبہہ نہین مددگارون
کا شمار بہت زیادہ تھا اور اونہین کچھہ دباؤ اور امداد سے اپنے کرتب پر
تینون صاحب کامیاب ہوے اور یہہ بالکل سچ ہے کہ جو تینون صاحبون
کے افعال خلاف حکم خدا و رسول جانتے تھے وہ نہایت قلیل تھے سو وہ بھی
یاراے اظہار مخالفت نہین کر سکتے تھے پھر تلوار سے تلوار زبان کا زبان
اور لشکر کا لشکر سے جواب کون دیتا آپ نے سنا ہوگا کہ جنکی دمگ اونکی
تیغ پہلے حیلہ و مکر کا جال پھیلایا اور اوسمین جب کچھہ لوگ پھنس گئے تو اون کے
ذریعہ سے خلیفہ بنے اور جب بن گئے تو پھر بادشاہ تھے جسے چاہتے قتل کرتے
جسکو چاہتے لوٹ لیتے چنانچہ جنھون نے خلاف اونکے ایما و اشارہ کے کیا
اوسکو جلاوطن کیا طرح طرح کی کوششین کین اگر وہ خود مر رہا تو خیر ورنہ مروا
ڈالا چونکہ اسکی شرح اور توضیح مین کہ کس کس اپنے مخالف سے اون تینون
بادشاہان اولی العزم نے کیا کیا سلوک کئے اور اپنے احباب خاص کو کیسے
کیسے امتیاز دیے آپ ہی کی تواریخ معتبر روضۃ الاحباب اور دوسری کتابون
سے لکھتا مگر چونکہ کچھہ فائدہ نہین دیکھتا اسلئے دنیا بھر کی یہہ گواہی اپنی سچائی
پر دلوا سکتا ہون کہ بادشاہ و فرمان رواے وقت کے خلاف کسی کا مقدور
نہین ہے کہ زبان چون و چرا ہلاوے اور حق کہہ کر بھی باغی نہ ٹھہرے چنانچہ
آپ کے اوستاد سعدی کا قول ہے شعر خلاف راے سلطان راے جستن

بجون خویش با بدوست شستن ۞ اور شاہد مقال حضرت خامس آل عبا کا قصہ
ہے کہ سارے مسلمان جانتے تھے کہ یزید فاسق ہے شراب خوار قمار باز
زنا کار دغا باز ہے اور جناب سید الشہدا کا کیا مرتبہ ہے لیکن چونکہ بیعت
یزید کی کر چکے تھے سب اوسیکی طرفدار ہو گئے اور جنہون نے دعوی دوستی
حضرت سید الشہدا کا کیا تھا وہ بھی اوس پر قایم نہ رہ سکے بعضے کھلا کھلی زر و
مال کی لالچ سے دوستی سے پھر گئے بعضے دلمین گو دوست رہے مگر
اپنی عزت و حرمت دین پر عقبی کے لیئے تقدق نہ کر سکے بعضے بھاگ گئے
دو چار دوست اصلی شاید رہ گئے اون مین ایک حر تھے جنہون نے
علانیہ اپنی فرض محبت اہلبیت کو ادا کیا غرضکہ جناب سید الشہدا علیہ
السلام کا سچا واقعہ سارے اون مفاسد اور مقاصد کا جو بعد انتقال جناب
رسول خدا صلعم دستعال برر دی کار آی اور جنکی فضایل اور مناقب کا اہتمام رہا
ہے پورا شاہد حال و مصدق مقال ہے کہ جسطرح جناب سید الشہدا
علیہ السلام کی جلالت قدر و مرتبہ سے مسلمان واقف تھے اوسیطرح
جناب امیر علیہ السلام کی حقیت اور حدیث من کنت مولاہ پر صحابہ
بخوبی مطلع تھے مگر جبکہ وہ حکمت کے جال مین پھنس گئے اور اونکی زبان
سے طرفداری حضرت ابو بکر کی نکل گئی پھر اوس پھندے سے نکلنا دشوار
ہو گیا اور سوا اس کے چارہ نہ تھا کہ دوسرون کو بھی اپنی طرح بنالین
اور اسکا توکسیکو کیا مقدور تھا کہ خلاف خلفاء عہد کے ہان ہون کر سکے
مگر جناب امیر علیہ السلام سے بھی للو پتو کرتے رہے مگر خالص طرفدار
وہ نہین او تھی ہی تھے جتنے جناب سید الشہدا کے دوست غدارون مین
تھے یون تو اپنے سد لگانے اور باتون کے بنانے کا ہر طرح آپکو اختیار

ہے مگر بات ٹھکانے کی ہو تو سننے والا اوسپر غور کرے بھلا جبکہ آپ
یہہ تو مان رکہا ہے کہ صحابہ مین کسی ایک کے بھی اُمت محمدی مین سے
کوئی تقلید کرے تو ہدایت پاویگا مگر آپ نے مطلق اسکا ذکر نہین کیا کہ
آپ اصحاب کا اطلاق کس پر کرتے ہین اوّل آپ کو مناسب تھا کہ ایک
فہرست اون صحابہ کے نبانے جو بعد رسول خدا کے زندہ و سلامت تھے
اور تب اون کے نامون کے مقابل مین یہہ لکھتے کہ ان صاحب کو شیعہ
اثنا عشری کیا کہتے ہین تب یا تو ہم آپ کے تحریر کا اقرار کرتے یا انکار اور
انکار پر صرف و ار و مدار گفتگو کا باقی رہ جاتا اور تب بخوبی ظاہر ہو جاتا کہ
اونکی بابت آپ سچے یا ہم سوا اس سے تو گریز ہے صرف صحابہ کا نام لیکر آپ
اونکو قلعہ امن امان مین مامون کیا چاہتے ہین سو کیجئے اللہ و پیغمبر سب کو ملزم ٹھہرا
اور چاہو کتنا ہی زلزلہ آوے اور زمین ہلے مگر آپ کی قصر ایمان کی بنیاد و دی
یوارون مین شگاف ہو یعنی نعاوت اور بے دینی اونکی جنکو آپ نے
صحابی مان لیا ہے کالشمس فی النہار کھل جاوی اور آپ لیپ پوت کرینگے
تو بھی آخر مروّت کی کچھ حد ہے اسکو تو سوچئے اور پورا غور کر ڈالئے کہ کیا آپ اون
صحابہ کو بھی جنہون نے جناب امیر علیہ السّلام بہ شرکت حضرت عائشہ اور
امیر معاویہ محاربہ اور مقاتلہ کیا تھا ویسا ہی آپ مانتے جائینگے جیسے رحلت
رسول خدا سے لیکر تا قتل حضرت عثمان کے وہ تھے اگر فرمائی کہ ہان تو ہم
ہم اون دونون کو سمجھے ہوئی ہین وہ ایکطرف اور دیگر مسلمان کیا بے ایمان
تلک آپ کے جامہ انصاف کے گریبان کے دہجیان اوڑا دینگے اسواسطے
کہ دونون کو انہی سے اندنا دو گروہ مین بانٹ دیگا یہہ بات اور ہے کہ اون
لوگون کے منہہ سے جنہون نے جناب امیر علیہ السّلام سے مقابلہ کیا

ہوسیاہی چہوڑائی اور ایسی تقریر کرے جیسے اظہار الہدیٰ مطبوعہ مطبع گلشن علم اگرہ کے صفحہ ۲۱۶ پر نبات ہے کہ اپ کے شروع زمانہ خلافت مین ایسے قضیہ نامرضیہ درپیش ہوئے کہ لشکر اسلام مین بے انتظامی واقع ہوگئی اور بڑا نزاع اور تفرقہ پیدا ہوگیا اکثر ملک مقبوضہ اور مفتوحہ اصحاب ثلثہ کے اب کے زمانہ خلافت مین قبضہ اسلام سے نکل گئے آپ سے بے قصد و رضا سے فریقین کے دکیا پر معنی اور صحیح مطلب خیز جملہ ہے) تاہم حضرت طلحہ و حضرت زبیر و حضرت امیر المومنین کہ جنکی تعریف بفضل الہی سورہ نور ہے اور جنکے باپ کے سورہ توبہ سی روشن ہے اتفاقاً لڑائی ہوئی جب امر حق ثابت ہوا پہر او سیدم باہم اہل صفائی صفائی ہوئی اسی طرح سے آپ کو بہ نسبت خطائی اجتہادی کے حضرت معاویہ سے مقابلہ ہوا جانبین سے باہم مسلمانون مین مقابلہ ہوا پایا اوسیطرح تحفہ اثنا عشریہ کے باب ہفتم دو از دہم سے قول اظہار الہدیٰ کو مضبوط کرکے آپ یہی باتین بنائی مگر اس سے تو انکار نہو سکےگا کہ دو فرقہ ہوگئے تھے پہر شیعون نے اگر دو ٹکڑے یا ثالث بالخیر کہہ کے تین پر تقسیم کیئے تا کہ کسر نہ باقی رہے تو کیا غلم کیا۔

سنئے جناب بڑا اندھیر تو یہہ ہے کہ آپ جو چاہین کہین وہ جایز اور روا ہو اور ہمارے منہہ سے چاہو کیسے ہی سیدہی بات نکلے وہ تبرا و سب و شتم مین داخل ہو اور غل فساد مچ جاے چنانچہ اس جگہہ مجہے میان حمت علی کی نقل یاد آگئی کہ اونکو جو کوئی میان کہتا تہا تو وہ جامہ سے باہر ہو جاتے تہے اور صد ہا گالیان دیکر کہنے والون کو مارنے دوڑتے تہے اور گو چہیرا سیان مین بہرتی بہی مگر ناظر منشی جو میان کہہ دیتا اوسکو بے نقط سنا دیتے تہے اخرنو

چونکہ روزی بھی اون کے حرّانیکو میان کھدیا تو
بحاکم رسید حاکم صاحب نے بھی اون کے ہاتہ مین بجتی گالی دینے کی مجال نہ تہی تاہم کہہ گذرے کہ واہ واہ حضور
اون کے ہاتہ مین بجتی گالی دینے کی مجال نہ تہی تاہم کہہ گذرے کہ واہ واہ حضور
بھی سب تصور گالی دیتے ہین حاکم نے کہا کہ میان کی معنی تو بہت اچہے ہین پہر تم
کیا فتور پاتے ہو جو خفا ہوتے ہو ہمت علی نے کہا کہ حضور پر نور یہہ بذات
کہتے تو میان ہین مگر معنی سسر کے لگاتے ہین بس یہی حال ہمارا ہے ہم نے
اگر یہہ کہا کہ بیت اصحاب نبی کہ چار یار اندہ چون چار کتاب در شمار اند
تو فوراً منہہ پہولا اور حیث یہہ تفسیر ہوئی کہ ہر گاہ تین کتابین منسوخ ہو گئی ہین
لہذا بجلے تین یار کو کتب منسوخ سے مثال دی ہے الہی توبہ کچہہ کہتے ہی نہین
بنتی لہذا چار و ناچار ہم اب ایسے پیرایہ مین عرض کرتے ہین جو مسلمہ ہے
یعنی واقعہ کربلا و قصہ پر غصہ شہادت جناب سید الشہدا جس کا ہر طرح
اقرار ہے او ہمین غور کامل فرمائی کہ جب جناب سید الشہدا کو معلوم ہوا کہ مدینہ کی قیام مین سر الحکم
ہے اور کوئی بہی اہل مدینہ سے اری نہ آیگا اور جو یزید کا عامل چاہیگا کر گذریگا اور اہل کوفہ خط لکہتے
ہین اور بولاتے ہین تو آپ نے حضرت مسلم کو تو کوفہ کو روانہ کیا اور خود
متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے اور جب اطمینان ہوا کہ کوفی حضرت مسلم سے
بخوبی پیش آئے اور مکہ معظمہ مین بہی تا ایام حج رہنا آسان نہین تو جناب
سید الشہدا نے اپنا عزم بالجزم کو ظاہر فرمایا تو بہت سے اشخاص نے آپ سے
بیعت کی اور کوفہ کی جانب حضرت کے ساتھہ جانیکو تیار ہوئے چنانچہ
حضرت نے کوچ فرمایا مگر جب قریب کربلا پہونچ کر یہہ کہل گیا کہ فوج حضرت
موج یزید سے بر آنا دشوار ہے تو ہمراہیان حضرت سے اکثر چل دیے
اور اعزا و خاص کے سوا صرف خالص و مخلص جان پر کہیلنے کو رہ گئے تو اس
سے ظاہر و ثابت ہوتا ہے گو ایک ہی ارادہ اور نیت سے مدعی نصرت ہوکر

~~حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھہ بیعت کرکے جو اغیار آئے تھے~~
~~اونمین سے انجام کو بعض ہو کوٹے نکلے اور بعض کھرے اور جو اٹھارہ ہزار کوفی~~
بیعت کرکے جو اغیار آئے تھے اونمین سے انجام کو بعض کھوٹے نکلے
اور بعض کھرے اور جو اٹھارہ ہزار کوفی بیعت کرکے پھر گئے اونکا حال
تو ظاہر ہے پھر جب عاشورہ کا دن آیا اور بازار قتل وجدال بازی
گرم ہوا اور خلیفہ ظاہر یزید بن معاویہ کا لشکر مسلح و تیار ہوا تو جناب
سید الشہدا علیہ السلام نے اونکی روبرو اپنا حسب و نسب و جلالت
قدر و منزلت پوری پوری طرح بیان کرکے سادی حجت پوری کین
اور استغاثہ نصرت و امداد کا فرمایا تو کسی نے کان نہ دیا مگر ایک حضرت حر نے
اور انجام یہہ ہوا کہ اصحاب خالص سے کوئی باقی نہ رہا و جناب سید الشہدا
علیہ السلام معہ اعزا و برادران و فرزند دلبند شہید ہوئے اور آپ کے
علمائے عالی تبار یہہ فرما چکے ہین کہ لعنت و دشنام مکروہ شود یزید براصح
کرحال او معلوم نیست تو پھر آئینہ اوسکی تکفین اور وفا رہین کچھہ شبہہ آپکو نہین
ہے اسلیئے اگر ہم اوسے یزید سے نسبت خلفاء نامدار کو دین تو کچھہ قباحت
نہین ہے اسواسطے ہم کہتے ہین کہ جس قدر مدعی صحابیت ہجرت کرکے
مکہ معظمہ سے مدینہ مین تشریف لائے تھے اون سب کا درجہ اوتنا تھا جتنا
اون اشخاص کا جو مکۂ معظمہ سے حضرت سید الشہدا کے ساتھہ چل کر قریب
کربلا تک آئے تھے مگر اون مین سے جو بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال
کے تجہیز و تدفین رسول خدا چھوڑ کے خلیفہ بنانے مین مشغول ہوئے اونکا
حال خیر مآل اون صحابہ جناب سید الشہدا سے موافق ہے جنسے جناب
خامس آل عبا نے فرمایا تھا کہ تم ہمارے ساتھہ اس غرض سے تو آئے ہی نہ تھے

کہ لڑو اور مرو تم تو یار و سکندہ کے ساتھی تھے لیکن خلاف اوسکے یہان دکھ
پیش آیا پس ہم تمسے بیعت اوٹھا لیتے ہین اور کہتے ہین کہ جہان تمہارے
سینگ سماین چلدو اور اگر ہو سکے تو اتنا کام اور کرو کہ میرے اہلبیت
سے جس کسیکی حفاظت کرسکو ساتھ لے لو اور مجھے اس فوج کے نرغہ مین
چھوڑ دو کہ انکو تم سے نہ غرض ہے نہ سروکار صرف میرے یہہ دشمن ہین
اور خون کے پیاسے چنانچہ اس قدر حیلہ پاکر سب کو بہیر بنا کر وہ رات ہی
کو بھاگ گئے صبح عاشورہ بھی نہونے دی اور یہہ بھی اونسے نہو سکا کہ لاونی لی
اور بچون مین سے کسیکو اپنے حفاظت مین لے لین پس جو چلدے اور جو
حضرت سید الشہدا علیہ السلام کے ساتھ رہے اگر نا انصافی نہ ہو تو اونکی
دو حصے کیجیے اور دیکھیے کہ بڑا حصہ کدہر گیا اور تھوڑا کس طرف اور پھیر جو
میدان کارزار مین جناب سید الشہدا کا استغاثہ اوسیطرح کرنا جیسا
آپ حضرت فاطمہ زہرا اور جناب علی مرتضی علیہ السلام کا منظر مضحکہ لکھہ چکے
ہین سنکر متوجہ ہوئے ذہن نشین فرمائی اور پھر غور فرمائی کہ استغاثہ سننے
والون مین سے کسکے دلپر خوف الہی طاری ہوا تھا تو اوس عدم سماعت
کو اون ارباب صدق و صفا و خالص و مخلص دوستان رسول خدا کے حال پر
قیاس فرمائی جنھون نے استغاثہ جناب سیدہ و امام اول کا سنا اگر اونمین
حمیت تھی تو جنھون نے استغاثہ جناب سید الشہدا کا سنا اور خبر ہوئے
تو اونکو کس دلیل سے آپ نے حمیت کہہ سکتے ہین یقین ہے کہ یہہ مثال
سنکر آپ ہم کو معذور رکھین گے اور اپنے تقریر پر افسوس کرین گے
اس مقام پر مین یہہ بھی عرض کرتا ہون کہ جس طرح واقعہ حصول خلافت
اور طریق اخذ بیعت بعد انتقال جناب رسول ایزد متعال کو آپ حضرات نے

اختلاف مین ڈال دیا اور جنگ جمل صفین کو چنان وحنین مین مبتلا فرمایا ہے
اور اچار کو چٹنی اور وہ بھی نہایت میٹھی آپ صاحبون نے بنا لی ہے اسلیئے
مد نظر ہے کہ واقعہ کرب و بلا کو ٹھیک ٹھیک ہوا ہوا معاملہ لقب خلافت سے ملتا
ہو ہندلا ہو جاوے اسلیئے آپ صاحبون کو کمال اہتمام ہے کہ واقعہ شہادت
کو آسان سہل اور معمولی کر دیا جاوے تا کہ رفتہ رفتہ جس طرح جنگ جمل و
صفین کے واقعات کیواسطے باتین بنانیکا موقع ملا ہے اس واقعہ کو جسے
حقتعالے نے ذبح عظیم کہا ہے مدغم کر دین چنانچہ ایک شخص نے اسپنے
کو مولانا محمد جہانگیر خان لکھکر رسالہ اظہار الہدیٰ تصنیف کیا اوسکے صفحہ ۸۳
پر لکہا ہے اہل سنت عاشورہ کے دن روزہ رکہین نوافل پڑہین غسل کرین
علماسے ملین واعظ و پند سنین بیمارونکو پوچھین فی سبیل اللہ محتاجون کو
صدقہ دین مسلمانون سے ملین اور ایک دوسرے بگڑے دل سنی صاحب
حاجی محمد داراب اللہ ساکن پٹنہ نے عورات سنیہ کیواسطے جو رسالہ نصیحۃ النسا
لکھکر منشی نول کشور کے مطبع لکھنؤ مین چھپوایا اوس کے صفحہ ۹ پر تحریر فرمایا
ہے اور اول دس تاریخ محرم کی راتون مین اسپنے بی بی کے ساتھ صحبت کرنا
سنت ہے مگر بہت سے نادان لوگ اس بات سے ڈر اور پرہیز کرتے ہین
غرضکہ جہانگیر خان نے مردونکو اوبھارا اور عاشورہ کے دن کے سامان کرنے
کی صلاح دی اور میان داراب اللہ نے سنی عورتون کو للچا دیا کہ پہلی
تاریخ محرم سے عاشورہ تک فلان کرایا کرین اور مولوی ساجد شاہ آبادی
جو کچہ فرمایا تہا وہ مرزا رفیع السودا نے لکھا ہے شعر سنا ہے یون کہ کبھی نے
تہہ غار فساد ٭ کہا یہہ مولوی ساجد سے جا کے شاہ آباد ٭ یہہ مین کہنے یو چہنے آیا
ہون مولوی صاحب ٭ کسی کتاب مین ہووے تو کیجیئے ارشاد ٭ کہ دیکہہ ماہ محرم

نبی کی اُمت مین ÷ درست ہے کہ یہہ دین یکدگر مبارکباد ÷ پہن لباس کلف
بروز عاشورہ ÷ کرین معانقہ آپس مین ہو کے خورم و شاد ÷ دیا جواب کہ ہم سنیون
کے مذہب مین ÷ عمل یہہ اندلون کرتے نہین ہین کچھ ایجاد ÷ یہہ بات ہوتے
ہی آئی ہے عہد حضرت سے ÷ ہزار جا ہی کتب بیچ اسکا استشہاد ÷ یہہ سنکی کہنے لگا یہہ
وہ مولوی جی سے ÷ غم حسین کا پاس اسمین ہے مگر ایجاد ÷ دیا جواب یہہ پہر مولوی نے اوسکے تئین ÷
غم حسین ہکیون تہا یہ خوشی برباد ÷ حسین ہو گیا غم ناحق اپنی شیعون کو ÷ ملا کے منجہ کو اپنے زنخہ فولاد
گر یہہ سمجھے تہا وہ ایہ اطیعوا اللہ ÷ یعنی یہ اوس کے کلام خدا سے استشہاد
خلاف امر اولی الامر کا ہی الیاکہ ÷ کہ جون چراغ رکھے کوئی بر در بجہ باد ÷
اگر یزید کے جاتا حسین بیعت کو ÷ منی ہوئے آلِ نبی بنیاد ہوئی کیون برباد
مگر ذنکہ کوئی واعظ اور کوئی پیر ہے اسکے کامل نہین ہوتا کہ دیہہ بدیہہ قریہ بہ قریہ
قصائی کنجڑے جولاہون دہنیون کو منع عزاداری محرم کا سبق نہ پڑہاتا پہرے
اور مصلحت اسکی ظاہر ہے کہ کسی زمانہ مین کوئی ایسی ہی حدیث جیسی تاریخ
الخلفا مین مولوی محمد مسیح الدین خان کاکوری کے صفحہ ۱۱۷ معاویہ کے بابت
تحریر ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا تہا یہہ بیٹا حضرت امام حسین میرا سردار
ہے رجا ہے اللہ سے صلح کرے اللہ تعالے بہ سبب اوس کے دو گروہ
کے درمیان جناب سیدالشہدا علیہ السلام و یزید کے گروہ لیجا دے اور
آیندہ یزید کی روسیاہی دہونے کا ڈہنگ نکلے سو ناممکن ہے اسواسطے
کہ حدیث مذکورہ بالا بنائے مگر پہر ادہوری رہ گئی اور یہہ کہنے کی جرات
نہ ہوئی کہ کن دو گروہ مین صلح ہو گئی آیا مسلمانون یا مومنون مین بس جا ہو
جو اہتمام کیا جاے باحس حدیث کے بنانے اور عزاداری جناب
سیدالشہدا علیہ السلام کی مثالی کی تدبیر کیجائین وہ سب اکارت ہونگی

لئے کہ حضرت کی شہادت حق تعالیٰ کے آیات مین سے ہے اور یہہ وجہہ ہے کہ باوجود فرط تعصب در بارہ شہادت جناب سیّد الشہدا گلگون قباخامس آل عبا علیہ السلام سرالشہادتین مین شاہ عبدالعزیز نے بھی لکھا ہے جناب رسول خدا نے حضرت جبرئیل اور میکائیل سے سُنا تہا کہ جناب امام حسین علیہ السلام کو سوذی زمین کربلا پر شہید کرینگے اور خاک کربلا بھی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت رسول خدا کو دی تھی اور جناب رسول خدا نے صریحاً یہہ فرمایا تہا کہ یہہ بیٹا میرا مارا جائے گا اوس زمین مین جس کا نام کربلا ہے سو جو شخص تم لوگون مین سے وہان موجود ہو اوسکی مددگاری کرے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ بروایت الی احمد و بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے کہ اونہون نے کہا کہ دیکھا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین ایکدن دوپہر کو بال بکھرے ہوئے گرد آلودہ آپ کے ہاتھ مین شیشہ ہے اوسمین خون بھرا ہے مین نے کہا کہ یہہ کیا ہے حضرت نے فرمایا کہ یہہ خون حسین اور اون کے ساتھیون کا ہے مین اوٹھاتا ہون اوسے آج صبح سے ابن عباس کہتے ہین کہ یاد رکھا مین نے اوسوقت کو کہ پھر خبر پہونچی مجھکو کہ حسین شہید ہوئے اوسیدن اور یہی لکھا ہے کہ بروز شہادت سیّد الشہدا آسمان سے خون برسا اور تمام مٹکے اور گھڑے خون سے لبالب ہوگئے تھے اور پتھرون کے نیچے سے خون تازہ نکلتا تھا اور جس دن سے جناب سیّد الشہدا شہید ہوئے تین دن اندھیرا رہا اور ...نے زعفران نقرہ پر ملی اوس کا منہہ جل گیا اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جن حضرت کی شہادت پر روئے اگرچہ جو کچہہ شاہ صاحب نے لکھا دانہ از انبار و قطرہ از بحار ہے مگر تو بھی اونھون نے اپنے تعصب کو اس مقام پر قربان کر ڈالا ہے اور اوس سے بھی بڑہ کر فرمایا ہے جو اونھون نے ایک خط لکھا تہا کہ جسکی

نقل مجھکو حضرت شیخ نجف علیخان صاحب حنفی سہارنپوری سے اپنی مہر کرکے دی جسکی بجنسہ نقل یہہ ہے :-

نقل خط

حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب قدس سرہ العزیز کہ بہ علی محمد خان و احمد خان نبیرہ حافظ رحمت خان مرحوم نوشتہ بودند از فقیر عبد العزیز بعد سلام مسنون مکشوف ضمیر کمالات تخمیر باد۔

کہ عنایت نامہ سامی بار دگر در مرثیہ خوانی وغیرہ وصول نمود آنچہ درین باب معمول فقیر است می نویسد ازہمین جا قیاس باید کرد در تمام سال دو مجلس در خانہ فقیر منعقد میشود یکی مجلس ذکر ولادت شریف دویم مجلس شہادت حسین و مردم در روز عاشورہ یا ایک دو روز پیش ازین قریب چہار صد یا پانصد کس بلکہ گاہی قریب بہزار کس فراہم می آیند و درود میخوانند بعد از آن فقیر بر می آید و نشیند و ذکر فضایل حسین کہ در حدیث وارد شدہ در بیان می آید و آنچہ در احادیث اخبار شہادت این بزرگان و بد مآلی قاتلان ایشان وارد شدہ نیز مذکور می شود باین تقریب بعض شد آید کہ بر جناب ایشان گذشتہ از روی احادیث معتبرہ بیان کردہ می شود و ہمدرین ضمن بعض مرثیہ ہاے کہ از غیر مردم یعنی جن و پری حضرت ام سلمہ و دیگر صحابہ شنیدند نیز مذکور میشود بعد از آن ختم قرآن و پنج آیت خواندہ بر ما حضر فاتحہ نمودہ می آید درین وقت اگر شخصے خوش الحان سلام میخواند یا مرثیہ شروع میکند اتفاق شنیدن میشود و ظاہر است کہ درین بین اکثر حضار مجلس را و این فقیر را ہم رقت و بکا لاحق میشود پس اگر این چیزہا نزد فقیر ہمین وضع کہ مذکور شد جایز نبود اقدام بران اصلا نمی کرد و آنچہ امور دیگر نامشروع است حاجت بیان ندارد و امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ میفرماید

لو کان حب آل محمد فلیشہد الثقلان انی رافض ربایوہ
بجز توفیق حسنات چہ بر طراز د — عبدالعزیز عفی عنہ الرحیم

نقل انتقل مطابق ہے ۲۳ ربیع الاول ۱۲۹۶ ہجری نجف علی۔

باوجود ان امور کے کہ واقع کربلا شہادت حضرت خامس آل عبا آپ نہین ہے کہ ان کے ذہن مین آسکے یا عقل کا دخل ہو مقام غور ہے کہ جناب رسول خدا خون شہدا شیشون مین بھرتے پھرین مٹی سرخ ہوجاوے خون آسمان سے برسے تین روز اندھیرا رہے اور اسکو کوئی معمولی واقعہ کہدے اور اوس کو جو مشابہ واقعہ غصب خلافت سی مشابہ ہے۔

آیات بینات از الفاظ غرضکہ اصحاب نبوی نواسٹی حیص بیص صفحہ ۸۰ سطر ۲ تا الفاظ احادیث کی سند موجود ہے صفحہ ۸۲ سطر ۲ —

آیت اُخریٰ خیر اب اصحاب سے درگذر کرکے آپ جناب امیر علیہ السلام پر منہ آئے بہتر ہے سُنئے جناب اب سرکار کو یقین ہوگا کہ باوصف اس کے کہ جناب رسول خدا نے ہدایت فرمائی تھی کہ حضرت امام حسین کے موجودین مدد کرین مگر بجائے مدد کرنے کے کتنے قتل کرنے کو جمع ہوئے تھے یون ہی جبکہ جناب امیر علیہ السلام خلیفہ ہوچکے تھے اونسے جاہو کسی مغالطہ کر ہوجنگ کرتے کو اصحاب بھی نہ چوکی تو اگر جناب امیر علیہ السلام اونکے جیتے جاگتے امیر کبیر و خلیفہ وقت سے معارضہ کرتے تو کیا وہی نتیجہ نہوتا جو جناب سید الشہدا کا ہوا اسپر بھی آپ غور فرمائین کہ جب آپ اون صحابہ مین جو جنگ جمل اور صفین اور محاربہ کربلا مین شریک تھے یا وہ جنہون نے جناب سید الشہدا کی اعانت نہ کی اور اونمین جو جنگ جناب امیر علیہ السلام مین شریک تھے

تفرق کرینگے یا نہین اور اگر کرینگے تو ہم جو خط تفریق کہینچتے ہین اوسمین کیا قباحت
ہے آپ جو یہہ حجت کرتے ہین کہ جناب امیر علیہ السلام غالب کل غالب
تھے کیونکر بیعت پر بالجبر مجبور ہوتے تو مین پوچھتا ہون کہ جب بعد حضرت
عثمان آپ خلیفہ وقت ہوئے اور جا ہو جس طرح ہو لوگ خون عثمان کے
مدعی ہوکر میدان قتال مین جناب امیر علیہ السلام کے روبرو آئے تو جناب
امیر علیہ السلام نے کیون ایسا موقع دیا اور کیون قاتلان حضرت عثمان سے
خود مقابلہ نکیا جو وہ روز سیاہ دیکھا کہ حضرت عائشہ کو مقابلہ کے لیئے آمادہ
کیا اگر فرمائیے کہ جناب امیر علیہ السلام بر سر خطا تھے تو بہتر آپ اون حضرت کی
خلافت کو مٹا دیجیے اور اگر کہیے کہ حضرت کے اعوان و انصار اتنے نہ تھے
کہ آپ اون غدارون پر ظفر یاب ہوتے تو ہم غالب کل غالب کا مسئلہ
پوچھینگے اور جو جواب آپ دینگے وہی ہمارا جواب بھی ہوگا مگر اوسکے
سوا ہم یہہ بھی پوچھینگے کہ کیون جناب جبکہ جناب سید الشہدا کے
گہوارہ جنبان فرشتہ تھے جن دیری اون کے سوگوار تھے تو چاہو آپ کے
اعتقاد مین اونمین ذاتی قوت غالب کل غالب کے نہ تھی تو لا اقل جن تو ظالمون
کو نیست و نابود کردیتے مگر کیون حضرت سید الشہدا میدان کف دشت
مین پس گردن سے شہید ہوئے لاشہ آپ کا کیون گھوڑون کے سمون
سے روندہ گیا اور کیون کسی جن نے مدد نہ کی اسکا جواب آخر یہہ ہی ہوگا کہ مرضی
خداوند عالم یہہ ہی تھی اور انصاف ہے تو چاہیے کہ آپ کو اسپر بھی کچھہ تعجب
نہو کہ جناب شیر خدا کو حضرت عمر حضرت ابوبکر کے پاس گھسیٹ لیگئے لیکن
اگر آپ کو جرات حضرت عمر پر استعجاب ہو تو باب دویم کتاب منہاج النبوت
ترجمہ مدارج النبوت کہو لئے اور مطبع نول کشور لکھنو کی چھپی ہوئی کتاب کے

صفحہ ۸۷ کو اولٹ کے پڑھ لیجئے کہ حضرت عمر نے جناب رسول خدا کا گریبان پکڑا
اور گھسیٹ لیا تو پھر حضرت علی علیہ السلام کا کھینچ لینا اون جری کو کیا دشوار
تھا حضرت علی نے تو رسول مختار ہی کے زبان مبارک سے خطاب غالب
کل غالب کا پایا تھا جب خطاب دینے والی طاقت عمر صاحب سے کھینچ جاتی
تھی اور حضرت عمر کی جرات ایسی بڑہی ہوئی تھی تو پھر جناب امیر پر اون کو
جرأت اور طاقت کا عمل مین لانا کیا دشوار تھا اور پھلا حضرت عمر کو صحابہ
مین آپ شمار کرتے ہین اور جناب رسول خدا کے سسر تو وہ ظاہر ہو ہی چکے ہ
اونھون نے جناب رسول اللہ پر حملہ کیا اور گھسیٹا اور حضرت گھسیٹ گئے
تو خیر اب کچھ بنا نہین سکے کہ رعایت و مروت کو جناب رسول خدا نے دخل دیا
ہوگا مگر یہان کیا بنائیگا کہ پھر صفحہ ۱۰ مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ ایک سائل
بدوی نے جناب رسول خدا کو گھسیٹ لیا غرضکہ ایسے ابلہ فریب تقریر
سے کوئی عقلمند دم نہو کہا نہین کہا سکتا یون آپکو اختیار ہے کہ اپنی عداوت
کا اظہار فرمائی اور جو کچھ زبان یاری دے تفضیح جناب امیر علیہ السلام
و حضرت پیغمبر خدا کی فرمائی خدا کو جو چاہئے کہئے دنیا مین کوئی نقصان آپکا
نہین ہونیکا مگر عاقبت مین سو اسکو یہہ کہکر ٹال دیجئے کہ عاقبت کی خبر خدا
جانے غضب خدا کا ہے کہ آپ خدا سے بھی نہین ڈرتے پیغمبر سے بھی
شرم نہین کرتے بہتر ہے خدا سے سوالات جرح کرنے شروع کر دیجئے اور
دم لینے دیجئے پوچھئے کہ کیون اللہ میان باین ہمہ کہ دنیا کو ادنی اشارہ مین پیدا
کرنے اور مٹانے کا تو آپ کو اختیار ہے پھر پھلا یہہ کون آپ کی کرتوت
ہین کہ حضرت جرجیس کو پیغمبری کے رتبہ سے اعزاز دیا اور اونہین کو بلا کفا
طرح طرح کی فضایح مین گرفتار اور انواع عقوبت مین مبتلا ہوتے دیکہ

ہوے دیکہا تختہ بالے مسی پر کسے گئے تلوار سے گردن اوڑائی گئی حضرت
ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈلوایا حضرت ذکریا کو آرے سے چیرنے دیا
حضرت موسی کو پیدا ہوتے ہی مان کی گود سے پہکوایا حضرت مسیح کو ذلیل ہونے
دیا کہ کانٹون کی ٹوپی پہنا کر کفار نے صلیب پر کہینچا جناب رسول خدا کو دیکہا کیا
کہ کفار رسوا کرتے تہے اونٹ کی اوجہڑی گلے مین ڈالتے تہے پہلے گنے کی بہی اون
حضرت کو قدرت نہ تہی کہ ابو بکر صاحب کے پیٹہ پر سوار ہو کر چہپنے کو غار مین گئے
اور چہپے تہی تو سانپ سے صدیق صاحب کو ڈسوایا اور صریح دہریون سے
خود کا بیان کیا کہا کہ خوش خوش خدائی کر رہا ہے اور مطلق نہین بولتا کفار
کمینی بجا بجا بتون کو خدا کہتے ہین جسکو باوجود ادعا جباری اور قہاری ناگوار ہی
نہین ہوتا پس جو جواب خدا سے پاؤ اونکو ہماری طرف سے بہی جناب امیر
علیہ السلام کے غلبہ کے کام مین نہ آنے کے بابت قبول فرمائیے اور اس تعجب
کو بہی برطرف کیجئے کہ جناب رسول خدا کو بعد انتقال جناب امیر علیہ السلام
کے جبر و صبر پر تالم و بیقراری طاری ہوئی ہو گی اور اگر ایسا ہی گہر اعجب
ہے تو اپنے دفتر سے جو شاہ عبد العزیز صاحب مان لکہے ہین کہ حضرت رسول خدا
مزار اقدس سے نکل کر خون شہدائے کربلا بحالت پریشان شیشون مین
بہرتے تہے دہو ڈالیئے یا چیدر کرار پر ظلم و ستم ہوتے پر جو رسول اللہ کو بیقراری
ہوی اوسی حیرت سے نہ دیکہی اور جناب رسول خدا کی وصیت کی تضحیک
نفرمائی اگر اندک غور کو جناب والا گنجائش دیتے تو سمجہ جاتے
کہ جناب رسول خدا کو یہہ تو اچہی طرح اطلاع ملی تہی کہ جناب سید الشہدا کہان
شہید ہون گے اور کون شہید کریگا پہر الات پیدائش یزید کو کیون قطع
نکر دیا اگر وصیت جناب رسول خدا پر عجب ہے کہ کیون ایسی وصیت فرمائی

تو پھر خدا کیطرف رجوع لیجائے کہ کبھی تو او سنئے جناب رسول خدا ہی کو کفار سے مقابلہ کرنیکا حکم دیا کبھی وہ ِس صلح پر مجبور کیا جس سے حضرت عمر کو رسول خدا کی نبوت مین شبہہ آگیا اور یہ پوچھئے کہ ایسی صلح کیون کی کہ جس سے ہتک اسلام کی ہوئی اور قوت و غلبہ شوکت اسلام مین فتور لگا حق تو یہہ ہے کہ اگر جناب رسول خدا کی وہ وصیت جسپر سرکار کو اعتراض ہی نہوتی تو آج ہم مین اور آپ مین فرق ہے کیا ہوتا اگر جناب امیر علیہ السّلام کو مقابلہ کا اختیار دیا جاتا تو سامان شہادت جناب خاص ال عبا کیونکر جمع ہوتا اور تکمیل مرتبہ شہادت رسول خدا کا کیونکر ہوتا افسوس ہے کہ آپ کو اسمین بھی شبہہ ہے کہ جناب رسول خدا کے پاس حضرت جبرئیل آتے تھے اور اسپر بھی تعجب ہے کہ حق تعالی نے جناب امیر علیہ السّلام کے بابت وحی نہین فرمائی افسوس ہے کہ آپ نہین دیکھتے کہ یہہ وہ ہی جناب امیر علیہ السّلام ہین کہ جنکی نماز کے قضا نہونے کے لئے حق تعالے نے آفتاب کو پھیر دیا یہہ وہ ہی حیدر کرار غیر فرار ہین کہ جنکی شان مین لافتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار ہے اور اگر حق تعالے کے مصالح مختلف پر جناب والا کو دھیان ہوتا تو ایسے کلمات جو کفر کے حد کو پہونچتے ہین زبان فیض ترجمان پر نہ آتے اور سچی مصنف میزان الحق کا نشانہ ملامت اپنے کو نہ بناتے چنانچہ سورہ انفال وقاتلوهم حتى لاتكون فتنه ويكون الدين كله لله یعنی کافرون سے مقابلہ کرو تا فتنہ باقی نرہے اور دین بالکل خدا ہی کا ہوجائے سورہ نسا فان تولوا فخذوهم واقتلوهم حيث وجدتموهم یعنی جو لوگ اسلام سے پھر جاوین او نہین پکڑو و قتل کرو جہان پاؤ سورہ تحریم یا ایها النبی جاهد الكفار

والمنافقین واغلظ علیهم یعنی اے پیغمبر کافرون اور منافقون پر
جہاد کرو اور اونپر سختی کرو پہر خلاف اوس کے حق تعالے سورۂ بقر مین لا اکراہ
فی الدین یعنی دین مین جبر نہو اور سورہ غاشیہ مین فذکر انما انت
مذکر لست علیهم بمصیطر یعنی تو نصیحت دے کیونکہ تو نصیحت دینے
والا ہے تجہے اونپر کچہہ اور حکومت نہین ہے سورہ نور قل اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول فان تولوا فانما علیہ ما حمل وعلیکم ما
حملتم وان تطیعوا تهتدوا وما علی الرسول الا البلاغ
المبین یعنی کہ خدا اور رسول کی اطاعت کرو اور اگر برگشتہ ہوجاؤ تو جس
کام کا اوسکو حکم ہوا ہے وہ کرے اور جو تمہین کرنا لازم ہے تم کرو اور
اگر اوسکی اطاعت کروگے تو تم ہدایت پاؤگے نہین تو جو بات ہمارے
رسول کو لایق ہے صرف کہلا کہلی وعظ کرنا ہے اور وہی مسیحی آپ ایسے
بزرگون کو یہہ کہکر بہکاتا ہے کہ قران مین ایسی آیتین بہی ہین جنمین بلا ایمان
کو ایمان کی تکلیف و دعوت ہوئے اور بیان کیا گیا ہے کہ قران پر
ایمان نہ لاوینگے تو دوزخی ہونگے چنانچہ ان آیتون کے بموجب
ان کو ایمان کے رد و قبول کرنیکا اختیار باقی ہی نہین پہر دعوت
و نصیحت بیفائدہ و بیجا ہوجائے مگر ہم آپ کی طرح اپنے کلام مین
غیر مسلمانون کو چونکہ موقع قدح کا نہین دینا چاہتے لہذا صرف اس قدر
موافق آپ کے مذہب کے اختلاف عرض کرتے ہین کہ سورۂ بقر مین
حق تعالے نے فرمایا کہ تا وقتیکہ زنان کفار ایمان نہ لائین اونسے نکاح
نکرو و سورہ مائدہ مین فرمایا کہ زنان اہل الکتاب مسلمانون پر حلال کی گئین
اور آپ باوجودیکہ ہنود و کفار کو مشرک کہتے ہین مگر اطاعت آیۃ سورہ

بعمر کو چھوڑ کے آیہ سورہ مایدہ کی اطاعت مین سرگرم ہین اور ایک زمانہ
کی مصلحت کے خلاف دوسری مصلحت کے قائل ہین —

آیات بینات از الفاظ خیر بہر حال اس نامی کے بدولت صفحہ ۲۸۲ سطر ۲
تا الفاظ اہلبیت کے اسی کو شاہد کیا صفحہ ۲۸۲ سطر آخر —

آیت آخری یون ہے یہ تو نشان ہم پر منہیہ آنی کی دو ابہین جو جی ہین
آج تک دیکھیے ہم بھی لکھتے ہین کہ حضرت عمر کہتے تھے کہ میرے پاس
خود حضرت جبرئیل نے ایک سند پہونچائی ہے کہ بعد رسول خدا کے مجھے
حضرت ابوبکر کو جد و جہد و کوشش لاتعد کر کے بادشاہ بنانا اور توقف و درنگ
کر کام مین نہ لانا تجہیز و تکفین جناب رسول خدا کی پروا نہ کرنا پہر جب حضرت
ابوبکر بادشاہ ہوون تو تم اونکے وزیر بنا اور ایران اور روم پر چڑہائی
کر کے خوب ملک رانی کرنا مگر خبردار کسی لڑائی پر خود نہ جانا حضرت علی کو
جہانتک ہو سکے ذلیل و رسوا کرنا اور اس سند کا ایک حرف بھی پیغمبر کو
ظاہر کرنا اسلئے کہ ہمارے تمہارے راے ایک ہے رسول خدا کی حرکتین
کچہ ٹھیک نہین ہین کبھی جہاد مین جو لڑائی ہین بچاسے گردن اوڑاتے نیکے آل
و دولت کی اونکے شامل ہوتے ہین کبھی فاسق کے جنازہ پر نماز نیت
پڑھتے ہین حضرت علی جو نہ سلیقہ حکومت رکھتے ہین نہ اونکو شعور نظم و نسق
سلطنت کا ہے اپنا قایم مقام بنا کر من کنت مولاہ فعلی مولاہ
کبھی کہتے ہین کبھی اونکے نسبت کہتے ہین کہ یہ میرے لئے ایسے ہین
جیسے موسیٰ کے لئے ہارون حالانکہ حضرت کو سنت کی خبر ہی نہین کہ جب
اونکے ہاتھ اوس طرح جسطرح اندہے کے ہاتھ بٹیر لگ جاتی ہے سلطنت
کی عنان حکومت آویگی تو ممالک مفتوحہ کہو دینگے بس خبردار رہنا

کہ تمہارے مقدور بہر اونکو سلطنت مین دخل نہو گو تم کو خرق عادت نہو معجزہ و کرامت نہو تو اوسکا تالم نکرو لیسے کرتب تو بہت سے جوگی اور راہبیت کر گذرتے ہین اور یہہ ہی تمکو تبلا رکھتے ہین کہ جب تمہارا زمانہ سلطنت ختم ہونے لگے گا تو ہم تمکو اس طرح خبر دین گے کہ ابو لؤلؤ ایک غلام کو روبکاری کے لیئے بہیج دینگے پس جب اوسکی روبکاری بیش ہو تو جاننا کہ زمانہ سلطنت تمہارا ختم ہوا لیکن کچھہ اوداس نہونا جسطرح ہمنے اور بڑے بڑے گرہونگو اشخاص مختلف کا اندراج بتا دیا ہے تمہارے معرف پیدا کرینگے وہ ہر وقت وہر لحظہ تمہاری تعریف کرتے رہنگے اور تم کو لازم ہے کہ جو فقرہ حی علی خیر العمل کا اذان مین ہے تم اپنے وقت اوسکو کٹنے دینا مگر نماز صبح کے اذان مین بجاے اوسکے الصلواۃ خیر من النوم داخل کرنا اور بڑی یادگار اپنی یہہ قایم کرنا کہ بیس رکعت نماز جماعت سے شبہاے ماہ صیام مین جاری کرنا تا خوب قران کی تلاوت ہو اور رہا ہو قرآن مین تنسیخ متعہ نہو تو بھی متعہ کو بند کر دینا کہ تمہاری یادگار رہے اگر آپ سچے ہیں تو ہماری کتب ہای مسلمہ کا نشان دیکر ثابت کریے دیکھیئے ہم نے جو لکھا ہے آپ کے اون کتابون سے اونکو نقل کیا ہے جو بجاے قران کے آپ مانتے ہین یہہ کون مسخرا لکھتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام نے حضرت خلفاء ثلثہ کی بیعت کی ور دروغ گویم برروی تو بیعت کے یہہ معنی نہین ہین کہ خلفاء ثلثہ سے آپ برابر جہگڑا نہ کرتے رہے بیعت اسکو نہین کہتے کہ اونکی حکومت و سلطنت مین رخنہ انداز نہین ہوئے بیعت اسکو نہین کہتے کہ نیک صلاحون سے اونہین محروم کیا ہو مگر بیعت اسکو کہتے ہین کہ جو احکام شریعت سے کچھے

اون کی تعبیر و تفسیر مین اون تینون صاحبون کی تقلید کی ہوتی سو ہرگز آپ نے
ایسا نہین کیا اگر اختلاف پوچھئے تو اتنا ہی بس ہے کہ حضرت عمر نے متعہ
کے حرام کا حکم لگایا و جناب امیر علیہ السلام نے اوسکو نہ مانا چنانچہ انریبل
سید احمد خان صاحب کی سی ایس آئی نے اپنے پرچہ تہذیب الاخلاق
کے صفحہ ۱۰۰ یکم شوال سنہ ۱۲۹۰ ہجری مین جس کے نمبر ہے آپ بھی معین
ہین تحریر فرمایا ہے کہ متعہ کے غیر ممنوع ہونے پر حضرت علی مرتضی
کو بھی خیال نہ تہا مگر ہان یہہ خیال جناب امیر علیہ السلام کو ضرور تھا کہ
عوام مذہب اسلام کو یہہ نہ سمجھین کہ حضرت جناب رسول خدا کا دنیا عمل
کرنے کے لئے ساختہ تھا اور نیز اب آپ خوب یقین کرین کہ ہم بھی کہتے
ہین کہ بیعت فاسق حرام ہے اور نہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب
علیہ السلام نے فاسق کی بیعت کی نہ جناب سید الشہدا نے مگر خلاف
جناب امیر علیہ السلام کے جناب سید الشہدا نے فوج کثیر یزید سے
مقابلہ کیون کیا تو ابتداءً آپ کے معین اس قدر رکھتے کہ آپ پر دفع
مزاحمت لازم تھی مگر جب امداد سے نا یوس ہوئے تو کوئی دقیقہ
اس کے اظہار مین حضرت نے فرو گذاشت نہین کیا کہ حضرت اون
اشرار سے لڑائی نہین کیا چاہتے مگر اون نابکارون نے نہ مانا اور
جو آپ نے ہمارا قول اپنے خلفا کے حق مین فرمایا وہ بالکل صحیح ہے
سلف سے خلف تک آپ مین سے کوئی بہی مدعی اس کا نہین ہوا
کہ حضرت اصحاب ثلاثہ کو اپنے اکفا و اماثل مین عقلاً و علماً و قسماً کسی
قسم کی تفضیل حاصل تھی مگر ہمارے ائمہ علیہ السلام کی فضیلت اعجاز و کرامات
کے آپ کے علما اور فضلا سب ہی قایل ہین اونسے فرشتون کے کلام

کرنے پر حضور کو استعجاب ہے تو مین آپ کے بیان پر حیران ہون جبکہ یہ
مبنائی اون حضرات کی فخر جبرئیل تہی اور خود شاہ عبد العزیز کے سر الشہادتین
کو پڑہ لیجے کہ جناب سیّد الشہدا کے شہادت پر فرشتون کا کیا حال تہا تمام ملک
آپ کی تقریر پر آپ کے دوست یہ کہین شعر ہر لحظہ بہ شکل آن بت عیار
برآمد ؛ بردم بہ لباس دگران یار برآمد ؛ تو تجہی حیرت نہوگی —
آیات بینات از الفاظ یہہ حال تو ایمہ کا ہوا صفحہ ۸۴ سطر اول یا الفاظ
نعوذ باللہ من سفواتہم صفحہ ۸۳ سطر ۲۳ —
آیت اُخریٰ اس بے ٹھکانے کے ہزیان پر دھیان کرنا اور قصد خامہ فرسائی
کرنا بیکار ہے اس مین ہمکو کچہ عذر نہین ہے اسواسطے کہ جب اور کچہ بن نہین
پڑتا تو ناچار ڑھیون کیطرح ایک پہلوان ہی کچہ بڑبڑاتا ہے ایسی خرافات تقریر
اور بیکار تزویر سے آپ کو احتراز لازم تہا ورنہ یہود اور نصاریٰ اور تمام کفار
جناب رسول خدا کے ایسے ارشادات کو جنسے اُمت محمدی کی علو مرتبت
اور سمو المنزلت حق تعالے کے حضور مین ثابت ہوتی ہی ویسے ہی حقارت
سے دیکھین گے جیسے بعض ارشاد ایمہ کے آپ تحقیر کر رہے ہین مگر ہم آپ کی
طرح نہ بکین گے بلکہ کمال استقلال سے تحمل کرینگے اور ہرگز جیسا آپ اور
آپ کے ہم مذہب اپنی مانی ہوئی خلفا کی توقیر برقرار رکہنے کے لی جناب رسالتمآب
کی اور جناب امیر علیہ السلام کے افعال اور اقوال کی مثال دیتے ہین ہرگز ایک
لفظ بہی نکہینگی مگر مشتے نمونہ از خروارے آپ کے ہم مذہب اور خوشہ چین جہانگیر خان
مولف رسالہ اظہار الہدیٰ کا قول ۶۵ اسے حاضر کرتے ہین وہ بی خوف خدا و
رسول اسطرح اپنے نامہ اعمال کو رنگتا ہی جناب امیر کی زمانہ مین تمام مفسدات و مکروہات
پیدا ہوئین اور کیا شہری اور کیا لشکری سب مین بدنظمی پہیل گئی بہت سے ملک مفتوحہ خلفاء ثلاثہ ہاتہ سے

باعتقاد شیعیان یہہ صفت ہے جناب امیر کے بدرجہ اتم کمال ہونیکی پہر بہی مرغی کی ایک ہی ٹانگ رہ گئی یون ہی بجواب اسکے کہ خلفاء ثلاثہ قبل قبول اسلام مشرک وبندہ بت تھے اور چالیس برس کے عمر تک مشرک رہے ہون بوجہہ کثافت کفر اون کے آبا و اجداد طاہر ہوسے وحالانکہ قرآن مجید مین انما المشرکون نجس ہی صفحہ ۱۶۶ پر رٹا ہے اس آیتہ شریف کی تشریح مین مولف نے بہ طریق تبرا کے صرف اصحاب ثلثہ ہی کو مشرک اور کافر نہین ٹھہرایا ہے بلکہ صاف صاف دیگر انبیا اللہ وجناب رسول خدا اور حضرت مرتضی کو کافر ومشرک بنایا ہے دیکھو حضرت ابراہیم خلیل اللہ سے لیکر تا حضرت محمد صلعم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے لیکر تا حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہم اولاد آذر بت تراش سے ہین آذر کا مشرک اور کافر اور بت پرست ہونا بہ نص قرآنی ثابت ہے اور پہر لکھتا ہے کہ جناب امیر علیہ السلام کے تو والد بہی کافر تھے اور یہہ بہی لکھتا ہے کہ جب جناب امیر نے اسلام قبول کیا تو عمر آپ کے دس برس کے تھے اس سے پیشتر جناب کا یہہ حال کوئی نہ کوئی تو مذہب ہوری ہی گا جب باعتقاد شیعیان قبل از قبول اسلام جناب امیر بہی کافر تھے تو ضرور ہوا کہ نجس ہون اور جناب کی اولاد بہی عیاذاً باللہ نجس ہوی ،، غور فرمایئے کہ ایسے کلمات لکھنا کسی مسلمان کے شایان ہین اور شیعون پر یہہ اہتمام کرنا کہ وہ جناب امیر علیہ السلام کا دس برس کی عمر مین مسلمان ہونا مانتے ہین ایسا ہے کہ کوئی بیوقوف آفتاب کیطرف چھتری آڑ کر دے اور کہے کہ شیعہ کہتے ہین کہ آفتاب غائب ہے خدا ایسے لکھنے والے سے جب مناسب ہے مواخذہ فرمائیگا ہم تو اس کے قایل ہین اور بالاعلان دعوی کرتے ہین

کہ جناب امیر علیہ السلام بطن مادر مین جناب رسول خدا کی تعظیم کرتے تھے
اور مسلمان تھے چنانچہ شاہ علی حسن صاحب جالیسی سنی المذہب لکھتے ہین
ابیات علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم ✤ عبادت را بر و نازی فدائی
عالمی جانہا ✤ رسول اللہ چو می آمد بہ نزد مادر حیدر ✤ درین مدت کہ بودہ در شکم
آن معدن تقوےٰ ✤ ولی میگفت تسلیمات ای پیغمبر برحق ✤ امام المتقین
شاہ ولایت معدلت پیرا ✤ بہرکیف یہہ آپ ہی کو نصیب رہے کہ اصحاب
ثلاثہ کی خوبی ظاہر کرنے مین انبیا و اوصیا و ایمہ سب کی تحقیر کرین —
آیات بینات از الفاظ بس جو اہلسنت اصحاب نبوی کے صفحہ ۴۲ سطر
۴ تا الفاظ عقیدی سے بنے نصیب ہین صفحہ ۴۸ سطر ۱۵ —
آیت اخریٰ مرا حق تعالےٰ آپ کی دعا قبول کرے اور مسلہ رجعت کے
قبول سے بے نصیب رکھے آپ کو اختیار ہے کہ رجعت جناب مسیح علیہ السلام
سے بھی انکار فرمائین اور حضرات مسیحی کی تقلید کرین کہ وہ حضرت تو مصلوب
ہوگئے پھر کہان سے آوینگے —
آیات بینات از الفاظ علاوہ ان سب باتون کے صفحہ ۴۸ سطر ۱۶
تا الفاظ اور تقیہ کو دم بریدہ کر دیا صفحہ ۴۷ سطر ۱۵ —
آیت اخریٰ یہہ جو کچھ جناب والا نے بہ شد و مد تحریر فرمایا ہے اوس
سے جہال کو یہہ یاد کرانا مقصود حضور ہے کہ تقیہ صرف ہم اہل الشیعہ مین
جایز ہے اور آپ اہل سنت مین ناجایز اور گناہ اور اسی کو پیش نہاد
خاطر رکھکر بانس پر چڑھ کر آپ نے غل مچایا ہے سو جناب من اگر ہنوز
ہوس غوغا باقی ہو تو منادی کروائے اور ڈھول بجوائے تو ہم مانع نہین
ہین مگر یہہ خیال محال آپ کے مذہب کے جاننے والون اور اہل کمال کے خیال میں

آپ کے نسبت سخت جہالت پر دال ہوگا چنانچہ آپ کے نوشتہ حین حرمین
کلام حافظ حاجی مولوی خلیل احمد اپنی کتاب ہدایات الرشید الی افحام
العنید کے صفحہ ۱۲ پر تحریر فرماتے ہین ۱۱حضرت کو نہ حقیقت تقیہ سے
واقفیت ہے نہ محل نزاع کی خبر ہے نہ اہل سنت کا مذہب معلوم ہے نہ اپنا
مذہب جانتے ہین اسلئے ضرور ہوا کہ ہم مختصر اس جگہ تقیہ کا ذکر کرین اور حضرت
کے علمی اور مناظرہ دانی اور انصاف کو آشکارا کرین اول تو یہی سراسر غلط ہی
جو اہلسنت کیطرف نسبت کرتے ہین کہ وہ مطلقاً تقیہ کو حرام اور منافقون
کا شان کہتے ہین اور یہہ اہل سنت پر محض افترا و بہتان ہے پھر آگے چل
کر بکمال اصرار ارقام فرماتے ہین میر صاحب مدعی ہین کہ اونکو عنفوان
سن تمیز سے مناظرہ کا شوق رہا ہے اور کتب مناظرہ کے مطالعہ مین
انہماک رہا ہے تبلائین تو سہی کہین اونہون نے دیکھا ہے کہ اہل سنت
نے مطلقاً تقیہ کو حرام اور منافقون کا شان لکھا ہے یا کہین یہہ لکھا ہے
کہ توریہ از قسم تقیہ ہے پھر تحریر فرماتے ہین جس تقیہ کو علما اہل سنت
حرام اور منافقون کا شان فرماتے ہین وہ تقیہ وہ ہے کہ علماء شیعہ
جسکے اپنے رسایل مین یہہ تعریف فرماتے ہین وھی موافقة اھل
الخلاف فیما یدینون بہ یعنی اہل خلاف سے موافقت آپ کے دینی امور
مین ۱۱الا او سیر شاہ عبد العزیز صاحب کا عمل غلط شاہد کامل ہے کہ تحفہ
اثنا عشریہ کو آپ اون کے تصنیف فرماتے ہین اور وہ اپنا نام تحفہ مین
چھپاتے ہین اور اوسکو تصنیف حافظ غلام حلیم ابن شیخ قطب الدین
باور کراتے ہین اور صاحب ہدایات الرشید صفحہ ۲۶ و ۲۷ کتاب
مذکور پر یہہ لکھ کر ۱۱تحفہ کا دیباچہ مین جو حضرت شاہ صاحب قدس اللہ

العزیز نے تورتیہ اپنا غیر مشہور نام تحریر فرمایا علاوہ اوسکے مصالح کے ایک
یہہ بڑی ضرورت اسطرف داعی تہی کہ اوس زمانہ مین شیعہ کا نہایت زور
تہا ۱۱ پس بربنار آپکے مذہب کے تقیہ فی الاصل جایز ہے اور آپ
کا شور و غوغا سراسر بے اصل اور باطل اور ایمہ علیہم السلام و علماء امامیہ
کے نسبت جو بے ادبی آپ نے فرمائی اوسکے بابت ہم کچہہ نہین کہتے
مگر یہہ کہ اوسکا بدلہ آپ خدا سے پاوینگے نادانون کو بہکانے کیلئے آپ ڈھکو
سلا بے سند و بے پتہ آپ نے بک ڈالا اوسکے طرف جسطرح بول
و غایط کیطرف کوئی توجہ نہین کرتا ہے ہم متوجہ نہین ہوتے شاہ عبدالعزیز
کے نسبت تو یہہ کہہ لینا کہ چونکہ ایام تصنیف کتاب تحفہ مین شیعون
کو زور رہا لہذا تورتیہ اونہون نے اپنے نام کو صاف صاف نہ لیا اور
ایمہ علیہ السلام کو ایسے زمانہ مین کہ یا تو حضرات خلفاء ثلاثہ کا کوس حکومت
بجتا تہا یا مروانیون کا سکہ و خطبہ رایج تہا یا عباسیون کا دور دورہ تہا
جو آل علی کے دشمن ظاہر و آشکار رہتے اور کتاب احتجاج اونکی ظلم کی شاہد
ہے کہ منصور دوانقی نے بہتری سادات و علویون کا قتل کر ڈالا و دیوار
مسجد جامع منصور واقع بغداد مین بہت سے سادات بنی فاطمہ صلوات
اللہ علیہا کو زندہ چنوا دیا معیار اظہار دین حق و مسایل صحیح جاننا اور خود حق تعالی
کے آیات بینات واللہ لا یھدی القوم الظلمین یعنے اللہ
راہ نہین بتاتا ہے قوم ظالمون کو اون کرکے منزل مقصود کی (سپارہ
۱۱ سورہ توبہ) اور اسی قسم کے اور آیات جن سے ثابت ہے کہ
کہ خدا ہدایت کرتا ہے جسکو چاہتا ہے طاق نسیان پر رکہنا عجیب نادانی
اور جہالت ہے ایمہ علیہم السلام جس کے ہدایت پر مامور رہتے اونکو

اونہون نے تعلیم فرمائی اور جنکی ہدایت سے وہ مستغنی تھے اون سے بے
پروائی کی اور راؤن کے نسبت یہہ سمجھا کہ تربیت نا اہل را چون گردگان
بر گنبد است بلکہ اندیشہ فساد ہے اعتراض کیا تو کیا برائی ہوئی و اگر
برائی پیدا ہوتی ہے تو وہ خدا تک معاذ اللہ پہونچتی ہے بہرکیف جو کچھ
آپ نے بکا وہ شاید لی وینی ہے اور ہم کو فاسد الاعتقاد دیگر رد و قدح
بیکار ہے اگر انصاف ہے تو سنئے خدا فرماتا ہے ان الذین کفروا
سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یومنون
ختم اللہ علی قلوبھم وعلی سمعھم وعلی ابصارھم غشاوۃ
ولھم عذاب عظیم یعنی وہی لوگ جو کافر ہین اون کے لیئے برابر ہی
تو نصیحت دے یا نہ دے وہ ایمان نہ لاوینگے خدا نے اون کے
دلون اور کانون پر مہر کردی ہے اور اون کے آنکھون پر پردہ ڈال
دیا ہے اور بڑے عذاب مین پڑینگے (سورہ بقر پارہ اول) اگر
آپ کے نزدیک تقیہ ناروا ہے و باین ہمہ کہ صاحب تحفہ نے تقیہ کے
نبا پر اپنا نام تحفہ مین نہین لکہا تو یقین جانئی صاحب تحفہ نے جامہ نفاق
کا پہنا اور جہوٹ بولا ہے اسواسطے کہ تقیہ کے معنی یہہ ہین کہ دل مین حق
ہو اور زبان پر خلاف اوسکے اور جہوٹ اور نفاق یہہ ہے کہ دل مین ناحق
ہو اور زبان پر حق مثلاً ہمارے دل مین ہے کہ دین اسلام برحق ہے اور جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم پیغمبر برحق ہین مگر کسی اندیشہ جان و آبرو سے ہم اس کہنے پر مجبور ہون کہ دین نصاری صحیح
و حضرت مسیح ابن اللہ تھے اور اون کی بعد کوئی پیغمبر نہین ہوا پس یہہ تقیہ ہے لیکن اگر ہمارے
دل مین یہہ ہو کہ دین اسلام باطل ہے اور دین عیسوی صحیح اور زبان سے ہم یہہ کہین کہ دین
اسلام صحیح ہے تو یہہ نفاق ہے اور جہوٹ ہے پس جبکہ شاہ عبدالعزیز نے اپنی کو شاہ عبدالعزیز لکہنا

عبدالعزیز دل مین جانتے تھے اور تمام دنیا اونکو عبدالعزیز کہتی تھی اور اوہون نے اپنی ہی زبان سے خلاف عبدالعزیز کے عبدالحلیم لکھا تو وہ جہوٹھہ بولے اور نفاق کے مرتکب ہوے اب جبکہ حکم تقیہ کا آپ کے مذہب کے موافق ثابت اور آپ کے عالم کامل کا اوسپر عمل غلط شاہد ہو تو آپ نے جو کچھہ ہم پر اعتراض فرمایا کس درجہ کو لغو اور ناکارہ ہوگیا اور جب تقیہ آپ کا ہی شعار ٹہرا تو ہمکو اور کچھہ کہنا بیکار ہے ہان اگر آپ اپنے علما کے خلاف فرماتے ہین اور اونپر تبرا کرکے انکو طیار ہین تو آپ کو اختیار ہے اور ہمکو کیا شکوہ ہماری نسبت ہی جو آپ فرمائین روا ہے اور جو شخص اپنے باپ دادے کو گالی دے تو پاسی پڑوسی کو بھی جو چاہے کہے سزا ہے صرف اپنے اغراض دنیوی کے واسطے جنہون نے دین و مذہب کی سالاری لی اور ایک دنیا کو بیدین کردیا اون کے طرف داری کرکے روز بروز نیا سوانگ لانا وفی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا ولھم عذاب الیم کے مصداق بنا درحقیقت آپ کے لیے ہی آیات بینات از الفاظ وہ دم کیا تھے صفحہ ۷ سطر ۴ او وہ آتا الفاظ باتون مین چون وچرا کرو صفحہ ۸ سطر ۶ —

آیت اخریٰ خباب من جاہی تقیہ کے دم کاٹی یا اپنی تحریر پہ تالم کیجے یا کسی مسئلہ شرعی کا سر کاٹی یا ٹانگ اوڑادیجئے یا بیٹ مین چہوری بہونک دیجئے یہہ آپ کو سزاوار ہے یہہ ڈہنگ تو اوسیوقت تک کے لیئے ہے جبکہ آپکے یہان تقیہ نہوتا اور جب آپ کا مذہب قایل تقیہ ہے تو ہم کو آپ کی تقریر اور تحریر جاہلانہ کی جانب توجہ کرنا بیکار ہے یہان آپ نے رجز خوانی کے لیے ہم اوٹہائی تہی وہان اب کمال عجز اور ادہ پشیمانی سے دبا لیجئے اور اپنے معروف ہی کے کہ جہان سے

ہم کیا کرین ہم نے تو تمہارے اور ہمارے لیئے تقیہ کرنے: اون کی خوب خبر لیتے سے لئے تھے مگر ستیاناس جاسے ہدایات الرشید کا او سنا تنا بہی تو توقع نہ دیا کہ تقیہ کے حق جانیوالے ہمارے اور کتابون کی تلاش کی قوت اوٹہاتے اور ورق گردانی کی زحمت مین پڑتے اس نا لایق کتاب نے ہنڈا ہی کنوئن دیا اور شاہ صاحب کو کیا کہین جو دوسرے کے صاحب ان شجو اور تقیہ کا نام بدنام کر ڈالا اور خود ہی تحفہ مین تقیہ لکہ گئے مگر بدا کی بابت جو آپ نے استعجاب بہر سو غلط اور سراپا جہل ہے چونکہ آپ نے بداء کے مسئلہ کو جا سی ہی مذہب سے منسوب کیا ہے اسلئے ہمکو ضرور ہے کہ آپ کو کنوئن کے دکہلا دین کہ ہم بداء کسکو کہتے ہین اور اوسکی حقیقت کیا ہے براہ مہربانی ملاحظہ فرمائیے کلام ملک العلام تیرہوین سپارہ سورہ رعد کے آخر مین ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية وما كان لرسول ان ياتى باية الا باذن الله لكل اجل كتاب يمحوا الله ما يشاء ويثبت وعنده ام الكتاب وان ما نرينك بعض الذى نعدهم اونتوفينك فانما عليك البلغ وعلينا الحساب جسکے معنی یہہ ہین بتحقیق کہ بہیجا ہم نے رسولون کو آگے تجہسے و گردانا ہمنے واسطے اون کے زنان اور فرزندان کو اور نہین چاہیئے واسطے رسول کے معجزہ مگر ساتہہ اذن خدا کے واسطے ہر ایک مدت کے ایک نوشتہ ہے مٹاتا ہو وہ کرتا ہے خدا جس چیز کو چاہتا ہے اور ثابت کرتا ہے اور نزدیک اوس کے اصل کتاب ہے اور اگر نہ دکہلا دین ہم تجھکو بعض اون چیز کو کہ وعدہ کیا ہے ہم نے اوسکا یا وفات دین تجھکو پس نہین اوپر تیرے مگر پہونچانا احکام کا اور اوپر ہمارے حساب ہے ،، اور تفسیر

ہین اس آیت کے لکہاہے کہ منقول ہے ابن مسعود و ابی وایل و قتادہ سے
کہ اونہون نے سنا آپ کے اول خلیفہ عالی جناب عمر ابن الخطاب سے
کہ فرمایا اونہون نے کہ ام الکتاب وہ ہے اصل کتاب ہے جس ہین ثابت
کیے گئے ہین حادثات اور کائنات اور روایت کی ابن قلابہ نے
ابن مسعود سے کہ وہ یون دعا کرتا تہا اللهم ان کتبتی فی الاشقیاء
فاثبتنی فی السعداء فانك تمحو ما یشاء ویثبت وعندك
ام الکتاب یعنی ای بار خدایا اگر لکہ چکا ہے تو مجہے اشقیا ہین پس
ثابت کر سعدا ہین پس بہ تحقیق تو محو کرتا ہے جس چیز کو تو چاہتا ہے
اور ثابت کرتا ہے اور تیری پاس اصل کتاب ہے چنانچہ اوسکی
تفسیر تفسیر قادری ہین جو ترجمہ تفسیر حسینی کا ہے اور اردو خوان بھی سلئے
پہرتے ہین مرقوم ہے کہ اصل کتاب لوح محفوظ ہے اور جتنی چیزین ہونیوالی
ہین سب اوسمین لکہی ہوی ہین اور جو کچہہ ہوچکا اور جو ہوتا ہے اور جو ہوگا
اوسمین مفصل اور مشرح لکہا ہے اوسی لوح کے متعلق پہر تحریر کیا ہے
کہ اوس لوح سے یا بعضے احکام ممنوع منسوخ کردیتا ہے اور دوسرے
احکام لکہ دیتا ہے یہہ بہی تحریر ہے کہ علما ردین اس بات پر ہین کہ حق تعالے
جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے مگر چہہ چیزین ایسی ہین کہ اونکو مٹنا نہین ہوتا سعادت
شقاوت موت حیات رزق اجل پہر یہہ بہی مرقوم ہے ابو الدرداء رضی
رضی اللہ عنہ حضرت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کرتے ہین کہ جب
تین ساعت رات باقی رہتی ہے تو حق تعالے اوس کتاب مین نظر کرتا ہے جس
اوس کے سوا کوئی نظر نہین کرتا جو کچہہ چاہتا ہے اوسکو کتاب مین مٹا دیتا ہے
اور جو کچہہ چاہتا ہے بڑہا دیتا ہے اب اگر براہ حق پر نظر ہے تو براہ مہربانے

سنتر ملتے اور اس لوح تحریر سے جو آپ نے مثل اپنے نامہ اعمال کے سیاہ کی ہے
خوف کیجیے حق تعالی شانہ کے کلام کے خلاف جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے تو وہ حق تعالی
پر الزام دیا ہے اور ہم پر یہ کوئی اتہام اوس سے پیدا نہیں ہوتا ہم سراسر حق تعالے
کے قول کے جو سچ اور بالکل سچ ہے آپ اور یہودیوں کیطرح منکر نہیں ہین جو کہتے
لگین کہ خدا تعالے نے روز ازل سب چیزونکو مقدر اور مقرر فرما چکا اب وہ چیزین متغیر نہین ہو سکتین
کہنے لگیں کہ ید اللہ مغلولۃ یعنی خدا کے ہاتھ بند ہوگئے اب آگے
کچھ نہ کریگا مگر ہم قایل ہین کہ خدا کیواسطے دو لوحین ہین ایک لوح محفوظ کہ
مطابق علم خدا کے ہے اور اوسمین تغیر نہین ہوتا اور ایک لوح محو و اثبات
کا کہ اوسمین بعض امور محو کئے جاتے ہین اور بعض اوسکے عوض مین ثابت
کئے جاتے ہین چنانچہ روایت ابو الدرداء مذکورہ تفسیر حسینی سے یہہ ہی
آپ بہی کہنے پر ناچار ہین اور جو آپ کے علمانے از راہ جہالت جہہ امور
مین حق تعالے کو مجبور سمجہا ہے وہ روایت آپ کے خجستہ خطاب خلیفہ
ابن الخطاب سے خود لغو ہے اور رات دن کے برتاؤ سے بہی غلط ہین
اسواسطے کہ طول لقا اور امراض سے شفا اور بخشش گناہ و خطا کیلئے
صدقہ و دوا اور دعا خاص و عام کا معمول ہے پس اگر کوئی خدا کے
نزدیک شقی ہو چکا تو اوسکی طاعت عبادت ریاضت سب اکارت
ہوگی وہ سعید ہو ہی نہین سکتا یون ہی جب موت ٹل ہی نہین سکتی تو
پہر دوا بیکار ہے اگر ہم سرکار کو ایسا مضبوط اور مستقل اپنے علما کے
قول پر پائین کہ موت تو ٹلنے ہی کی نہین ہے تو بیمار ہو کر آپ علاج نکرینگے
مگر معاذ اللہ یہہ بہی ہم نہین کہتے اور یہ مخالفت قول الہی کی نہین کرتے کہ جسکے
موت کا وقت مقرر ہے تو اوسمین ایک ساعت کی بہی تقدیم و تاخیر

مگر جو کچھ ہمنے عرض کیا اوس کی مراد یہہ ہے کہ نہ عمر خلاف لوح محفوظ سے گھٹتی ہے نہ بڑھتی ہے مگر موافق اوسی لوح کے جس مین یہہ بھی مرقوم ہے کہ فلان قسم کے فرمان برداری سے اسقدر عمر بڑھ جائیگی اور فلان طور کی شقاوت و نافرمانی سے کم ہو جائگی چنانچہ فرمایا ہے جناب رسول خدا نے کہ صدقہ دنیا اور صلہ رحم کرنا آباد کرتا ہے گھرون کو اور زیادہ کرتا ہے عمر کو اسیر چاہو آپ کو یقین ہو اور چاہے نہو مگر ہمکو یقین ہے اور ہم وہین تک تو تسلیم اور انکار کر سکتے ہین جہان تک ہمکو حق تعالے کے رسول برحق اور ائمہ علیہم السّلام نے فرمایا ہے ورنہ خدا کی باتین خدا ہی جانے۔

آیات بینات از الفاظ جب بعض شخصونکو بہت ہی شبہہ ہونے لگا کہ وہ خدا کیسا ہے جو آج کچھ کہتا ہے صفحہ ۸۸ سطر ۷ تا الفاظ۔ ختم کتاب۔

آیت اُخریٰ چونکہ بدا پر آپنے بہت ٹھٹھہ اوڑایا ہے اسواسطے ہم زیادہ تفصیل سے لکھکر حق تعالے کی قدرت بھی دکھاتے ہین تا آپ اور زیادہ مضحکہ کرنیکا موقع پائیں اور جہانتک چاہے ہنسین اونہین سے اوّل آپ ہی کی تفسیر قادری سے ہم لکھتے ہین ملاحظہ فرمائے سورۂ بقر سیپارہ دویم رکوع ۷۔ احل لکم لیلۃ الصیام الرفث الی نسائکم کی تفسیر مین مرقوم ہے کہ ابتدا مین مسلمانون کو رمضان کی راتون مین عشا کی نماز ادا کرنے تک یا سو رہنے تک کھانے پینے جماع کرنے کی اجازت تھی اس سے زیادہ نہین صحابہ کا ایک گروہ غلبہ کیوجہ سے صبر نہ کرسکا جسوقت کہ مباشرت حرام تھی اوسوقت اونکے

مرتکب ہوئے دوسری دن یہہ بات جناب رسالتماب صلی اللہ و علیہ
وسلم کے حضور مین پہونچی تو یہہ آیت نازل ہوئی حلال کی گئی واسطے تمہارے
بیچ رات روزون کے مباشرت ساتہہ عورتون اپنے کے اب سنی تو خدا پر
تھا لگائے کہ واہ ای خدا ایک دفعہ تو اوسی پیغمبر کی معرفت ایک حکم محکم دیا
کہ سو رہنے کے بعد مباشرت نہ کرو اور جب حکم دی چکا تہا تو جنہون نے
نافرمانی کی تہی اونکی خاطر سے اپنا حکم بدل ڈالا کیا تجہکو پہلے سے معلوم
نہ تہا کہ وہ گروہ جو تجہسے راضی ہین اور جنسے تو راضی ہے تیرے حکم کی تعمیل
نہ کرین گے اور تجہکو اپنا حکم منسوخ کرنا پڑے گا تو پہر تو نے پہلے ہی ایسا
کیون حکم دیا تہا اور اگر تجہے علم نہ تہا کہ وہ ہی لوگ جنکی نسبت خبر دی تو نے
فرمایا کہ وہ مجہسے راضی میرے حکم سے راضی نہونگے بلکہ نافرمانی کرینگے
تو پہر خدا ہی کہان رہا العیاذ باللہ سوا اس کے اسپر بہی خوب سوچ کر
سر جہکائیے کہ آپ جو تمام صحابہ کو آیہ رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ مین داخل کرنا
چاہتے ہین اونہین سے مرتکب حرام کے ہی ہو چکے ہین پہر خدا نے کیا
سمجہہ کر ایسے حرام کرنیوالون کو رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کہدیا اگر وہ خدا سے
راضی ہوتے تو حکم الٰہی کی تعمیل کیون نہ کرتے اب ہم یکہ دوسرا واقعہ
بدا کا بیان کرتے ہین اور وہ صلح حدیبیہ ہے چنانچہ جو کہ آپ کے بڑے
معتبر مورخ اور عالم نے روضۃ الاحباب مین تحریر فرمایا ہے اگر یاد نہو
تو حرف بحرف ہم آپ کی خاطر سے نقل کر کے حاضر کرتے ہین وہو ہذا
در ذیقعدہ این سال قضیہ حدیبیہ واقع شد و سبب این قضیہ ان بود
کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم در واقعہ دید کہ با یاران
بزیارت کعبہ معظمہ رفت و عمرہ گزاردہ و کلید خانہ کعبہ بدست خویش گرفت

وبعضے از یاران سر تراشیدند وبعضے موی چیدند وآن سرور این خواب را با جماعت اصحاب چون تقریر فرمود خوشوقت شدند وپنداشتند که تعبیر واقعه درین سال بظهور خواہد آمد۔ وبعد اوس کے روانگی جناب رسول خدا ونزول جلال بمقام حدیبیہ وظہور صلح کی بابت پھر صاحب روضۃ الاحباب نے یون لکھا ہے مرویست از عمر خطاب رضی اللہ عنہ کہ گفت وبر آن روز امرے عظیم در دل من پیدا شد ومراجعت کردم با حضرت مراجعتی کہ ہرگز مثل آن نکردہ بودم ودر روایتی اینکہ گفت رفتیم بہ نزد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وگفتیم کہ تو پیغمبر بر حق ہستی فرمود بلی ہستم وگفتم ما بر حق ہستیم ودشمنان ما بر باطل فرمود بلی گفتم آیا مقتولان ما در بہشت نمیستند ومقتولان ایشان در دوزخ فرمود بلے گفتم بچہ سبب باین منقصت وذلت قبول میکنیم وباین طریقہ صلح نمودہ باز میگردیم حضرت فرمود ای پسر خطاب بدرستی کہ فرستادہ خدا ایم واو مرا ضایع نخواہد گذاشت ودر روایتی انکہ فرمود بن رسول خدائم فرمان وی نکنم واو یاری کنندہ من است واین روایت مشعر است باآنکہ این صلح بوحی واقع شدہ واز ان حضرت نہ برای اجتہاد عمر گوید گفتم تو با ما نہ گفتی کہ ما زود باشد کہ بزیارت خانہ کعبہ رویم وطواف بجا آریم فرمود آرے ولیکن ای عمر ہیچ گفتم امسال خواہد بود گفتم (شاید رہ گیا ہی کہ فرمودے نے عمر محوز کہ تو بزیارت خانہ کعبہ خواہی رفت وطواف خواہی کرد عمر گوید ہمچنان ملول ومحزون از مجلس آن سرور برخاستم وبہ نزد ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رفتم وآن حکایت کہ بعرض حضرت رسانیدہ بودم باوے گفتم وہمان جواب کہ از پیغامبر صلی اللہ وعلیہ وآلہ وسلم گفتہ بود از ابوبکر شنیدم ودر روایتی آنکہ صدیق گفت ای عمر برو ودست در رکاب او زن وہیچ اعتراض مکن کہ وے فرستادہ خدا است

بہر چہ کند بوحی کند و مصلحت در آن باشد منقول است از عمر کہ گفت بسیار
اعمال صالحہ از نماز و روزہ و تصدق و اعتاق نمودم حنث کفارت کہ از
من صادر شدہ بود انتھی اس روایت سے آپ کو بقول آپکے صدیق
صدیق اکبر صاحب کے یقین آویگا کہ جناب رسول خدا جو کچھ کرتے تھے
بروی وحی کے کرتے تھے پس آپ کو خدا کا حکم ملا کہ کفار کے مقابلہ مین
کہ معظمہ کو جائین مگر حدیبیہ مین یہہ ہو چکا کہ مصلحت الہی یہہ ہوئی کہ صلح کر لیجاتی
اب اگر حضرت کو ایسی دوسری مصالح الہی پر جو پہلے کے خلاف دوسرا
ہوا اطلاع نہین ہے یا جہل ہے تو وہ بھی سنئے گیارہوین سیپارہ مین
سورہ یونس کو ملاحظہ فرمائیے کہ بعد آیت فلولا کانت قریۃ امنت
فنفعھا ایمانھا الا قوم یونس لما امنوا کشفنا عنھم عذاب
الخزی تفسیر بیضاوی سے ملاحظہ کیجئے اور اگر اوسکی تلاش مین دقت ہو
تو خیر تفسیر حسینی یا اوسکا ترجمہ تفسیر قادری ہی سہی ملاحظہ کیجئے اوس مین
لکھا ہے کہ حضرت یونس علیہ السلام اوسے ارض کی قریب جسپر
خون جناب سید الشہدا علیہ السلام کا بہایا گیا موصل مین کفار کو تلقین
ایمان کرتے تھے مگر وہ کفر پر مصر ہوئے اور درپے ایذا رسانی حضرت
یونس ہوئے تو حضرت یونس علیہ السلام نے جناب الہی مین عرض
کی کہ اونپر عذاب نازل ہو اور حق تعالی نے دعا قبول کی تو ارشاد کیا
کہ اپنے قوم کو خبر دیدو کہ تین دن یا چالیس دن کی بعد تم پر عذاب نازل ہوگا چنانچہ حضرت
یونس نے اوس قوم کو آگاہ کیا اور اپنے جینے کی راہ لی جب وقت موجود آیا اور آثار قہر
نازل ہوئی تو کفار روئی اور چلائی اور بلبلائی اور دعا کی کہ عذاب سے محفوظ رہین تو اوہ
چالیسوین روز کہ جمعہ اور عاشورہ کا دن تھا دعا کا اثر ظاہر ہوا اور

و یوان رحمت سے پروانہ نجات جاری ہو گیا اور وہ جو حضرت یونس علیہ السلام
تک یہیں کہ کفار خاک سیاہ ہو گئے ہوں گے چالیس دن کے بعد منیوا کیطرف
متوجہ ہوئے اور جن کے عذاب کا یقین تھا ان ہیں خوش و خورم پایا تو
رنجیدہ ہو کر صحرا کی راہ لی اور دریا میں طعمہ ماہی ہوئے اب بعد غور ارشاد
ہو کہ حق تعالی نے تو عذاب کے لئے فرمایا تھا پھر کیوں اوسکی مصلحت سے ٹلا
پر ہوی۔ تھوڑی اور تکلیف فرمائی اور بارہوین سیپارہ سورہ ہود مین
حضرت نوح کا حال پڑہیے کہ حضرت نوح نے اپنی قوم کو عذاب سے ڈرایا
مگر عذاب ملتوی ہوتا گیا یہانتک کہ حضرت نوح کو حکم ہوا کہ کشتی بناوین
وحالانکہ حضرت نوح کشتی بنانا نہ جانتے تھے تو اونکو کشتی بنانا تعلیم
ہوا تو لکڑی ملنا دوبھر ہوا تب حضرت نوح نے سال کا درخت بویا بیس
برس مین وہ درخت ملیگا رہا تو کشتی بنانی شروع کی تو اوسکو بنتے جو دیکھ
تھے وہ ہنستے تھے کہ عذاب نازل ہے نہ قہر مگر پیغمبر سے نوح بڑی ہو گئے
اخرش اوسوقت عذاب آیا کہ جو مقرر تھا۔

بعد اس قدر گذارش کے اب میری عرض ہے کہ گیارہوین سیپارہ
رکوع دوم سورہ توبہ مین ملاحظہ فرمائے حق تعالے فرماتا ہے واخرون
مرجون لامر الله اما یعذبهم واما یتوب علیهم والله
علیم حکیم ۝ (ترجمہ) اور دوسری بیٹھ رہنے والے جہاد سے
بغیر کے گھر مین یعنی موقوف ہے امر اون کا واسطے حکم خدا کے جو کچھ
کہ اون کے مقدمہ مین نازل ہو یا عذاب کرے اونکو اگر اوس گناہ پر
اصرار کرین یا توبہ قبول کرے اوپر اون کے اگر وہ نادم ہوں اور خدا
جاننے والا ہے اون کے احوال کو اور حکم کرنے والا ہے موافق

مصلحت سے کے ۔۔

اور جب یہہ آپ سکے ذہن نشین ہوا تو یاور فرمائی کہ اسیکو ہم بداء کہتے
ہین اب جو آپ سنے بداء کے واسطے مضحکہ کیا ہے وہ درحقیقت ہم پر نہین
ہے اصل مین حق تعالی پر ہے اور اوسکی جزا ہو یا سزا منجانب حق تعالے ہے
کیسی ناسمجھی کی بات ہے کہ آپ اور تمام مسلمان اپنے گناہون سے
توبہ کر سکے امید مغفرت کی رکھتے ہین اگر مشیت الہی بدل نہین سکتی اور
خاطی سکے لئے عذاب جہنم وہ مقرر کر چکا تو پھر توبہ بیکار ہے دیکھئے خسرو
دہلی آپ کے ہم مذہب فرماتے ہین شعر بلا کہ اگر از دست او ست
ای زاہد ✤ تو جمع باش کہ عمر از دعا بیفزاید ✤ و اس سکے سوا خود بہی یاد کیجئے
کہ جب سرکار بیمار ہوتے ہین تو اطبا ڈاکٹر جراح ڈھونڈھے جاتے ہین کہ
کیون اگر آپ سکے خیال مین راسخ ہے کہ جو مرنیکا وقت ہے اور جو زمانہ
تکلیف وغم مرض بموجب مشیت الہی مقرر ہے وہ نہ ملیگا تو صدقہ خیرات
دوا سب لغو لاطایل ہے باین ہمہ حرکات بہی سنئے یعنی جو دیکھئے آپ سکے
صاحب تحفہ سنے بہی باوجود انکار بداء معاویہ کو لعنت سے یہہ کہکر بچالیا
ہے واستغفر لذنبك وللمومنين والمومنات لیکن ذرا حضرت
کی روح سے پوچھئے کہ ہرگاہ مشیت الہی کسی پر عذاب کرنے کی ہو چکی تو اوس
کے نسبت توبہ ستغفار سے کیا ہوگا کیا مشیت بدل جائیگی اس وقت یل یعنی
پر جو جناب غفران مآب کی اس تحریر پر اعتراض فرمایا کہ ائمہ علیہم السلام
شیعان را خبر میدادند کہ غلبہ اہل حق و ظہور دولت اہلبیت بعد انقضائے
ہزار سال یا دو ہزار سال خواہد شد البتہ اینہارا یاس حاصل می شد اور
نتیجہ اوسکا یہہ پیدا کیا کہ اگر امام شیعون سے جہوٹھے وعدے کرتے

تو شیعہ دین سے پھر جاتے یہہ آپ کی عقلمندی ہے شیعہ اچھی طرح
جانتے ہین کہ مصالح الہی ہین کسی کو دخل نہین ہے وہ بخوبی اپنے ائمہ کے
اقوال کی توثیق کرنے ہین ثابت قدم ہین اون کا حال اون لوگون کا
ایسا نہین ہے جو اپنی مومنیت کے حضور حضرت نوح ہین مدعی سکتے
اور جب وعدہ حضرت نوح پر طوفان نہ آتا تھا تو اونکی تعداد گھٹ
جایا کرتی تھی یہان تک کہ جب اوتاسی[89] اصل ایماندار باقی رہے تو اونکو
حق تعالے نے محفوظ کیا اور ہم حضرت عمر کی سی طبیعت نہین رکھتے
کہ ذرا مین فاسد الاعتقاد ہو جائین چنانچہ حضرت عمر کی کیفیت اعتقاد
کی قصہ صلح حدیبیہ مین ہم لکھہ آئے ہین جی چاہے تو پھر پڑھ لیجئے کہ نبوت
جناب رسول خدا مین اونکو شک ہوگیا اور کلمہ بکلمہ اعتراض کرنے کو روبرو
جناب رسول خدا کے جاؤ سے افسوس ہزار افسوس ہے کہ آپ ان
سارے امور سے واقف ہوکر ہم پر اعتراض کرتے ہین اور خلاف ہمارے
صریح یہہ اعتقاد رکھہ کر کہ حق تعالے نے حضرت نوح سے فرمایا تھا
ولا تخاطبنی فی الذین ظلموا انھم مغرقون ۰ یعنی خطاب نکر میرے
ساتھہ اون لوگون کے باب مین جنہون نے ظلم کیا ہے یعنی مجھسے کسی
کافر کی نجات اور اوسپر سے عذاب دفع ہونیکی خواہش نکر بیشک
وہ ڈوبوئے جائینگے ملاحظہ ہو تفسیر قادری سورۂ ہود پھر اونہین حضرت
نوح نے پکارا ونادی نوح ابنہ وکان فی معزل یابنی ارکب
معنا اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو حالانکہ وہ اوس
کشتی سے کنارہ تہا اور حضرت نوح اوسی مسلمان جانتے تھے تو شفقت
کی راہ سے کہا کہ اے چھوٹے بیٹے میرے سوار ہو کشتی مین ساتھہ

میرے تو عجب ہے کہ آپ ہم پر منہہ آوین خدا کی پناہ کہ آپ حضرت نوح سے ایسی امید کرین کہ اونہون نے خلاف حکم خدا کے اپنے لڑکے کو جو کافر تہا طوفان سے بچانا چاہا ہو مگر ہم جو سمجھتے ہین اوسکی تحریر کی یہان حاجت نہین ہے —

اب ہم آپ کی ہر تحریر و تقریر کی بابت خواہ وہ پوچ تہی یا لچر جو لکھنا تھا لکھہ چکے اب آپ سے بکمال ادب پوچھتے ہین کہ آپ نے جو مشقت اوٹہائی اوس سے کیا فضیلت اون صحابہ کی جن کے تقدس کے ہم منکر ہین ثابت کی اور بجز اسکے کہ تمام صحابہ بہت اچھے تھے اور اونسے خدا نے وعدہ فرمایا کہ ہین تمسے راضی ہون اور تم مجھسے کیا خلعت عطا فرمایا اور کسی وعدہ بہشت کی بابت عشیر عشیر پر رکھہ اوٹہا کے سوا کیا کیا کبھی تو یہہ فرمایا کہ شاہ عبد العزیز بڑے سچے اور اونہون نے نہایت منطقی تقریر شہادت و گواہی و دلیل و برہان سے رضی اللہ عنہم و رضوعنہ کا مصداق صحابہ کو ثابت کیا کبھی اونہین جناب غفرانمآب کے اقوال کی نقل کی اور کبھی شاہ صاحب کی طرفداری ہین جو آپ سے ہوسکا چاہو اوسکی بنیاد ما نو پرتھی مگر باتون کے طومار کے اینٹون سے دیوار بلند کی تو یہی ہے اور ماحصل اس رنج و مشقت کا جو پوچھو ٹوٹا ہوی دیوار وال نخود قلیہ وبنان ہے — سنئے جناب والا فضائل اسکو کہتے ہین جو ہین مشتے نمونہ از خروارے عرض کرتا ہون جناب حیدر کرار غیر فرار بطن مادر تا مدار ہین بندگی حق تعالے ہین مصروف تھے اشعار علی در بطن مادر بود در ذکر خدا ہر دم ✤ عبادت را بر زنانہ اندایش عالم جانہا ✤ رسول اللہ چو می آمد بہ نزد مادر حیدر ✤ و را از شدت گرہ بودہ در شکم آن معدن التقوی ✤ ولی میگفت تسلیمات امی خیر بر حق

حبیب خالق اکبر امین رب بے ہمتا * نبی سیکفت یا حید ر سلام کبریا پرتو
امام المتقین شاہ ولایت معدلت پیرا * خانہ کعبہ کی ولادت فرشتونکا
لافتا الا علی لاسیف الا ذوالفقار کہنا جناب رسول خدا کا
یادیر بحکم الہی بجاے کرنا جناب رسول خدا کا یہہ کہنا کہ جناب امیر علیہ السلام
میرے نفس ہین اور اونکا خون میرا خون و اونکا جسم میرا جسم ہے اور اونکی
لڑائی میری لڑائی ہے۔ واسطے نہ قضا ہونے نماز اوس ولی اللہ کے
دوبار آفتاب کا پہرنا وغیرہ وغیرہ جسکا حد و احصا نہین ہوسکتا اور جن کے
انکار کی آپ کو مجال نہین ہے مگر قدرت ہے تو اتنی ہے جتنی خدا جانتا ہے
کہ اسکو ساری فضایل کو قبول کرکے بخاطر حضرات ثلاثہ اونکی تاویلین کرین
اور اون تاویلون رکیک سے اپنے حق مین کانٹے بوئین تو ہم کو اوس سے
غرض نہین وہ آپ کے لئے ہین مگر یہہ تہوڑی سی فضایل مثل آیات الہی ہم نے
اس غرض سے بیان کردئے کہ آپ ہماری کتابون مین سے ایسے ہی فضایل
ڈہونڈہ دیجئے مگر کیونکر آپ یا کوئی ڈہونڈ سکتا ہے اور آقا اور خادم کو برابر
ٹہرا سکتا ہے لاکہہ حجت و دلیل ہون تو حضرات ابوبکر و عمر کو صرف آپ
دوست جان نثار رسول مختار یا سسر اون حضرت کا ثابت کرین گے
اور حضرت عثمان کو ذوالنورین سوا اس کے کیا پا اونکے عالمگیری اور
ملک رانی کی داستان بیان کرین گے سو ہون کسی غزوہ یا لڑائی مین
اونہون نے اپنی بہادری دکہلائی ہو کسی کافر سے کلہ بکلہ لڑے ہون
تو نشان دیجئے مگر جبکہ آپ خود قایل ہین کہ نہ وہ عالم علم الہی تھے نہ فقیہ
اور نہ محدث نہ کامل تھے تعلقات دین مین وہ عاری اور دوسرون کی
تعلیم کے محتاج تھے ملک گیری اور ترویج دین کے لئے وہ اپنی جگہہ سے

ہلے ہی نہین اور جب شہر با شہر مین حضرت عمر ادہمرسے بھی تو جناب امیر علیہ السلام نے روک دیا کہ مرتے سے خدا قائم جاؤگے تو کیا بناؤگے الا آپ غلطی سے یہہ سمجھے ہوئے ہین کہ بتقضائے محبت جناب شاہ لافتی نے جانے سے روکا تہا تا خلافت مین خلل نہو یہہ صرف خیال ہی خیال ہے اگر بنظر حفاظت وصیانت خلافت مزاحمت تہی تو خود حضرت باوصف خلیفہ ہونیکے جنگ جمل اور صفین مین کیون معرکہ آرا ہوئے بہر کیف بجز باتون کے وہ ہیرنگے آپ کے پاس کچہ نہین ہے اور جسطرح آپ جادہ راستی سے پہرے ہوئے ہین اور تحقیر آئمہ معصومین کی کرتے ہین اوسی طرح یہود ونصاری جناب سید المرسلین خاتم النبیین کی توہین کرتے ہین یقین جانئے کہ ہم اپنے دین ومذہب کے طرفدار ہین اور اگر آپ ہم کو نہ چہیڑین ہمارے مسلمات پر منہہ نہ آئین ہماری قدح نہ کرتے پہرین تو ہم کو کوئی غرض آپ کے افعال سے نہین ہے ہم ہرگز آپ سے نہین کہتے مطلق آپکو تکلیف نہین دیتے کہ آپ مذہب باطل کو چہوڑئیے اسواسطے کہ ہم اسکے متعین نہین ہین اور اگر آپ ہمکو نہ چہیڑین تو ہماری زبانون سے اپنے خلفا کی حق مین ایک کلمہ بھی نہ سنین جو کچہ بعد جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین مین رخنہ آنا تہا وہ پہلے سے مقدر تہا اور جنکو خلافت لینا تہا اونہون نے لی اور وہ نہ لی جاتی تو شہادت جناب خامس آل عبا علیہ السلام کی صورت کیونکر بنتی اور ہماری نجات کا سامان کیونکر ہوتا بہر حال ہمکو افسوس ہے کہ ہم نے ناحق کو اسقدر خامہ فرسائی کی بہر حال ہے ہی اور سکے یہہ بھی خیال ہے کہ اگر ہم آپ کے ہر قسم کے تقریر کے بابت لکہتے تو آپ کے مذہب کے جہاں مختصر ہمارے جوابات کو نہ سمجھتے

اور یہہ بھی ہمکو ڈر تہا کہ آپ کی بلا کی تقریر یا انتہا کی خوش بیانی ضعفاء شیعہ پر
بھی سحر کا اثر نہ کر جاوے الا آخر کو ہم مناسب جانتے ہین کہ چند سطور مین
مختصر آپ کی طویل تحریر کا جواب بھی لکہدین امید ہے کہ آپ معاف فرماوین
گے اور ہم کو مجاز کرین گے سنئے جناب والا اور غور فرمائیے کہ جب حق
سبحانہ تعالی نے امت موسوی اور عیسوی کو گمراہ پایا اور ضلالت اور
کفر مین ٹہوکرین کہاتے دیکہا تو باین ہمہ کہ اوس کے علم مین یہہ تہا کہ بعد
ظہور خاتم المرسلین کے اونکی امت بھی تہتر فرقون مین بٹیگی اور ایک
جنتی اور بہتر ناری ہون گے تو بھی جیسا بروز ازل اوس خالق بے ہمتا
نے قرار دیا تہا اور حضرت ابراہیم سے صاف صاف فرما دیا تہا کہ مین
اسمعیل کو بذریعہ اولاد کے برومند کرونگا اور اوسی بہت بڑہاونگا اور
اوس سے بارہ سردار پیدا ہون گے اور اوسے بڑی قوم بناؤنگا کتاب
پیدایش باب ۱۷ آیت ۲۰ اور حضرت موسی کو خبر دی تہی کہ مین اون کے
لئے بنی اسرائیل اونکے بہائیون مین سے تجہہ سا ایک نبی قایم کرونگا اور
اپنا کلام اوسکے منہہ مین ڈالونگا اور جو کچہہ مین اوس سے فرماونگا وہ
اوسے کہیگا اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام لے کے
کہیگا نہ سنیگا تو مین اونسے مطالبہ کرونگا (موسی کی پانچوین کتاب کی ۱۸
فصل آیت ۱۸ و ۱۹) اور حضرت یسعیاہ سے منادی کروائی تہی کہ دیکہو
ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالت
سے حکمرانی کرین گے (صحیفہ یسعیاہ باب ۳۲ آیت ۱) اور جناب
مسیح علیہ السلام سے منادی کرائی تہی کہ مین اپنے خدا سے درخواست
کرونگا اور وہ تمہین دوسرا تسلی دینے والا بخشے گا کہ ہمیشہ تمہارے

ساتھہ رہے دیکھو مین خدا سکے اوس موعود کو تم پر بہیجتا ہون یوحنا باب ۱۵-آیت ۶ لوقا باب ۲۴-آیت ۴۹ لوقا باب ۱۲-آیت ۱۲ یوحنا باب ۱۵-آیت ۲۶) واسطے اتمام حجت اور ترتیب دین کے عرب سے ملک مین جہان بڑے بڑے متعصب و شدید الکفر بستے تھے اور اپنی فصاحت اور بلاغت اور شجاعت کے نشہ مین چور رہتے اور کبھی کسی کے مطیع نہوئے تھے جناب ختم المرسلین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور اونہین عربون کو جو کسی سے زیر نہوئے تھے اور جنکے حق مین خود خداوند ذوالجلال وابد نے الاعراب اشد کفراً ونفاقاً فرمایا ہے باوصف اونکے جنگ وپیکار واصرار پرستش لات وعزی وہبل کو بیکار کرکے مطیع ومنقاد اور مقر نبوت اپنے رسول مختار کا کردیا ہان یہہ سچ ہے کہ جسطرح ابتدا مرسنی کی ہر جگہہ ہوئی وہ صورت ہمارے پیغمبر برحق کو پیش آئی اور کفار نابکار سے جو کچھہ اون سے ہوسکا تحقیر جناب رسالتماب مین اپنے سے اوٹھا نہین رکھی مگر وہ سب اونہین کو نصیب ہوئے غرضکہ جب ڈنکہ توحید کا بجا تو بڑے بڑے سرکش جیسی حضرت ابوبکر وعمر اپنے دیوتاؤن سے منحرف ہوکر لباس خداپرستی سے ملبوس ہوئے اور بھی اکثر شرفا قریش نے جبکہ ہدایت جناب رسول خدا پر کان دیا اور یہہ بھی حضرت سے سنا کہ وہ مثل اونہین کے بشر ہین اور دین ابراہیم سکے احیا کے لیئے مامور ہین اور مثل اونہین کے دنیا کو چھوڑینگے مگر اون کی ہدایت کے لئے کلام الہی اور اہلبیت باقی رہینگے اور ہمیشہ رہیگا اسلام بارہ خلیفہ تک غرضکہ کل ذرہ علوی اور قریشی ہونگے حضرت کی رسالت پر ایمان لائے اور انہون نے یقین کیا

کہ بعد رسول اللہ کے قرآن و اہل بیت واسطے ہدایت تا قیام قیامت باقی رہیں گے اور بارہ خلیفہ علوی اور قریشی ہادی دین و ملت رہیں گے اور اونہیں کے ساتھہ دین اسلام اوسیطرح وابستہ رہیگا جیسا جناب باری کی حضرت ابراہیم سے عہد کیا تھا کہ جو عہد کیا جاتا ہی وہ تا قیام قیامت رہیگا لیکن باوجود یکہ جو نکے سوا جو بڑے بڑے ناکین رکہتے تھے جیسے ابوجہل ابوسفیان وابولہب نے قبول وحدانیت حق تعالے سے اور رسالت خاتم انبیاء میں اپنی عتک عزت سمجھے اور اسقدر وہ رسیلے آزار رسول مختار ہوئے کہ قیام مکہ معظمہ اون حضرت پر دشوار و ناگوار کر دیا تو حق تعالے نے ایک گروہ انصار کا عطا فرمایا اور اپنے حبیب کو مکہ معظمہ کے چھوڑنے اور مدینہ منورہ کے جانے کا حکم دیا ہم اسکے مقر ہیں کہ اس حکم کے پہونچنے پر حضرات ابوبکر و عمر نے بڑی سرگرمی کی اور جناب رسول اللہ کے ساتھہ دینے میں اپنی نجات اور سودا خروی سمجھے اور کچھہ شک نہیں ہے کہ حضرت ابوبکر نے اپنے مال سے جناب رسول خدا کی اعانت میں کچھہ بھی فروگذاشت نہیں کی اور یہہ سچ ہے کہ اونہوں نے اپنے بیٹہہ پر بھی جناب رسول اللہ کو سوار کرایا پہلے غار میں رسول خدا کے ساتھہ اوترے پھر مدینہ کو بھی ساتھہ آئے مگر ساتھہ ہی اوس کے ہم جیسا حق تعالے نے فرمایا اسکا یقین رکہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکی مدد و ہمراہی سے مستغنی تھے ملاحظہ فرمایئے سورہ توبہ میں قبل آیت غار جسکی وجہہ سے آپ صدیق صاحب کو نہایت افتخار دیتے ہیں حق تعالے نے کہلا کہلی کہدیا کہ اگر وہ بھی ایک ساتھہ نہ دیتا تو کیا ہوتا پھر کیف جناب رسول اللہ کا نزول اجلال مدینہ منورہ میں ہوا اور وہ سارے اصحاب جو مکہ معظمہ میں رسول اللہ پر

ایمان لائے تھے حاضر ہوئے اور مہاجر کا خطاب اونہون نے پایا اور
مدینہ مین جو ایمان لائے اور مستعد ہوئے وہ خلعت انصار سے ممتاز
ہوئے اور جب باین ہمہ ہجرت و انتقال کفار مکہ در پے آزار حضرت
رسول مختار ہوئے تو ایزد متعال نے اون اہل ضلال اور اون یہود مردود
کے جو ہمیشہ شدا و ومنرو دین رہے تھے استیصال اور قتال کا واسطہ
حفظ اپنے محبوب کے حکم دیا اور اقبال عدو مال عطا فرما کر جب اونہون
نے سر اوٹھایا خایب وخاسر کر دیا اور اون نابکارون کے ملک و دولت
ومال کو اہل اسلام پر مباح وحلال کیا اور بناء سلطنت جناب رسول
خدا کی قایم فرمائی اور اوسوقت سے کہ حق تعالے نے جناب رسول خدا
کو جنگ وجدال پر مامور و ملک گیری وخراج ستانے پر مامور و اعداے
اسلام کو مخذول ومقہور کیا تو علاوہ تبلیغ رسالت واحکام ہدایت وشرایع
معاشرت وحصول مدارج آخرت جو واسطے ذات قدسی صفات جناب
رسول کائنات سے تھے انتظام لشکر ونظم ونسق مواطن مفتوحہ ضرور ہوا
اور اون معارک مین جو مہاجرین وانصار نے جان بازی وجان نثاری
کی حق تعالے نے اونکی سعی مشکور سے مسرور ہوا اور طریق چرہائی اور اسلوب
لڑائی مین اون جان بازون کی ہمت بڑہائی اور اعزاز دینے کے لیئے
رسول خدا کو حکم دیا کہ مہاجرین وانصار سے مشورہ فرمائین پس اس
اعزاز وتوقیر سے مہاجر وانصار کے بہی دل بڑہے اور جی توڑ توڑ جو
شایان جوانمردی وشجاعت تہا لڑنے اور کفار غضب ایزد قہار
مین گرفتار ہونے لگے اور مسلمانون کو فتح پر فتح حاصل ہونے لگین اور
جو کچھہ یہود ونصارا کی کتابون مین مرقوم تھا اوسکی تصدیق ہو گئی۔

یہانتک جو مین نے عرض کیا ممکن ہے کہ جناب والا کو بوجہ انکار صاحب
تحفہ کے جواب ہون سے مئے اپنے پندرہوین کید مین کیا ہے اور ماد ماد کی
آیت کو اوڑا دیا ہے اور اہل تشیعہ کا رجوع کرنا کتب محرفہ و منسوخہ
پر مستبعد ٹہرایا ہے ناگوار ہو تو خاکسار بلا ذبان کو یاد دلاتا ہے —
کہ خود حضور نے صفحہ (۹) حصہ اول مین شہادت توریت کی و صفحہ
۱۱ مین شہادت انجیل کی پیش کی ہے اور جو فعل خود کیا ہے اوسکے
فاعل ہونے مین ہمیر معترض نہین ہو سکتے سوا اسکے ملاحظہ فرمایئے کہ
جناب مولوی عباس علی بن ناصر علی بن فضل اللہ فاروقی جاجموی نے
اپنی کتاب صولتہ الضیغم اور اوسکے انتخاب مین جو چھپ کر مشتہر
و منتشر ہو چکی ہے بابت آیت توریت جسکا مین نے مذکور کیا آغاز
کتاب ہی سے پانچ چار ورقون کے بعد ماد ماد کے ذریعے سے بارہ
شہزادون کے پیدا ہونیکی جو حق تعالے نے خبر دی تھی صریحاً لکھا ہے
کہ حق تعالے نے اسمعیل سے سپوت محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو نبی
بنایا جنکی امت ایسی بڑھی کہ شمار سے افزون ہوئی پس بحکم وعدہ سابقہ
کے بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اسمعیل کو افزائش دی
اور یہی اسم مبارک جناب رسالت مآب کے بابت لکھا ہے = ماد ماد
اونکا نام ہے چنانچہ روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ مین اور امامیہ
اثنا عشریہ کی کتابون مین مسطور ہے اور پھر حاشیہ پر اسکو بھی بے
لکھی نہین چھوڑا = مولانا عبدالعزیز کے تحفہ اثنا عشریہ مین امامیہ
فرقہ کے مجتہدون سے منقول ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
کا نام توریت مین ماد ماد ہے اور یون ہی مولوی حکیم محمد حسن صاحب

صاحب امروہی سنے اپنی کتاب مولد شریف معروف آفتاب عالمتاب
کے صفحہ ۴۲ کے سطر ۹ مین نقل توریت کی کرکے خود یون لکھا ہے اور
بارہ سردارون سے ظاہر لفظ سے بارہ بیٹے اسمعیل کے مراد مین
واشارہ بارہ ائمہ کیطرف ہے جو حدیث الائمہ من بعدی اثنا عشر مین
مقصود مین اب آپکو اختیار ہے کہ شان اقدس جناب صاحب تحفہ
مین جو چاہین فرمائین اور بھی جن آیات توریت وانجیل کا اس گنہگار نے
حوالہ دیا وہ بھی صولتہ الضیغم سے مقابلہ اور توریت وانجیل مین دیکھکر
جب جانئے مطمئن ہون۔ چونکہ سرکار کی ہٹ وضد سے یہہ بھی اندیشہ
ہے کہ آپ حدیث ائمہ اثنا عشر کے بابت کوئی رنگ لائین تو ہم نے
اپنی کتابون سے قطعًا اعراض کرکے آپ کے مانے ومسلمہ کتب
سے حدیث کو لیا ہے آپ کو شک ہو تو مولوی محمد وحید الدین خان صاحب
کی کتاب حق حد تحقیق بمشرب سنی مطبوعہ سنہ ۱۲۹۴ ہجری کی فصل ۵ صفحہ
۵ ملاحظہ کرین کتاب مذکور ان دنون کربلو ملیگی اور چونکہ وہ صاحب
اعتبار مین غالبًا اپنے کتاب کیطرح آپ بھی کتاب مذکور کا اعتبار
کرین واگر کچھ شبہہ ہو تو غایتہ الاوطار ترجمہ اردو در مختار کے باب
الامامت کے صفحہ ۲۴۸ سے کچھ اطمینان آپ کو حاصل ہوگا اسواسطے
کہ اوس مین لکھا ہے کہ ہا شمیًا وعلویًا ومعصومًا کی شرط شیعون
نے لگائی ہے اور اگر اوس سے تشفی نہو اور طبیعت دقت پسند
ہو تو چشم ماروشن براہ مہربانی صحیح مسلم مین عامر بن ابی وقاص اور
تفسیر ثعلبی مین دیکھہ لیجئے کہ تین حدیث مین اور جمع بین الصحیحین مین اکثر
اور صحاح ستہ مین دو حدیثین تھوڑے سے اختلاف سے مرقوم

ہین اگر خیال تطویل نہوتا اور یہہ بھی یقین ہوتا کہ حضور میرے نقل کر دیئے
کو بلا مقابلہ معتبر سمجھینگی تو مین اوسکو بجنسہ لکھنے کی بھی زحمت اوٹھاتا اور
اگر نام اون بارہ امام کے درکار ہون تو کفایۃ الاثر مین پہلے دیکھئے
کہ بی بی عایشہ کا مقولہ اوسمین درج ہے کہ اونہون نے بارہ امام کے
نام بھی بتلا دیئے اور یہی صراط مستقیم مین جسکے مصنف فیروزآبادی صاحب
قاموس ہین دیکھہ لیجئے کہ تحریر ہے کہ جناب رسول خدا نے فرمایا کہ مین نے
ساق عرش پر نور سے لکھا ہوا دیکھا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
تائید کی مین نے اونکے ساتھہ علی سے اور نصرت کی مین نے اون کے
ساتھہ علی سے بعد اوسکے ولبعد اون کے حسنؑ وحسینؑ اور بعد اوس کے
دیکھا مین نے علی علی علی محمد محمد جعفر موسی حسن حجتہؑ پس کہا مین نے خداوندا
یہہ لوگ کون ہین ندا آئی یہہ لوگ امام ہین بعد تمہارے اور بہترین
ذریت تمہاری ہین اور یہی مین مطالب السؤل فی مناقب آل رسول کے
صفحہ ۸ سے ۹ تک جو مطبع جعفری مین چھپی مرقوم ہے ملاحظہ کیجئے
اوسکے مصنف بھی علماء مشہورین مذہب حضرت سے ہین باین ہمہ اگر
سرکار ان کتابون کے نثر مذہبی کو بیکار قرار دین تو حضرت کے
شاہ صاحب کے قول کے پیش کرتا ہون وہ رسالہ اصول حدیث
مین فرماتے ہین بالفعل نسخہ صحیحہ روضۃ الاحباب جمال الدین حسینی
محدث اگر بہم رسد کہ خالی از الحاق وتحریف باشد بہتر از تصانیف ہمہ
اینہاست اھ اور روضۃ الاحباب مین بحوالہ جابر ابن عبد اللہ تحریر ہے
کہ شنیدم از جابر ابن عبد اللہ انصاری کہ میگفت کہ چون ایزد تعالے
نازل گردانید بر پیغمبر خدا این آیۃ یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ

واطیعوا الرسول واولی الامر منکم گفتم یا رسول اللہ می شناسم خدا
و رسول او را پس کیست اصحاب امر کہ خدا اتباعے اطاعت ایشان را قرین
ساختہ است بطاعت خود پس گفت رسول اللہ ھم خلفائی من بعدی
اولھم علی بن ابی طالب ثم الحسن ثم الحسین ثم علی ابن الحسین ثم
محمد ابن علی المعروف فی التوریۃ بالباقر وستدرکہ یا جابر
فاذا لقیہ فقرء من السلام ثم الصادق جعفر ابن محمد ثم موسی
ابن جعفر ثم علی ابن موسی ثم محمد بن علی ثم علی بن محمد ثم الحسن
بن علی ثم حجۃ اللہ فی ارضہ ولقیتہ فی عبادہ محمد ابن الحسن
بن علی ذالک الذی یفتح اللہ عزوجل علی یدیہ مشارق
الارض ومغاربھا وذالک الذی لغیب عن شیعتہ واولیائہ
غیبۃ لایثبت فیہا علی القول بامامتہ الامن
امتحن اللہ قلبہ للایمان پس اس سے صاف تر اور
روشن تر اور کیا ہو سکتا ہے و اگر گمان ہو کہ کسی شیعہ نے یہ مضمون
روضۃ الاحباب میں بڑہا دیا ہے تو ایسے توہم کا علاج نہیں ہمارے
کتاب سے جو آپ نشان دیں ہم بھی اوسکے نسبت یون ہی کہدیں تو
جائے سخن آپ کو کیا رہ جاسے مگر میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کے نسبت
آپ انکار نہیں کر سکتے اسواسطے کہ ایک ٹکرہ اس حدیث کا صفحہ ۸۵ پر
اظہار الہدی میں مولوی جہانگیر خان سے متعصب نے لکھی ہے کہ آئندہ
چل کر نذر ہو گی اب اندیشہ ہے کہ حضرت فرمائیں گے کہ جب جناب
رسول خدا نے اپنے کو رسول اللہ ظاہر کیا اوسوقت تو ثقلین اور بارہ
خلیفہ ہونے کے ذکر نہیں کیا تھا بلکہ بعد عرصہ دراز شاید مدینہ میں کیا ہو

بلکہ جلد دوم کتاب روضۃ الاحباب میں بلی اسلئے نہ نے یہ عبارت کتاب ذوالفقار حیدری حصہ اول سے نقل کی ۱۲ منہ

تو اسکا ثابت کرنا آپ کا کام ہے اسواسطے کہ یہہ ہو نہین سکتا کہ جو امر
بروز ازل بیثاق انبیا مین داخل اور کتب حقہ مین شامل تہا اوسکو
جناب رسول خدا نہ فرماتے اور جب اسطور سے ہم آپ کے شبہات
کا دفع دخل کر چکے تو پہر اپنا مطلب باقی ماندہ حاضر کرتے ہین ہر گاہ دیار
و امصار کے مواطن کثیرہ پر جناب رسول اللہ کو فتوح حاصل ہوی اور طرح
سلطنت کی بہی پڑ گئی تو جو صحابہ مین اولی العزم من چلے تھے اون کے
دماغون مین اختلال پیدا ہوا اون مین سے بڑے لایق و فایق حضرت
ابوبکر اور حضرت عمر تھے جنکو اپنے قابلیت انتظامی پر پورا وثوق تہا
چنانچہ اون دونون صاحبون نے یون بندوبست کیا کہ اونپر جناب
رسول اللہ کا روز افزون اعتماد و اعتبار ہوتا ہے چنانچہ اسی غرض سے
اپنے صاحبزادیون کو جناب رسول اللہ کے نذر کیا اگر مین غلطی نہین
کرتا تو بجز بندون یا بیوقوفون کے کسی نے یہہ روا نہ رکہا ہوگا کہ اپنے
دختر شش سالہ صغیرہ کے لئے شوہر ڈہونڈہے مگر چونکہ حضرت
صدیق اکبر کو اسمین سلیقہ زیادہ تہا جیسا کہ اونہون نے بعد رسول
مختار اپنی بہن ام فروا کو بہی خوش آمد کے طور پر باعزت دہی کے
غرض سے اشعث کو جو بعد بغاوت گرفتار ہو کر آیا تہا حوالہ کر دیا تہا
لہذا حضرت عایشہ کو جب وہ چہ برس کی تہین رسول اللہ کے حضور مین
پیش کرنے کی عزت حاصل کی اور یونہی حضرت عمر نے اپنی دختر بی بی
حفظہ کو مرتبہ ام المومنین کا دلوایا اور دونون صاحبون نے رشتہ اتصال
و قرابت رسول اللہ سے حاصل کیا اور تمام حاضرین و ناظرین کو پورا پورا
یقین اون کے ادعا محبت کا جو جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم

کے ساتھہ نظر آتا تہا حاصل ہوتا گیا ہمکو آپ کے ساتھہ اسمین اتفاق ہے
کہ جناب رسول اللہ کو اپنے صحابہ کی دونون کے حال پر بخوبی آگاہی
تہی اور بخوبی معلوم تہا کہ اون صاحبون اور دیگر صحابہ سے کیا بروے
کار آوے گا اور ہم کیونکہ کہہ سکتے ہین کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم اپنے صحابہ کے افعال آئندہ سے واقف نہ تھے جبکہ ہم اور
آپ سو زبان سے اسکے مقر ہین کہ جناب رسول خدا کو حق تعالے
نے آگاہ فرمایا تہا کہ اون جناب کی اُمت تہتّر فرقہ مین بٹ جائیگی
اور جناب امام حسن اور جناب امام حسین علیہما السلام کی شہادت
کا کیا اسلوب ہوگا تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ اسباب گمراہی بہتّر فرقون
اور اسباب شہادت شاہزادون کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو نہوا ہوتا اور جب ایسی آگاہی حاصل ہوگئی تہی تو ظاہر ہے
کہ کردار آئندہ اون صحابہ کے جو بعد رسول اللہ کے باقی رہے کیونکر
مخفی رہتے۔
اس مقام پر ضرور آپ کو تعرض ہوگا جیسا آپ نے فرمایا ہے کہ جناب
رسول خدا نے جن سے اندیشہ گمراہ کرنے اُمت کا اور شہید کرنے
صاحبزادون کا تہا اونکا قلع وقمع کیون نہ فرمایا تو ہمارے معتقدات
اور خیال مین یہہ آپ کی صریح مزاحمت بیجا ہے اسواسطے کہ اگر آپ
حق تعالے اور اوس کے رسول برحق کو صاحب عدل وانصاف
جانتے ہین تو ضرور یقین کرینگے کہ جسطرح صرف اپنے علم پر حق تعالے
نے شداد و فرعون و مثل اون کے سرکشون کی پیدایش کو نہ روک
دیا جناب رسول خدا اپنے علم پر اون بزرگون کو جو ہمراہ مین اپنے

اطاعت اور فدویت ثابت کرنے اور دوستی و محبت جتاتی تھی کیونکر بے عزت کرتے یا متنفر ہوتے اور بدون ثبوت و شہادت خلاف عدالت اونکو اسلام سے خارج فرماتے ہان وہ امر اور ہوتا کہ حضرت خضر علیہ السلام کے ایسے اختیارات جناب رسول خدا کو حق تعالے نے دیئے ہوتے مگر وہ اختیار جو حضرت خضر عمل مین لائے اور بلا ظہور قصور لڑکے کو قتل کرڈالا حضرت موسیٰ و حضرت خضر کے آپس کی گفتگو سے ظاہر ہین جیسا کہ حضرت موسیٰ نے حضرت خضر سے کہا اقتلت نفس زکیہ بغیر نفس یعنی قتل کیا تونے نفس پاکیزہ بدون قتل کرنے ایک نفس کے اور حضرت خضر نے بالاخر حضرت موسیٰ کو یہہ کہکر مطلع کیا وما فعلتہ عن امری ذالک تاویل مالم تستطع علیہ صبرا اور نہین کیا مین نے اوسکو حکم اپنے سے یہہ ہے باطن اوس چیز کا کہ نہین طاقت رکھی تو نے اوپر اوسکے خبر کی اس طرح کے استفسار و جواب سے ظاہر ہے کہ خلاف حضرت موسیٰ کے جو ظاہر پر حکم کرنے کے مجاز تھے حضرت خضر صرف اپنے علم پر حکم دینے پر قادر تھے خیر آپ کا شبہہ رفع ہویا نہو اس مین ہمارا کچھہ اختیار نہین ہے مگر اب سُننے کہ جس جس طرح بلند حوصلہ اور عالی دماغ سید اہد مہاجرین حضرات صدیق و فاروق کا اعزاز و وقار اقران و امثال کو نظر آیا گیا اُوس اوسطرح اونہون نے اور بہی کوشش کی کہ جو اون کے دماغون اور دلون مین حب جاہ اور خیال سلطنت ہے وہ کسیطرح کسی پر ظاہر نہو اور چونکہ وہ نہایت کوہ حلم اور استقلال تھے اسواسطے اونہون نے اپنے خیال کو ایسے صدف حفاظت مین رکہا کہ صرف

وہ ہی جانتے تھے اور یہ ممکن نہین ہے کہ حضرت صدیق حضرت فاروق
کے راز کو یا حضرت فاروق کے اصرار پر صدیق صاحب کو خبر رہی ہو
اور جناب علی مرتضی علیہ السلام کے ساتھ جو نوازش و اکرام جناب
رسول خدا کے ہوتے تھے تو وہ دیکھنے والون کے نظرون مین معمولی
تھے اور یہ ہوا ہے چاہین اسواسطے کہ باپ کی نوازش بیٹے پر بھائی کی مراعات
بھائی سے جو ہوتے ہین وہ ظاہر ہین کہ لوگون کی زبانون پر کمتر آسکے
ہین مگر اغیار سے جو برتاو ہوسکے ہین اونپر ہر ایک کی نظر پڑ لی ہے
تو بھی اون دونون بلند حوصلہ صاحبون کا دل آن مراتب اور اعزاز
اور قرابت قریبہ رسول اللہؐ سے جو جناب امیرالمومنین علیہ السلام
کو حاصل تھے کھٹکتا رہا چنانچہ بعد انتقال رسول اللہ فوراً ہی حضرت
عمر نے اپنے خیال کا اظہار حضرت صدیق پر کیا اور اونکو امادہ کیا کہ
بناء سلطنت جمہوری کی ڈالین تا لوگ ہمکو خودغرض نہ جانین اور
بلا توقف ساعتے و بدون انتظار تجہیز و تکفین رسول مختار سریر سلطنت
پر جلوس فرمائین چنانچہ اپنے خیالات انتظامی مین وہ کامیاب ہوئے
اور ایسی عجلت اور مستعدی عمل مین لائے کہ بجز خاص خاص کے
کسی کو مہلت اپنے ایمان کے سمجھنے کی نرہی اور اسکو بھول گئے
کہ اقرار وحدانیت الہی اور رسالت خاتم المرسلین کے ساتھ اسکے
بھی مقرر ہو چکے ہین کہ بعد رسول خدا کے بارہ آئمہ ہون گے —
بعد وقوع واقعہ مسند آرائی جب لوگون کے ہوش درست ہوئے
اور خیالات ایک سو ہوئے تو اون خاص ایماندارون نے
اون جلد بازون کو سوتے سے جگایا کہ یارو یہ کیا غضب ڈھایا

دنیا کے سمجھئے عقبی کو کہو یا تو جیسا دنیا داردن کا دستور ہے لیپ پوت کرنے لگے بہت سے گوشت پیمان ہوئے مگر تیر از کمان رفتہ تھا ادہر توت کا غلبہ تھا انعام و اکرام کے لیئے دروازہ بیت المال کا کھلا ہوا تہا عقبی کے خیال پر دنیا نے غلبہ کیا اور جناب رسول خدا کا کہا سچ ہوا کہ میری امت تہتر فرقون مین تقسیم ہوگئی چنانچہ رسول خدا کی آنکھ بند ہوتے ہی اوسکی بنا پڑ گئی جناب امیر المومنین امام المتقین علی ابن ابی طالب کو جو کرنا تھا وہ اتنا ہی تھا کہ اپنے استحقاق قایمقامی و جانشینی جناب رسول خدا کو ظاہر کرتے سو آپ نے ظاہر کردیا اور آپ اسکا انکار نہین کرتے مگر اوسپر اصرار و جنگ و پیکار سو وہ دنیا سے متعلق تھا ہدایت و رہنمای کے لیئے ہرگز درکار نہ تہا اور وہ حقیقت حال دنیا کا زمانت سے پورے واقف کار تھے اور جانتے تھے کہ جو کچھ بروئی کار آیا وہ نبا رشہادت جناب حسنین علیہما السلام اور خود اون حضرت کا ہے اور سلطان وقت سے مقابلہ و مقاتلہ بلا حصول سامان حرب و ضرب امکان سے باہر اور وہ سب بادشاہ وقت کے اختیار مین ہے لہذا دنیا کے لیئے لڑنا حصہ صفہا سے روزگار کا ہے ترک مجادلت اور صبر کو موافق ہدایت رسول کے اپنا شعار کیا پہر کیا تہا یارون کے پوبارے تھے —

حقیقت مین تو یون آپ کے اوس مذہب کی بنیاد ہوئی ہے کہ جس کے آپ طرفدار ہین اور آپ اون صاحبون کی شان مین اون آیات کو گردانتے ہین جو ایمان لاکر دنیا کے لیئے منحرف ہوگئے اور جب کوئی سچا چہتا سنتا تا ہی تو آپ بلا لحاظ اسکے کہ آدمیون سے جا نور

مسلمانون سے کافر مومنین سے فاسق شرفا سے ارزال صابرون سے جابر شمار مین زیادہ ہین اپنی کثرت و تعداد پر آپ ناز فرماتے ہین اور طرح طرح کی تاویل رکیک پیش کرتے ہین اور اسیکو ایمان ثابت کرنے کے لیئے اون سارے فضایل کو جو جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السّلام کو واسطے جانشینی ظاہری اور باطنی جناب رسول خدا کے حاصل بھی مٹاتے یا ضعیف کرتے ہین کبھی فرماتے ہین کہ جناب رسول خدا نے جو جناب امیر علیہ السّلام کو اپنا وصی فرمایا تھا تو اپنے ذاتی معاملات ادائی قرض وغیرہ کے لیئے وصی کیا تھا جب اونپر گرفت ہوتی ہے کہ حضرت رسول خدا کے پاس مال ہی کیا تھا تو آپ لکھتے ہین کہ سنو جی پیغمبری اور ہدایت مین وصیت و وصی یعنی جو رسول خدا نے کسی کو وصی نہین کیا نہ خلیفہ ٹھرایا جب اوسپر اعتراض ہوتا ہے تو یہہ فرماکے آپ ٹال دیتے ہین کہ صاحبو حضرت صدیق کو جناب رسول خدا نے نماز پڑہانے کا اپنی حالت حیات مین ارشاد کیا تھا جب آپ سے گذارش ہوتا ہے کہ بندہ نواز آپ کے اعتقاد کے بموجب تو فاسق کے پیچھے بھی نماز جایز ہے اور آپ خود ہی فرماتے ہین کہ جناب رسول اللہ نے چہارشنبہ سے دوشنبہ تک نماز پڑہانے کی اجازت دی تھی (صفحہ ۴ تحفہ اثنا عشری) اور حضرت کی وفات دوشنبہ کو ہوئی اور سہ شنبہ یا بدھ کی رات کو دفن ہوئے (نمایۃ الاوطار ترجمہ درمختار صفحہ ۲۴۸ کتاب الصلوٰۃ) اور خود آپ اسکے قایل ہین کہ جناب رسول خدا نے اورون کو بھی پیش نماز مقرر فرمایا تھا چنانچہ جنگ تبوک پر جب جناب رسول خدا

تشریف لیگئے تو باوجود موجود رہنے جناب امیر علیہ السلام کے ابن ام
مکتوم کو اجازہ پیش نمازی دیا تھا صفحہ (۳۳۳ تحفہ اثناعشری) پھر جو حضرت
ابوبکر کے پیش نمازی کی اجازت کے ساتھ تاریخ وفات رسول اللہ
پوچھی جاتی ہے تو ہکا بکا ہوکر رہ جاتے ہیں اور نہیں بتلا سکتے کہ کیا جس روز
اجازت نماز کی ملی اوسی روز جناب رسول خدا صلعم نے انتقال فرمایا اور
اگر پیش نماز مقرر کرنا سند جانشینی و خلافت ہے تو پھر بنی شقیفہ میں
انتخاب جانشینی کے لیئے کیا ضرورت تھی تو یہہ جواب باصواب ہے بھی
کہ خلیفہ مقرر کرنا باختیار خلق اللہ اور امت کے ہی صفحہ ۲۶۷ تحفہ اثنا عشری
کہین ایسا بھی ہوا ہے کہ حق تعالے خلیفہ مقرر کرے یہہ تو جبلی انسان
ہے کہ اپنے لیئے رئیس مقرر کر لیتا ہے جب کہا جاتا ہے کہ اچھا صاحب
ہمکو اسی کا ثبوت دے دیجے کہ انسان اپنے اوپر آپ سردار اور
بادشاہ مقرر کر لیتے ہین تو آئین بائین شائین آپ کرتے ہین اور یہہ
کہدیتے ہین کہ خدا اگر خلیفہ مقرر کر دے تو بہت نقصان ہون لہذا امت
ہی اپنے مصالح کے موافق خلیفہ کرنے پر مقتدر ہے (صفحہ ۲۶۲ تحفہ
اثناعشری) چنانچہ مشکواۃ مین لکھا ہے کہ حذیفہ کے پوچھنے پر رسول خدا
نے فرمایا تھا کہ اگر مین جانشین اپنا مقرر کر دون اور تم اوسکی نافرمانی
کرو تو معذب ہو گے (صفحہ ۲۳۷ تحفہ اثناعشری) لہذا رسول خدا صلعم نے
جانشین مقرر نفرمایا اور امت کے ہاتھ مین چھوڑ دیا جو عرض کیا جاتا
ہے کہ بندہ نواز یہہ بھی تو آپ فرماتے ہین کہ حق تعالے مردمان
عصر کے دل مین ڈال دیتا ہے کہ کسکو خلیفہ مقرر کرین (صفحہ ۲۶۲ عقیدۂ
چہارم تحفہ اثناعشری) پھر خدا سب پر وحی تو نازل کرتا نہین دل مین

ڈال دنیا ہے اوسکا حکم ہے اور جب اوسنے دل مین خلق اللہ کے کسی کا
خلیفہ کرنا ڈال دیا اور مخلوق نے اوسکی اطاعت نہ کی اور بقول آپ کے
عدم متابعت مین اندیشہ عذاب نہین ہے تو پھر خلیفہ ہونا نہونا برابر ہے
تو اسکا جواب ہی نہین اور ہے تو یہہ کہ جاؤ بھی حضرت علی بھی تو پیروی
اونہین کی کرتے رہے اور خود بھی اس دعوی باطل کے ساتھہ جناب
امیر علیہ السلام کے قول کو بھی نہج البلاغت سے باور کرکے سند لاتے
ہین اور ہمارے گلے مین اوس قول کی پھہ لکر پھانسی ڈالتے ہین کہ ائمہ علیہم السلام
کو نہ عصمت تھی نہ افضلیت نہ منصوصیت خلافت تو خیر اوس پھندے
کا تو جو حال ہوگا وہ واعمہ و خیال ہوگا مگر چونکہ اوس ارشاد کو ارشاد جناب
مستطاب امیر المومنین علی ابن ابیطالب کا آپ کے علما نے مان لیا ہے
اور صفحہ ۲۰۸ کتاب ہدایات الرشید الی افحام العنید مین مولوی
خلیل احمد نے نقل کیا ہے لہذا ہم پیش کرتے ہین وھو ھذا لما ارادہ
الناس علی البیعۃ بعد قتل عثمان قال دعونی والتمسوا غیری الخ
الخ یعنی بعد قتل عثمان کے لوگون نے آپ کی بیعت کا ارادہ کیا کہا
مجھکو چھوڑ دو اور میرے سوا کسی دوسرے کو تلاش کرو کیونکہ ہم ایسے
امر کیطرف متوجہ ہونے والے ہین جس کے لئے مختلف طریقے اور
رنگا رنگ ہین کہ نہ دل اوسکے بہرتے ہین اور نہ عقلین اوسکے لیئے
ثابت قدم رہتی ہین اور دنیا تاریک ہوگئی اور صاف راستہ ناآشنا
ہوگیا اور جانو اگر مین تمہاری درخواست قبول کرونگا تو تم کو موافق اپنے
علم کے لے چلونگا اور کسی قایل کے قول اور عاتب کے عتاب کیطرف
کان نہ رکھونگا اور اگر تم مجھکو چھوڑ دوگے تو مین تم مین کا ایک جیسا ہون

اور شاید مین زیادہ مطیع ہون جسکو تم امیر بناؤ مین اس سے کہ تمہارا امیر ہون یہہ بہتر ہے کہ وزیر ہون —
اگر عقل ہو اور فہم ہو تو اس کلام معجز نظام سے جو بے پردہ اور صاف صاف تہا بخوبی مثل آئینہ دکہلائی دیگا کہ جناب امیر المومنین علی ابن ابیطالب صلواۃ اللہ وسلامہ نے فرمایا کہ عہد خلافت اصحاب ثلاثہ مین ایسے طریقہ مختلف رواج پاگئے اور شریعت رسول مجتبی پر پردہ پڑگیا ہے اور راہ اندھیر ہوگیا ہے کہ اور راستہ جو صاف تہا وہ میل و کدورت سے آپ کو پہچانا نہین جاتا اگر مین خلیفہ ہوا تو مین کسی ایک کی تم سے جو مقلد خلفائے ثلاثہ سنتے ہوچکے ہو نہ سنونگا اور جو اصلی شریعت ہے اوسپر چلاونگا مگر خیر اسی مین ہے کہ کسی اور راندے اور گمراہ کو اپنا خلیفہ بناؤ تو اوس سے امارت چلتی رہیگی اور مجہے پروا نہوگی منطلمہ اوس کے سر رہیگا خیر اسکا مضایقہ نہین کہ وزیر بنا رہونگا یہہ بیان واضح اسکا ہو یدا ہے کہ جناب امیر المومنین اوس تاریک اور نا اشنا راستہ مین آنکہین در روشنی علم رکھکر تقلید خلفاء ثلاثہ کی کرتے اور باین ہمہ ادعا کہ اگر مین خلیفہ ہوا تو پہر اصلی راستہ پر چلاونگا آپ بہٹکتے پہرتے تھے نعوذ باللہ لیکن اگر یہہ خیال محال پیرا ون خاطر عاطر ہو کہ جناب امیر علیہ السلام نے اپنے خلافت مین خلاف دستور العمل خلفاء ثلاثہ کیون عمل نہ کیا سوا اسکے ہم قایل نہین گو احکام عبادت یا عدالت مین جناب امیر علیہ السلام تقلید کسی کی کرتے تھے مگر امور معاشرت مین سو اوسکے بابت عمر بن عبد العزیز خلیفہ ششم مروانیہ کا حال جو آیندہ عرض کرونگا پڑہئے گا تو معلوم ہوگا کہ ہرگاہ وہ صرف سب و تبرا کے موقوف کرنے مین جو جناب امیر علیہ السلام

پر رایج تھا اپنی رعیت سے موقوف کرنے مین بلوہ ہونے سے ڈرتا تھا
تو جناب امیر علیہ السلام بگڑی ہوئی راہ کو جلدی سے کیونکر سد بار دیتے
اور یہہ تو ظاہر ہے کہ تقلید اور پیروی جاہل مسئلہ عالم کی کیا کرتے ہین
چنانچہ جب علم وفضل کی بحث ہوتی ہے تو آپ خود ہی کہتے ہین کہ خلیفہ
کے لئے ضرور نہین کہ امام عند اللہ افضل جمیع اہل عصر سے ہو (عقیدہ
پنجم ۲۸۲ تحفہ اثناعشری) اور علم وفضل مین اعلیٰ ہونا جناب امیر علیہ السلام
کا محتاج ثبوت نہین ہے اور فضیلت علم وفضل خلفای راشدین کے
ثابت کرنے کے آپ مدعی نہین تو پھر جاہل کی تقلید فاضل سے کیونکر
متوقع ہے اور یہہ فرمانا آپ کا جو آپ صاحبون سے افعال نماز وروزہ
وعبادات اور معاشرت خلق اللہ مین سرزد ہوتے ہین وہ بجنسہٖ
ویسے ہین جیسے جناب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے
سے صرف دل خوش کرنا ہے اور جا ہو جہان تک آپ اپنے قول
کے اپنے علما سے سند پہونچا ئین وہ سب جھوٹھ اور بے اصل اور بناوٹ
ہے اسواسطے کہ اگر آپ نہین تو تمام دنیا اسکو قبول کریگی کہ اگر ایک
گھڑی مین جو شربت قند سے لبالب ہو ایک خنظل کا عرق ڈال دیا
جاوے تو وہ شربت برباد ہو جاویگا اور کوئی اوسکو شربت سمجھکر
استعمال نہ فرماوے گا یون ہی جو شخص ایک مرتبہ متہم بکذب ہوگا اوسکی تمام
باتین ساقط الاعتبار ہونگی اور جبکہ تمام عقلا کو یہہ باور ہے تو شتے از خروارے
جھوٹھ کو ملاحظہ فرمائی کہ آپ کے بفضل اولا نا جنکی طرف داڑھی مین شمع
بسان آپ گھل رہے ہین فرماتے ہین کہ حدیث منزلت تو ہماری لالی
ہوئی ہے اور ہم نے بمقابلہ نواصب کے اسواسطے پیش کی ہے

کہ ہم نواصب کو یہہ کہکر کہ جناب رسول خدا نے جناب امیر علیہ السلام سے حق
مین یہہ فرمایا تھا کہ ہماری مقام مین تم مثل ہارون کے جو مقام موسیٰ مین رہے
سمجھے رہنے کو راضی نہین ہو خاموش کیا ہے تا اونکو بعد حضرت عثمان کے
حضرت علی کی خلافت مین کلام نہو (صفحہ ۳۲۳ تحفہ اثنا عشری) کیا خوب
شاہ صاحب کی خوش فکری اور عالی ظرفی اور رسیجائی کی یہہ تحریر ہے
جس سے صریح قول فردوسی کا جو بحق رستم ہے ٹپک رہا ہے شعر منش
کردہ ام رستم داستان * وگر نہ یلے بود در سیستان * یعنی اے
حضرت واقعی حضرت علی کو ہمارے دوستان خارجی تو مطلق لایق خلافت
ہے نہ جانتے تہے اور تمہارے ثابت کے تو وہ اس لایق نہ ٹھہرتے
تھے کہ بعد عثمان صاحب کے بہی اونمین لیاقت وقابلیت خلافت
کی تہی مگر ہمارے ہی ذہانت اور فطانت تہی کہ ایک حدیث ہمنے گڑہ دی
مگر وہی حدیث جو تم ہمارے مقابلہ مین لاو تو پہر مجروح اور مقدوح اور
مفضوح ہے اور چاہو اوس سے خارجی جیب ہون مگر ہم شوخ طبع بہلا
کب مانتے ہین اسواسطے کہ گو حضرت علی کو نسوان اور بچون پر وصی
کرکے رسول خدا لڑائی پر چل کہڑے ہوئے اور حضرت علی کو بہلا گئے
مگر نہ تو اونکو مدینہ کا کوتوال کر گئے نہ نماز پڑہانے کی اجازت دی گئے
بلکہ مجبور کر گئے کہ ابن ام مکتوم کے پیچہے نماز پڑہین اور محمد بن مسلمہ کی
اطاعت کرین لیکن افسوس ہے کہ اس بناوٹ سے شاہ صاحب
کو ذرا بہی تامل نہوا کہ خارجی یہہ سنکر تو خوب ہی قہقہے لگائینگے کہ واہ
واہ واہ جسکو نہ سلیقہ کوتوالی ہو نہ نماز پڑہانے کی قابلیت بہلا وہ
خلافت ہی کیا کریگا اور نہ اس سے ڈرینگے کہ جو ہم اس حدیث کے ساتہ

ابن ام مکتوم کی پیش نمازی کا مذکور کرتے ہین تو فرقہ نافہم شیعہ جو بات بات پر اولجھ کے تھانسون مین گھسیتا ہے لتاڑ ڈالیگا کہ جیسا ابن ام مکتوم کو اپنی غیر حاضری اور جناب امیر علیہ السلام کی موجودگی مین پیش نماز کر دیا تھا دیسا ہی اپنی معذوری اور غیر معذوری جناب امیر علیہ السلام مین حضرت ابو بکر صدیق کو پیش نمازی کی اجازت دی تو اون صاحب کی پیش نمازی خلافت کے لئے کیونکر حجت ہوئی صاحب تحفہ کیا ب رہے آپ کے علما اور بانی مذہب تو اسی کے مدعی ہین کہ کسی کو بھی اپنا جانشین جناب رسول خدا نے مقرر نہین فرمایا بلکہ حذیفہ کے پوچھنے پر کہدیا کہ اگر مین کسی کو خلیفہ نامزد کردونگا اور اوسکی تم عدم متابعت کرو تو گنہگار ہوگے ہرگز کسی کو نامزد نہین کیا بلکہ یہہ حدیث آپ بڑے شد و مد سے مانتے ہین کہ رسول خدا نے فرمایا کہ میرے اصحاب مثل ستارون کے ہین پس جس کسی کی پیروی کروگے تو ہدایت پاؤگے پس اسی حدیث کے بموجب چاہو صحابیون کی کچھ بھی آخر کو کیفیت متغیر ہوئی ہو سب کے استحقاق خلافت کے لئے ثابت ہوگئے مگر اوس قول کے یہہ صریح خلاف کیونکر کہدیا کہ وا حضرت ابو بکر کے حق مین رسول خدا نے یہہ فرمایا تھا لا ینبغی لقوم امام غیرہ نہین لایق کوئی قوم مین سوا اوسکے (یعنی ابو بکر کے) اور اسپر بھی قناعت نکر کے ایک دوسری حدیث بھی جڑ دی کہ اقتدوا بالذین من بعدی ابی بکر و عمر پیشوا بناؤ دین مین پیچھے میرے ابو بکر و عمر کو (دیکھہ لیجے صفحہ ۲۷ اظہار الہدے مطبوعہ مطبع گلشن علم اگرہ سید غلام حسین) اس دروغ بیانی اور جھوٹ حدیث بنا لے

اور بلانے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا پس ایسی مثالین ہم
بہت سی رکھتے ہین الا تطویل کلام وخامہ فرسائی بیکار جانتے ہین
اور اسی پر اکتفا کرتے ہین کہ آپ جن کے پیرو ہین اور جنکو علوم
مین کامل اور فقہ مین افضل سمجھتے ہین اونکی تلمذ کو ہمارے ہی آیمہ سے
آپ حضرات افتخار دیتے ہین چنانچہ صاحب شوکت عمریہ نے لکھا ہے
کہ ابو حنیفہ ومالک نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اخذ
علم کیا اور شافعی شاگرد مالک واحمد بن حنبل شاگرد شافعی کے تھے
اور بھی ابو حنیفہ حضرت امام محمد باقر وزید شہید سے تلمذ رکھتے تھے
اور مولف اظہار الہدیٰ بھی کہتا ہے کہ اکثر علماء اہل سنت حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام کے شاگرد ہین (صفحہ ۸۰ کتاب مذکور) مگر باین ہمہ
بجز بھولے بھٹکے نہ اونکے قول کا آپ کے اقوال مین دخل ہے نہ اون
کے فعل کا آپ کے افعال مین شمول ہے مگر سارے آپ کے مذہب
کا دارومدار اوس کے قول پر ہے جو صرف افعال ظاہری جناب
رسول خدا کے ناظر تھے اور حقیقت ہر فعل کے جاننے اور سمجھنے سے
معطل وقاصر پس بقول اسے مثل انچہ مردم می کند بوزینہ نیز صرف
نقال افعال تھے غور تو فرمائیے کہ اوس حدیث کی گڑھنت نے کہ جس
صحابی کی تم پیروی کروگے ہدایت پاوٴگے کیسی خرابی ڈالدی کہ آپ
جناب رسول خدا کے اس ارشاد کو بھول گئے ہم شہر علم ہین اور علی
اوس کے دروازہ ہین خیر ایک طرف یہ تو دنیا بھر مین مشہور ہے
اھل البیت ادریٰ بما فی البیت گھر کے آدمی واقف ہوتے ہین
اغیار سے پس حضرت علی رسول خدا کے گھر کے آدمیون مین تو شمار

ہین ایسی صورت مین اونسے بہتر علم رسول اللہ کون رکھتا مگر اونہین حضرت
علی کے حق مین کیا کچھہ آپ نہین کہتے اور پھر دم محبت بھی بھرے جاتے
ہین میرے اس قدر بیان کرنے سے یہہ ظاہر ہو گیا کہ آپ کے
خلفاء راشدین اور اونکے تابعین نے امامت کے ساتھہ اقرار رسالت
کا کیا تھا اور آخر کو خود خلیفہ بنکر امامت سے جو داخل ایمان تھا انحراف
کیا تو ایمان لانے کے بعد جو ایمان توڑ دیتا ہے اونہین وہ شامل ہوئے
اور اونہین کے ساتھہ اونکے تابعین بھی ہو گئے ہان خوب یاد آیا کہ بارہ
امام کے بنانے مین بھی آپکے اساتذہ نہین چوکے حقیقت مین
اونہون نے بارہ اماموں کو خیر سے خوب تصنیف کیا ہے اور
اونکا مرقع نہایت ہی زیب و زینت سے آراستہ کیا ہے ابوبکر
عمر عثمان علی معاویہ یزید عبدالملک عمر عبدالعزیز چار بیٹے عمر ابن عبدالعزیز
اور اون بارہ مین سے جنکی شان مین جناب رسول خدا نے فرمایا
تھا کہ بارہ امام سے اسلام تازہ رہیگا پہلے چار کو ایک حدیث بناکی
معزز و مکرم فرمایا اور خلفاء عادل مین داخل کیا اور آٹھہ کو سلطان
و امراء جور مین گن دیا پھر بھی جو بارہ ٹوٹے ہوئے امیر ٹھہرائے
تو خلیفہ پنجم حضرت امام حسن علیہ السلام کا اونہین داخل کرنا بھول گئے
حالانکہ اونہین حضرت کے جوتیون کے صدقے سے معاویہ کی بگڑی
بنائی جاتی ہے اور خلاف شاہ عبدالعزیز کے اوس کو بھی صاحب
رضی اللہ عنہ و رضوا عنہ مین شمار کرنے کی جرأت کی جاتی ہے اور
اوسکی صدق بیانی کی یہہ تعریف ہوتی ہے کہ مولف اظہار الہدی
نے بڑے راست گفتار اور ایسکے دیندار بن کے صفحہ ۷۱ و ۷۲ پر

لکھا ہے کہ سنہ ۵۶ ہجری مین معاویہ رضی مدینہ مین تشریف لائے اور یزید
کی بیعت کے طلبگار ہوئے اور تمام حضار نے بہ اجبار یزید کی بیعت
کی مگر عبد الرحمان بن ابوبکر و امام حسین سبط پیغمبر عبد اللہ ابن عمر عبد اللہ
ابن عباس و عبد اللہ ابن زبیر نے انکار کیا تو یزید کے باوا خاموش
ہو رہے مگر یہ اوسے کہا کہ " اے صاحبزادگان والا تبار جبکہ مین
خطبہ پڑھون تم مین سے میرے کلام کو کوئی قطع نکرے ورنہ اہل شام
تمکو قتل کر ڈالین گے جب شامیون نے جو ہمراہ حضرت امیر تھے
حال بیعت پانچون بزرگون کا حضرت معاویہ سے دریافت کیا آپ
نے مصلحتاً فرمایا کہ عبد اللہ ابن عمر و عبد اللہ ابن زبیر و عبد اللہ ابن
عباس نے خلوت مین یزید کی بیعت کی اور امام حسین نے وعدہ کیا ہے
کہ جس وقت عبد الرحمن ابن ابی بکر بیعت کرین گے ہم بھی بیعت کرین
گے " افسوس کہ معاویہ کے ایسے صریح جھوٹھ کو مصلحتاً کہکر آپ ممدوح
اور مستحسن ٹھہرائین اور وعید حق تعالے سے اوسکو بچائین اور ہمکو
سمجھائین کہ ہم بھی معاویہ اور اوس طرح کے اور ون کو سچا جانین
اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ کے قول سے خارج ہونے دین اور حضرت
ابوبکر کی بیعت کو جو بنیانب صحابہ و بگر عمل مین آئے بلا اعتبار ٹھہرائین
اور جب اون کی جبر و سختی کے الزام کو ہم با صرار ثابت کرین تو ہم کو
حضرت سلیمان کی فوج اور چیونٹی کا قصۂ قرآن مجید سے سناکر
بہلائین کہ ہمارے پیغمبر کی صحبت مین جو افضل پیغمبران تھے صحابہ
کبار رہے اور یار و غمار و رفیق و غمگسار رہتے اوئین بہلا خباثت
و شرارت و سفلیت کے آثار کہان رہے ہون گے اور اون سے

کیونکر ممکن ہے کہ دختر و داماد و نواسہ ہای پیغمبر جو یتیم و بیکس رہ گئے سہتے
آزار دیکر رنجیدہ کرتے (صفحہ ۳۰۲ و ۳۰۴ تحفہ اثنا عشری) غور تو کیجئے کہ کیسی یہ تقریر بیہودہ
و بیہودہ ہو اگر حضرت ابوبکر و عمر و عثمان صحبت سید الانبیا مین کہا خباثت و شرارت و شیطنت سے
پاک و مبرا ہو گئی ہے تو حضرت معاویہ مین اونہین امور کی کدورت و کسی کیون باقی رہی
واگر ایک ہی مین جبر سے بیعت لینے کی عادت باقی تہی اور جہوٹہ بولنے کی رغبت
رہتی ہے تو تینون کی تابعین سے کیونکر منفک ہوگے۔
غرضکہ جناب والا کے مذہب کی بنا کو اگر غور سے دیکھیئے تو بجز اسکے
کچہ نہین ہے کہ بعد جناب رسول خدا کے حضرت عمر نے یہ حرکت کی کہ
خلیفہ بنانا امت کا کام ہے اور اس تدبیر مین وہ کامیاب ہوئے اور
چونکہ خود خلیفہ بنا اوسوقت خلاف مصلحت تہا لہذا پگڑی نیابت رسول اللہ
کی حضرت ابوبکر کے سر بندہوا دی اور چونکہ بہت سے صحابہ چار و ناچار
اون کے شریک ہو گئے اسلئے آپ کو اون سب کی طرفداری لازم
آئی ہے اور اونکے حق پر ٹہرانے کے لیے ساری باتین بنائی جاتی ہین
کبہی دلایل عقلی سے جو محض بے عقلی کے ہین اون کے فضایل گانٹہی جاتے
ہین کبہی توریت و انجیل سے مناقب بگہارے جاتے ہین کبہی آیات
قرانی لائے جاتے ہین جنسے مطلق کشود کار نہین ہوتا پہر احادیث نبوی
لا کر ہن سمجہوتا کیا جاتا ہے پہر جب آیات و احادیث سے فضایل اون
چہوٹے جاتے ہین تو کفر و نفاق اونسے دہویا جاتا ہے اور جب وہ بہی
کسی قسم کے صابون سے نہین دہولتا تو آخر کو یہو گزاف سیر ہوتا ہے
کہ وہ خلیفہ برحق ہے اونکا دین پسندیدہ الہی تہا اور سورہ نور سے
آیہ استخلاف لائی جاتی ہے اور اوسپر اصرار کیا جاتا ہے اور نہج البلاغت

سے اوسکی تصدیق کے لئے شہادت ہمیا کی جاتی ہے جیسا کہ صاحب
تحفہ نے صفحہ ۲۸۹ پر جہان تک بن پڑا رنگا اور زور اسپر دیا ہے
کہ ایہ استخلاف اونہین کے لئے محدود اور محصور ہے جو بزرگ بوقت
نزول سورہ نور ایمان سے معمور تھے اون کی خلافت بہی حقہ و راشدہ
تیس سال تہی اور وہ پندرہوین جمادی الاول کو بموجب فرمان واجب
الاذعان جناب رسول خدا الخلافت بعدی ثلثون سنۃ
تمام ہوگئی اور بعد اوس کے جو حدیث مذکورہ کے راوی سعید بن جمہان
سے کسی نے پوچھا کہ صاحب مروانے بہی تو اپنے کو خلیفہ کہتے ہین تو سعید
نے نہایت ہی شعادت کی راہ سے فرمایا کذب بنو الزرقا انما ھم
ملوک من شر الملوک یعنی جہوٹھ کہا بنو الزرقا یعنی بنو امیہ سوا
اس کے کہ بادشاہ ہین اور وہ بہی بد ترین بادشاہ اور اوسکی توثیق کے لیئے
دوسری حدیث ابو بکر بزاز کی دوکان سے جسے آپ عمدہ محدثین
سے مانتے ہین خرید لائے قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم ان اول دینکم ھذا نبوۃ ورحمۃ ثم یکون خلافۃ
ورحمۃ ثم یکون ملکا وحرمۃ جب اسپر
بہی بس نہ ہوئی کہ حضرات اس حدیث سے تو وہ ساری ضروریات
جو خلیفہ بنانے کے لیئے آپ نے بنائی ہین جناب رسول خدا کے
انتقال سے پانچوین جمادی الاول سنہ ۴۱ تک مقید و محدود ہوجاتے
ہین تو پہر یہہ حضرت امام حسین علیہ السلام کو کیا سوجہی جو یزید پر خیرہ
دوڑے اور بد ترین سلطنت لینے کی فکر مین مقتول و مذبوح ہوئے
اور وہ ساری ضروریات جو خلیفہ ہونے کی چار یار نامدار کیلیئے

وحصر بیان آخر الحدیث

تعین ہنوز موجود ہین تو نہایت عمدہ جواب ہے کہ صاحبو ۳۰ سال بقیہ زمانہ نبوت تھا اور بعد اوسکے کیا خلافت رہی نہین مگر خیبران واقف رازِ آن ساری حدیثون کو ساختہ اور یاران وسماز کی گڑھی ہوئی ایک وہم ہین باور کرتے ہین چنانچہ مین اسکو بھی ثابت کرتاہون کہ جبتک زمانہ حضرت خلفاء ثلاثہ کا رہا اوسوقت تک اونیرنا چاری جناب امیر کے خلافت تک محدود کرکے تیئس سال کا زمانہ بقیہ نبوت ٹھہرایا اور خدا ترسی کرکے معاویہ کو باغی وخاطی ٹھہرایا مگر جب اونسے در انعام کھول دیا تو اوس کے الزام دھونے کو چھ مہینے کی تیس سال مین کسر جوڑی اور حضرت امام حسن علیہ السلام کے چھ مہینے کی خلافت کو تیئس برس مین شامل کرکے حضرت معصوم علیہ السلام کے جوتیون کے صدقہ سے اوس بغاوت کیش کو رضی اللہ عنہم ورضوعنہ کے صف مین لانے کے واسطے وہ حدیث بنائی کہ جیسے ہم اوپر لکھ آئے ہین اور پھر دوستان معاویہ کے زہر مار کرنے کو حاضر کرتے ہین جو اپنے بخاری سے حضرت بخاری سے تراشا اور اپنے کتاب بخاری مین جو بعد کتاب باری مانی جاتی ہے ایک باب اوس کے لیئے قرار دیا گیا اور اوس کو اسطرح شروع کیا باب قول النبی صلی اللّٰہ علیہ للحسن ابن علی النبی ھذا سید ولعل اللّٰہ ان یصلح بہٖ بین فئتین عظیمتین جسکا ترجمہ اپنی تاریخ الخلفا کے صفحہ ۲۰ پر مولوی محمد مسیح الدین خان کاکوری نے جو ماشاء اللہ تعصب سنت معاویہ مین پکے تھے یون لکھا ہے ترجمہ حدیث کا باب قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم واسطے حسن

ابن علی کے یہہ بیٹا میرا سردار ہے رجا ہے اللہ سے کہ صلح کرے
اللہ تعالےٰ بہ سبب اوس کے درمیان دو گروہ عظیم کے اور نہ
باب قول اوس اللہ تعالےٰ کے اور صلح کرو درمیان اونہین دونو
کے پوری آیت کلام اللہ کی یہہ ہے جس کا وہ قول نقل ہوا ان
طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینہما ج فان بغت
احدیٰہما علی الاخریٰ فقاتلوا التی تبغی حتی تفئ
الی امر اللہ ج فان فاءت فاصلحوا بینہما بالعدل و اقسطوا ان اللہ یحب المقسطین
بخاری روایت کرتا ہے حدیث کہی ہم سے عبد اللہ بن محمد نے کہا اونہین
نے حدیث کہی ہمسے سفیان نے اونہون نے روایت کی ابی موسیٰ
سے کہا اونہون نے سنا مین نے حسن بصری کو وہ کہتے تھے استقبال
کیا قسم خدا کی حسن بن علی نے معاویہ کا ساتھ افواج کے مثل پہاڑون
کے پس کہا عمرو ابن عاص نے معاویہ سے بہ تحقیق مین ہر آئینہ دیکھتا
ہون افواج کو تم والی نہین ہو سکو گے جب تک قتل نہ کرو اونکے
سردارون کو پس کہا اوس سے معاویہ نے اور تہا وہ قسم ہے
خدا کی بہتر دونون آدمیون مین سے خیر اس جہوٹھ کے جوڑ توڑ کیسے ہی ہون
مگر بارے یہہ صاحب تحفہ نے بھی جہوٹھ سمجھ لیا اور معاویہ کی طرفداری مین
باغی کہنا جائز رکھکر لعنت سے بچا دیا چونکہ ہم کو مولوی محمد مسیح الدین خان صاحب
کی کتاب مذکورہ بالا کے صفحہ ۴۴ پر جو لکھا ہے اس کی حجت ہے کہ وہ
آپ کے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا قول ہے اور رجا ہے ہمارے
نزدیک مولوی صاحب نے معاویہ کی حرمت رکھنے کو ڈھونڈتا ہونگا
آپ تو بوجہ صحابیت معاویہ کے پسیج جاوینگے وہ قول یہہ ہے کہ

کہا معاویہ نے یزید سے) اگر مین نے خود مصطفے علیہ السلام سے سنا ہے
کہ آپ نے فرمایا کہ ایک دن جبرئیل نے آکے مجھسے کہا کہ اس تمہارے
بیٹے کو تمہاری امت کے لوگ قتل کرینگے اور قتل کرنیوالا اوسکا لعین
اس امت کا ہوگا اور اون حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی قاتل امام
حسین پر لعنت کی ہے،، والحمد للہ کہ لعنت کرنا رسول خدا کا
آپ ہی کے زبان فیض ترجمان سے ثابت ہوگیا خیر معاویہ کو تو یون
اودھر اودھر کا کوڑا جمع کرکے امیر بنانے کی تدبیر کی اب نئی گڑھت
اور سنئے اور اپنے محدثون کی تعریف کیجئے کہ جب وہ یزید جہنم
رسید ہوا اور اوسکا بیٹا معاویہ بن یزید نے بھی اپنی راہ لی اور
مروان کو بھی جو کرنا تھا کر گیا اور ابو العباس کوشش خلافت بجا کر
تھکا اور ابو ایوب سلیمان بھی اپنے تئیں کر مٹا اور یزید بن عبد الملک
نے اورنگ خلافت پر قدم رکھا تو حدیث رسول خدا کے بنانے
مین ذرا ننگ و عار نخوا جبہت بیٹ پہلے تو یہہ بناوٹ کی (کہ حدیث
مین وارد ہوا ہے جسکا خلاصہ یہہ ہے کہ ایک شخص اشج (اسکی پیشانی
پر اثر زخم اور شکستگی کا ہو)،، بنی امیہ کا ایک خلیفہ ہوگا کہ عالم کو
عدل و داد سے بھر دیگا چنانچہ عمر بن عبد العزیز کو اشج کا رتبہ اسلئے
حاصل ہوا تھا کہ گھوڑے نے اوسکی پیشانی پر لات ماری تھی اور
پھر اوسی حدیث کو قوی کرنے کو لگے ہاتھ دوسرے بھی بے بنائے
نہ چھوڑے یعنی مشکوۃ مین حذیفہ رضی اللہ عنہ کی ہاتھی یہہ سندھی جسکا
ترجمہ صفحہ ۵۱ ایڈ مولوی مسیح الدین خانصاحب نے اپنی کتاب مذکورۃ
الامین یون لکھہ ڈالا ہے کہ،، رہیگی نبوت تم لوگون مین جب تلک

اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے بعد اوس کے اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو
پھر رہیگی خلافت نبوت کے طریقہ پر جب تلک اللہ تعالے
چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا لیگا اللہ تعالے اوسکو پھر رہیگا ملک ایک
دوسرے کو کاٹنے والا جب تلک اللہ تعالے چاہیگا کہ رہے پھر اوٹھا
لیگا اللہ تعالے اوسکو پھر رہے گا ظلم پھرا ہوا جب تلک اللہ تعالے
چاہے گا کہ رہے پھر ہو گی خلافت نبوت کی طریق پر بعد اوسکے آپ نے
سکوت کیا، بڑی بات ہے کہ آگے جناب رسول خدا کے زبان سے
اور کچھہ نہین نکلا پس ملاحظہ فرمائی کہ زمانہ بتیس ۳۲ سال بقیہ دور نبوت
ایک مرتبہ ختم ہو چکا تہا مگر زمانہ عمر بن عبد العزیز مین پہر پلٹا آخر اسنے
سکے بعد پہرا تو کیون نہ پہرا اوسکا سبب بھی یہہ ہوا کہ سارے خلفا بنی
امیہ کے عہد دولت مین رسم بدسب ولعن خطبون مین داخل تہا مگر جب
عمر ابن عبد العزیز خلیفہ ہوا تو اوسنے اوس لعنت کو بند کرنا چاہا مگر باوجود
خلافت وہ ڈرتا تہا کہ انسداد فعل شنیع سے اوس کے بہائی بند بلوہ
نکر دین تو مولوی مسیح الدین خان بہادر اپنی کتاب مذکور کے صفحہ ۵۲ ا
پہ لکھتے مین کہ عمر بن عبد العزیز نے یہہ تدبیر کی کہ یہودی طبیب جو ظاہرا
دربار رس اور مصاحب خلیفہ کا تہا اوسکو اونہون نے مخفی تعلیم کیا کہ
ایک دربار عام مین آیا جہان سارے امراے شام اور سارا خاندان
بنی امیہ کا جمع تہا اور خلیفہ سے درخواست کی کہ اپنی صاحبزادی سے
ساتہہ میرا نکاح کر دیجئے سب لوگ بہت برافروختہ ہوئے اور خلیفہ
نے باہستگی فرمایا یہہ امر غیر ممکن ہے مین مسلمان ہون اور تم مغایر
ہماری ملت سے ہماری شریعت مین یہہ وصلت جائز نہین ہے یہودی نے

جواب دیا کہ آپ کے پیغمبر نے تو اپنی بیٹی کا نکاح علی ابن ابیطالب کے
ساتھ کیا تھا عمر عبد العزیز نے کہا کہ وہ بہت بڑے عظماء ملت محمدی
سے تھے یہودی نے کہا کہ پھر ایسے بڑے عظما ملت پر خطبون مین لعنت
کیون ہوتی ہے عمر بن عبد العزیز نے لوگون کیطرف متوجہ ہو کے کہا کہ اسکا
جواب دو سب لوگ ساکت اور نادم ہوے اور اوسیوقت اونہون نے
حکم صادر کیا کہ خطیبون سے وہ الفاظ ناسزا کال ڈالے جائین ،، ہر چند
جناب مولویصاحب نے اُس پوری کیفیت کو جو صاحب ابو الفدا نے
لکھی تھی اوڑا گئے اور یہہ نہین لکھا کہ جب علما نے بے حد حدیث فضایل
جناب امیر علیہ السّلام کی رات بھر مین بناڈالین اور صبح کو پیش کین
تو لعنت کی موقوفی کا حکم ہوا اور دوسرا فعل نیک یہہ عمر ابن عبد العزیز
سے صادر ہوا کہ اونسے باغ فدک اولاد فاطمی کے حوالہ کیا۔
اگر دیدہ انصاف ہے تو دیکھہ لیجئے کہ کس درجہ کو حدیث بنانے کا ملکہ آپ
کے مذھب کے اسلاف کو تھا پہلے تو وہ حدیث گڑھی جس سے
خلافت حضرت ابو بکر و عمر و عثمانؓ کے جایز ٹھہری و بقیہ زمانہ نبوت
گردانے گئے و زمانہ معاویہ و یزید وغیرہ برا ٹھہرا گر عمر ابن عبد العزیز
کیوقت مین پھر خلافت اور بقیہ نبوت حقہ ٹھہری ان کیلئے کس
عظلیہ مگر جب باوجود ان جھوٹی حدیثون کے پوچھا جاتا ہے کہ
صاحبو جو ضرورت خلیفہ مقرر کرنے کی آپ فرماتے ہین وہ ہنوز
باقی ہین تو آپ خلیفہ کیون نہین مقرر فرماتے تو طرفہ جواب یہہ ملتا ہے
کہ اب مسلمانون کی قدرت سے خلیفہ کرنا باہر ہو گیا غرض جو کوئی اس
بے تکی جواب کو سنتا ہے وہ نہایت ہی آپ کے مذھب کے بانیون

کا معترف ہوتا ہے کہ خود ہی یہہ کہتے ہین کہ خلافت تیس سال کے لئے تھے
پہر سلطنت ہوئی اور سلطنت سے پہر خلافت حقہ پر اولٹی و بعد اس کے
پہر پلٹی اور سلطنت بن گئی اور سلطنت بھی ہوئی تو کیسی کہ اب مسلمانون
کی بنائی کچہ نہین بنتی مگر آیہ استخلاف کے بابت سوا وسکی بھی بنا پانی پڑے
اول تو کہین سے اسکا ثبوت نہین کہ خدا نے اونہین ایماندارون سے
وعدہ کیا تہا کہ تم کو خلیفہ بنائین گے جو بر وقت نزول سورہ نور ایمان
لائے تھے لیکن بحث کے لیئے ہم مان لین تو ضرور ہے کہ سورہ نور مین
چونکہ مذکور اتہام حضرت عائشہ کا ہے جو سنہ ہجری مین ہنگام مراجعت
جناب خورشید رسالت لگایا گیا تہا ملاحظہ فرمایئے کتاب تاریخ
معتبر روضۃ الاحباب اور راوسی کتاب لاجواب سے سنہ لیجئے کہ جناب
حضرت امام حسن علیہ السلام ۳ سنہ ہجری مین اور جناب امام حسین
علیہ السلام ۴ سنہ ہجری مین پیدا ہوئے تو ظاہر ہے کہ بر وقت نزول
سورہ نور دونون سرور سینہ رسول مجتبے اور لخت جگر علی مرتضی و نور
بصر فاطمہ زہرا ۳ سالہ و دو سالہ بھی پورے نرہے ہونگے اور
آپ حضرات جناب امیر علیہ السلام کے صغیر سنی کے ایمان کو اوڑا
کے بخاطر حضرات ابو بکر و عمر ایمان لانا بعمر دہ سالگی قبول کرتے ہین
ملاحظہ ہو اظہار الہدایے صفحہ ۶۳ تو ظاہر ہے کہ معاذ اللہ دونون صاحبزادے
اوسوقت نہ خدا کو پہچانتے تھے نہ رسول کی وقعت جانتے سکتے
نرے بچہ تھے تکلم بھی صحیح نہ ہوگا تو ایمان کیسا پس منشاء آیہ استخلاف
سے وہ محروم تھے تو حضرت امام حسن علیہ السلام سے مشیت ایزدی
کیونکر متعلق ہوئی جو چہہ ہی مہینے کے لئے خلیفہ ہو گئے اسکے سوا

ایہ استخلاف مین تو یہہ بھی شرط ہے کہ وعدہ اونسے ہی جو بروقت نزول سورہ نور ایمان لائے ہین اور عمل کرتے ہین شایستہ وحالانکہ آپ کو اصرار ہے کہ خلفای راشدین کیسے ہی عمل کرتے رہے ہون ہرگاہ سننا عملوا ماشئتم سے وہ فایض ہین تو چاہو وہ کچھ کرین تو اونسے وعدہ کیونکر متعلق ہوگا یہہ وعدہ تو اونکے سوا اور مومنین سے جو داخل آیت سورہ بینہ ہین متعلق ہوسکتا ہی واگر کہئے کہ نہین حضرات خلفاء ثلاثہ سے متعلق ہے اور ضرور اعمال شایستہ اونسے درکار تو پھر ہمارا وہی اصرار ہے کہ حسن خاتمہ ثابت کیجے اور اگر زیادہ نہین تو وہ مقولہ محقق طوسی کا جو بار بار سرکار کے منہ سے نکلتا ہی کہ مخالف علی علیہ السّلام کی فاسق ہین بعد تلاوت اون دونون آیتون کی جو سورہ بقر پارہ اوّل رکوع چہارم و سورہ کہف پارہ ۱۵ رکوع ۱۹ مین ہین یعنی پہلی آیت کا آخر کان من الکافرین جسکے معنی یہہ ہین کہ ہوا کافرون سے اور دوسری آیت جسمین یہہ ہی ففسق عن امر ربّہ جسکے یہہ معنی ہوتے انکار کیا حکم رب اپنے سے ہم اسکے بھی ثبوت کے طالب ہون گے کہ اون کے واسطے دین غالب کیا گیا واگر آپ یہہ معنی کہین سبے سبیئے کہ اون کی عہد مین دین اسلام بہت پہیلا تو ہم محمود غزنوی اور شہاب الدّین غوری کو بھی آیہ استخلاف مین داخل کرنیکو طیار ہون گے اور خلفا امیّہ اور عبّاس کو بھی شامل کرین گے جنکی خلافت سے آپ کے پیشوا یہہ کہکے پیچھا چھوڑاتے ہین کہ کذب بنو الزدعا اور یہہ بھی اوسپر سے عرض کرین گے کہ بندہ نواز آیہ استخلاف مین تو یہہ بھی وعدہ خدا کا ہے کہ جنکو ہم خلیفہ کرین گے اونکی دہشت کو ہم امن سے بدل دین گے اور جبکہ اوسکا وعدہ حق اور سچ ہے تو براہ مہربانی اسکا ثبوت لائیے کہ حضرت علی تو ظاہر ظہور بقول آپ کے اساتذہ کے دبتے تھے ہمیشہ اونکی فوج ڈراکی لہذا وہ تو آیہ استخلاف سے کوسون دور ہین مگر حضرات خلفاء ثلثہ کا خوف

کہان اور کب بدلا گیا حضرت ابوبکر کس لڑائی مین بے دھک وھک پل پڑے تھے اور کفار نابکار سے مثل محمود غزنوی اور شہاب الدین غوری کے جو ہندوستان مین صف کارزار سے نکل کر لڑا تھا فوج دشمن پر پل پڑے اور دست بدست لڑے اور انہون نے کیا خوشامدانہ اشعث کو اپنا بہنوئی نہین بنایا جناب بجاور رہنے بہادر خلیفہ دویم عمر ابن الخطاب ابو لولو غلام مغیرہ کے خطاب پر عتاب سے جو سر مسجد ہوا تھا خایف نہین ہوئے و حضرت خلیفہ سیوم نے باغیون کے اندیشہ سے دروازہ بند کرکے گوشہ گزینی اختیار نہین کی اور بعد اسکے پہر بھی ہم پوچھین گے کہ جناب جب ایسے صریح و صاف آیت موجود تھی تو آپ کیون انکار کرتے ہین کہ حق تعالی کسیکو خلیفہ نہین کرتا خلیفہ بنانا خلق اللہ کے ہاتھ مین ہے اب اگر وہ تماشا دیکھنا مدنظر ہو جو صاحب تحفہ نے اپنے کمال صنعت سے واسطے ثبوت خلافت خلفاء راشدین کے کیا ہے دیکھے تو پہلے صفحہ ۲۸۹ تحفہ اثناعشری مطبوعہ مطبع منشی نولکشور لکہنو ملاحظہ ہو کہ صاحب تحفہ نے یہ ایہ سورۂ نور وعد اللہ الذین الخ لکہکر ترجمہ کو تو خلاف اپنی عادت کے اوڑا دیا ہے مگر ارقام فرمایا ہے کہ حاصل این ایہ اینست کہ حق تعالے وعدہ فرمود کسانیرا کہ در وقت نزول سورۂ نور ایمان آوردہ و عمل صالح کردہ بودند با نکہ جمع را از ایشان خلیفہ سازد و برزمین مسلط کند مثل خلیفہ ساختن کسانیکہ پیش ازین گذشتہ اند مثل حضرت داود علیہ السلام کہ در حق ایشان یا داود انا جعلناک خلیفۃ فی الارض وارد است و دیگر انبیای بنی اسرائیل ونیز وعدہ فرمودہ کہ رواج دین ایشان را کہ مرضی و پسندیدہ خداست در زمین مکان دہد یعنی رواج و شیوع عطا فرماید

وست قرو ثابت گرداند و نیز وعده کرد که اینهارا بدل خوفی که در آن وقت داشتند امن کامل ارزانی فرماید پس مجموع این امور چون در وعده الٰہی داخل شدند واقع شدنی آمد و الا خلف در وعدہ حق تعالیٰ لازم آید و مجموع این امور در ماسوای زمان خلفاء ثلثہ واقع نشده زیرا که امام مہدی در وقت نزول این سورہ بالاجماع موجود نبود و حضرت امیر اگرچہ دران وقت موجود بود لیکن رواج دین ایشان مرضی الٰہی و پسندیدہ اوست بزعم شیعہ حاصل نشد ۔ غور فرمائی کہ صاحب تحفہ نے اس مقام پر ترجمہ کو اوڑا کے خلاصہ مطلب پر کیون اکتفا کی اور تب پہر آخر ص ۴۴۰ و شروع ص ۴۴۱ کتاب مذکور کو ملاحظہ فرمائے جہان شاہ صاحب نے لکہا ہے قولہ تعالےٰ ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون ای ومن انکر خلافة الخلفاء بعد ذالک ای بعد سماع ہذہ الایة والعلم باستخلاف اللہ تعالیٰ ایاہم فاولئک ہم الکاملون فی الفسق ترجمہ و خبر نا قتند بخلیفہ کردن خدای تعالےٰ این جماعه را پس آن گروه ایشانند کامل در فسق اور اس تحریر کے پہلے شاہ صاحب تحریر فرما چکے تھے کہ در قرآن مجید منکر خلافت خلفاء ثلثہ را نیز در آیہ استخلاف کافر فرمودہ کیئے سرکار کہ اس آیت مین سوا سے قول حق تعالےٰ کے اور عبارت جا ہو وہ کہین کی ہو حضرت شاہ صاحب نے کیون جوڑ دی آیا اسی لئے تا کہ جہلا و غیر عربی دان الفاظ عربی دیکہہ کر اور جناب شاہ صاحب کے مہر قولہ تعالےٰ دیکہہ کر بلا سمجہی اشارہ ای کل عبارت عربی کو مقولہ حق تعالیٰ باور کرین مگر کیا صاحبان فہم نسبت شاہ صاحب کے سوا سے اسکے کہ حق سے چشم پوشی کی ہے کچہہ اور سمجہین گے اور کیا وہ نہ دیکہہ لین گے کہ منکر خلافت خلفائے ثلثہ کے

نسبت حق تعالی نے کب حکم کفر کا دیا ہے اور غالباً حضور بھی اگر قوت متعلمہ
رکھتے ہین تو سر جھکا ئین گے کہ ماسق کے معنی شاہ صاحب نے یہان کافر کے
حسب مراد جناب غفران مآب طاب ثراہ کے لئے ہین جسکے آپ مخالف
ہین اب ہین آیہ مستدلہ کو معہ ترجمہ عبدالقادر صاحب دہلوی قرآن مجید مترجم
مطبوعہ منشی نولکشور لکھنو سنہ ۱۳۰۱ ہجری سے پہلے لکھتا ہون

وعد الله الذین امنو منکم وعملوا الصّلحٰت لیستخلفنهم فی
وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور کئے ہین نیک کام پیچھے حاکم کریگا اونکو
الارض کما استخلف الذین من قبلهم ولیمکنن لهم دینهم الذی
ملک مین جیسا حاکم کیا تہا اونسے اگلونکو اور جمادیگا اونکو دین اونکا جو
ارتضی لهم ولیبدلنهم من بعد خوفهم امنا یعبدوننی
پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری بزرگی کرینگے
لا یشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذالک فاولئک هم الفاسقون
شریک نکرینگے میرا کوئی اور جوکوئی نا شکری کریگا اس سے پیچھے سو وہی لوگ ہین بے حکم
اب سرکار پہلے یہہ دیکہین کہ مولوی جہانگیر خان مولف اظہار الہدی نے
یون ترجمہ کیا ہے وعدہ کیا اللہ نے اون لوگونکو جو تم مین سے ایمان
لائے اور اچھے کام کئے یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تہا اونسے
اگلونکو یعنی داؤد علیہ السلام کو بموجب آیت شریف یا داؤد انا جعلناک
خلیفة فی الارض اور اسیطرح سلیمان علیہ السلام کو اور جمادیگا اونکو
دین اونکا وہ دین کہ پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے
امن میری ہی بندگی کرینگے شریک میرا نہ کرینگے کسیکو اور جو کوئی ناشکری
کریگا بعد بھی اوسکے سو وہی لوگ ہین بے حکم اور پہر غور کرین کہ خدا نے کن ناشکرونکو

فاسق کہا ہے آیا منکرین خلافت حضرات ثلثہ کو یا اون صاحبونکو کہ جنہون نے اوس خلعت کو جو جناب رسول خدا نے اسلام کا پہنایا تھا اوتارہ پہینکا اور اپنا من مانا لباس پہنکر اونکا حکومت کا بجایا بعد اسکے صاحب شمس الضحیٰ نے خلافت آپ کے داخل جماعت اہل سنت تھے اور اب صف اہل شیعہ مین داخل ہین تحریر فرمایا ہے اوسیرکان دیجئے۔ ،،

اقول اس آیت کو مولف نے باعتبار اپنے جاہلانہ ترجمہ اور لایعنی یعنی کہ اصحاب ثلثہ کی شان مین محض خلیفہ کے لالچ سے تصور کر لیا اور شیعون پر بھی منتہا آئے کہ دیکھو اس آیت کو بارہ امام کے شان مین سمجھو یہ تو تمام خلفا کے شان مین ہے مولف نے اپنے ذہن ناقص مین خلفاء ثلثہ کے نسبت اس وعدہ کو سمجہا ہے اور دروغ ترجمہ سے یہ بھی استنباط کیا ہے کہ وہ میرے ہی عبادت کرین گے اور میرا شریک کسیکو نہ کرین گے گویا اونکی عاقبت کی بھی خبر ہاتھہ آگئی لیکن یہ نہ سمجھے کہ اگر اصحاب ثلثہ اس آیت سے مراد ہوتی تو وہ کون صاحب ہین جنکے نسبت یہ فرمایا ہے **ومن کفر بعد ذالک فاولئک ہم الفاسقون** یعنی جو کوئی بعد خلیفہ ہونے کے کفران نعمت کریگا وہ ہی فاسقون مین سے ہوگا اور جبکہ موجب انکی ترجمہ کے خداوند تعالے یہ وعدہ ہی یقینی کر چکا ہے کہ وہ خلیفہ صاحبان خدا ہی کی عبادت کرین گے اور کسیکو اوسکا شریک نہ گردانین گے تو پہر من کفر بعد ذالک خداوند تعالے نے کیسی فرمایا ہ اور مولف صاحب کو ترجمہ غلط لکھتے وقت شرم بھی نہ آئی کہ ابتدا سے قواعد سے ہی واقف ہین ترجمہ اور مفہوم مولف پر مفصل الذیل ہر کئی اعتراضات وارد ہوتے ہین اول یہ کہ اگر اس آیت کا خطاب عام صحابہ سے

ہے تو اس لفظ سے تم مین سے جو ایمان لائے ہین ثابت ہوتا ہے کہ سب
صحابہ ایماندار نہ تھے دوسری یہہ کہ اس آیت مین جو وعدہ الہی ہے وہ
جملہ مومنین سے ہے اگر مفہوم مولف صحیح ہو تو سوائے خلفاء اربعہ کے
اور کوئی شخص مومن قرار نہین پا سکتا اور یہہ امر کہ امت محمدی مین صرف
خلفاء اربعہ ہی مومن تھے بالاجماع غلط پھر آپ ہی فرمائین کہ اس آیت سے
خلفاء رسول اللہ سے کیا علاقہ تعجب یہہ ہے کہ جاہل لوگ کلام الہی اور
اوسکے معنی اور مطلب مین بھی تصرف کرتے ہوئے خدا سے نہین ڈرتے
آیات کے ترجمہ اور تفسیر کرنے سے یہہ تو ہم کو معلوم ہو گیا کہ مولف
صاحب صرف مطبوعہ مترجم قران کو پڑہ کر مولوی بن گئے ورنہ کوئی حضرت
سے پوچھے کہ آپ نے کس تفسیر کے ذریعہ سے یہہ معنی لگائی ہین کہ
لیستخلفنہم بھی خلافت رسول اللہ مراد ہے اور اگر آپ نے مثل اپنے
ہی کسی دوسری کی عبارت سے استنباط اسکا فرمایا تو اتنا تو غور
کرنا تھا کہ یہہ وعدہ علی العموم مومنین سے ہے سب کے سب مسلمان خلیفہ
رسول اللہ کسطرح بن جائینگے اور در آن حالیکہ آیت مین نظیر پہلے امت
کی موجود ہے کہ جسطرح اللہ تعالے نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکال کر
ایک بہت بڑا ملک اونکو میراث مین عطا فرمایا اسیطرح مسلمانون
سے بھی وعدہ ہے کہ تم کو خداوند تعالے تمام ملک روم و شام و فارس
عطا فرمائیگا پھر خلفاء اربعہ کو کیا تعلق آپ نے آیت کے ترجمہ مین یہہ لکھا ہے
کہ یقیناً خلیفہ کریگا اونکو ملک مین جیسے خلیفہ کیا تھا اونسے اگلونکو اور اگلون
کی تفسیر مین آپ نے دو پیغمبران یعنی داؤد و سلیمان علیہم السلام کا حوالہ
دیا مگر آپ کو یہہ تمیز نہین آئی کہ جب اُمت کے مقابلہ پر اگلونکا ذکر ہوتا ہے

تو اُمّت سابقہ مراد ہوتی ہے اور جب پیغمبر خدا کے مقابلے پر اگلونکا لفظ
آتا ہے تو اوس سے انبیاے مرسلین سابق مراد ہوتے ہین تمام قرآن
مین صدہا مقامات پر یہہ نظرین موجود ہین اور بہت موٹی عقل کی بات ہے
مگر افسوس اس بات کا ہے کہ ہمکو ایسے باعلم شخص کے مقابلے مین قلم اوٹھانا
پڑا ہے کہ جنکو اردو ترجمہ قرآن شریف کا بھی سمجھنے کی لیاقت نہین ہے
ورنہ اسقدر طوالت تحریر کی حاجت نہ پڑتی اب ملاحظہ فرمائیے کہ آیات
مندرجہ ذیل مین جب اُمّت کے مقابلے مین من قبل آیا ہے وہان اُمّت
سابقہ مراد لی گئی ہے یا ایہا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم
والذین من قبلکم لعلکم تتقون والذین من قبلکم سے مراد پہلے لوگ
ہین اور آیت مستدلہ مرزا مین لفظ من قبل و فی ھذا بمقابلہ قرآن آیا ہے
من قبل سے مراد توریت و انجیل ہے ما انزل الیک وما انزل من
قبلک سے مراد صحایف انبیای سابق ہین کالذین من قبلکم کانوا
اشد منکم قوۃ مین اُمّت سابقہ مراد ہے پہر ترجمہ کیا ہے میری
بندگی کرین گے شریک میرا نہ کرین گے کسیکو معلوم نہین ہوتا کہ صیغہ
استقبال کہان سے پیدا ہوا ہے اور یہہ یقینی امر کلی عبارت کس قاعدہ
سے لکہی گئی ہے صحیح ترجمہ تو اس فقرہ کا یہہ ہے کہ میری عبادت کرین اور
میرا شریک کسیکو نہ کرین اس خیانت کیوجہ بجز تعصب اور کچھ نہین ہے
ہمکو یہود و نصاری پر تعجب ہوا کرتا تہا کہ اپنے آسمانی کتابونکو کسطرح تحریف
کر دیتے ہونگے مگر اب مسلمانون مین بھی اونکی نظیر پائی جاتی ہے قرآن شریف
کے الفاظ یا ترجمہ کو بدلنا بلا شک کفر ہے افسوس یہہ ہے کہ مولف صاحب
بہی جب ناخواندہ لوگون کے بہکانے کے لئے ترجمہ قرآن مین تحریف کی

تو یہہ خیال نہ کیا کہ آیت کے اگلے فقرہ کو جس سے صریحًا یہہ ترجمہ غلط ہوتا ہے
کمان چہپا ؤ نگا یعنی ومن کفر بعد ذالک جس کا یہہ مقصود ہے کہ جن لوگون سے
وعدہ ہوا ہے اگر اونمین سے کوئی بعد ایفاے وعدہ کافر نعمت ہوگا تو وہ
فاسق ہے اگر خداوند تعالے بالیقین یہہ فرماتا کہ یہہ لوگ میری ہی عبادت
کرینگے تو پہر اونسے اندیشہ کافر ہو جانیکا کسطرح رہتا دراصل یہہ آیت
فقرا و مساکین و مہاجرین کے شان مین ہے کہ جنکو مشرکین قریش طرح
طرح دہمکیان دیدی کر ڈرایا کرتے تہے اونسے اللہ تعالے وعدہ فرماتا کہ
کہ جسطرح اگلی امت یعنی بنی اسرائیل کو ہمنے زمین کا مالک کیا تہا ویسی ہی
ان کو بھی زمین کا مالک کرینگے اور خوف کے بدلے امن دینگے ان کو
چاہئے کہ میری عبادت کرین میرا شریک کسیکو نہ گردانین اور جو کوئی بعد
اس کے کافر ہوگا وہی فاسق ہے پہر اس کے بعد اللہ تعالے فرماتا ہے
واقیموا الصلوٰۃ واتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون
پس دران حالیکہ آخر یوم وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جن
صحابہ کے بجاے اطاعت رسول اللہ مخالفت اور عدول حکمی ثابت
ہوی ہے وہ اگر اس آیت کے مصداق بھی ہین تو پوری آیت کے مصداق
ہین اور آیت مستدلہ مولف کے آخری فقرے سے خاص وہی لوگ
مراد ہین بنا بر المینان مولف ہم تفسیر مواہب علیہ کی نقل کرتے ہین
کہ وہ فارسی تفسیر اہل سنت وجماعت کی ہے اور اغلبًا مولف صاحب
اوسکو بہی سمجہ سکین گے وعد اللہ الذین امنوا منکم الخ وعدہ کردہ
خداے تعالے آنانرا کہ گرویدہ اند از شما بگروند کارہاے شایستہ مراد
بقول اشہر فقراء مہاجرین اند کہ بعد از ہجرت بمدینہ در منازل جاے

گزشتہ الخ پھر من قبلھم کی تفسیر ملاحظہ کیجے من قبلھم پیش
از ایشان یعنی بنی اسرائیل کہ زمین مصر و شام بر ایشان داد تا تصرف کردند
دران ترجمہ یعبدوننی بپرستند مراد در زمان خلافت شریک نہ سازند بامن چیزی را
امام ثعلبی نے تفسیر من کفر بعد ذالک مین لکھا ہے کہ اوّل قبیلہ جو انہون نے
کفران نعمت کرکے مصداق اس آیت کا ہوا اس سے بھی ثابت ہے کہ یہہ آیہ خلفاے
اربعہ سے مخصوص نہین ہے بلکہ عوام مسلمان سے خطاب ہے۔

اب ہم صاحب شمس الضحیٰ کی تحریر کو ختم کرکے عرض کرتے ہین کہ صاحب
شمس الضحیٰ نے جو کچھ لکھا ہے اوسکو اونہون نے اوس مواد ن سے اخذ کیا
ہے جو حضور کے یہان کی کتابون مین تھا اون کے مذہب حال کی کتب
سے متعلق نہین ہے نہ اونکو اسکی حاجت تھی کہ اپنے مذہب کی کتابون سے
ایسی ضرورت ہین کہ خود آپ کے کتابون سے تردید ہو رہی تھی اور نہ ہم
کو ضرور ہے کہ ہم اپنے یہان کی حدیثون سے کچھ لکہین ہماری غرض تو اس طرح اہلسنت
سے صرف آپ کے مقدس و متورعہ صاحب تحفہ کے مدارج دیانت و کمالات
سے ہے اور اسلئے یہہ کہکر کہ جہان تک صاحب شمس الضحیٰ کی تحریر کا حصہ صاحب
تحفہ اثناعشری کے تعقیب ہو عنایت فرمائی اپنے خامہ کی عنان کو دوسری
جانب پھیرتے ہین اب حضور ملاحظہ کرین کہ جس قدر کنز بیونت حضور نے
فرمائی تھی وہ تن راستی پر راست نہ پڑی یہہ دعوی آپ کا کہ جماعت منافقین
جدا تھی اور صحابہ کی علحدہ ہم نے قطع نظر اورون کے خود آپ کے مانے
ہوئے عبد اللہ ابن ابی کافر اور حضرت معاویہ ابن ابی سفیان باغی اور فاسق
کی مثال دیکر صریحاً آپ کا دعوی باطل کیا فاسق اور کافر کو قرآن مجید سے
کی آیتون سے ایک کر دکھلایا اور یہہ بھی ثابت کر دیا کہ عبد اللہ ابن ابی

باوجود معاف ہونے قصور فرار احد بصیر کا فر کا کافر بنا رہا تو جن آیات مین حضور
نے اون صحابہ کو جن سے ہم منکر ہین داخل کرنا چاہا تہا وہ کہان داخل رہے
اور جو کچہ طومار آپ نے ہم پر الزامون اور بے دینی کا دیا اور ہمارے علما
کی شان مین فرمایا اوسکا کیا حال ہوا پس ہر چند ہمارے جنگاہ کا میدان
وسیع ہے اور ہم کو خدا کے فضل اور ایمہ علیہم السّلام کی تائید سے اوس
میدان مین بڑے بڑے عالم کامل کی کتب صف بستہ کارزار کو حاضر اور
علما جنکی زندگی کو حق تعالے طول دے اور اونکے فیض و برکات سے ہمارے
مذہب کے باغ کو روز افزون نزہت بخشتے موجود ہین تو ہم آپ کے ایک
ایک فقرہ پر دفتر لکہنے کو حاضر ہین مگر اس قدر لکہکر اپنے اِن اوراق کو تمام
کرتے ہین کہ آپ نے اپنے مضامین کہن کو جو لباس تازہ پہنا کے اور
سوہاگ کا عطر لگا کے بڑے طمطراق سے دولہن بنایا تہا اوسکی قلعی کہل
گئی اور اوس کے کپڑے اوترتے ہی جو شالگی سے حضور نے غازہ ملکر
جہریان مٹائی تہین وہ پہر لٹک آئین اور وہ ہی عجوزہ نظر آنے لگی لہذا ایسی
سعی بیکار سے بجز اس کے کیا حاصل ہوا کہ آپ کے طرفدار آپ کی تحریر
پر خوش ہو گئے اوچہل اوچہل پڑے شد و مد سے پڑہنے لگے اب وہی پہر
اس گذارش کو دیکہکر آپ کی خدمت مین جو چاہین عرض کرین مگر مجہے خفا ہو
اور گالیان دینگے تو ہر گاہ جناب رسول خدا صلی اللہ و علیہ و سلم کی تضحیک
مین مخالفین نے کوئی دقیقہ اوٹہا نہین رکہا جناب سید ابرار وصی رسول مختار کو
ناسزا کہتے رہے تو ہم اون گالیون کو پہول کا ہار سمجہکر خوشی سے زیب
گلو کر سکین گے مگر ہمارے ساتہی ضرور نہایت ہی اگرچہ راضی ہون گے
تو بہی کیا فایدہ ہوگا اور سوا اسے باتون کے طومار کے کیا انبار ہوگا نہ آپکے

قایل کرنے سے ہم اونکی مدائح ہونگے جن کے نسبت ہمکو پورا یقین ہے
کہ دین اسلام کو اونہون نے پراگندہ کیا نہ ہمارے سمجھانے سے آپ
برونکو برا اور اچھون کو اچھا سمجھین گے اور جب حال یہہ ہے تو یقین فرمائی
کہ یہہ قیل و قال بیہودہ ہے بہتر تو یہہ ہے کہ بجاے خود غور کرنا چاہئے اور
نہایت ہی ٹھنڈے دل سے ہر نکتہ کو سمجھنا چاہئے اونکا ذکر تو بیفائدہ ہے
جو فرماتے ہین **شعر** فارغ از رسم رہ گبر و مسلمان کردی ٭ ای جنون
گرد تو گردم کہ چہ احسان کردی ٭ مگر جو گرداب بحر رحمت قبول ذات حقتعالی
مین آ گئے ہین اور جنہون نے بعثت انبیا پر اعتقاد کر لیا ہے اونکی ذات
سے مجھکو ہر آئینہ امید ہے کہ وہ ہمارے پیغمبر برحق کے دین کو اختیار کرینگے
اسواسطے کہ ایسا دین صاف دین کوئی نظر نہ آئیگا جس مین حق تعالے کی وحدانیت
ایسے صاف اور بے داغ مانی گئی ہو جیسے ہمارے پیغمبر برحق محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے تعلیم کی ہان یہہ ممکن ہے کہ ادیان مختلف کے احکام عبادات
اور معاشرت کے بابت بلا لحاظ ملک و بلا کچھہ خدشہ و فساد مثلاً کسی
دین حق کے ذہن مین پیدا ہون تو اونکا دفعیہ اسطرح خاطر خواہ ہوگا
کہ جب اونہون نے پیغمبر برحق اور ہادی مطلق جناب رسول خدا کو مان
لیا تو جو کچھہ واقعی اون حضرت نے فرمایا وہ فرمودۂ خداوند واحد یکتا ہے
اور اوباعث خیال انسانی اور سیر جایز نہین ہے اور فلسفہ اور حکمت کے
مسایل غیر فرمودہ رسول اللہ سے باطل ہین اور جب اسطرح طالب نجات
کا دل کدورت سے صاف ہوگا اور بعد اوسکے وہ غور کریگا تو صرف اوس
مذہب کو اختیار کریگا جسمین فرمودۂ رسول خدا کے ارشاد و ہدایت بنیاد
کی تعمیر اولسے قبول کی گئی ہے جنہون نے بلا واسطہ رسول اللہ سے تعلیم

پائی تہی اور جنکا کوئی معلم بجز رسول مقبول اور ثابت نہین ہے اور جنسے رجس
و ذنب بموجب فرمودہ حق سبحانہ تعالےٰ دور ہوا اور اونمین سے جو حضرت
رسول خدا کے روبرو موجود تھے اونکو رسول اللہ نے اپنا نفس اور اپنا بہائی
اور لخت جگر اور فرزند و سردار اہل جنت فرمایا اور جو بعد آن حضرت کے
پیدا ہونیکو تھے باین ہمہ کہ وہ حضرت کے ذریت سے تھے موافق آپ کے
حدیث مسلمہ کے اپنا بھائی فرمایا اور اپنے کو اونکا فرط کہا ملاحظہ فرمائی وہ
حدیث یہہ ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہین کہ ایکروز پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم مقبرہ کیطرف تشریف لیگئے تھے اور فرمایا السلام علیکم
دار قوم مومنین ان انشاء اللہ بکم لاحقون اور یہہ فرمایا اے
کاش ہم اپنے بھائیونکو دیکھتے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا
کہ یا رسول اللہ کیا ہم لوگ آپ کے بہائی نہین ہین فرمایا تم ہمارے اصحاب
ہو اور بہائی ہمارے وہ لوگ ہین جو ہمارے بعد آوینگے اور وہ ابتک
پیدا نہین ہوئے ہین اونکا فرط ہون حوض پر صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
جو لوگ آپ کی امت سے آپ کے بعد دنیا مین آئینگے اور آپ نے
اونکو نہین دیکھا آپ اونکو کیونکر پہچانینگے فرمایا تم مین سے کسیکے پاس مشکی
اور بچکلیان گھوڑے ہون تو آیا وہ شخص اپنے گھوڑون مین ایک کو دوسرے
سے پہچان نہین سکتا امت میری قیامت کے دن سفید منہہ اور سفید ہاتھ
پانون بچکلیان گھوڑون کے سے آوینگے اور یہہ سفیدی منہہ اور ہاتھ
پانون کی اون کے آثار وضو سے ہونگے ترجمہ جذب القلوب صفحہ ۱۶۳
مطبوعہ نول کشور لکھنؤ فرط کے معنی جو شخص اصلاح حوض کیواسطے آگے
جاتے ہین کچھ شبہہ نہین ہے کہ جنکو رسول خدا نے اپنا بہائی کہا وہ تیسرے

امام سے لیکر بارہوین امام تک ہین چنانچہ آپ ہی کے کتاب مین ہے
روایت ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکروز مین حضرت رسول خدا
کے حضور مین بیٹھا تھا کہ اوسوقت حضرت کی گود مین حضرت حسین رضی اللہ
عنہ تھے میرے طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ای جابر حسین کے ایک فرزند ہوگا
نام اوسکا قیامت کے دن منادی ندا کریگا کہ ای سید عابدین اوٹھہ اوسوقت
پسر حسین کا کہ اوسکا نام علی ہوگا اوٹھیگا اوس کے ایک لڑکا ہوگا نام
اوسکا محمد ہوگا اگر تو اوس کا زمانہ پاوے تو تو اوسکو میری طرف سے
سلام کہنا دیکھئے بڑے متعصب مولوی جہانگیر خان کا رسالہ اظہار الہدی
صفحہ ۵۸ ہم ہر معصوم کے لئے ایسی اسناد جداگانہ دے سکتے ہین مگر بڑی
کتابون کے تلاش مین عوام کو پریشانی ہوگی لہذا قطرہ از بحار لکھکر عرض کرتے
ہین کہ قرآن مجید کے مفسر اور احادیث کے معنی بتلانیوالے ائمہ اطہار
علیہم السلام کے سوا کوئی نہین ہے اور کوئی بھی اونکے علم وفضل کا انکار
نہین کرسکتا ہے اور جب اونکی تعلیمات سے اور اونکے ادعا امامت سے
کوئی بھی طالب نجات اونکو معصوم اور علم دین مین کامل مانیگا تو جسطرح ارشاد
رسول اللہ بلا وسوسہ شیطانی سچ جانیگا فرمودہ ائمہ علیہم السلام پر بھی یقین
کریگا اور اوسکو حق تعالے کا کہا ہوا مانیگا اور تب وہ پاک وبیباک دین محمدی
مین داخل اور شامل ہوگا پھر اوسکو کسی مسئلہ کے قبول سے عدول ہوگا اور نہ
ہرگز اون بہکانیوالون کے چکر مین نہ پڑیگا جو مثل بےدینون کے رسول خدا
کے فرمودہ پر شک کرتے ہین مسلمان ہوکر ائمہ کے اقوال مین شک نہ کریگا
ہان اسکا مضائقہ نہین کہ وہ طالب نجات اسکی تحقیق کریگا کہ جو کچھہ وہ قبول
کرسکتا ہے وہ فرمودہ ائمہ معصومین علیہم السلام ہے یا نہین باقی اللہ

وخیر صلاح لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاهلین فقط

تمام شد

بتاریخ بست وسوم (۲۳) ماہ محرم الحرام سنہ ۱۳۱۱ ہجری
بمقام لکھنؤ محلہ فراشخانہ وزیر گنج مطبوعہ مطبع
اثنا عشری باہتمام سید عابد علی فقط

کتاب مستطاب آیت اخری۔ یکے از تصنیفات عالیجناب
قدسی القاب جامع معقول ومنقول رئیس المتکلمین
جناب مولوی سید غلام حیدر خاں صاحب سب جج
بہادر دام اقبالہ۔

صحت نامہ آیۂ اخرمی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۴	سوءنسخہ	سوءآیۂ اخرے	۶	۱۷	زبان دیچاتی	زبان سے دیجاتی	۱۶	۱۰	پیروی	پیردی
۲	۸	تجَدَّاۃَ	تجَدَّاهَا	〃	۱۸	گوئی اس سے	گوئی سے	۱۷	۱۶	قابلین	قایلین
〃	۱۱	قَوَائِہِمْ	قَوَائِمِہِ	〃	۱۹	جسنے	اور جسنے	۱۸	۷	انتہی	انتی
۳	۱	ہین	ہے	۷	۵	کہ میرا	کہ یہ میرا	۱۹	۷	مائی	مالی
〃	۲	درپئے یکی	درپئے ویکی	〃	۱۴	دیسکتے جبکہ	دیسکتے ہین جبکہ	〃	۱۲	مکان	مُشکان
〃	۹	پہلا	پھیلا	〃	۱۸	عقب	غضب	〃	۱۶	دہاند	وسلہ
〃	۱۰	فضائل اونکے	فضائل کا اونکے	۸	۴	کھلا کھلا	تو کھلا کھلی	〃	۱۷	است	شد
〃	۱۱	شخص جسنے	شخص کہ جسنے	〃	۵	ترویج	تزویج	〃	〃	کہ اوسکو	کہ اگر اوسکو
〃	۱۳	پس شیعہ	پس وہ شیعہ	〃	۹	وہ وہ مصیبت	وہ مصیبت	〃	۱۸	اقتدار رسول	اقتدا رسول
〃	〃	اونکو اور	اونکو خدا اور	〃	۱۴	تو ہین	ہین تو	۲۰	۱۰	بغایت	لغایت
〃	۱۶	کسیطرح برائی	کسیطرح کی برائی	۹	۱	ہوئے	ہوتے	۲۱	۶	الضالین	الظالمین
〃	〃	اوریہ آیت	اوریہ آیت	〃	۶	اولا	اولی	۲۲	۹	ذباج	ذبّاح
〃	〃	اخرمی یعنی	اخرمی تھی یعنی	〃	۸	فاطمہ	حضرت فاطمہ	〃	۱۲	اخرہ حدیث	اخرہ یعنی ابو اسحق
〃	۱۸	اونکا	اوسکا	〃	۹	نے حساب	بے حساب			یہ سنا بلکہ	سے ذی الجوشن
〃	۲۰	حرارت	جرأت	۱۰	۱۲	اوررسول	اور رسول				حدیث سنی
〃	۲۱	تصریح	تفریح	〃	۱۸	عَلَیہِمَا	عَلَیہُمَا				بلکہ
۴	۹	اوپر دہن	اوسی دہن	〃	۱۹	ماجد	ماجہ	۲۳	۱۳	وَاَجِلُّ	وَآجِلاً
〃	۱۷	کھوٹا یہ کھرا	کھوٹا اور کھرا	〃	۲۰	دختر ابن	دختر علی ابن	۲۴	۱۰	اوسکا	اوسیکا
〃	۱۹	برنگ	برنگ ست	۱۳	۵	جہید	جبید	〃	۱۳	سے فرمائی	سے فرماتی
〃	۲۰	ہین آجائین	ہین نہ آجائین	〃	۹	دھیان ہین	جو دھیان نہین	〃	۱۵	اتفق	اُتَّفَقَ
۵	۲	ترتب	مترتب	۱۴	۶	سنوانا	بنوانا	〃	۱۶	نصیقۃ	نصیفۃ
〃	۶	اگر چکے	اگر لکھ چکے	〃		سطر آخر پوری	علی بن ہیدا پنہو چکے	〃	۱۷	عرصا	عرضا
〃	۱۸	رسالت جو کہ	رسالت ہو کر			نہین ہے	جو فضائل اصحاب	۲۵	۲	اور اوکو	اور اونکو
〃	۲۰	بڑی	بڑی				ملتے سے بڑھ	〃	۱۰	کیونکہ	کیونکر
۶	۶	نیاور	نیاورد				جانے ہمارے	〃	۱۳	کہتے تھے	رکھتے تھے
〃	〃	امور قبیہ	امور طبیہ				پیش کی ہوئی	〃	〃	لاتلبسوا	لَاتَنْسُوا
〃	〃	فرمایا	فرمادیا	۱۵	۱	اونہین	اور نہین	〃	۱۵	نہین ہوا	نہین ہوتا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۵	۱۷	شمہ اثنا	شیعہ
۲۸	۳	امدادعلیٰ نسے	امدادالعلیٰ نسے
〃	〃	معجم اوست	معجم اوسط
〃	〃	مختصر	مختصر
〃	〃	منع الکفر	مع الکفر
〃	۱۳	بیزاری	بیزاری
〃	۱۶	لاتتبعوا	لاتتولوا
۲۷	۱	سنکر	منکر
〃	۵	مشرح	شرح
〃	۱۵	جی	جی.
۲۸	۴	سامت	سلامت
〃	۱۰	اپرمردہ	ابرمردہ
〃	۱۲	اوسکو	اسکو
〃	۱۵	رہنش	رحلتش
〃	۲۰	فرمانے	فرماتے
۲۹	۳	ابن	لین
〃	۵	تھین	نہین
〃	۱۱	سمت اندر،	تہمت اندر شست
		شست ابکن	اب کن
〃	۱۴	آتاہے	آتاہے
〃	۱۸	جوداہے	جوچاہے
〃	۲۱	زبر	رجز
〃	〃	آسنے	آستے
۳۰	۱۳	دیکھین گے	دیکھین گے
		آپ	کہ آپ
۳۱	۴	چون بدی	چون بدکنی
		بگویند ازان	بدی کہ بگوید
		مرتج	ازان مرتج
〃	۱۲	شانے فضائل	منافی فضائل
		صحابہ لکھنے کے لیے	صحابہ کی رد لکھنے کے لیے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۲	۳	پھرآپ اپنے	پھر اپنے
〃	۱۲	کرنیوالا	کرنیوالون کو
〃	۱۷	مترتب	ترتب
〃	۱۸	اسقدر	اسی قدر
〃	۲۰ و ۲۱	منقول کی	قول کی
		توثق	توثیق
۳۳	۸	خلافاپنے	خلاف آپ اپنے
〃	۱۱	لوجناب	توجناب
〃	۱۶	یقین ہوگا	یقین نہوگا
۳۴	۴	آیدبہ بسمر	آید بسر
〃	۱۰	لفظاون	لفظاوس
۳۵	۱۹	اوراصل	کہ دراصل
۳۶	۱۸	سمجھےہین	سمجھتے ہین
۳۷	۳	کسراسناد	کن اسناد
〃	۷	آپ کہتے	آپ رکھتے
〃	۹	آپ بھی	آپ یہ بھی
〃	۱۱	نہ ملال	نہ مال
۳۸	۱۷	وطمعی	وہ طمعے
۳۹	۱۹	نہ کر	نہ کہ
۴۰	۴	پسترشہیدان	پرزشہیدان
〃	۵	ابتدایاانتہا	ابتدابانتہا
۴۱	۱۴	معلمہ	مسلمہ
۴۲	۳	کرامات	کرامات ہو
〃	۶	کیسی ہی مذہب	کسی مذہب
〃	۱۸	فاسق و	فاسق اندو
۴۳	۵	کھٹکتا تھا	کھٹکتا تھا
〃	۸	انکے ہین	انکے نہین
〃	۱۰	وہ لکھتا ہے	وہی لکھا ہے
〃	۲۱	اہل متعارف	اہل تعارف
۴۴	۱۶	جودقوی	جودعوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۲	جلدہی کرینگے	بری کرینگے
〃	۹	ہرسختی موقع اورہرمقامی نکتہ	ہرسخن موقع و ہرنکتہ مقامی دارد
〃	۱۲	شہادت دادہ	شہادت دادن
〃	۱۷	دعوی جبد	دعوی صبہ
〃	۲۰	توکوئی	گوکوئی
۴۷	۳	قصدبھی	قصہ یہی
〃	۱۲	دماتکو	دماغ کو
〃	۱۷	شک میکند	شک کند
۴۸	۱	درخیہ	درجہ
〃	۳	ناحق نا	ناحق ناحق
〃	۵	مجرداصحابے	مجرد صحابی
〃	۶	حکم وایمان	حکم بایمان
〃	〃	بدنجات	بہ نجات
〃	۷	خیان	خبان
〃	۸	بنرح باطل	بزعم باطل
〃	۱۰	بحیف	سخیف
〃	〃	حقیقت	حقیت
〃	۱۲	دایرہ شرح	دائرہ شرع
〃	〃	ماشی	ناشی
〃	۲۰	جلبہ	جبلیہ
۴۹	۴	ولتعرفنہم	ولتعرفنہم
〃	۶	بہرتقدیر	برتقدیر
〃	۱۰	پھربھی	یہ بھی
〃	۱۱	پرہم	نہ ہم
۵۰	۷	امامیہ بنکر	امامیہ سنکر
〃	۱۴	فاسق اورکافر	فاسق اورمجانب
			کافر
〃	۱۶	اہل عبارا	اہل عبارا!
۵۱	۱	آپ پہلے	آپ سے پہلے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۱	۵	ہین جنکے	ہین اور جنکے
〃	۱۴	زبان وقلم	زبان قلم پر
		پر آیا ہے	آتا ہے
۵۲	۱۰	شیعہ سکم	شیعہ حکم
〃	۱۱	انچہ جنت	انچہ خبث
〃	۱۲	باشیعہ	بہ شیعہ
〃	۱۴	بصرہ امد	بصرہ اند
〃	۱۵	اقدام نموہ	اقدام نمود
〃	۱۸	حدیثی وکتاب	حدیثی درکتاب
۵۳	۱	نے البتہ	نے آل
〃	۳	کیون خدف	کیون حذف
〃	۶	رضیہ کے	آلہ کے
〃	۷	نہوگی	ہوگی
〃	۸	سجائے	سچائی
〃	۱۲	بلبیس	تلبیس
〃	۱۵	عنہما	عنہا
۵۴	۲	جہانے	جمائی
〃	۸	اوسیکی تلافی	اوسکی تلافی
〃	۱۷	مجالس	مجلس
۵۵	۳	نفسی	نفس
〃	۴	دوشیعہ	دہ شیعہ
〃	۱۳	سلمی جنگ	سلمی ترجمہ جنگ
〃	۱۵	سیف نضال	سیف و نضال
〃	۱۹	بلفظ	بلفظہ
۵۶	۹	وارشد	وارسد
〃	۱۲	ازامراو ابن	از ایراد ابن
۵۷	۵	لغایت	بغایت
〃	〃	دہند	بدہند
〃	۱۱	یارسول	بارسول
۵۸	۲	غضب	غصب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵۸	۴	خبیر فہم	چیز فہم
〃	۷	جتتے مینے	جسے بینے
〃	۸	ہندوسہ	ہندسہ
۶۰	۵	محمد فخر	محمد بن فخر
〃	۷	علیہم	علیہما
〃	۸	کہ کہین	کہ کس
〃	۱۰	مذکوراون	مذکورنے اون
〃	۱۴	متدعہ	مبتدعہ
〃	۱۵	معترض	متعرض
۶۰ و ۶۱	من ۱۲ تا ۱	عبارت متن صفحہ ۶۰ تا لفظ مذکورہ حاشیہ پر ہوچاہیے	لفظ ماوراء النہر سے جو صفحہ ۶۱ کی سطر اول مین ہے
۶۱	۱۲	لشیعہ	تشیع
〃	۱۸	نعود لیصدق	نعود ان لیصدق
		ان من	من
〃	۱۹	نسبت شیعہ	نسبت بہ شیعہ
صفحہ ۶۱ حاشیہ	۴	رافعی	رافضی
۶۲	۷	ینقح	ینفخ
〃	۱۶	اوسی تحریر	اوسی بہی تحریر
〃	۱۷	انیسونی	ایتونی
〃	۱۹	علیہ	غَلَبَۃً
〃	۲۰	حضرت پیغمبہ	حضرت پیغمبر
〃	۲۱	برخیزند	برخیزید
۶۳	۴	قبضہ مزبورہ	قضیہ مزبورہ
〃	۳	مکدر را	مکرر را
〃	۱۳	اور	اورع
〃	۱۹	فقر	فقیر
۶۴	۸	علیہ السلام	علیہم السلام
〃	۱۳	کرچوکا	کرچکا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶۴	۱۶	رد کرینگے	رد کرینگی
۶۵	۲	مین	جس مین
〃	۶	ع	بیت
۶۶	۳	اور اپنے	اور آپ نے
〃	۷	یا بلبیس	یا تلبیس
〃	۲۰	فرقیہ	فرقہ
〃	۲۱	تشبیہہ	تشبیہیۂ
۶۷	۴	انڈیان سن	انڈیان سن
〃	۷	الاستحالۃ	الاستحالہ
〃	۱۲	صفحہ ۲۷۶	صفحہ ۷۶
〃	۱۶	عتبۃ السائلین	غنیۃ السائلین
〃	۲۰	روایت	رویت
۶۸	۱۰	موتق	موثق
〃	۱۱	لکھہ چوکا	لکھہ چکے
〃	۱۶	برلب توباہ	برلب توبہ
〃	۱۷	یارب توباہ	یارب توبہ
〃	۲۱	مشہور بستہ	مشہور بر السنہ
۶۹	۸	میرقصند	می رقصند
〃	۱۱	بحیثیت شیعہ	بحسب شیعہ
〃	〃	اویزگی	اوازگی
〃	۱۵	بلابل	جلاجل
〃	۱۶	توسیق	توثیق
〃	۱۷	لیساؤنہ	یساؤنہ
۷۰	۴	حدام بودن	حرام بودن
〃	۶	خداوندا عالم	خداوند عالم
〃	〃	میدارد	بدارد
〃	۷	نماتم	نمایم
〃	۱۵	رایل شود	زایل شود
۷۲	۴	صاحب کی	صاحب نے
〃	۲۱	جوکہ ہم نے	جوکچھ ہم نے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۲	۲۱	قایلہ	قائلہ
۷۳	۳	نتیجہ	پنجہ
〃	۷	جیسکو	جنکو
〃	۸	ہین نہ	نہین ہین نہ
۷۴	۸	مسلوک	سلوک
〃	۱۶	اقرار کفر کے	اقرار کرکے
〃	۱۷	مقصود	معقود
〃	۱۸	محق طوسی	محقق طوسی
〃	۱۹	پھر دعوی	یہ دعوی
〃	۲۱	کلمہ	کلیہ
۷۵	۱۱	فرمائیے	فرماتے
〃	۱۲	مخالفت	مخالف
〃	۲۰	عزرائیل	عزازیل
۷۶	۹	جمایۃ	جملہ
۷۷	۸	تنگ	تنگت
〃	۲۱	تاید	تابد
۷۸	۱۶	اگر خلافت	اگر منکر خلافت
〃	۲۱	ان ہفوات	اس ہفوات
۷۹	۵	کہہ دینے کو	کہہ دینے کہ کو
〃	۷	تکلیف حضور	تکلیف صرف
			حضور
〃	۱۱	من لیری	من دلبری
〃	〃	دلم لبسیار	دلم را بسیار
۸۰	۴	نکرین	منکرین
〃	۱۰	جوڑ کیے	چور کیے
〃	۱۱	چیز کی	جیبر کی
۸۱	۴	سہی کردن	سہی کرون
〃	۱۱	من ربّ	من ربّہ
〃	۱۳	ہوتے ہین	ہونے مین
۸۲	۱	عزیز	عُزَیز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۲	۳	کسنی تکذیب	کسیکی تکذیب
〃	۹ و ۱۰	چنانچہ چنانچہ	چنانچہ
〃	۱۱	کیا پر	کہا پر
〃	۱۵	والصّلوٰ	والصّلوٰۃُ
		الطّیبٰتِ	الطّیّبٰتُ
		الطّاھراتِ	الطّاھراتُ
〃	۱۷	بَرَکَاتِہٖ	بَرَکَاتُہٗ
۸۳	۱۲	اون مین جیسے	زمین مین ہے
〃	۱۵	اللّٰہِ	اللّٰہُ
〃	۱۹	لِمَنْ یَّشَاءُ	لِمَنْ یَّشَاءُ
〃	۲۰	ایصا	ایضًا
۸۴	۲	یہ آیت لا	یہ آیت آیہ لا
〃	۱۱	اجمعین سے	اجمعین نے
〃	۲۱	حق تعالی	حق تعالے
		اسمعین	ہمین
۸۵	۳	کی تہی	کہی ہے
〃	۵	انبیا	اخبار
〃	۷	سبحانہ تعالے	سبحانہ تعالے
		سے	کیجانب سے
〃	۱۹	مقرّب	مقرّب
〃	〃	اوسیکی	اوسکی
۸۶	۱۶	مہملک	مہلک
〃	۱۷	شریک	شرک
〃	۱۸	کوئین	کونین
۸۷	۱۰	حقتعالے سے	حقتعالے نے
〃	۲۱	کفاد	کفار
۸۹	۲۱	فریقین تفسیر	فریقین کی
			تفسیر
۹۰	۷	اصدات	احداث
۹۱	۷	۱۲	بارہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۱	۱۳	منلم	منکم
〃	۲۱	یتلث	ینکث
۹۳	۳	ظاہر ہے	ظاہر تھے
۹۵	۴	استسنا	استثنا
〃	۱۳	وقفہ بالبرہان	دفعہ بالبرہان
〃	۱۹	اپنے موہنہ	اپنے ہی منہ
۹۶	۱	واسر الجاھل	والستر الجاھل
〃	۹ و ۱۰	آپ اپنے	آپ اب اپنے
۹۷	۷	کہ حضرت	کہ جو حضرت
۹۸	۳	ماسئلکتم	ماسلککم
〃	۱۷	تقویۃ الایمان	تقویۃ الایمان
〃	۲۱	مسلمان کے	مسلمانونکے
۹۹	۱۸	فساد ہوا او سے	فساد ہوا اور
			او سے
۱۰۱	۱۸	یا قلت	ما قالت
۱۰۲	۸	آتے ہمکو	آتے ہین ہمکو
〃	۱۴	حد پر	حد بھر
〃	〃	چڑکے	چرکے
۱۰۴	۱۹	بَیْنَ لَنَا	بَیِّنْ لَنَا
۱۰۶	۲	اونکی	اونکو
〃	۴	عفوات	ہفوات
〃	۵	بغض	بعض
〃	۸	چھوڑا گئی	چورا گئی
〃	۲۰	حدیث	محدث
〃	۲۱	ہے اور	ہے بعض اور
۱۰۸	۱	مین قیاس	من قاس
〃	۸	از بہار	از بحار
〃	۱۰	ہے اگر	ہے بعض اگر
〃	۱۳	عجائب	عجاب
〃	۱۶	کفکار	کفار

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۸	۱۷	اوسکے کی جنگ	اوسکے کہ جنگ	〃	۱۴	کس لئے	کس نے	۱۴۲	۱۸	خندہ زیر	خندہ زیر
〃	〃	اہل خضر	اہل حضر موت	۱۴۱	۱۶	کے تو	کے یا تو	۱۴۳	۷	سایقین	سابقین
〃	۲۰	اشعت پر اشرف مضات بر خوش بر گر ند	اشعت را شرف مصبات بر خویش بہ گزند	〃	۱۸	حشم	خشم	〃	۱۰	اتمام	امام
				۱۴۴	۲۱	کہلا ڈالا	کہلا کہہ ڈالا	〃	۱۹	درچنین	در چنین
۱۰۹	۴	نہایا ہے	نہایا ہے	۱۳۶	۴	آفتاب کے	آفتاب کا	۱۴۴	۴	اختصار	اختصار
〃	۵	وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ	وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْہُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ	〃	۸	قریب	قرب	۱۴۵	۴	ہمگامان	ہمگامہ
				۱۳۸	۴	وآلہ وا	والہ را	〃	۱۰	لابد	لابہ
				〃	۹	کسی گو	کسیکو	۱۴۶	۲	بخواندی	بخواندی
				〃	۱۱	بدرسول	برسول	〃	۱۳	بیاریم	بیازیم
۱۱۱	۲	مخالفت امیر	مخالفت حضرت امیر	〃	۱۴	رود	روز	۱۴۷	۵	سروازنند	سروازنند
				〃	۱۶	چوشنیدہ	چو بشنیدہ	〃	〃	چاہ و قدر	جاہ و قدر
۱۱۲	۶	بہ منافی	نہ منافق	〃	〃	وا	در	〃	۱۹	سنو	شنو
۱۱۵	۹	مردک کو	مردک تمکو	〃	۱۸	نمایند	نمائید	۱۴۸	۱۱	مہتلی	ممتلی
۱۲۲	۱۳	نگریم	نگیریم	〃	۱۹	بزم	برم	۱۴۹	۱۴	بدین شان	بدین سان
〃	۱۸	کیا فرمایا تھا	یہ کہا تھا	۱۳۹	۳	بن ابن	من این	۱۵۰	حاشیہ	ہے درجات	یہی درجات
۱۲۳	۸	یہ بھی	یہ ہے	〃	۱۰	گوارہ	گواہ	〃	۶	منقبصت مزیب	منقصت مرتبت
۱۲۴	۱۶	جلیل	خلیل	۱۴۰	۳	بگذشت	بگذاشت	۱۵۱	۱۳	اور بدر کو	روز بدر کو
۱۲۵	۸	اوسکی	اونکے	〃	۴	کہ ای سبد	کہ ای سیدو	۱۵۲	۱	اسکے حملہ	اسکے پھر حملہ
۱۲۶	۱۴	منطقیہ الیبی مذہب	منطقیہ سے ایسی مذمت			اشرف و	اشرف	〃	۱۲	ان کند	این کند
				〃	۱۰	بیشتر	پیشتر	〃	۱۷	مصداف	مصداق
〃	۱۷	گدی میں	گدھے میں	〃	۱۴	وہب نمایم	کہ تا حب نمایم	۱۵۳	۴	اوصل	او جلّ
〃	۱۹	کیفیہ	کیفیات			بزودی عمل ہر اصحاب دین [illegible] بجکمش نمایم بزودی عمل		۱۵۴	۱۲	یہان	پیان
۱۲۷	۲۰	بہ نسبت	نسبت					۱۵۶	۸	جت	تب
〃	〃	ماسپہی نے	ماآپ نے					۱۵۷	۱۴	نبنی	مبنی
〃	۲۱	لکھے ہیں	لکھی ہے	〃	۱۶	خذیفہ	حذیفہ	〃	۱۷	طیبا	طیبًا
۱۲۸	۲	لکھا تھا	لکھنا تھا	〃	۱۸	بہ من	زمن	۱۵۸	۴	لمستکم	لمسکم
〃	۵	اعتبار	اعتبار و	〃	〃	ببن	ازین	〃	۵	ندانے	عذابے
		استشہاد	استشہاد	〃	۱۹	اشناع	[illegible]	〃	۱۲	علی	علی
〃	۶	دین اقدی	دین و اقدی	۱۴۱	۵	بافہم لار فی	[illegible]	〃	〃	عقاب	عتاب
〃	۱۲	زندگی ہیت	زندگی ہیبت			[illegible]	[illegible]	〃	۱۹	علموا	اعملوا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۱۹	لسے	کیسے
〃	۲۱	دنیاروزادو راجلہ	دنیاروزادو راحلہ
۱۶۰	۲	بیبر	ببر
〃	۴	سازہ	سارہ
〃	۱۵	الأچھا	الأچہار
〃	۱۶	زرن وسارہ	زن وسارہ
۱۶۱	۱۴	حکیم علی الاطلاق عثان	حکیم علی الاطلاق اطلاق عنان
〃	۱۵	مخفص	مخصص
〃	۱۶	ماھن	ماھن لہ
〃	حاشیہ		یعنی عام نہی بامشتبہ مگرانیکہ تخصیص یابد
۱۶۲	۵	اہل الذین	اہل الذّین
〃	۱۴	دخول بادنی	دخول جنّت بادنی
〃	۱۵	مخففات	مخصّصات
〃	۲۱	بعدی	لعبدی
۱۶۳	۲	کانہاماکان	کاینا ماکان
〃	۳	اذخلہ	ادخلہ
〃	۶	انہ	انّہٗ
〃	۱۱	لبشـ تہ	لبشرتہ
〃	۱۲	یاباھریوۃ	یااباھریرہ
〃	۱۳	رکنی	رکّینی
〃	۱۴	بعثنی	بعثتنی
〃	〃	ثدیئی	ثدییّ
۱۶۴	۷	گواہم	گواہی
〃	۸	مانداصحاب	مانند اصحاب
〃	۱۵	حلّ القرینۃ	حلّ القریۃ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۶	مغفوریت	مغفوریت
〃	۸	پس عمل	پس حمل
〃	۱۱	محقق گشت	متفق گشت
〃	۱۴	متفق	منتفی
〃	۱۸	قحط	محط
۱۶۶	۴	اسابغتہ	السابقتہ
〃	۲۰	الاسکال	الاشکال
〃	〃	۰۰م	دوم
۱۶۷	۱۱	بمواخذہ	مواخذہ
〃	۱۴	تبائیین	بتائیبین
〃	〃	ولتنا کر	ولنذکر
〃	۱۷	یعبدی	لعبدی
〃	۱۹	یعبدی	لعبدی
〃	۲۰	اناله	انّ لہ
〃	۲۱	بعدی	لعبدی
۱۶۸	۳	فتوب	فلتتوب
〃	۶	اہلسنت	اہل سنت
〃	۷	شدہ مجاہد	شد بسرکت مجاہد
〃	۱۰	الاخیار	الاخبار
〃	۱۱	قلاتبہ	قد نبّہ
〃	۱۲	بطبتق	تطبیق
〃	۱۵	شقاق مستبعد	شقاق و مستبعد
〃	۱۷	منہم فی عجب	منہم فیعجب
۱۶۸	۱۸	نسبیل الحکم	سبیل التحکم
〃	〃	بمقالتہ	بمقالۃ
۱۷۰	۳	اگراگرتھے	اگرتھے
۱۷۳	۹	گرائے مین	گرانے مین
〃	۱۶	پڑھ کر	بڑھ کر
۱۷۷	۴	آپنے اسکے	آپ نے اسکے
۱۷۹	۱۹	علیہ حسب	علیہ کنا نقعود الخ حبس

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۸۰	۲	شمار اللہ	شمارہ اللہ
۱۸۱	۲	اپنے بالون	اپنے مالون
۱۸۲	۱۰	کوفہ بہی	کوفی بہی
۱۹۶	۱	جمع	جمعے
۱۹۸	۱۳	ہمچنین بگیر	ہمچنین دیگر
〃	۱۷	سکراست	مسکراست
۲۰۵	۱۸	جبتنی	جبنّی
۲۰۸	۲۰	غفران ماب	غفران مآب
۲۱۸	۹	سجد	مسجد
۲۲۱	۱	بالہدایت	بالبداہت
۲۳۱	۶	بحجی	مجّی
۲۷۰	۱۲	اواہل کوفہ پہ خط	اوراہل کوفہ خط پرخط
۲۷۷	۱	لوکان جب	لوکان فرض جب
〃	۷	برسی	برسے
۲۸۳	۱۴	ٹکراتے	پکڑ آتے
۲۸۹	۱۶	خلاف موافق	خلاف اسکے موافق
۲۹۰	حاشیہ	عصہ	تحفہ
۲۹۱	۱۰	دیرایمان	وی ایمان
〃	۲۱	بہ تعلق	یہ نفاق
۳۲۹	۳	کہاخباثت	رہکر خباثت
۳۳۰	۱۰	سترالملوا	سترّ الملوک
〃	۱۵	وحمل	ورحمہ
۳۳۱	۱۷	النبی	ابنے
〃	۱۸	قبتین	فئتین
〃	〃	عطستین	عظیمتین
۳۳۳	حاشیہ	〃	پارہ ۲۶ سورہ الحجرات
۳۳۸	۱۷	جمع	جمعے
〃	۲۱	روح	رواج
۳۴۵	۱۳	اسلئے یہ	اسلئے ہم نے